تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء

تابعین مدینہ ایوب السختیانی تا شمیط بن عجلان اور فقہاء، عارفین، عاملین زین العابدین تا سعید بن فیروز ابوالبختری جیسی ۸۵ شخصیات کے احوال واحادیث کا ذکر خیر۔

امام حافظ علامہ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دارالاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان فون 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ سوم

تابعین مدینہ، مشہور فقہاء سبعہ اور ایوب سختیانی، امام زین العابدین
امام جعفر صادق اور امام باقر رحمہم اللہ جیسے کثیر بزرگان دین کے احوال

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا منیب الرحمٰن فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
استاد معہد عثمان بن عفان کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 656 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

.... ملنے کے پتے ....

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم و چہارم

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم

☆☆☆☆

حلیۃ الاولیاء

حصہ چہارم

☆☆☆☆

حلیۃ الاولیاء

حصہ سوم

(۲۰۱) ایوب سختیانی رحمہ اللہ[1]

ان نابغۂ روزگار شخصیات میں سے نو جوانوں کے سردار، عبادت گزار، زاہدوں کے سرخیل اور ایمان و یقین سے روشن ایوب بن کیسان سختیانی بھی ہیں، آپ دلائل کی تہہ تک پہنچنے والے فقیہ، کثرت سے حج ادا کرنے والے مخلوق سے مایوس اور حق تعالیٰ شانہ سے مانوس تھے۔

۲۹۰۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوعبداللہ قصار نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نو جوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن ابراہیم بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ہم سے حدیث بیان کی اور ان کے پاس ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی تشریف فرما تھے پھر آپ اٹھ کر چلے گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ تو جوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن الولید النرسی، وہیب بن خالد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوعثمان جعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایوب بصرہ کے نو جوانوں کے سردار ہیں۔

۲۹۰۹-ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، ابوعباس محمد بن اسحٰق، مفضل بن غسان غلابی، فہد بن حیان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید بن راشد نے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل بصرہ کے نو جوانوں کے سردار ایوب سختیانی ہیں۔

۲۹۱۰-ابویعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ امام حمیدی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت سفیان

---

[1]..... التاریخ الکبیر ۱/۱/۴۱۰. وطبقات ابن سعد ۷/۲/۱۴. والجرح ۱/۱/۲۵۵. والمعرفة لیعقوب بن سفیان ۲/۲۳۱. وتاریخ الاسلام ۵/۲۲۸. وسیر اعلام النبلاء ۶/۱۵.

بن عیینہ نے چھیاسی تابعین سے ملاقات کی اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایوب سختیانی جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، داؤد بن رشید، معتمر بن سلیمان الرقی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن بشر نے ارشاد فرمایا کہ جب محمد بن سیرین سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کوئی حدیث بیان کرتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ سچائی کے پیکر نے مجھ سے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن محمد اور احمد بن اشکاب کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوالولید نے ارشاد فرمایا: کہ شعبہ نے ہم سے (الفاظ میں) حدیث بیان کی کہ مجھ سے فقہاء کے سردار ایوب نے حدیث بیان کی۔

۲۹۱۳- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابومعمر، جریر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا: ایوب پرکھنے والے علماء میں سے ہیں۔

۲۹۱۴- سلیمان بن احمد، ابواحوص ابن فضل، علی بن نصر، بشر بن عبدالملک کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلام ابن ابی مطیع نے چار آدمیوں ایوب سختیانی، یونس، ابن عون اور سلیمان کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ان میں سب سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ایوب ہیں۔

۲۹۱۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن المدینی اور یحیٰی بن سعید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اہل بصرہ میں سے ایوب جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

۲۹۱۶- محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سلیمان بن جنادہ اور حفص بن غیاث کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس اہل عراق میں سے اس شخص یعنی ایوب سختیانی سے افضل کوئی آدمی نہیں آیا۔

۲۹۱۷- حبیب بن حسن، یسر بن انس بغدادی، ابویونس مدینی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ اسحٰق نے فرمایا: میں نے مالک بن انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس جایا کرتے تھے، چنانچہ ہم ان کے پاس آنحضرت ﷺ کی احادیث کا تذکرہ کرتے تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔

۲۹۱۸- محمد بن مظفر نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے مصر میں روایت کی انہوں نے عبداللہ بن شبیب سے روایت کی ہے کہ ایوب بن سلیمان بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ سے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم ایام حج میں اہل عراق سے ملنے کی جستجو کرتے ہو، تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے پورے سال میں صرف ایام حج میں ہی خوشی محسوس کرتا ہوتا، کیونکہ میں ان دنوں ایسے لوگوں سے ملتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان سے روشن کر دیا ہے۔ چنانچہ جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے اور ان لوگوں میں سے ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۲۹۱۹- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استراباذی، ابوبکر محمد بن قارن، ابوحاتم، عبدہ بن سلیمان، مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے چالیس حج کئے۔

۲۹۲۰- **میمون کا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا**...... فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، عون بن حکم بن سنان باہلی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا: میمون ابوحمزہ میرے پاس جمعہ کے دن صبح کی نماز سے پہلے تشریف لائے اور فرمایا: میں نے آج رات حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہم ایوب سختیانی کی نماز جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ میمون کو ابھی تک ان کی موت کا علم نہیں ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا، گزشتہ شب ایوب کا انتقال ہو گیا ہے۔

۲۹۲۱-عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، خالد بن نضر قرشی، محمد بن ابی صفوان، ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ شعبہ بن حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے جب بھی کسی جگہ کا وعدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے اس وعدے کی جگہ پر پہنچے۔

۲۹۲۲-فاروق خطابی، ہشام بن علی سیرانی، محمد بن حسن ابوعبیداللہ عنزی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن شمیط فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، آدمی اس وقت تک راہ راست پر نہیں آسکتا (آدمی اس وقت تک سردار نہیں بن سکتا) جب تک کہ اس میں یہ دو اچھی عادتیں موجود نہ ہوں جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اور جو کچھ ان سے سرزد ہوتا ہے اس سے چشم پوشی۔

۲۹۲۳-**ایوب سختیانی کا حرا کو دبانا اور پانی کا نکلنا**......ابوعمرو عثمان بن محمد عثمان، خالد بن نضر قرشی، محمد بن موسیٰ، حرشی، نضر بن کثیر سعدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالواحد نے فرمایا، کہ میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھا، چنانچہ مجھے بہت سخت پیاس لگی یہاں تک کہ انہوں نے اس کے اثرات میرے چہرے پر دیکھ لئے تو ارشاد فرمایا، تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میں نے کہا کہ پیاس لگی ہے اور مجھے اپنی جان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، تو انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھ پر پردہ ڈالو گے؟ میں نے کہا جی ہاں، اس پر انہوں نے کہا مجھے قسم دو، تو میں نے انہیں قسم دی کہ جب تک وہ زندہ ہیں میں ان کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، انہوں نے اپنے پاؤں سے حراء کو دبایا تو اس سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، تو میں نے پانی پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہوگیا اور میں نے اپنے ساتھ بھی کچھ پانی لایا۔ میں نے اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔

(عبدالواحد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان کی وفات کے بعد موسیٰ اسواری کے پاس آیا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شہر میں حسن بصری رحمہ اللہ اور ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے افضل کوئی نہیں۔

۲۹۲۴-سلیمان بن احمد، سہل بن موسیٰ، محمد بن سفیان بن ابی زرد، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے راویت ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جائے گا تو میں ان سے دور اور الگ رہوں گا۔

۲۹۲۵-سلیمان بن احمد، حسن بن سہل مجوز، ابوعاصم نبیل اور سفیان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ میں اس حدیث کے معاملہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔

۲۹۲۶-سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ منقری اور اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ یزید بن عبدالولید کے دوست تھے۔ پھر جب یزید کو خلافت ملی تو ایوب نے یہ دعا کی اے اللہ! اسے میرا تذکرہ بھلوا دیجئے۔

۲۹۲۷-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اگرچہ اس نے زہد ہی اختیار کر رکھا ہو، چنانچہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے زہد کو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث اور عذاب ہرگز نہ بنائے اور آدمی کے لئے اپنے زہد کو چھپانا اس کا اعلان کرنے سے بہتر ہے۔

حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ بھی اپنے زہد کو مخفی اور پوشیدہ رکھنے والے لوگوں میں سے تھے۔ چنانچہ ہم ایک مرتبہ ان کے پاس گئے تو ان کے بستر پر سرخ رنگ کا کتان کا کپڑا پڑا ہوتا تھا، پھر میں نے یا ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے اسے اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک موٹا کپڑا ہے جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔

۲۹۲۸-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حجاج کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض اوقات میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے ساتھ کسی کام کے سلسلہ میں جاتا اور میں ان کے ساتھ ساتھ چلنا چاہتا، تو وہ مجھے نہیں چھوڑتے، چنانچہ وہ نکلتے اور کوئی چیز یہاں سے لیتے اور کوئی چیز وہاں سے لیتے، تاکہ کوئی ان کا ارادہ سمجھ نہ سکے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ایوب رحمہ اللہ نے فرمایا میرا تذکرہ کیا جاتا ہے اور میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ میرا تذکرہ کیا جائے۔

۲۹۲۹-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے زہد کو چھپانا اس کو ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔

۲۹۳۰-عبداللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن کردوس اور مخلد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوبکر بن مفصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ کی قسم جب بھی کسی آدمی نے سچ بولا تو اسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اس کی جگہ کسی کو معلوم نہ ہو۔

۲۹۳۱-عبداللہ بن عمر، ابوبکر بن راشد، ابراہیم بن سعد، حامد بن خداش، حماد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ایوب سختیانیؒ پر شدت گریہ طاری ہوا تو خود ہی فرمانے لگے انسان جب زیادہ بوڑھا ہو جائے تو وہ مغلوب الحال ہو جاتا ہے اور اس کا منہ (رونا دھونا) شروع ہو جاتا ہے پھر آپؒ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کبھی کبھار یہ نزلہ پیش آجاتا ہے۔

۲۹۳۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعید جوہری، عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ معمر نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی قمیص کچھ لمبی تھی جب آپ سے اس بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا آج کل شہرت کپڑا سمیٹنے یعنی چھوٹا کپڑا پہننے میں ہے۔

۲۹۳۳-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، ابومعاویہ غلابی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابی حمزہ (جو ابومعاویہ غلابی کے ہم نشین تھے) نے فرمایا میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، دنیا سے بے رغبتی تین چیزوں میں ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ، زیادہ بلند اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بڑی ہیں۔ اللہ کی عبادت کے علاوہ ہر شئے کی عبادت سے بے رغبتی خواہ وہ کوئی بادشاہ ہو، پتھر ہو، نصب بت ہو یا غیر شدہ بت ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا لینا دینا حرام کر دیا ہے اس سے بے رغبتی۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے قراء کی جماعت! اللہ کی قسم تمہارا یہ زہد اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردود ہے اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء سے بے رغبتی ہے۔

۲۹۳۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن سالم، حمزہ بن ابوعمیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمزہ کے والد عمرؒ نے ارشاد فرمایا اس دوران جبکہ ایوب میرے اور ایک اور آدمی جن کا نام انہوں نے بیان کیا تھا چل رہے تھے، اچانک ٹھہر گئے اور فرمایا لوگ محض اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عافیت عطا فرمائی اور ان کی پردہ پوشی کی، حالانکہ ہمارے تمام اعمال اس ٹھنڈے پانی کے ایک گھونٹ کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتے جو ہم میں سے کسی نے پیاس کی حالت میں پیا ہو تو اسکے علاوہ باقی نعمتوں کا بدلہ کیسے ہوگا۔

۲۹۳۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عبدالعزیز بن ابوزرعہ، نضر بن شمیل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ صالح بن ابی اخضر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت کر دیجئے، تو انہوں نے فرمایا، قلت کلام اختیار کرو۔

۲۹۳۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، داؤد بن رشید، معمر بن سلیمان، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن بشر نے بیان کیا ہے کہ آدمی جب ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مجلس میں اکثر بیٹھتا ہے تو ان کے جو اعمال دیکھتا ہے ان کی سختی سے پیروی کرنے لگتا ہے۔ اگر ان کی باتیں غور سے سنے۔

۲۹۳۷-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام نے بیان کیا ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ پوری رات عبادت کیا کرتے تھے اور اس کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوتی تو اپنی آواز اس انداز سے بلند کرتے کہ گویا ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوئے ہوں۔

۲۹۳۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ہارون بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سیار نے بکر بن ایوب سے کہا، اے ابو یحییٰ! کیا آپ کے والد رات کو بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں، آپ بہت زیادہ بلند آواز سے تلاوت کیا کرتے تھے اور آپ صبح کاذب کے وقت اٹھتے تھے۔

۲۹۳۹-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے کسی بات کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اس کے بارے میں مجھے کوئی روایت نہیں پہنچی، اس پر آپ سے کہا گیا، اپنی رائے سے اس بارے میں کچھ کہہ دیجئے، تو آپ نے فرمایا میری رائے اس تک نہیں پہنچتی ہے۔

۲۹۴۰-محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جبکہ آپ سے کہا گیا تھا کہ کیا بات ہے آپ رائے میں غور نہیں کرتے ہیں، تو اس پر آپ نے جواب دیا تھا کہ گدھے سے کہا گیا کہ تم جگالی کیوں نہیں کرتے تو اس نے جواب دیا میں خراب چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔

۲۹۴۱-سلیمان بن احمد، محمد بن نصر، خالد بن خداش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو اس کے بچے کی پیدائش پر مبارکباد دیتے تو فرماتے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے اور محمد ﷺ کی امت کے لئے باعث برکت بنائے۔

۲۹۴۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم ابو النعمان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے سامنے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے زیادہ مسکرانے والا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

۲۹۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حسین بن جنید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے بہترین بدلہ حاصل ہوتا ہے سوال کرتا ہوں اور آپ مجھے ان لوگوں سے ایمان کے حقائق اور اس کو مضبوط کرنے والے اعمال اور ان بہترین اعمال کا جن کا آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے اور جن کے ذریعے آپ سے بنا دیجئے جو آپ کی نافرمانی سے بچتے ہیں۔ آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور آپ سے مغفرت کی امید رکھتے ہیں اور آپ سے حیاء کرتے ہیں اے اللہ ہمیں عافیت سے ڈھانپ دیجئے۔

۲۹۴۴-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو المعتمر بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس تھے چنانچہ ہم شور کرنے لگے اور زور زور سے باتیں کرنے لگے تو انہوں نے ہم سے فرمایا، رک جاؤ، اگر میں تمہیں ہر اس بات کے بارے میں بتاؤں جو میں نے آج کی ہے تو میں ضرور کر سکوں گا۔

۲۹۴۵-ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، یحییٰ عبدی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو جب بھی بازار سے لوٹتے ہوئے دیکھا تو ان کے پاس کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیکھی جسے وہ اپنے گھر والوں کے لئے اٹھا کر لا رہے ہوں، یہاں تک کہ میں نے ایک دن ان کے ہاتھ میں تیل کی ایک شیشی دیکھی جسے وہ اٹھا کر لا رہے تھے تو میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ بندۂ مؤمن نے اللہ تعالیٰ سے اچھا ادب حاصل کیا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ اس کو مال عطا کرے تو وہ نفقہ میں فراخی کرے اور جب اس کا رزق تنگ کر دیں تو مال کو حفاظت سے روک کر رکھے۔

۲۹۴۶-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابراہیم بن سعد، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلام بن مطیع رحمہ اللہ فرماتے

ہیں کہ اہل بدعت میں سے ایک آدمی نے سختیانی رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے بات کروں گا، تو انہوں نے جواب نہیں دیا، آدھا لفظ بھی نہیں۔

۲۹۴۷- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا بدعتی آدمی جتنا زیادہ اجتہاد کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا رہتا ہے۔

۲۹۴۸- احمد بن محمد صائغ، ابوعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی، سفیان بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے اہل سنت میں سے کسی آدمی کی وفات کی خبر پہنچی ہے کہ ان کی وفات ہوگئی ہے تو میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرا کوئی عضو گم ہوگیا ہے۔

۲۹۴۹- ابوحامد بن جبلہ، معمر بن اسحٰق ثقفی، عبیداللہ بن سعد، خالد بن خداش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر تم ایوب کو دیکھو اور وہ تم سے پانی کا ایک گھونٹ طلب کریں تو تم انہیں نہیں پلا سکو گے، ان کے سر کے بال اور مونچھوں کے بال بہت زیادہ ہیں اور انہوں نے عمدہ ہروی قمیض پہنی ہوئی ہے جو زمین سے اوپر ہوتی ہے اور عمدہ ترکی ٹوپی، عمدہ کردی سبز رنگ کی چادر اور عدنی چادر پہنی ہوئی ہے۔

۲۹۵۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حسان ازرق، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، تم اپنے استاد کی غلطی نہیں پکڑ سکتے جب تک کہ اس کے علاوہ کسی اور عالم کی ہم نشینی نہ اختیار کرلو، لہٰذا لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔

۲۹۵۱- محمد بن جعفر بن ہشیم، محمد بن احمد بن ابی عاصم، سعید بن عامر ضبعی، سلام بن ابی مطیع کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تعریف چند در چند ہوتی رہتی ہے جیسا کہ نیکیاں چند در چند ہوتی رہتی ہیں۔

۲۹۵۲- سہل بن عبداللہ ابوالحسن تستری، حسین بن اسحٰق تستری، ازہر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان عجیب وغریب باتوں سے ڈرتا ہوں اور حماد کہتے ہیں کہ میں نے ایوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا، سرخ چادر مؤمن کے لئے اس کے دین کے بارے میں سفید چادر سے زیادہ مضر نہیں بلکہ میں تو سفید چادر کے شر سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

۲۹۵۳- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، بشار خفاف اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے اہل وعیال سبزی کے مٹھے کے بھی محتاج ہوں تو میں اسے تم سے پہلے ان کے سامنے پیش کروں گا۔
حماد بن زید روایت کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ہمیں کہا، بازار کو لازم پکڑو، کیونکہ مالداری عافیت میں سے ہے۔

۲۹۵۴- احمد بن محمد بن ابراہیم بن معدل، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، یعقوب بن اسحٰق قلوسی، حجاج بن منہال کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ مکہ سے واپس تشریف لائے اور نماز جمعہ کے لئے مسجد تشریف لائے تو سفید دھاری دار باریک کپڑے کی گول ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ میں واپس گھر پہنچا اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور ٹوپی نہیں تھی اور میں اس کو پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں، چنانچہ میں نے لوگوں کی نگاہیں اٹھنے کی وجہ سے اس کو چھوڑ دینا مناسب نہیں سمجھا۔

۲۹۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، زید بن اخزم، سلیمان بن حرب، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ جب مکہ سے تشریف لائے تو آپ نے روٹیاں پکانے کا حکم دیا چنانچہ روٹیاں پکائی گئیں اور گوشت

ں سرکہ اور خوشبودار مصالحے ڈال کر سالن بھی بنایا گیا۔ پھر جو آدمی بھی آپ کو سلام کرنے آتا یہ کھانا اس کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ حماد بن زید رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہمارے سامنے بھی یہ کھانا رکھا گیا تو ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کھاؤ، میں نے آج دس سے زائد مرتبہ کھایا ہے، یعنی جو شخص بھی آیا تو آپ نے اس کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

۲۹۵۶-سلیمان بن احمد، عباس اسقاطی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض لوگ ناز و نعمت کی زندگی بسر کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں پستی ہی میں دھکیلنا چاہتے ہیں اور کچھ لوگ تواضع اختیار کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ انہیں رفعت اور بلندی عطا فرمانا چاہتے ہیں۔

۲۹۵۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن عبدالعزیز، عارم ابوالنعمان، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ گندگی اور گندہ رہنے کا دین سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔

۲۹۵۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حماد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ہوا تھا اور وہ فرمارہے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں شرک سے عافیت دی حالانکہ میرے اور شرک کے درمیان صرف ابوتمیمہ یعنی آن کے والد ہیں۔

۲۹۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن راشد، احمد بن فرات، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلام بن ابو مطیع رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم ایوب سختیانی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا ہمارے پاس سے چلے جاؤ کہیں وہ اپنی برائی کو ہم تک نہ پہنچادیں۔

۲۹۶۰-سلیمان بن احمد، حماد بن علی احمر، نمر بن قادم، حماد بن یزید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اپنے بازار کو لازم پکڑو کیونکہ تم اس وقت تک اپنے بھائیوں پر مہربان ہوں گے جب تک کہ تم ان کے محتاج نہ ہوگے۔

۲۹۶۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن سعید، احمد بن عبدہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے چالیس سال تک حسن بصری رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی لیکن میں نے ان کی ہیبت کی بناء پر ان سے کبھی سوال نہیں کیا۔

۲۹۶۲-عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن مکرم، ابویوسف القلوسی، ابوہمام الحارثی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے مالک بن انسؒ نے فرمایا، عراق میں کوئی ایک شخص بھی ایوب سختیانی رحمہ اللہ اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے زمانے میں ایسا نہیں ہے کہ جسے میں ان دونوں پر مقدم کروں۔

۲۹۶۳-سلیمان بن احمد، زکریا بن یحییٰ، قتادہ بن سعید بن قتادہ، محمد بن سوار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سعید نے فرمایا: ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ کے پاس اعراب کی غلطی کی اور پھر اس پر استغفار کی۔

۲۹۶۴-ابن علی وراق، ہشیم بن خلف الدوری، قاسم بن احمد بن معروف، ابوداؤد، شعبہ رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو سب سے زیادہ خراب کرنے والی باتیں قصہ گویوں کی ہوتی ہیں۔

۲۹۶۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن حسن بن خراش، سلیمان بن حرب، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ، میں نے ایوب سختیانی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب وہ کام نہیں ہوتا ہے، جسے تم جانتے ہو تو جو کام ہو رہا ہے اس کا ارادہ کرلو۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ کی مسندات......ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے انس بن مالک رحمہ اللہ اور عمرو بن سلمہ جرمیؓ اور قدیم تابعین میں سے ابوعثمان نہدی، ابورجاء عطاردی، ابوالعالیہ، حسن بصری رحمہ اللہ ابن سیرین اور ابوقلابہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۲۹۶۶- ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی قزاز، جندل بن والق، زیاد بن عبداللہ، لیث، ایوب سختیانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدیں تعمیر کرو اور سب کے سب مل کر انہیں بناؤ۔[1]

اس روایت کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے مالک بن اسماعیل عن ہریم عن لیث کے طریق سے جبکہ علی بن حسن بن شقیق نے عن ابیہ عن ابی حمزہ عن لیث کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۲۹۶۷- محمد بن احمد بن علی مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلوی، ادم بن ابوایاس، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عثمان نہدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" لاحول و لا قوۃ الا باللہ "پڑھا کرو۔[2]

اس حدیث کو عبداللہ بن وھب نے حارث بن نبہان کے واسطے سے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۶۸- قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، حماد بن زید، ایوب سختیانی ابورجاء عطاردی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک صاع غلہ ادا کرو یعنی صدقہ فطر میں۔[3]

یہ حدیث ایوب عن ابی رجاء کے طریق سے غریب ہے۔

۲۹۶۹- سلیمان بن احمد، محمد بن ایوب رازی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن جراح نے بھی یہ حدیث ان سے بیان کی۔

۲۹۷۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، احمد بن اسحق حضرمی، وہیب، ایوب سختیانی، ابوالعالیہ، ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ پہنچے اور وہ سب کے سب حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا اس حج کو عمرے میں تبدیل کر دیں سوائے ان کے کہ جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہے۔

اس حدیث کو شعبہ نے ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۷۱- حسن بن احمد بن صالح سبیعی، ابوحامد احمد بن محمد بن ابراہیم النسائی، عثمان بن یحییٰ القرقسانی، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن زید، ایوب اور معلّی بن زیاد اور ہشام، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید ایسی قوم سے کریگا کہ جن کا کوئی حصہ آخرت میں نہیں ہوگا۔[4]

ایوب کی حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کردہ احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

۱۔ السنن الکبری للبیھقی ۴۳۹/۲. وشرح السنة ۳۰۹/۱. ومجمع الزوائد ۹/۲. والترغیب والترھیب ۱۹۷/۱. وکنز العمال ۲۰۷۷۲.

۲۔ صحیح البخاری ۱۷۰/۵. ۱۰۲/۸. ۱۵۶. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴، ۴۵. وفتح الباری ۴۷۰/۷.

۳۔ السنن الکبری للبیھقی ۱۶۷/۴. وکنز العمال ۲۴۱۱۹. ۲۴۱۳۲.

۴۔ اتحاف السادة المتقین ۷۹/۱. ۳۰۳. ۲۷۱/۷. وتخریج الاحیاء ۳۱۰/۳. والجامع الکبیر للسیوطی ۵۰۳۷. ومجمع الزوائد ۳۰۲/۵. والمعجم الصغیر ۵۱/۱. وتذکرة الموضوعات ۱۸۴. والکامل لابن عدی ۵۷۳/۲.

۲۹۷۲-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن سفیان، عبید اللہ بن یوسف جبیری، ابوزیاد طحان، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ آپ ﷺ کے سامنے جب بھی دو کام پیش کئے گئے تو ان میں سے زیادہ آسان کام آپ کو زیادہ محبوب تھا۔ا

ابوزیاد جن کا نام سہل بن زیاد ہے ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے اس حدیث کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۹۷۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب عکرمہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔۲

۲۹۷۴-ابوحفص خطابی ابومسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، ایوب سختیانی، عکرمہ، حضرت ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آباء واجداد پر فخر نہ کرو جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے ہیں۔۳

۲۹۷۵-عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، یعلی، محمد بن اسحق، ایوب سختیانی، ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے لئے سات دن اور شادی شدہ کے لئے تین دن ہوں گے۔۴

۲۹۷۶-سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو بن خالد حرانی، ان کے والد عمرو بن خالد، حکم بن عبدہ بصری، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس روایت میں کہ جسے حکم نے روایت کیا ہے تین آدمی یعنی حج کرنے والا عمرہ کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے یا انہیں موت دیدے۔

۲۹۷۷-اسحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب سختیانی، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے نبی ﷺ جب بادل دیکھتے تو ارشاد فرماتے، اے اللہ اسے خوب برسنے والا اور خوشگوار بنا دیجئے۔۵

۲۹۷۸-ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن یونس، حجاج بن نصیر، سلیمان بن حیان، ایوب سختیانی، عمرو بن دینار اور جابرؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار تکبیریں کہیں

۲۹۷۹-ابوبکر محمد بن جعفر، جعفر بن محمد صائغ، حسین بن محمد مروزی، جریر بن حازم ایوب، ابوالزبیر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھی طرح کفن دے۔۶

۱- المستدرک ۳/۳۸۸. ومجمع الزوائد ۹/۱۶.

۲- صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابۃ باب ۱. وصحیح البخاری ۱/۱۲۶. وفتح الباری ۷/۱۷. ۸/۳۲۲.

۳- مسند الامام أحمد ۱/۳۰۱. وصحیح ابن حبان ۱۹۴۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۴۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۳۱۸. ومجمع الزوائد ۴/۵۳. ۸/۸۵.

۴- صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۲. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۳۰۱. والمستدرک ۴/۱۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۶۵۰. ومشکاۃ المصابیح ۳۲۳۴.

۵- صحیح البخاری ۲/۴۰. ومسند الامام أحمد ۶/۴۱. ۱۱۹. ۱۹۰. وسنن أبی داؤد، کتاب الادب باب ۱۱۳. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۳۶۱.

۶- صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۴۹، وسنن أبی داؤد ۳۱۴۸. ومسند الامام أحمد ۳/۳۴۹. والمستدرک ۳۶۹. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۴۰۳. ۴. ۳۰۲-ومشکاۃ المصابیح ۱۶۳۶.

۲۹۸۰-مخلد بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عبداللہ ازدی، عاصم بن ہلال بارقی، ایوب، محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت جابرؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا اتنی ہی بہنیں ہوں۔ پھر وہ ان کی کفالت کرے ان کا بوجھ اٹھائے اور ان کی حفاظت کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر دو ہوں تو بھی، صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ایک کا بھی یہ حکم بیان فرماتے۔[1]

یہ حدیث ایوبؒ سختیانی رحمہ اللہ کی محمد بن منکدر سے روایت کردہ احادیث میں سے غریب ہے اور عاصم بن ہلال بارقی، اس حدیث کی روایت میں متفرد ہیں۔

۲۹۸۱-احمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن حارث مخزومی مکی، عبداللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھا جب آپ تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا لبیک بحجة وعمرة لبیک، حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ۔

(۲۰۲) یونس بن عبید[2]

اور ان عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ کی تھی۔ آپ انتہائی پرہیزگار، تواضع کا پیکر، ہم وزن کلام کے ماہر اور گفتگو میں انتہائی محتاط رہنے والے بزرگ تھے۔

۲۹۸۲-علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، ابن دارہ، اصمعی اور مولیٰ ابن اسماعیل کے حوالے سے ہم سے نقل کرتے ہیں کہ

ملک شام کا ایک آدمی ریشم فروشوں کے بازار آیا اور آواز لگانے لگا، ریشم کی منقش چادر چار سو درہم میں چاہیے، جب وہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس آیا تو آپ نے کہا: ہم یہ چادر دو سو درہم میں فروخت کرتے ہیں۔ اسی گفتگو کے دوران اذان ہوگئی اور آپ بنی قشیر کی مسجد میں انہیں نماز پڑھانے تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد آپ کے بھتیجے نے وہی چادر اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کردی، جب آپ نماز پڑھا کر واپس تشریف لائے تو آپ نے دکان میں کافی مقدار میں درہم رکھے ہوئے دیکھے۔ آپ نے اپنے بھتیجے سے پوچھا یہ درہم کہاں سے آئے؟ اس نے جواب دیا وہی ریشمی منقش چادر میں نے اس شامی آدمی کو چار سو درہم میں فروخت کردی ہے آپ نے اس آدمی کو تلاش کیا اور اسے کہا، اے اللہ کے بندے! یہ وہی چادر ہے جس کی میں نے تمہیں دو سو درہم میں پیشکش کی تھی، اگر تم چاہو تو اسے بھی لے لو اور دو سو درہم بھی اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو، جب اس شامی نے یہ سنا تو اس نے آپ سے پوچھا، آپ کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا ایک عام مسلمان ہوں اس پر اس آدمی نے کہا، میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا نام یونس بن عبید ہے۔ یہ سن کر اس آدمی نے قسم کھا کر کہا جب ہم دشمن کے گھیرے میں ہوتے ہیں اور سخت پریشانی کے عالم میں ہوتے ہیں تو اس وقت ہم ان الفاظ میں دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! اے یونس بن عبید کے رب! ہم سے اس مصیبت اور پریشانی کو دور فرما دیجئے۔ یونس بن عبید نے یہ سن کر فرمایا: سبحان اللہ،

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۰۴۴ (موارد) ومسند الامام احمد ۳-۱۵۴- والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷. ۳۰۰. والاحادیث الصحیحة ۱۰۲۷.

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۶۰/۷. والتاریخ الکبیر ۸/رت ۳۴۸۸. والجرح ۹/رت ۱۰۲۰. وسیر النبلاء ۲۸۸/۶. والکاشف ۳/رت ۶۵۸۳. وتهذیب الکمال ۱۸۰ ۷. (۵۱۷/۳۲)

سبحان اللہ۔

۲۹۸۳-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن مثنیٰ، ہدبہ بن خالد اور امیہ ابن بسطام کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت ریشم کا جبہ لے کر آئی اور آپ سے کہا، اسے خرید لیجئے۔ آپ نے پوچھا کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا پانچ سو درہم میں آپ نے کہا یہ اس سے مہنگا ہے اس نے کہا چھ سو میں وہ ایک ہزار تک پہنچ گئی حالانکہ وہ اسے پانچ سو درہم میں فروخت کر رہی تھی۔

۲۹۸۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن علی اور ہدبہ کے واسطے سے روایت ہے کہ امیہ ابن بسطام بیان کرتے ہیں:

(یونس بن عبید رحمہ اللہ ریشم خریدا کرتے تھے بصرہ میں اور اسے اپنے وکیل کے پاس جو سوس میں رہتا تھا بھیجتے تھے اور آپ کا وکیل آپ کے وہاں سے ریشم کا کپڑا بھیجتا تھا اگر ان کا وکیل ان کی طرف یہ پیغام بھیجتا کہ لوگوں کے پاس سامان زائد ہے۔تو آپ اس خبر کی وجہ سے لوگوں سے کچھ بھی نہیں خریدتے۔

۲۹۸۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین اور احمد بن ابراہیم کی سند سے روایت ہے کہ غسان بن مفضل کا بیان ہے کہ

ایک عورت ریشم کی ایک منقش چادر یونس بن عبید رحمہ اللہ کے پاس لائی اور اسے آپ کے پاس رکھ دیا تا کہ آپ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت اسے دیں، آپ نے چادر کو اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد اس عورت سے کہا: کتنے میں بیچوگی؟ اس نے کہا، ساٹھ درہم میں آپ نے وہ چادر اپنے پڑوسی دکان دار کو دکھائی اور اس کی قیمت کے بارے میں اس کی رائے لی۔تو اس نے کہا ایک سو بیس درہم اس کی قیمت ہو سکتی ہے۔آپ نے فرمایا، میرے خیال میں بھی اس کی قیمت اتنی ہی ہے۔آپ نے اس عورت سے کہا جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم میں اسے فروخت کرنے کے بارے میں مشورہ کرلو، اس نے کہا میرے گھر والوں نے مجھے ساٹھ درہم میں فروخت کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے دوبارہ فرمایا، واپس چلی جاؤ اور اپنے گھر والوں سے ایک سو پچیس درہم مین فروخت کرنے کا مشورہ کر کے آؤ۔

۲۹۸۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفصل غلابی، بشر بن مفضل اور معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ مسلم بن ابی مضر فرماتے ہیں کہ

یونس بن عبید رحمہ اللہ کا ہمارے ساتھ کاروبار تھا۔ایک دن ہم سب حساب کرنے بیٹھے اور حساب کرتے رہے، جب ہم حساب سے فارغ ہو گئے تو یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کاروبار کی معاونت کی سلسلے میں ایک لفظ بھی زبان سے ادا کیا تو اسے بھی حساب میں شامل کریں گے ہم نے کہا بالکل ٹھیک ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس نفع کی کوئی ضرورت نہیں میرا اصل سرمایہ مجھے واپس کردو اور نفع تم رکھ لو۔چنانچہ آپ نے اپنا اصل سرمایہ لیا اور ہمارے پاس چار ہزار درہم نفع چھوڑ دیا۔

۲۹۸۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے نضر بن شمیل اور سعید بن عامر فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ ریشم کا کپڑا مہنگا ہو گیا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، جب ریشم فلاں جگہ میں جو اس کا اصل مرکز ہے مہنگا ہو گیا تو بصرہ میں بھی مہنگا ہو جائے گا۔یونس بن عبید رحمہ اللہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک آدمی سے تیس ہزار کا ریشم خریدا، خریدنے کے بعد آپ نے اس آدمی سے تذکرہ کیا کہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ریشم فلاں جگہ میں مہنگا ہو گیا ہے۔اس پر اس آدمی نے کہا، اگر مجھے اس صورتحال کا علم ہوتا تو میں اتنا سارا مال نہ بیچتا۔آپ نے اس آدمی کی بات سن کر اس کو سارا مال واپس کر دیا اور اپنے تیس ہزار درہم واپس لے لئے۔

۲۹۸۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، رستہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ زہیر فرماتے ہیں:

یونس بن عبید کے پاس ایک آدمی کپڑا لینے آیا، آپ نے اپنے غلام سے کہا، کپڑوں کی گٹھڑی اس آدمی کے سامنے پھیلا دو،

غلام نے گٹھڑی پر اپنا ہاتھ مار کر کہا "صلی اللہ علی محمد" اور کپڑے اس آدمی کے سامنے پھیلا دیئے۔ غلام کی یہ حرکت دیکھ کر آپ نے اسے حکم دیا۔ ان کپڑوں کو واپس سمیٹ لو اور اس خوف سے کپڑوں کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ کہیں غلام کا "صلی اللہ علی محمد" کہہ کر گٹھڑی پر ہاتھ مارنا کپڑوں کی تعریف نہ ہو۔

۲۹۸۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبداللہ بزاز تستری، محمد بن صدران، عامر بن ابی عامر خزاز کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یونس بن عبید رحمہ اللہ ان اشعار کو بطور مرثیہ پڑھ رہے تھے۔

(۱) لوگ صبر کی پناہ میں آتے ہیں موت سے اور صبر ہی انہیں موت سے پناہ دیتا ہے اور بے صبرے موت کو ناپسند کرنے والے کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں۔

(۲) میں یقین کرتا ہوں ہر آدمی کے لئے موت کا جمع شدہ زہر ہے۔ اگر چہ اس کی عمر طویل ہو اور کافی عرصے تک زندہ رہے۔

(۳) ہر آدمی نے موت کی سختی کا سامنا کرنا ہے، اس کے لئے ایک گھڑی مقرر ہے جس میں وہ ذلیل ہوگا اور پچھاڑا جائے گا۔

(۴) تو جس آدمی کو پسند کرتا ہے اس جیسا نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ تو اس جیسا کام نہیں کریگا۔

بعض راویوں نے ان اشعار کا اضافہ کیا ہے۔

(۵) اے آدم کے بیٹے اللہ کے واسطے نصیحت حاصل کر، تو جب تک اپنے آپ کو دھوکا دیتا رہے گا تیرا نفس دھوکے میں پڑا رہے گا۔

(۶) اور باقی ماندہ خیر کی طرف متوجہ ہو اور اسے اپنے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ اور جس چیز میں کوئی خیر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

۲۹۹۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حجاج کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان بن مغیرہ کا بیان ہے میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میرے علم میں اس پاکیزہ درہم سے کم کوئی چیز نہیں جسے آدمی کسی حق کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے یا اس بھائی سے جس کے پاس جا کر وہ اطمینان اور سکون حاصل کرتا ہے جب کہ وہ دونوں مسلمان بھی ہوں اور یہ دونوں چیزیں بہت آہستہ آہستہ [illegible] ہیں۔

۲۹۹۱۔ احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار اور ابن عائشہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے حماد بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے یونس بن عبید کو فرماتے ہوئے سنا:

جب بھی کسی آدمی پر دولت کمانے کی دھن سوار ہوئی تو اس کی پستی اور ذلت: اس کے مقدر بن گئی۔

۲۹۹۲۔ نفع بخش درہم ...... احمد بن حیان، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے واسطے سے روایت ہے کہ اسماء بن عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

صرف دو ہی درہم نفع بخش ہیں ایک وہ درہم جس کو لینے سے تم نے اجتناب کیا، یہاں تک کہ وہ تمہارے لئے حلال ہو گیا اور تم نے اسے لے لیا اور دوسرا وہ درہم جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کسی کا حق وابستہ کر دیا اور تم نے وہ حق ادا کر دیا۔

اور ابوالفضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابوالفضل! مضاربت کا مال بہت ہی بری چیز ہے ہاں البتہ قرض سے بہتر ہے۔

اور مجھے جو سو درہم حاصل ہوتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ ان میں سے دس بھی میرے لئے حلال اور پاکیزہ ہوں گے اور آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم، اگر میں قسم کھا کر پانچ بھی کہہ دوں تب بھی میں اپنی قسم میں سچا ہوں گا۔

(اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے مجھے سے ارشاد فرمایا اور جو لوگوں کا مال چراتا ہے میرے نزدیک اس شخص سے برا نہیں ہے جو کسی

مسلمان کے پاس آیا اور اس سے ایک مقررہ مدت تک قیمت کی ادائیگی کا وعدہ کر کے کچھ سامان خرید ا، پھر ادائیگی کا وقت آ گیا لیکن اس کے باوجود وہ اس سامان کو لے کر شہر شہر گھوم رہا ہے اور تجارت کر رہا ہے اللہ کی قسم وہ آدمی اگر اس سے ایک درہم بھی نفع حاصل کریگا تو وہ اس کے لئے حرام ہوگا۔

۲۹۹۳-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور عبدالملک بن قریب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سکن فرماتے ہیں۔

یونس بن عبید رحمہ اللہ میرے پاس ایک بکری لے کر آئے اور فرمایا اسے فروخت کرو اور خریدنے والے سے اس بات کا اظہار کر دینا کہ یہ چارے کو الٹ پلٹ کرتی ہے اور کھونٹے کو اکھاڑ دیتی ہے پھر فرمایا بیچنے کے بعد اس کا اظہار نہیں کرنا بلکہ خریداری کا معاملہ مکمل ہونے سے پہلے ان عیبوں کا اظہار کرنا اور خریدنے والے کو ان کے بارے میں مطلع کرنا۔

۲۹۹۴-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوعبدالرحمن المقری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کے ہاتھ ایک کپڑا فروخت کیا آپ کے ہم مجلس لوگوں میں سے ایک آدمی نے سبحان اللہ کہا تو آپ نے اسے کہا یہاں سے اٹھ جاؤ تسبیح کی جگہ یہ نہیں ہے۔

۲۹۹۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب فرماتے ہیں:

یونس بن عبید رحمہ اللہ اور ابن عون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حلال اور حرام کے موضوع پر مذاکرہ کیا اور دونوں نے فرمایا: ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے مال میں کوئی درہم حلال ہے۔

۲۹۹۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابواحمد المروزی، احمد بن حجاج، عطاء الخفاف کے واسطے سے روایت ہے کہ جعفر بن برقان فرماتے ہیں:

مجھے یونس بن عبید کے علم وفضل اور ان کے صلح وتقوی کی خبر ملی تو میں نے انہیں خط لکھا اور اس میں ان سے ان اعمال واحوال کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے مجھے جوابا لکھا میرے پاس آپ کا خط آیا جس میں آپ نے مجھ سے میرے اعمال کے متعلق سوال کیا تو میں آپ کو بتاتا ہوں میں نے اپنے نفس سے یہ مطالبہ کیا کہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور لوگوں کے لئے اسی چیز کو ناپسند کرو جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو، لیکن میرا نفس اس سے کوسوں دور ہے۔ دوسری میں نے اس سے مطالبہ کیا کہ لوگوں کا تذکرہ بالکل چھوڑ دو سوائے نیکی اور خیر خواہی کے تذکرے کے لیکن میں نے بصرہ کی آگ برساتی ہوئی شدید ترین گرمی کے دن چلچلاتی ہوئی دوپہر کے وقت روزہ رکھنا لوگوں کا تذکرہ چھوڑنے سے آسان پایا، اے میرے بھائی میرے اعمال واحوال کا یہ حال ہے۔ والسلام

۲۹۹۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم الدورقی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میں نیکی کی عادات میں سے سو عادات شمار کرتا ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی میرے اندر نہیں ہے۔

۲۹۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابوجعفر جسر نے بیان کیا:

میں عیدالاضحی کے دنوں میں یونس بن عبید کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوجعفر میرے لئے اتنی بکریاں خرید لاؤ، میرا خیال ہے کہ میری کوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ یا آپ نے فرمایا، مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہ کی جائے پھر آپ نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ میں اہل جہنم میں سے نہ ہوں۔

۲۹۹۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوعبیداللہ محمد بن یعقوب، سعید بن عامر اور سلام بن ابی مطیع کے حوالے سے نقل

کیا گیا ہے:

یونس بن عبید رحمہ اللہ اپنے ہم عصر بزرگوں سے زیادہ نفلی نماز اور نفلی روزوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن جب حقوق اللہ میں سے کسی حق کا مطالبہ ہوتا تو آپ اس کو پورا کرنے کے لئے بالکل تیار رہتے تھے۔

۳۰۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ھارون بن عبداللہ، ابواسامہ، مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند روایت ہے کہ ہشام بن حسان فرماتے ہیں:

میں نے علم کے ذریعے اللہ کی رضا اور خوشنودی طلب کرنے والا یونس بن عبید سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

۳۰۰۱- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار، عبید بن عائشہ، سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید فرماتے ہیں:

مجھے کیا ہو گیا: مجھے کیا ہو گیا: میری ایک مرغی بھی گم ہو جائے تو میں اسے ڈھونڈ نکالتا ہوں لیکن میری نماز فوت ہوتی ہے اور میں اس کی کوئی تلافی نہیں کر پاتا ہوں۔

۳۰۰۲- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا:

مجھے یہ بات آسان لگتی ہے کہ میں اپنا حق ناقص وصول کروں اور میری طبیعت پر یہ بات غالب ہوگئی ہے کہ میں دوسرے کا حق زیادہ ادا کروں۔

۳۰۰۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین اور احمد بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے اپنی موت کے وقت اپنے پاؤں کی طرف دیکھا اور رونے لگے آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود نہیں ہوئے۔

۳۰۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، علی بن حفص، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے زیادہ غمگین رہنے والا آدمی کوئی نہیں دیکھا، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے: ہم لوگ ہنستے ہیں حالانکہ ممکن ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو دیکھ کر فرمائیں، تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی ہمارے ہاں مقبول و معتبر نہیں۔

۳۰۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل کے حوالے سے منقول ہے کہ میں نے ابن ابی عدی سے سنا، انہوں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے واسطے سے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ

مؤمنین کے گرجے ان کے گھر ہیں۔

۳۰۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، زکریا بن یحییٰ حزاز، عبداللہ بن سعید الرقاشی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یونس ابن عبید نے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

تم اس وقت تک لوگوں کے درمیان باعزت اور قابل احترام ہوگے جب تک کہ تم ان کے پاس موجود مال کو ان سے لینے کی کوشش نہ کرو، جب تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں حقیر سمجھیں گے، تم سے بغض رکھیں گے اور تمہاری باتوں کو ناپسند کریں گے۔

۳۰۰۷- **نماز اور زبان کی اہمیت** ...... ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز الجروی، ضمرہ اور ابن شوذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب کا بیان ہے کہ میں نے یونس بن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

آدمی میں دو باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ درست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام معاملات درست ہو جائیں گے، نماز اور زبان۔

۳۰۰۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن سلیمان کے سلسلۂ سند کے نقل کیا گیا ہے کہ مبارک ابن فضالہ یونس ابن عبید سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آپ زبان کی نیکی کے علاوہ کوئی ایسی نیکی نہیں پائیں گے کہ تمام نیکیاں اس کے تابع ہوں، بلاشبہ آپ کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو دن بھر روزہ رکھتے ہیں لیکن مال حرام سے روزہ افطار کرتے ہیں، رات بھر عبادت کرتے ہیں لیکن دن کو جھوٹی گواہی دیتے ہیں انہوں نے کئی چیزوں کو شمار کیا اور پھر فرمایا: آپ کوئی ایسا شخص نہیں پائیں گے جو حق بات کرتا ہو اس کا عمل اس بات کے مخالف ہو۔

۳۰۰۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالملک بن موسیٰ (جو یونس بن عبید کے پڑوسی ہیں) نے فرمایا:

میں نے یونس رحمہ اللہ سے زیادہ استغفار کرنے والا آدمی نہیں دیکھا، آپ اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرتے اور استغفار کرتے اور بار بار اسی عمل کا اعادہ کرتے۔

۳۰۱۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان، سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی جب بات کرتا ہے تو اس کے تقویٰ اور پرہیزگاری کو اس کے کلام میں پہچانا جا سکتا ہے۔

۳۰۱۱- **یونس بن عبید کی اپنے بیٹے کو عمرو بن عبید کے نظریات سے بچنے کی تلقین** ......ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سعید بن عمر اور عبداللہ بن محمد، حرب بن میمون کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ خویل بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں یونس بن عبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور آپ سے کہا: آپ ہمیں عمرو بن عبید کی صحبت میں جانے سے منع کرتے ہیں حالانکہ آپ کا بیٹا کچھ دیر پہلے اس کے پاس گیا ہے آپ نے اس آدمی سے کہا: اللہ سے ڈرو اور آپ کو غصہ آ گیا اتنے میں آپ کا بیٹا آیا، آپ نے اسے کہا: اے میرے بیٹے تمہیں عمرو بن عبید کے بارے میں میری رائے کا علم ہے اس کے باوجود بھی تم اس کے پاس آتے جاتے ہو، آپ کا بیٹا آپ سے معذرت کرنے لگا اور کہا ابا جان میرے ساتھ فلاں آدمی تھا جس کی وجہ سے مجھے مجبوراً اس کے پاس جانا پڑا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں زنا، چوری اور شراب پینے سے منع کرتا ہوں لیکن تمہارا اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کو لے کر حاضر ہونا مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے عمرو اور اس کے ساتھیوں کی نظریات کو لے کر حاضر ہو۔

۳۰۱۲-احمد بن جعفر بن حمدان اور حماد بن زید کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تین باتیں میری طرف سے آپ دامن کے ساتھ باندھ لو تم میں سے کوئی بھی بادشاہ کے پاس جا کر قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے، تم میں سے کوئی آدمی بھی جوان عورت کو تنہائی میں قرآن کریم نہ پڑھائے۔ تم میں سے کوئی آدمی بھی اہل بدعت سے حدیث کا سماع نہ کرے۔

۳۰۱۳- یونس بن عبید اور فرقہ معتزلہ......ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، خالد بن خداش اور خویل بن واقد صفار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک آدمی نے یونس بن عبید سے سوال کیا، میرے ایک پڑوسی کا تعلق فرقہ معتزلہ سے ہے کیا میں اس کی عیادت کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ثواب کی نیت سے نہیں، میں نے کہا: وہ مر گیا ہے اس کا جنازہ پڑھوں؟ فرمایا: ثواب کی نیت سے نہیں۔

۳۰۱۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے حزم بن ابوحزم فرماتے ہیں۔

ہم ابن لاحق کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ ہمارے پاس سے گدھے پر سوار ہو کر گزرے، ہمیں دیکھ کر ٹھہر گئے اور فرمایا وہ شخص چوکنا ہو جائے جس کے سامنے سنت بیان کی جائے اور وہ اسے اجنبی سمجھے اور جو شخص سنت کو جانتا ہے اسے اور زیادہ اجنبی سمجھے۔

۳۰۱۵-معتزلہ کا فتنہ...... سلیمان بن احمد، حسن بن علی العمری، محمد بن بکار عیشی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالعزیز رقاشی فرماتے ہیں میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

معتزلہ کا فتنہ اس امت کے لئے رومیوں کے فتنے سے بھی سخت ہے کیونکہ ان کا گمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ گمراہ ہو گئے تھے اور انہوں نے نئی نئی بدعات ایجاد کیں اس لئے ان کی گواہی درست نہیں اور یہ لوگ شفاعت، حوض کوثر کی احادیث کو جھٹلاتے ہیں اور عذاب قبر کا انکار کرتے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا اور بہرا بنا دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے خلیفہ پر لازم ہے کہ انہیں ان گمراہ کن عقائد سے توبہ کرنے پر مجبور کرے اور اگر توبہ نہ کریں تو مسلمانوں کے شہروں سے انہیں بیدخل کر دیا جائے۔

۳۰۱۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوجعفر جسر فرماتے ہیں:

میں نے یونس ابن عبید رحمہ اللہ سے کہا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، جو مسئلہ تقدیر کے بارے میں ایک دوسرے سے بحث کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اگر انہیں اپنے گناہوں کی فکر ہو تو وہ اس مسئلے میں نہ الجھتے۔

۳۰۱۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان بن مفضل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قریش میں سے ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا:

ابن زیاد کے کسانوں کی اولاد میں سے ایک آدمی سے کہا، تمہارے اندر کون سے مردانہ کمالات ہیں؟ تو اس نے جواب دیا میرے اندر چار مردانہ کمالات ہیں، (۱) شک کو اس طرح ترک کرنا کہ کسی مشکوک چیز کے قریب نہ پھٹکنا کیونکہ جب آدمی کسی معاملے میں شک کرے گا تو اس میں ذلیل ہوگا، (۲) اپنے مال کو عمدہ طریقے سے سنبھال کر استعمال کرنا، کیونکہ جو شخص اپنے مال کو برباد کر دیتا ہے وہ اعلیٰ صفات کا حامل نہیں ہو سکتا، (۳) اور اپنے اہل وعیال کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنا یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ ہر آدمی سے بے نیاز ہو جائیں کیونکہ جس کے اہل وعیال لوگوں کے محتاج ہوں وہ کامل مرد نہیں ہو سکتا، (۴) اور یہ دیکھنا کہ کونسا کھانا اور پانی اس کی طبیعت اور مزاج کے موافق ہے اور اسے لازم پکڑنا، کیونکہ یہ بات بھی عمدہ صفات میں سے ہے اور اپنے کھانے اور پانی کو بے ترتیبی سے استعمال کرنا اور خلط ملط کر دینا اچھی عادت نہیں۔

۳۰۱۸-یونس بن عبید سے معاشی تنگی کی شکایت اور آپ کا جواب...... عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی کا بیان ہے:

ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے اپنی معاشی تنگی اور اس کی وجہ سے فکرمندی کی شکایت کی، تو آپ نے اسے کہا کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہاری یہ آنکھ جس کے ذریعے تم دیکھتے ہو ایک لاکھ درہم کے بدلے تم سے لے لی جائے، تو اس نے کہا نہیں۔

پھر آپ نے اس سے اس کے کان، زبان، دل، ہاتھ اور پاؤں کے بارے میں بھی ایسا ہی سوال کیا اور ہر مرتبہ اس آدمی نے نفی میں ہی جواب دیا، اس کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کیا اور اس کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے پاس لاکھوں درہم موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بھی تنگی معاش کی شکایت کرتے ہو۔

۳۰۱۹-عبداللہ، احمد بن ابراہیم، وھب بن جریر بن حازم، حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے ایک دن اپنے آپ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

قریب ہے کہ تمہاری آنکھیں ایسی چیز دیکھیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں دیکھی اور تمہارے کان ایسی باتیں سنیں جو انہوں نے اس سے قبل نہیں سنی، پھر تم جس مرحلے سے بھی گزرو گے تو اگلا مرحلہ اس سے زیادہ سخت ہوگا یہاں تک کہ اس سختی کی انتہاء پل صراط کو عبور کرنے پر ہوگی۔

۳۰۲۰-ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور سلمہ بن عبدالرحمٰن بن مہدی کے واسطے سے روایت ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی تو آپ نے اسے کہا، اے ابو عبداللہ! یہ گھر تمہیں موافق نہیں ہے لہٰذا ایسا گھر تلاش کرو جو تمہیں موافق ہو۔

۳۰۲۱-ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم،، خالد بن خداش، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ میں نے یونس بن عبید کو کہتے ہوئے سنا کہ جو چیز لوگوں کے لئے مفید ہو ہم اس کا قصد کرتے ہیں پس اسے لوگوں کے لئے لکھ لیتے ہیں اور اس چیز کا قصد کرتے ہیں جو ہمارے لئے مفید ہو پس ہم اسے ترک کر لیتے ہیں۔ خالد نے کہا یعنی تسبیح تہلیل اور خیر و بھلائی کی بات۔

۳۰-ابو محمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسماعیل بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ اسماء بن عبید نے یونس بن عبید رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا:

نیکی سے جاہل اور ناآشنا آدمی کے لئے جنت کی امید کی جاسکتی ہے اور نافرمانی کے ذریعے حد سے گزرنے والے کے بارے میں جہنم کا خوف ہے۔

عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر بن ہمرد، احمد بن روح اہوازی، عثمان بن عمر سے نقل کیا گیا ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تین آدمیوں نے ایسی بات کی کہ انہیں اس بات کے بارے میں تہمت کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا ہے (۱) ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا، میں نے کبھی کسی آدمی سے حسد نہیں کی اگر چہ وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ہو تو میں دنیا کی حقیر سی چیزوں پر اس سے کیسے حسد کروں، حالانکہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، (۲) اور مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے کبھی ایسا غصہ نہیں کیا کہ اس میں مجھ سے کوئی ایسی بات صادر ہوئی ہو کہ غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد مجھے اس بات پر شرمندگی اور ندامت ہوئی ہو (۳) اور حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک کوئی چیز پرہیزگاری سے زیادہ آسان نہیں مجھے جب بھی کسی چیز کے بارے میں شک ہو جاتا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

۳۰۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مھدی اور حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یونس بن عبید رحمہ اللہ بیمار ہو گئے تو ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا آپ کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں

یونس بن عبید رحمہ اللہ کی مسندات...... آپ نے صحابۂ کرام میں سے صرف حضرت انس بن مالکؓ سے احادیث روایت کی ہیں

جبکہ تابعین میں سے حسن بصری، ابن سیرین، ابوقلابہ، حمید بن ھلال، وغیرہ اہل بصرہ سے جبکہ حجاز سے تعلق رکھنے والے تابعین سے عطاء عکرمہ، محمد بن منکدر، نافع اور ہشام بن عروہ وغیرہ سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۰۲۴- حضرت انسؓ سے آپ کی روایت کردہ احادیث درج ذیل ہیں۔

حبیب بن حسن، احمد بن یحیٰی حلوانی و عبداللہ بن ایوب القربی، ابونصر عبدالملک بن عبدالعزیز نسائی، محمد بن اسحٰق، موسیٰ بن حسن بن بحر، عبدالصمد بن نعمان دونوں حماد بن سلمہ عن علی بن زید و حمید اور یونس ابن عبید کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس کا بیان ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کامل مؤمن وہ شخص ہے جس سے مسلمان مطمئن ہوں اور کامل مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے لوگ محفوظ ہوں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو برائی کو ترک کردے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہو۔[1]

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ طرق سے صحیح اور ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ تک مسند ہے

۳۰۲۵- حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ و عثمانؓ کو جنت اور خلافت کی بشارت...... ابوبکر الطلحی، حسن بن طیب، ابوکامل، عمرو بن ازھر، یونس بن عبید اور ابان بن عیاش کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انہیں داخلے کی اجازت دو اور جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دو۔ پھر حضرت عمر آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا انہیں داخلے کی اجازت دو اور جنت کی اور ابوبکر کے بعد خلافت کی بشارت دو

پھر حضرت عثمانؓ حاضر خدمت ہوئے اور داخلے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انہیں داخل ہونے کی اجازت دو اور جنت اور عمر کے بعد خلافت کی بشارت بھی دو۔[2]

یہ حدیث یونس عن انسؓ کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرنے میں ابوکامل مجددی عمرو بن ازھر سے متفرد ہیں اور اسی حدیث کو ابن فضیل نے مختار بن فلفل کے واسطے سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کا درست ترین طریق وہ ہے جسے سعید بن مسیب اور ابوعثمان نہدی نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں خلافت کا ذکر نہیں۔

۳۰۲۶- حافظ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، نوح بن محمد ابلی، حسن بن عرفہ ہشیم بن بشیر، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ بن مالکؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرمایا:

مجھ پر ہونے والے میرے رب کے انعامات میں سے ایک انعام یہ ہے کہ میں ختنہ کی ہوئی حالت میں پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔[3]

۱- صحیح البخاری ۹/۱. ۱۲۷/۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۵. وفتح الباری ۵۳/۱. ۳۱۶/۱۱.

۲- صحیح البخاری ۱۰/۵. ۹۹/۹، ۸۵، ۱۱۰. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۲۹. وفتح الباری ۴۸/۱۳.

۳- مجمع الزوائد ۲۲۴/۸. ودلائل النبوة للمصنف ۴۲/۱. والعلل المتناهية ۱۶۵/۱. وکنز العمال ۳۱۹۲۴. ۳۲۱۳.

یونس عن الحسن کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور صرف اسی ایک طریق سے مصنف نے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۰۲۷-ابو اسحٰق ابراہیم بن حمزہ، محمد بن طاہر بن خالد، عبید اللہ بن محمد عیشی، حماد بن سلمہ، یونس، حسن بصری رحمہ اللہ سمرہ بن جندبؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قریب ہے کہ میرا رب تمہارے ہاتھوں کو اہل عجم کے اموال سے بھردے، پھر انہیں ایسے شیر بنادے جو میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگتے ہیں، چنانچہ وہ تمہارے سپاہیوں کو قتل کریں گے اور تمہارے اموال کو کھائیں گے۔[1]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور حماد بن سلمہ اس کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۲۸-قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن جریر، عمرو بن یحیٰی مولی عفرہ، یزید بن زریع، یونس، حسن بصری کے طریق سے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کی اور وہ اس کی طاقت بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا میں بھی اور آخرت میں مدد فرمائیں گے۔[2]

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور یونس سے اس حدیث کو یزید بن زریع اور معاذ بن محمد ہذلی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، یونس بن عبید، حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی سزا جلد دنیا ہی میں دیدیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہ کی سزا دنیا میں نہیں دیتے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس گناہ کی پوری پوری سزا دیں گے گویا کہ وہ پھر پہاڑ کے برابر ہوں گے۔[3]

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں۔

۳۰۳۰-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو النضر ہاشم بن قاسم، ابو جعفر الرازی، یونس بن عبید، حسن بصری اور حضرت ابو ہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ توحید (اور رسالت) کا اقرار کرلیں گے تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہوجائیں گے مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے اور ان کا باقی حساب اللہ کے سپرد ہے''۔

یہ حدیث یونس عن الحسن کے طریق سے غریب ہے، یونس سے روایت کرنے میں ابو جعفر رازی اور ان سے روایت کرنے میں ابو النضر متفرد ہیں اور متقدمین علماء نے اسے ابو النضر سے روایت کیا ہے۔

۳۰۳۱-عبداللہ بن محمد بن عثمان، حسین بن عبدالمجیب، شعیب بن محمد کوفی ہشیم بن بشیر، یونس، حسن کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۱/۵، ۲۱. والمعجم الكبير للطبراني ۲۶۸/۷. وتاريخ أصبهان للمصنف ۳/۱ والضعفاء للعقيلي ۱۶/۲. وكنز العمال ۳۱۱۶۵.

[2] السنن الكبرى للبيهقي ۱۶۸/۸.

[3] سنن الترمذي ۲۳۹۶. والمستدرك ۶۰۸/۴. ومشكاة المصابيح ۱۵۶۵. وشرح السنة ۲۴۵/۵. ومجمع الزوائد ۱۹۲/۱۰.

ابوھریرۃؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد "وجعلني مبارکا اینما کنت" (ترجمہ: مجھے بابرکت بنادیجئے جہاں کہیں بھی میں ہوں) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اور مجھے زبردست نفع پہنچانے والا بنادیجئے جہاں کہیں بھی میں جاؤں۔[1]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے ہشیم بن بشیر اس حدیث کو یونس سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور شعیب بن محمد کوفی ہشیم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالرحیم بن واقد، عدی بن فضل یونس بن عبید رحمہ اللہ، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ لوگوں کے ساتھ لطف وکرم کا معاملہ کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم آپ سردیوں کی صبح بھی کسی غلام، باندی اور بچے کو منع نہیں کرتے تھے کہ وہ ٹھنڈا پانی لائے اور آپ ﷺ کے چہرے اور آپ کے ہاتھوں کو دھلوائے، آپ ﷺ سے جب بھی کسی سوال کرنے والے نے سوال کیا تو کان لگا کر اس کی بات ضرور سنی اور آپ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے جب تک کہ وہ خود ہی پیچھے نہیں ہٹا اور جب بھی کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو آپ نے اپنا ہاتھ اس کو پکڑوادیا اور آپ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ وہی پہلے اپنا ہاتھ چھڑا دیتا۔[2]

یہ حدیث ثابت بنانی اور یونس کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں عبدالرحیم بن واقد متفرد ہیں۔

۳۰۳۳- عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت...... محمد بن عمر بن سالم اور محمد بن اسحق اہوازی محمد بن ہارون بن مجمع، عمر بن یزید، عبدالوھاب، یونس بن عبید، نافع، ابن عمرؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو نیک عمل جتنا (ذی الحجہ کے) دس دن میں پسند ہے اتنا کسی اور دن میں نہیں، آپ ﷺ سے پوچھا گیا، (باقی دنوں میں) اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہونے والا جہاد بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جہاد بھی نہیں، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے) نکلا اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہیں لایا۔[3]

یہ حدیث محمد بن ہارون بن مجمع کی احادیث میں سے غریب ہے اور محمد بن عمر بن سالم نے فرمایا: میں نے اسے محمد بن ہارون کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۴- محمد بن احمد مخلد، محمد بن یونس کدیمی، عمر بن حبیب عدوی، یونس بن عبید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے منہ کی صفائی فرماتے"[4]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اور عمر بن حبیب اس میں متفرد ہیں۔

۳۰۳۵- احمد بن ابراہیم جعفر، محمد بن یونس کدیمی، عبداللہ بن یونس بن عبید، ان کے والد یونس بن عبید، محمد بن المنکدر اور حضرت جابرؓ کے

۱۔ زاد المسیر ۵/ ۲۲۹۔

۲۔ دلائل النبوۃ للمصنف ۱/ ۵۷۔ والمطالب العالیۃ ۳۸۵۹۔

۳۔ مسند الامام احمد ۲/ ۱۶۷، ۲۲۳۔ والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/ ۴۵۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۷۲۷۔ والسنن الکبری للبیھقی ۴/ ۲۸۴۔ وفتح الباری ۲/ ۴۵۹۔ وسنن الترمذی ۷۵۷۔

۴۔ صحیح البخاری ۱/ ۷۰، ۲/ ۵۔ وصحیح مسلم، کتاب الطھارۃ باب ۱۵۔ وفتح الباری ۲/ ۳۷۵۔

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[1]

۳۰۳۶- حافظ محمد بن عمر بن سالم، محمد بن حسین بن مرداس، احمد بن حسن کوفی، اسماعیل بن علیہ، یونس بن عبید، سعید بن جبیر، رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوحمراء کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لیلۃ الاسراء، یعنی معراج کی رات میں نے دیکھا کہ باری تعالیٰ عرش پر (اپنی شان کے مطابق) متمکن ہیں (اور فرما رہے ہیں) میں نے ہمیشہ رہنے والی جنت (کے پودوں) کو لگایا، محمد (ﷺ) میری مخلوق میں سے میرے انتخاب کردہ ہیں اور میں نے علیؓ کے ذریعے ان کی تائید کی ہے۔[2]

یہ حدیث یونس عن سعید بن جبیر کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اس کو صرف اسی ایک طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۰۳۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بدر، عنبسہ بن عبدالواحد، ایوب سختیانی اور حضرت ابوقلابہؒ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے آنحضرت کا ارشاد گرامی ہے دو عمل ایسے ہیں کہ ان سے افضل عمل نہیں، مقبول حج اور عمرہ۔[3]

یہ حدیث بھی یونس کی احادیث میں سے غریب ہے اس کے علاوہ یہ ابوقلابہ کے مراسیل سے ہے۔

۳۰۳۸- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن موسیٰ بن عراد، ولید بن ابی بکر، عنبسہ بن عبدالواحد، یونس بن عبید، ایوب سختیانی اور ابوقلابہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ارشاد فرمایا: کسی کے نماز روزے کی طرف نہ دیکھو، بلکہ اس کی سچائی کی طرف جب وہ بات کرے اس کی امانت داری کی طرف دیکھو جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے اور اس کی پرہیزگاری کی طرف دیکھو جب وہ گناہ کے قریب ہو جائے۔

(۲۰۳) سلیمان بن طرخان ابوالمعتمر[4]

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک ہستی سلیمان بن طرخان ابوالمعتمر کی ہے آپ عبادت میں مشقت اٹھانے والے، شب بیدار، دینی عقائد و افکار میں پختہ اور ان پر ثابت قدم رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۰۳۹- ابوحامد احمد بن محمد بن عبداللہ الصائغ، محمد بن سراج، جوہری اور ولید بن صالح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن سلمہ فرماتے ہیں:
ہم جب کسی بھی ایسی گھڑی میں کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس آئے تو ہم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول پایا، اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم انہیں نماز میں مشغول پاتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو ہم انہیں وضو کرتا

[1] صحیح البخاری ۲/۷۷، ۳/۲۹، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲. وفتح الباری ۴/۹۹. ۱۰۰، ۱۱/۴۶۵، ۱۴/۳۰۹.

[2] تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰. (التهذیب) ومجمع الزوائد ۸/۱۲۱. والعلل المتناهیة ۱/۲۳۴. وکنز العمال ۳۳۰۴۰.

[3] مسند الامام أحمد ۴/۱۱۴. والترغیب والترهیب ۳/۱۶۵.

[4] طبقات ابن سعد ۷/۲۵۲. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۱۸۲۸. والجرح ۴/ت ۵۳۹. والجمع لابن القیسرانی ۱/۱۷۸. والانساب للسمعانی ۳/۱۱۸. وسیر النبلاء ۶/۱۹۵. وتذکرة الحفاظ ۱/۱۵۰. والکاشف ۱/ت ۲۱۲۴. والعبر ۱/۱۹۴، ۲۳۹، ۳۶۷، ۳۷۰. وتاریخ الاسلام ۶/۷۲. ومیزان الاعتدال ۲/ت ۳۴۸۱. وتهذیب التهذیب ۴/۲۰۱. والخلاصة ۱/ت ۲۷۰۸. وتهذیب الکمال ۲۵۳۱ (۱۲/۵)

ہوا، یا کسی بیمار کی عیادت کرتا ہوا یا کسی جنازے کے ساتھ چلتا ہوا یا مسجد میں بیٹھا ہوا پاتے، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کا یہ حال دیکھ کر ہم گمان کرنے لگے، کہ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صلاحیت ہی نہیں ہے

۳۰۴۰-محمد بن اسحٰق، سلیمان بن توبہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہیکہ علی ابن المدینی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

ہم نے یحییٰ بن سعید قطان کے پاس سلیمان تیمی کا تذکرہ کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا، ہم ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے آدمی کے پاس نہیں بیٹھے۔

۳۰۴۱-احمد بن محمد بن عبدالوھاب، ابوالعباس الثقفی، احمد بن ولید، محمد بن بشیر الدعا، یحییٰ بن یمان کی سند سے مروی ہے حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں خشبیہ (اہل تشیع کا ایک فرقہ مجھے خراب کرنے کے قریب ہوگیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے چار اشخاص کے طفیل ان سے بچایا ایوب، یونس، ابن عون اور سلیمان تیمی رحمہم اللہ، ان میں سے کوئی شخص خدا کا عاصی نہیں تھا۔

۳۰۴۲-چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کرنا...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن عبدالاعلیٰ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان التیمی نے مجھ سے کہا اگر تم میرے گھر کے افراد میں سے نہ ہوتے تو میں تم سے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نہ نقل کرتا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

میرے والد نے چالیس سال اس طرح بسر کیے کہ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے البتہ آپ بعض اوقات بغیر نیند کے نیا وضو کر لیتے تھے۔

۳۰۴۳-عبداللہ بن محمد، ابوالولید بن ابان، ابو حاتم، یحییٰ بن مغیرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر کا خیال ہے کہ

سلیمان تیمی ہر گزرنے والی گھڑی میں کوئی چیز صدقہ ضرور کرتے اور اگر ان کے پاس کچھ نہ ہوتو دو رکعتیں نفل نماز پڑھتے پھر جریر نے یہ آیت تلاوت کی ''یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا'' (المومنون: ۵۱)

۳۰۴۴- عبداللہ، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم بن کثیر، محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

سلیمان تیمی نے اپنی اکثر عمر عشاء اور صبح کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھی اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا آپ نماز میں مشغول رہتے اور آپ عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہا کرتے تھے اور ہمیشہ روزے سے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگ عید کے دن مقام جبان سے واپس آرہے تھے کہ بارش لگ گئی۔ چنانچہ لوگ بارش سے بچنے کے لئے مسجد میں داخل ہوئے اور گفتگو میں مشغول ہوگئے اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی منہ ڈھانپا ہوا نماز میں مشغول ہے۔ جب لوگوں نے غور سے دیکھا تو وہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ تھے۔

۳۰۴۵-عبداللہ، احمد، عباس بن ولید بن نصر، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں آپ فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کیا کرتے تھے اور آپ نیند سے وضو ٹوٹنے کے مسئلے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے قول پر عمل کیا کرتے تھے کہ جب نیند دل پر غالب ہوجائے تو وضو واجب ہوجاتا ہے اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سلیمان تیمی کے اس صبر پر تعجب کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۶-محمد بن ابراہیم بن عاصم، محمد بن تمام حمصی، میتب بن واضح، عبداللہ بن مبارک یا کسی اور کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امامت کی اور آپ عشاء اور فجر کی نماز ایک ہی وضو سے ادا کیا کرتے تھے۔

۳۰۴۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبدالملک بن قریب اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا آؤ مل کر رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیں اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری

کفایت کرلوں، رات کے پہلے حصے میں اور اگر چاہو تو رات کے آخری حصے میں تمہاری کفایت کرلوں۔

۳۰۴۸- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، خلف بن ہشام، ابوعلی بصری، سلیمان تیمی کے موذن معمر کے حوالے سے منقول ہے

سلیمان تیمی نے میرے پہلو میں عشاء کی نماز کے بعد نماز پڑھنی شروع کی اور میں نے انہیں :تَبَارَکَ الَّذِی بِیَدِهِ الْمُلْکُ. پڑھتے ہوئے سنا اور جب آپ اس آیت پر پہنچے :فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (الملک:۲۷) تو اسے بار بار دہرانے لگے یہاں تک کہ مسجد میں سے اکثر آدمی چلے گئے اور بہت کم باقی رہ گئے اور میں بھی انھیں چھوڑ کر چلا گیا اور جب میں فجر کی اذان کے لئے دوبارہ مسجد گیا تو میں نے دیکھا آپ اسی جگہ کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں نے قریب جا کر آپ کی آواز سنی تو آپ اسی آیت کو دہرا رہے تھے اور ابھی تک اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔

۳۰۴۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن مخلد ابوعبدالرحمٰن، علی بن محمد منجورانی کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے چالیس سال تک اپنے بستر کو لپیٹے رکھا اور بیس سال تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا، حالانکہ آپ کی دو بیویاں بھی تھیں۔

۳۰۵۰- ابوبکر بن عاصم، حسن بن علی حلوانی، محمد بن ابراہیم بن عرعرہ، یحییٰ بن سعید، کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

سفیان ثوری بصری علماء میں سے کسی کو سلیمان تیمی پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔

۳۰۵۱- ابومسلم عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے علم وعمل کے چار پیکروں کا جیسا اجتماع بصرے میں دیکھا ایسا کہیں اور نہیں تھا اور وہ چار ہستیاں ایوب، یونس، سلیمان تیمی اور عبداللہ بن عون ہیں۔

۳۰۵۲- سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ الضبی، نصر بن علی، اصمعی، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

معتمر نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا ارشاد نقل کیا ہے نیکی دل میں نورانیت اور عمل میں قوت کا باعث ہے اور برائی دل کی ظلمت اور تاریکی اور عمل میں کمزوری کا باعث ہے۔

۳۰۵۳ احمد بن محمد بن یزید، ابوالعباس سراج، ابوبکر الوراق، مردویہ اور فضیل بن عیاض سے روایت ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی تعریف کرتے ہوئے کسی نے کہا، آپ تو آپ ہیں آپ جیسا کون ہوسکتا ہے، آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا ایسا نہ کہو: مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کیا ظاہر کریں گے کیونکہ میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد سن رکھا ہے۔

''وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوا يَحْتَسِبُوْنَ '' (الزمر:۴۷)

اور اللہ تعالیٰ ان کے ایسے ایسے اعمال کو ظاہر کریں گے جن کو وہ شمار ہی نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۰۵۴- ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحٰق سراج، حاتم بن لیث جوہری، اسود بن سالم اور معتمر بن سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ نے بیان کیا:

ہمارا وہ گھر جس میں میرے والد رہا کرتے تھے گر گیا تو میرے والد صاحب نے ایک خیمہ لگا دیا اور آپ نے اپنی بقیہ زندگی اسی میں گزاری، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا اور اس دوران جب آپ سے کہا جاتا اگر آپ اس مکان کو دوبارہ تعمیر کرلیں تو آپ کافی راحت میں آجائیں گے، تو آپ ارشاد فرماتے، معاملہ اس سے بھی جلدی کا ہے اور کل ہی میں نے اس فانی دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔

۳۰۵۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد الدورقی، عباس بن الولید اور یحیٰ بن سعید قطان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے تیس سال یا اس کا قریبی عرصہ ٹاٹ کے خیمے میں زندگی بسر کرتے ہوئے گزارا۔

۳۰۵۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد، معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب نوعمر لڑکے تھے تو میں اس وقت ان کو عبادت میں مشغول دیکھتا تھا اور لوگ یہ خیال کیا کرتے تھے: کہ انہوں نے عبادت کا ذوق ابوعثمان بصری رحمہ اللہ سے حاصل کیا ہے۔

۳۰۵۷-محمد بن معمر قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، زائدہ، سلیمان تیمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوعثمان نھدی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: سردیوں کا موسم بندہ مؤمن کے لئے غنیمت ہے۔

۳۰۵۸-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، حاتم بن لیث، غسان بن مفضل اور ابراہیم بن اسماعیل کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ اور ایک شخص کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہوگیا، اس شخص نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو زدوکوب کیا اور آپ کا پیٹ دبایا۔ راوی کہتے ہیں اس شخص کا ہاتھ شل ہوگیا۔

۳۰۵۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، سوار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر فرماتے ہیں:

جب میرے والد کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھ سے کہا اے معتمر! مجھ سے رخصت والی احادیث بیان کرو۔ شاید میں اللہ سے اچھا گمان رکھنے کی حالت میں ملاقات کروں۔

۳۰۶۰-ابوحامد، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر فرماتے ہیں:

میرا ایک دوست جو میرے ساتھ علم حدیث حاصل کیا کرتا تھا انتقال کرگیا میں اس کے انتقال پر بہت غمگین ہوا۔ جب میرے والد نے میری یہ حالت دیکھی تو مجھ سے پوچھا کیا تمہارا دوست سنت پر کاربند تھا۔ میں نے کہا جی ہاں، یہ سن کر والد صاحب نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں غم زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

۳۰۶۱-ابونعیم عبداللہ اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن علی، اسماعیل جورشی، احمد بن ولید ربیع بن یحیٰ مرادی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا:

میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے سچا آدمی نہیں دیکھا اور آپ جب کوئی حدیث مرفوع بیان کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوجاتا۔

۳۰۶۲-سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ بصری، نصر بن علی، اصمعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا:

آدمی جب گناہ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

۳۰۶۳-سلیمان بن احمد، خلف بن عبیداللہ سے سابقہ سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

نبیذ پینے میں کوئی اتنا بڑا فائدہ نہیں ہے کہ جس کی بناء پر آدمی اپنے دین کو خطرے میں ڈال دے۔

۳۰۶۴-احمد بن بندار، محمد بن عباس، عمر بن علی، مفضل بن غسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن معاذ فرماتے ہیں میں نے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں حج کروں اور نبیذ کی سبیل سے نبیذ پیوں۔

۳۰۶۵-سلیمان، خلف، نصر، اصمعی اور معتمر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ان کے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میرے سامنے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے جب بھی کسی کا تذکرہ کیا گیا میں اس کے ورے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میرا کلام سننے والا مجھے ان کے درمیان گمان کرنے لگا۔

۳۰۶۶-احمد بن اسحق فقیہ، احمد بن بندار حبال، اسحق بن ابراہیم شاذان اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معتمر نے فرمایا:

میرے والد پر قرض ہو گیا تھا: چنانچہ آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ آپ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے قرض کی ادائیگی کا سامان کریں تو آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما دیں گے تو میرے قرض کی ادائیگی کا سامان بھی کر دیں گے۔

۳۰۶۷-سلیمان احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابوالنعمان، ابن المبارک کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رقبہ بن مصقلہ نے فرمایا:

میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خواب میں زیارت کی آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

میری عزت اور بڑائی کی قسم میں ضرور سلیمان کو عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔

۳۰۶۸-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، یوسف بن موسیٰ اور جریر کے حوالے سے منقول ہے کہ رقبہ بن مصقلہ رحمہ اللہ نے بیان کیا:

میں نے اللہ رب العزہ کی خواب میں زیارت کی، تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

"میری عزت کی قسم میں ضرور سلیمان (یعنی سلیمان تیمی) کو جنت میں عمدہ ٹھکانہ عطا کروں گا۔

۳۰۶۹-احمد بن محمد بن عبد الوھاب، محمد بن اسحق ثقفی، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل اور خالد بن حارث کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اگر تم پورا سال رخصتوں پر عمل کرتے رہو گے تو ہر قسم کی برائیاں تمہارے اندر جمع ہو جائیں گی۔

۳۰۷۰-سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد، سعید الکریزی اور سعید بن عامر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے اور آپ بیماری کے دوران بہت زیادہ رونے لگے، آپ سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ موت سے ڈر رہے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں موت سے نہیں ڈر رہا ہوں بلکہ میں فرقہ قدریہ کے ایک آدمی کے پاس سے گزرا اور میں نے اسے سلام کیا اب میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ میرے اس عمل کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ نہ فرمائیں۔

۳۰۷۱-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد اور سعید بن عیسیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے معدی بن سلیمان نے ارشاد فرمایا:

میں سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ کے پاس حماد بن زید، یزید بن زریع، بشر بن مفضل اور بصرہ کے دوسرے علماء موجود تھے چنانچہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ جب بھی کسی سے حدیث بیان کرتے تو اس سے قبل اس کا امتحان لیتے تھے، چنانچہ آپ سوال کرتے زنا زانی کی تقدیر میں لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تو آپ اسے قسم دیتے کہ کیا یہی تمہارا دین اور عقیدہ ہے؟ اگر وہ اس بات پر قسم کھاتا کہ یہی میرا دین اور عقیدہ ہے تو آپ اس سے پانچ حدیثیں بیان کرتے اور اگر وہ قسم نہ کھاتا تو آپ اس سے حدیث بیان نہیں کرتے۔

۳۰۷۲-عبد اللہ، محمد بن اسحق مسوحی، عبد الرحمٰن بن عمر اور معاذ بن معاذ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ:

جب ہم سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے پاس جاتے تو آپ ہم میں سے کسی کو بھی پانچ سے زیادہ حدیثیں نہیں سناتے، ایک مرتبہ کا قصہ ہے کہ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے آپ سے بحث کرنی شروع کر دی، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا تعلق فرقہ جہمیہ سے ہے؟ تو اس آدمی نے جواب دیا، آپ کیا ہی ذہین آدمی ہیں، آپ نے مجھے کیسے پہچان لیا کہ

میرا تعلق اس فرقے سے ہے۔

۳۰۷۳-سلیمان بن احمد، خلف بن عبید اللہ، نضر بن علی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھے دیکھو کہ میری رائے نبیذ کی حرمت کے مسئلے میں اور تقدیر کے ثبوت کے مسئلے میں تبدیل ہو جائے تو جان لو کہ مجھے کو عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔

۳۰۷۴-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو باہلی، اصمعی اور ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو باہلی، اصمعی اور معتمر بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ

سلیمان تیمی رحمہ نے ارشاد فرمایا: میں شمشیر زن آدمی کے پیچھے نماز پڑھوں گا، لیکن فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا، کیونکہ شمشیر زن لوگ مخلص ہوتے ہیں اور مسلمان پر ان کا تلوار اٹھانا اخلاص کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

۳۰۷۵-ابو مسعود عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو حاتم سجستانی، اصمعی اور معتمر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میرے والد سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دیں تو قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ خود بخود پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی مسندات

سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسند احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے آپ نے ابو عثمان النہدی، ابو مجلز، ابو نضرہ، حسن بصری ابن سیرین، ابو العالیہ، ابو قلابہ، ابو العلاء بن شخیر اور بعض دوسرے تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۰۷۶-مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ محمد بن احمد، حارث بن اسامہ، یزید بن ہارون، فاروق خطابی اور حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان سے اس حدیث کو علماء اور ائمہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ان میں شعبہ، زہیر، عبثر، قاسم بن معن، منصور بن ابو الاسود، عیسیٰ بن یونس، جریر، ہشیم، یحییٰ بن سعید قطان، ابن علیہ، معتمر، ابو خالد احمر اور بعض دوسرے علماء بھی شامل ہیں۔

۳۰۷۷-ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، محمد بن احمد بن حسن، ابو مسلم کشی، معاذ بن عون، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور حضرت معاذؓ دروازے پر تھے (تو آپ ﷺ نے (حضرت معاذؓ سے خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواباً عرض کیا اے رسول اللہ (ﷺ) میں حاضر ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص کا اس حالت میں انتقال ہوا ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا، حضرت معاذؓ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو (

[1] صحیح البخاری ۱/۳۸، ۲/۱۰۲، ۴/۲۰۷، ۸/۵۴، وصحیح مسلم، المقدمۃ ۳، ۴، وفتح الباری ۱/۵۷۸۔

اس بات کی) خبر نہ دوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں چھوڑ دو اور نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے دو مجھے ڈر ہے کہ وہ (اس بشارت کو سننے کے بعد اسی پر) بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔[۱]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے حضرت انسؓ سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ کے علاوہ ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن میں قتادہ بھی شامل ہیں۔

۳۰۷۸- حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابو مسلم، ابو زید نحوی اور سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، آپ نے ایک کو "یرحمک اللہ" کہا اور دوسرے کو نہیں کہا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ آپ نے ایک کو تو "یرحمک اللہ" کہا اور دوسرے کو نہیں کہا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس نے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اس لئے میں نے اسے "یرحمک اللہ" کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی اس لئے میں نے اسے "یرحمک اللہ" نہیں کہا۔[۲]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور اسے سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے بہت سے ائمہ اور علماء نے روایت کیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں، سفیان ثوری، شعبہ بن حجاج، مالک بن مغول، معمر، سفیان، بن عیینہ، زہیر، قاسم بن معن، ابوشہاب، جریر، ثابت بن یزید، معاذ بن معاذ، یحیٰ بن سعید قطان، معتمر، ابن علیہ، ابن ابی عدی، یزید بن ھارون، عبداللہ بن مبارک، قاضی ابو یوسف، ابیض بن اغر، داود بن الزبرقان وغیرہ۔

۳۰۷۹- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، ابوعمر والزمیلی، ابوالنضر محمد بن کثیر بصری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ سلیمان تیمی رحمہ اللہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں: تم لوگ سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[۳]

یہ حدیث سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی حدیث میں سے غریب ہے اور ابوالنضر محمد بن کثیر بصری اس حدیث کو آپ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۰- ابو اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن محمد بن نصر ضبعی، مطر بن محمد ضحاک، عبدالمومن بن سالم، سلیمان تیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

میں فجر کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں یہ مجھے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔[۴]

یہ حدیث بھی سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور عبدالمومن بن سالم ان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۱ سلیمان بن احمد، حسن بن سہل عسکری، محمد بن سنان قزاز، معاذ بن عون اللہ، سلیمان تیمی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱. وفتح الباری ۱/۲۲۸. ۱۱/۲۶۳.

۲۔ الأدب المفرد ۹۳۱. ومجمع الزوائد ۲/۱۲۵. ۸/۵۸.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۳۸. ۷۸. وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۴۵. وفتح الباری ۴/۱۳۹.

۴۔ سنن أبی داؤد ۳۶۶۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۰۵. وتاریخ أصبهان ۱/۲۰۰. والمطالب العالیة ۳۳۹۱.

تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور سکھائے[1]

سلیمان تیمی کی احادیث میں سے غریب ہے اور معاذ اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۰۸۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ بن خلیفہ، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، یوسف بن یعقوب سلفی، سلیمان تیمی ابوعثمان نھدی اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا[2]

یہ حدیث صحیح ہے اور سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے کئی ائمہ حدیث اور علماء نے اسے روایت کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، شعبۃ، معمر، زھیر، قاسم بن معن وغیرہ ہیں۔

۳۰۸۳- علی بن احمد بن علی مصیصی، محمد بن ابراہیم ابن بطال، عبدالرحمٰن بن محمد عاقب، سالم، عبدالرحمٰن بن عبید، سلیمان تیمی، ابوعثمان نھدی اور حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب آخری زمانے میں بھیڑیوں جیسے قاری ہوگئے اور جو شخص وہ زمانہ پائے تو اسے چاہیے کہ ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔[3]

۳۰۸۴- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن، واسطی، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی اور ابومجلز کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت نازلہ پڑھی اور آپ ﷺ نے رعل، زکوان اور عصیہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی کے خلاف بدعا کی۔

سلیمان تیمی رحمہ اللہ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور آپ سے سفیان ثوری، زائدہ اور دوسرے ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا

۳۰۸۵- حبیب بن حسن، فاروق خطابی، حسن عمر واسطی، ابومسلم کشی، انصاری، سلیمان تیمی، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے مٹکے میں نبیذ بنانے، خشک کھجور اور آدھ پکی کھجور کو ملا کر ان کا مشروب بنانے اور کھجور اور کشمش کو ملا کر ان کا مشروب بنانے سے منع فرمایا ہے۔[4]

سلیمان کی مشہور احادیث میں سے ہے اور اس کی یہ سند سب سے زیادہ عالی ہے۔

۳۰۸۶- محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، سلیمان تیمی، حسن بصری اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ آپ ﷺ

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۲۱۳. ومسند الامام احمد ۱/۱۵۳. وسنن الدارمی ۲/۴۳۷. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۲۶. والکبیر له ۸/۳۰۳. وأمالی الشجری ۱/۸۲.

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۱. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۲۶. وفتح الباری ۹/۱۳۷.

۳۔ کنز العمال ۲۸۹۸۹.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۳۴۰۷، ۳۴۰۸.

سے پوچھا گیا، یارسول اللہ ﷺ قاتل کا معاملہ تو واضح ہے، لیکن مقتول کا کیا گناہ ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔[۱]

(اس حدیث کو سلیمان نے اسی طرح حسن بصری رحمہ اللہ سے ابو موسیٰ اشعریؓ کے واسطے سے مرسلاً نقل کیا ہے اور صحیح روایت حضرت احنف بن قیسؓ کے واسطے سے حضرت ابو بکرؓ سے ہے۔

۳۰۸۷-ابو احمد حسین بن علی تمیمی، محمد بن اسحق بن خزیمہ، حسان بن عباد بصری ان کے والد عباد، سلیمان تیمی، ابومجلز، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباس کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں شرک سب سے چھوٹی چیونٹی کے صفا پہاڑ پر رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوگا اور بندہ (مؤمن) اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کو (جان بوجھ کر) چھوڑنا ہے۔[۲]

یہ حدیث سلیمان عن ابی مجلز کے طریق سے غریب ہے اور اسے اسی طریق سے روایت کیا گیا ہے۔

۳۰۸۸-ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن شاذان مطوعی، جعفر بن محمد، خالد بن یزید، معتمر بن سلیمان، سلیمان تیمی، عبداللہ بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا:

اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں فرمائے گا۔

اور آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

میری امت اور اللہ تعالیٰ کی نصرت جماعت کے ساتھ ہوگی اور مسلمانوں کی تعداد والی جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی جماعت سے) علیحدہ رہتا ہے اسے جہنم میں علیحدہ کیا جائے گا۔[۳]

یہ حدیث سلیمان عن عبداللہ بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

(۲۰۴) عبداللہ بن عون رحمہ اللہ[۴]

اور ان عظیم انسانوں میں سے جن پر انسانیت فخر کرتی ہے زبان کی حفاظت کرنے والے، اعمال صالحہ کی پابندی کرنے والے، قلب سلیم رکھنے والے اور سیدھی راہ پر گامزن عبداللہ بن عونؒ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ تلاوت کلام پاک کی کثرت، مسلمانوں کی جماعت

---

[۱] صحیح البخاری ۹/۶۴. وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۴. وفتح الباری ۱۳/۳۱، ۳۲.

[۲] مجمع الزوائد ۱۰/۲۲۳. والمطالب العالیة ۳۱۹۹. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۱۸۱. واتحاف السادة المتقین ۴۷۰/۴. ۳۰۴/۷. ۳۱/۸. وتخریج الاحیاء ۱/۱۲۲. وانظر کذالک: المستدرک ۲/۱۹۱. والترغیب والترهیب ۲۸/۴. وتفسیر ابن کثیر ۴/۳۴۴. ۶۸/۸.

[۳] المستدرک ۱/۱۱۵. والدر المنثور ۲/۲۲۲. وکنز العمال ۱۰۳۰.

[۴] طبقات ابن سعد ۷/۲۶۱. وطبقات خلیفة ۲۱۹. والتاریخ الکبیر ۵/ت۵۱۲. والصغیر ۲/۱۱۱. والجرح ۵/۶۰۵. والجمع ۱/۲۵۶. وسیر النبلاء ۶/۳۶۴. والکاشف ۲/۲۹۲۸. وتاریخ الاسلام ۶/۲۱۱. وتذکرة الحفاظ ۱/۱۵۶. وتهذیب التهذیب ۵/۳۴۶. والتقریب ۱/۴۳۹. والخلاصة ۲/ت۳۷۱۴. وشذرات الذهب ۱/۲۳۰. وتهذیب الکمال ۳۴۲۹. (۱۵/۳۹۴).

کے ساتھ وابستگی اور مسلمانوں کی آبرو پر دست درازی کرنے سے دور بھاگنا آپ کی خصوصی صفات تھیں۔

۳۰۸۹-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابونصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری نے حسین بن محمد، محمد بن عبدالوھاب اور ابراہیم بن رستم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ہمیں بیان کیا کہ خارجہ ابن مصعب کا قول ہے:

میں نے عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کے ساتھ چوبیس سال تک زندگی بسر کی اور میں نہیں جانتا کہ فرشتوں نے ان کا کوئی گناہ لکھا ہو۔اس روایت کو سلمہ ابن شبیب عن ابراہیم عن خارجہ کی سند سے روایت کیا گیا تو اس میں چوبیس کے بجائے چودہ سال کا عرصہ مذکور ہے۔

۳۰۹۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم اور ابوعبید قاسم بن سلام کی اسناد سے روایت ہے یحیٰی بن سعید قطان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

عبداللہ بن عون رحمہ اللہ اس وجہ سے لوگوں کے سردار نہیں بنے کہ سب سے زیادہ تارک دنیا تھے بلکہ آپ اپنی زبان کی حفاظت کی بدولت لوگوں کے سردار بنے۔

۳۰۹۱-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسین بن مکرم، علی بن نصر اور بشر بن عبدالملک کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ سلام بن ابی مطیع کا قول ہے ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنی زبان کی حفاظت فرماتے تھے۔

۳۰۹۲-ابن عون کی طرح زبان پر کنٹرول کی تمنا.....عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم اور معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے یونس بن عبید رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے کئی ایک نے روایت کی ہے۔

یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک آدمی کو بیس سال سے زائد عرصے سے جانتا ہوں وہ ہر روز یہ تمنا کرتا ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی ایک دن ابن عون رحمہ اللہ کی طرح زبان کی حفاظت سے گزرے لیکن وہ اس پورے عرصے میں اس پر قادر نہیں ہوسکا اس کی یہ تمنا اس طرح نہیں تھی کہ وہ خاموش رہے اور بالکل بات ہی نہ کرے بلکہ اس کی یہ تمنا تھی کہ وہ باتیں کرے لیکن اس کے باوجود وہ ابن عون کی طرح زبان کی آفات سے محفوظ رہے۔

۳۰۹۳-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر اور ابوموسیٰ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یونس ابن عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں کوئی ایسا آدمی نہیں جانتا کہ جس نے ابن عون رحمہ اللہ کے ایک دن کے ضبط نفس کی طرح پورے چالیس سالوں میں ضبط نفس کیا ہو۔

۳۰۹۴-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن یزید، یحیٰی بن معمر بن سہیل بصری اور اصمعی کی سند سے روایت ہے کہ سلام بن ابومطیع نے ارشاد فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ تمام لوگوں سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

۳۰۹۵-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن بندار محمد بن مسعود اور عبدالرزاق کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے ارشاد فرمایا:

میں نے ابن عون رحمہ اللہ جیسا نمازی نہیں دیکھا۔ آپ سے کہا گیا سلیمان تیمی اور فلاں آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے ابن عون رحمہ اللہ ہی کافی ہیں۔

۳۰۹۶-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی اور محمد بن عبداللہ المنادی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

روح بن عبادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی عبادت گزار نہیں دیکھا۔

۳۰۹۷-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن حماد، حفص الربالی اور معاذ بن معاذ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ:

ہشام بن حسان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے ایسے شخص نے حدیث بیان کی کہ میری آنکھوں نے اس جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا، معاذ بن معاذ کہتے ہیں کہ آج حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ میں سے کسی کی فضیلت دوسرے پر ظاہر ہوگی لیکن ہشام نے اپنے ہاتھ سے ابن عون کی طرف اشارہ کیا جبکہ آپ تشریف فرما تھے۔

ربالی کہتے ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ خلیل بن شیبان سے کیا تو انہوں نے کہا میں نے عمر بن حبیب سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عثمان البتی کو فرماتے ہوئے سنا:

میری آنکھوں نے ابن عون جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

۳۰۹۸-ابوبکر بن خلاد اور محمد بن یونس کدیمی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبداللہ بن داؤد خریبی کا بیان ہے میرے بصرہ میں داخلے کا سبب ابن عون رحمہ اللہ سے ملاقات تھی، چنانچہ جب میں بنی دارا کی بلند عمارت کی طرف چلا (مائل ہوا) تو میری ملاقات ابن عون سے ہوئی، اس نے مجھے داخل کیا اس حالت میں کہ میں اسے نہیں جانتا تھا

۳۱۹۹-محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حیدرہ، معمر بن ابراہیم بن الربیع اور منہال ابن بحر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کی سواری کی رکاب پکڑنے پر قادر ہوتا تو میں یقیناً ایسا ضرور کرتا۔

۳۱۰۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم اور ابوداؤد کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ شعبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے ایوب، یونس اور ابن عون جیسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔

۳۱۰۱-ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، ابوحفص اور ازھر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ کا غلام آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا'' بارک اللہ فیک ''(اللہ تمہیں برکت دے) تو وہ کہنے لگا میں نے اونٹنی کی آنکھ پھوڑ دی ہے اور آپ برکت کی دعا دے رہے ہیں۔ یہ سن کر ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا تم اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہو۔

۳۱۰۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، جوہری اور بکار بن محمد اور ابن قعنب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ کو غصہ نہیں آتا تھا اور جب آپ کو کوئی غصہ دلاتا تو آپ ارشاد فرماتے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

۳۱۰۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ اور محمد بن عمر بن حرب کے حوالے سے منقول ہے کہ ان کے بعض ساتھیوں نے ابن عون رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ ان کی والدہ نے انہیں بلایا تو جواب دینے میں آپ کی آواز کچھ بلند ہوگئی، اس بے ادبی کی تلافی کے طور پر آپ نے دو غلام آزاد کئے۔

۳۱۰۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر اور بکار بن محمد کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ بکار بن محمد نے بیان کیا:

میں ابن عون رحمہ اللہ کی صحبت میں ایک لمبے عرصے تک رہا، یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا اور آپ نے میرے بارے میں میرے والد کو وصیت کی، لیکن میں نے اس طویل عرصے میں آپ کو کبھی بھی نہ جھوٹی اور نہ ہی سچی قسم کھاتے ہوئے سنا، یہاں تک کہ موت نے ہمارے درمیان جدائی کر دی۔

۳۱۰۵-ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ، خالد بن خداش اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ محمد بن فضالہ فرماتے ہیں:

میں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن عون کی زیارت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں یا فرمایا اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۱۰۶-محمد بن احمد جرجانی، بکر بن احمد بن سعدویہ، محمد بن یحییٰ ازدی اور مسلم بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ قرہ بن خالد کا بیان ہے:

ہم ابن سیرین رحمہ اللہ کی پرہیزگاری پر تعجب کیا کرتے تھے لیکن ابن عون رحمہ اللہ نے ہمیں ان کا تذکرہ بھلوا دیا۔

۳۱۰۷-محمد بن احمد بن ابراہیم محمد بن ایوب اور بکار بن عبداللہ السیرینی سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔

۳۱۰۸-محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، ابوالربیع الزھرانی اور محمد بن عباد مہلبی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عباد نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں ابن عون کے پاس حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، پھر میں اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا جب میں اپنے گھر کے قریب آیا تو میں دیکھا کہ ایک آدمی ہمارے گھر کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو وہ ابن عون تھے۔ میں نے ان سے عرض کی گھر کے اندر تشریف لے آیئے اور میں نے دل میں سوچا کہ آپ یقیناً کسی بہت ضروری کام کی وجہ سے تشریف لائے ہوں گے کیونکہ میں ابھی ابھی تو آپ کے پاس سے رخصت ہو کر آیا ہوں۔ میں نے ان سے کہا، اے ابن عون کیا بات ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے آپ کو سلام کرنے کے لئے آنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن آپ آگئے تو میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں اپنے نفس کو کسی بات کی نیت کرنے اور اس کو پورا نہ کرنے کا عادی بناؤں۔

۳۱۰۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ غلابی اور نضر بن کثیر، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نضر بن کثیر نے فرمایا:

میں نے خواب میں ایک آدمی کو مسجد کی دو دیواروں کے درمیان کھڑا ہوا دیکھا اور وہ پکار کر کہہ رہا تھا، یہ ابن عون رحمہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔

۳۱۱۰-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم اور ابوعبید قاسم بن سلام، کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابن مہدی رحمہ اللہ نے فرمایا:

عراق میں کوئی بھی ابن عون رحمہ اللہ سے زیادہ سنت کا علم رکھنے والا نہیں۔

۳۱۱۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، مثنی ابوبکر بن اضرم کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: ابن عون رحمہ اللہ کس عمل کی بناء پر اتنے بلند مرتبے تک پہنچے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، استقامت کے ذریعے انہوں نے یہ بلند مقام حاصل کیا۔

۳۱۱۲-ابراہیم بن عبداللہ، ابوالعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی اور اصمعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معاذ بن مکرم نے فرمایا:

ابن عون رحمہ اللہ نے مجھے عمرو بن عبید کے ساتھ بازار میں دیکھا تو مجھ سے منہ موڑ لیا۔ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے صرف اتنا ارشاد فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا۔

۳۱۱۳-ابراہیم بن عبداللہ، ابوالعباس سراج، ابن ابی رزمہ اور نضر بن شمیل کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابن عون رحمہ اللہ ایک قریشی آدمی کے پاس سے گزرے جو عمرو بن عبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے صرف اسے سلام کیا اور اتنا کہا تم یہاں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو۔

۳۱۱۴-ابن عون کا فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والوں سے حدیث سننے سے اعراض کرنا...... حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی اور محمد بن عبداللہ انصاری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے:

ابن عون رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: کچھ لوگ ہیں جو فرقہ قدریہ سے تعلق رکھتے ہیں کیا میں ان سے احادیث سنوں؟ تو ابن عون رحمہ اللہ نے جواب دیا، باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''واذا رأیت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنهم
حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ...'' سے ''الظالمین'' تک (الانعام:۶۸)

ترجمہ: اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے جھگڑتے ہیں تو ان سے کنارہ کریہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے تو یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو انصاری فرماتے ہیں، جو لوگ مسئلہ تقدیر میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں ابن عون رحمہ اللہ نے انہیں ظالم قرار دیا۔

۳۱۱۵-ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر اور احمد بن ابراہیم کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ: معاذ بن معاذ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے مسلمانوں کے بارے میں ابن عون سے زیادہ پرامید کوئی نہیں دیکھا، میری موجودگی میں آپ کے پاس حجاج کا تذکرہ کیا گیا اور کہا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا مجھے کیا ہو گیا کہ میں لوگوں میں صرف اس کے لئے استغفار نہیں کروں، حالانکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے لئے ایک گھڑی مغفرت کی دعا کروں۔ معاذ فرماتے ہیں جب آپ کے پاس کسی آدمی کے کسی عیب کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ فرماتے، اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں۔

۳۱۱۶-احمد بن محمد بن موسیٰ، علی بن حسن قافلائی، علی بن سعید اور یحییٰ بن کثیر کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے مسلمان بھائیوں کی جماعت! میں تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں۔ (۱) قرآن کریم کی دن رات تلاوت کرو۔ (۲) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو (۳) مسلمانوں کی آبروؤں پر دست درازی کرنے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

۳۱۱۷-ابو محمد بن حیان، ابو الحریش کلابی اور عمر بن ادریس مکی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو عاصم کا بیان ہے:

میں نے ابن عون رحمہ اللہ سے عرض کی اگر آپ کو آسانی ہو تو مجھے فلاں حدیث سنا دیجئے۔ آپ نے کہا یہ مت کہو اگر تمہیں آسانی ہو تو، میں نے عرض کیا کیوں، تو آپ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں کوئی حدیث سناؤں اور اسے سنانا میرے لئے آسان نہ ہو تو یہ تمہارے سوال کے خلاف ہوگا۔

ابن عون رحمہ اللہ کی مسانید...... آپ نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی اور آپ کی صحبت میں بھی رہے اور بعض حضرات محدثین نے فرمایا، آپ نے حضرت انس سے مسنداً احادیث بھی روایت کی ہیں۔ آپ نے اہل بصرہ میں سے ابن سیرین، حسن بصری اور ابو رجاء عطاردی اور اہل حجاز میں سے قاسم بن محمد، مجاہد اور نافع وغیرہ سے اکثر مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۱۸-علی بن محمد بن سعید موصلی، اسد بن عمرو واسطی، ابو یزید بن ھارون کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن عون رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں نے حضرت انس کو جبہ، عمامہ اور خز کی چادر زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔

۳۱۱۹-ابن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین اور حضرت ابو ہریرہ کے اسنادی واسطے سے مروی ہے کہ ابو القاسم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

"جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ مؤمن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عنایت فرماتے ہیں[1]

شعبہ نے ابن عون رحمہ اللہ سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے۔

۳۱۲۰- محمد بن احمد بن حسن اور ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرۃؓ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کی گئی ہے۔

اور کہا گیا ہے کہ یہ روایت احمد عن حجاج عن شعبہ کے تفردات میں سے ہے اور ابن عون سے اس حدیث کو حفص بن غیاث، اسماعیل بن ابراہیم یعنی ابن علیہ، ابن ابی عدی اور یزید بن ھارون وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۳۱۲۱- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، بکار بن محمد، ابن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرۃؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی کا ارشاد گرامی ہے۔

"سب سے افضل روزہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے[2]

ابن عون کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف بکار بن محمد نے ہی ابن عون کے واسطے سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۱۲۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس بن موسیٰ، ازہر بن سعد، ابن عون، ابن سیرین اور ابو ہریرۃؓ کے حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

"اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ غمگین کی دادرسی کو پسند فرماتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عون کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف ازہر بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوہریرۃؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۳۱۲۳- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحٰق مخرمی، یحییٰ بن زہیر قرشی، ازہر بن سعد، عبداللہ بن عون، ابن سیرین اور حضرت ابو ہریرۃؓ کے اسنادی واسطے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے، اے بنی آدم! اپنی ان آگوں کا کچھ انتظام کرو جنہیں تم لوگوں نے (گناہوں کی بدولت) اپنے نفسوں کے لئے بھڑکایا ہوا ہے اور انہیں نماز کے ذریعے بجھاؤ[3]

(یہ حدیث بھی ابن عون رحمہ اللہ کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کے رفع میں ازہر متفرد ہیں۔

۳۱۲۴- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، عبداللہ بن عون، حسن بصری، آپ کی والدہ حضرت ام سلمہؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ارشاد فرماتی ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی وہ حالت کبھی نہیں بھولوں گی، کہ جب آپ خندق کی کھدائی والے دن اینٹیں اٹھا اٹھا کر صحابہ کرامؓ کو دے رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال غبار آلود ہوگئے تھے آپ فرما رہے تھے (بھلائی اور خیر تو صرف آخرت کی ہے (اے اللہ) آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما دیجئے[4]

۱۔ صحیح ابن خزیمۃ ۱۷۳۵. والمصنف لعبد الرزاق . ۵۵۷۱، ۵۵۷۲.
۲۔ فتح الباری ۲۲۱/۴.
۳۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۱۳۰/۲. والترغیب والترہیب ۲۳۵/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۱/۳. والدر المنثور ۳۵۵/۳. وکنز العمال ۱۸۸۸۱.
۴۔ مسند الامام أحمد ۱۲۹/۲. والمطالب العالیۃ ۴۳۳۸.

یہ حدیث ابن عون، عن الحسن کے طریق سے غریب ہے۔

۳۱۲۵-محمد بن اسحٰق بن ایوب، احمد بن بندار، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون اور عبدالرحمٰن بن عبید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا:

''میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں جارہا تھا، جب میں عام رفتار سے چلتا تو آپ مجھ سے آگے بڑھ جاتے اور جب میں دوڑتا تو میں آپ سے آگے بڑھ جاتا آپ ﷺ میری حالت دیکھ کر میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا، آپ کے لئے زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے (جیسا کہ حضرت) ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کے لئے زمین کو لپیٹ دیا گیا تھا یہ حدیث غریب ہے اور صرف عبدالرحمٰن عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے مروی ہے اور عبدالرحمٰن سے روایت کرنے میں ابن عون متفرد ہیں۔

۳۱۲۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن اسامہ، خلیل بن زکریا، ابن عون، نافع اور ابن عمرؓ کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک خیر باندھ دی گئی ہے''[1]

یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت اور مشہور ہے اور کئی طرق سے مروی ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور خلیل بن زکریا اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۷-محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، عبداللہ بن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ

حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایام منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے حاجیوں کو پانی پلانے کے انتظام کی وجہ سے انہیں اس کی اجازت دیدی۔

نافع کی احادیث میں سے یہ حدیث مشہور ہے لیکن ابن عون کے طریق سے غریب ہے اور بکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۱۲۸-ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری بغدادی، ابوطیب، کرجی، قعنب بن محرز بن قعنب، سعید بن اوس انصاری، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب کھانے کا پہلا لقمہ لیتے تو آپ یہ دعا کرتے

''یا واسع المغفرۃ اغفرلی''

ترجمہ اے وسیع مغفرت والی ذات میری مغفرت فرمادیجئے۔

۳۱۲۹-سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ اسماعیل بن عمر، یوسف بن عطیہ ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ۔ مجھ پر سورۃ انعام ایک دفعہ میں نازل ہوئی اور اس کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے اور تسبیح وتحمید کی وجہ سے ایک گنگناہٹ پیدا ہوگئی تھی۔[2]

۳۱۳۰-محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ابن عون، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

حضرت عمرؓ کو جنابت لاحق ہوگئی تو وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو کرو اور سو جاؤ۔[3]

---

[1] صحیح البخاری ۴/۳۴، ۱۰۴، ۲۵۲. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۲، کتاب الامارۃ باب ۲۶.

[2] المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۸۱. ومجمع الزوائد ۷/۱۹. والأمالی الشجری ۱/۱۱۴. والدر المنثور ۳/۲.

[3] صحیح البخاری ۱/۸۱. وصحیح مسلم، کتاب الحیض ۸۶.

یہ حدیث نافع کے حوالے سے صحیح ہے اور مؤلف نے ابن عون کے واسطے سے اس حدیث کو اس سے عالی سند سے نقل نہیں کیا ہے۔

۳۱۳۱-ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بحر، عثمان بن ہشیم، ابن عون، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

نبی کریم ﷺ ہمیں اس طرح تشہد سکھایا کرتے تھے جیسا کہ آپ ہمیں قرآن کریم کی کوئی سورہ سکھایا کرتے تھے۔

اور وہ تشہد اس طرح ہے:

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ[۱]

ابراہیم سے مروی حدیثوں میں یہ صحیح مشہور حدیث ہے ابن عون کی سند سے غریب ہے۔ عثمان بن ہشیم ابن عون سے روایت کرنے میں متفرد ہیں

(۲۰۵) فرقد سبخی[۲]

اور ان آخرت کے طلبگاروں اور اس کے لئے ہمہ تن تیاریوں میں مصروف اس فانی اور بوسیدہ دنیا سے منہ موڑنے والے اور آنے والی تروتازہ زندگی کی تیاری میں چاق و چوبند ابو یعقوب فرقد سبخی ہیں۔

۳۱۳۲-تین گناہ تمام گناہوں کی بنیاد ہیں...... احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان اور فرقد سبخی رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

میں نے توراہ میں پڑھا تھا تمام گناہوں کی جڑ اور بنیاد تین گناہ ہیں اور پہلا گناہ جو اس دنیا میں صادر ہوا وہ ان کی وجہ سے ہوا اور وہ تین گناہ یہ ہیں، تکبر، حسد اور حرص اور ان تین گناہوں سے چھ گناہ مزید نکلے تو کل نو ہو گئے اور وہ چھ گناہ یہ ہیں، شکم سیری، نیند کی کثرت، راحت و آرام پسندی، مال کی محبت، جماع کی طرف حد سے زیادہ رغبت اور سرداری کی چاہت۔

۳۱۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن فورک، رجاء بن صھیب، اسماعیل بن حماد، ابن عتبہ اور محمد بن نضر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

شکم سیری آدمی کو کفر کی طرف لیجانے والی ہے۔

۳۱۳۴-محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید محمد بن حسین، زکریا بن عدی اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب ۱۶. وفتح الباری ۳۱۵/۲. وسنن الترمذی ۲۹۰. ومسند الامام أحمد ۲۹۲/۱، ۳۱۵، ۳۹۴، ۴۱۳، ۲۶۳/۵ والسنن الکبری للبیھقی ۱۴۰/۲. ۱۴۲. ۳۷۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶۱/۱۰، ۶۵، ۶۶.

[۲] طبقات ابن سعد ۲۴۳/۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۵۹۲. والجرح ۷/ت ۴۶۴. والمجروحین ۲۰۴/۲. والکنی للدولابی ۱۵۸/۲. وتاریخ الاسلام ۲۹۱/۵. والکاشف ۲/ت ۴۵۱۳. والمغنی ۲/ت ۴۸۹۹. والمیزان ۳/ت ۶۶۹۹. وتھذیب التھذیب ۲۶۲/۸. والتقریب ۱۰۸/۲. والخلاصۃ ۲/ت ۵۷۵۴. وتھذیب الکمال ۴۷۱۵.

خوب ہلاکت ہے بڑے پیٹ والے کے لئے اس کے پیٹ کی وجہ سے۔

اگر وہ اس کو سیر نہ کرے تو کمزور ہو جاتا ہے اور اگر اس کو خوب سیر کرے تو بوجھل ہو جاتا ہے۔

۳۱۳۵- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور ہشیم بن معاویہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک شیخ نے ان سے بیان کیا:

اہل کوفہ میں سے بعض عبادت گزار جمع ہوئے اور کہا،

آؤ بصرہ چلتے ہیں تا کہ اہل بصرہ کی عبادت کا مشاہدہ کریں جب وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا آؤ فرقد سنجی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے آپ ان سے حدیثیں بیان کرتے رہے۔ جب کافی دیر ہوگئی تو ان لوگوں نے کہا، اے ابو یعقوب کھانے کا کچھ انتظام کر دیجئے تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی بات اس لئے لمبی کی تھی تا کہ تمہیں بھوک لگے اور جو کچھ میرے پاس موجود ہے تم اسے تناول کرو، پھر آپ نے فرمایا یہ ٹوکری اتارو انہوں نے وہ ٹوکری اتاری اور اس میں سے سیاہ جو کی روٹی کے کچھ ٹکڑے نکالے، جب انہوں نے انہیں چکھا تو اس میں نمک نہیں تھا تو انہوں نے کہا اے ابو یعقوب اس میں نمک نہیں ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے آٹا گوندھتے وقت ایک مرتبہ نمک ڈال دیا تھا لہٰذا اب تم مجھے اس مشقت میں نہ ڈالو کہ میں تمہارے لئے دوبارہ نمک لاؤں۔

۳۱۳۶- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے فرمایا، میں نے فرقد سنجی کو فرماتے ہوئے سنا:

دنیا کو اپنی دایہ اور آخرت کو اپنی ماں کی طرح سمجھو، کیا تم نے اس بچے کی حالت پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو دایہ کے حوالے کر دیتا ہے اور جب سیراب ہو جاتا ہے اور اپنی والدہ کو پہچان لیتا ہے تو اپنے آپ کو اپنی والدہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ آخرت بھی تمہاری ماں ہے اور قریب ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔

۳۱۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم اور سیار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جعفر نے بیان کیا کہ میں نے فرقد سنجی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں نے توراۃ میں پڑھا کہ جو شخص اپنی دنیا کے بارے میں غمگین ہوا گویا کہ وہ اپنے رب سے ناراض ہوا اور جو شخص کسی مالدار کے پاس بیٹھا اور اس کے سامنے جھکا تو اس کے دین کا دو تہائی حصہ ضائع ہو گیا اور جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچی اور اس نے اس کی لوگوں کے سامنے شکایت کی تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی شکایت کی۔

۳۱۳۸- ابوبکر، عبداللہ، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سنجی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل کے بادشاہ اپنے قاریوں کو دین کی وجہ سے قتل کیا کرتے تھے اور تمہارے بادشاہ تمہیں دنیا کی وجہ سے قتل کرتے ہیں لہٰذا انہیں چھوڑ دو اور دنیا کو بھی۔

۳۱۳۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابواشعث، اصرم اور معاویہ بن سلمہ کے سلسلہ اسناد سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سنجی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جو ایسی قوم سے وعظ و نصیحت کی بات کرتا ہے جو اس کی بات سنتی ہے کیونکہ کسی قوم کو نصیحت کرنا جس کی بناء پر وہ جنت میں داخل ہو جائے اس سے بڑا صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کے اعتبار سے کوئی نہیں ہے۔

۳۱۴۰- ابونعیم، عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر ابن عبید، الحسن بن سکن، معلی بن راشد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ دیلم بن

غزوان کا بیان ہے کہ میں نے فرقد سبخی کو فرماتے ہوئے سنا جب آدمی کسی گناہ سے سات سال تک اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے تو اس سے دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں ہوتا۔

۳۱۴۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جعفر بن سلیمان نے بیان کیا، میں ایک دن فرقد سبخی رحمہ اللہ کے پاس گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں نے آج رات خواب میں دیکھا، ایک پکارنے والا پکار کر کہہ رہا ہے اے یہودیوں سے مشابہت رکھنے والو! اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔

۳۱۴۲-ابو حامد، محمد بن اسحق، ہارون بن عبداللہ اور سیار کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ

میں ایک دن فرقد سبخی کے پاس صبح کے وقت گیا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکار رہا ہے اے محلات والو! اے محلات والو! اے یہودیوں سے مشابہت اختیار کرنے والو! اگر تمہیں کچھ دیا جاتا ہے تو تم شکر ادا نہیں کرتے اور اگر تمہیں آزمایا جاتا ہے تو تم صبر نہیں کرتے تم میں کوئی نیکی نہیں۔

۳۱۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابوشہاب، حسن بن عمرو اور فضیل کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعمران آج صبح میں اٹھا تو میں اپنے ٹیکس جس کی مقدار چھ درہم ہے کے بارے میں فکر مند تھا کیونکہ مہینہ ختم ہو گیا تھا اور میرے پاس ٹیکس کی ادائیگی کے لئے رقم نہیں تھی، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں دعا کی اور اسی دوران جبکہ میں دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا اچانک میں نے چھ درہم پڑے ہوئے دیکھے میں نے انہیں اٹھا لیا اور وزن کیا تو وہ پورے چھ درہم کے برابر نکلے نہ ان سے زیادہ تھے نہ کم

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا، انہیں صدقہ کرو کیونکہ وہ تمہارے نہیں ہیں۔

۳۱۴۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمر قواریری، مصر القاری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے فرقد سبخی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

میں جب کبھی بھی نیند سے بیدار ہوا تو مجھے اس بات کا گمان ہوا کہ کہیں میرا چہرہ مسخ نہ کر دیا گیا ہو۔

۳۱۴۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ان کے والد امام احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ اور ابن شوذب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سبخی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

تم کام کرنے سے پہلے ہی فراغت کا لباس پہن لیتے ہو۔

کیا تم نے کام کرنے والے کو نہیں دیکھا، جب وہ کام کرتا ہے تو اپنے گھٹیا ترین کپڑے پہنتا ہے اور جب کام سے فارغ ہو جاتا ہے غسل کرتا ہے اور صاف ستھرے کپڑے پہنتا ہے لیکن تم لوگوں کا حال یہ ہے کہ فراغت کے کپڑے کام کرنے سے پہلے ہی پہن لیتے ہو۔

۳۱۴۶-عبداللہ بن محمد، ابو الطیب شعرانی، حسن بن حکم بن مسافر، یزید بن ابی حکم اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے فرقد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی بندے کی وفات کا وقت قریب آجاتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ دائیں طرف والے فرشتے سے کہتا ہے اس کے ساتھ کچھ نرمی کا سلوک کرو، دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے میں نرمی نہیں کروں گا کہ وہ " لا الٰہ الا اللہ " کہہ دے پس میں اسے لکھ دوں۔

۳۱۴۷-ابوبکر بن محمد بن عمر بن سلیم، احمد بن عبداللہ بن اسحٰق، حماد بن اسحٰق اور معاویہ بن یحییٰ مازنی کے واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ فرقد سنجی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اجنبی وہ شخص ہے کہ جس کا کوئی دوست نہیں۔

۳۱۴۸-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، عبداللہ بن عبدالکریم ابوزرعہ، عبید بن جناد حلبی، عطاء بن مسلم اور عمران کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حسن بصری رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ کھانے کی دعوت دی گئی وہاں پر فرقد سنجی رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔ حسن رحمہ اللہ نے فرقد رحمہ اللہ کی طرف دیکھا آپ نے اون کا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ تو حسن رحمہ اللہ نے آپ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے فرقد! اگر تم وقوف عرفہ کے وقت میدانِ عرفات میں حاضری دو اور اللہ کے عفو و درگزر کا مشاہدہ کرو تو تم اپنے ان کپڑوں کو پھاڑ دو گے۔

فرقد سنجی رحمہ اللہ کی مسندات...... فرقد سنجی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور آپ نے تابعین میں سے ربعی بن حراش، مرہ الطیب، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر اور جابر بن زید اور ابوالشعثاء سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۴۹-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، علی بن معبد، وھب بن راشد بصری، فرقد سنجی اور حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی، میرے عبادت گزار بندوں سے کہہ دو، وہ میرے بارے میں دھوکے میں نہ رہیں، اگر میں ان کے معاملے میں انصاف سے کام لوں تو انہیں بغیر کسی ظلم کے ضرور عذاب ہوگا اور میرے گنہگار بندوں سے کہہ دو وہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ ان کے کسی گناہ کو بخش دینا مجھ پر ذرا بھی گراں نہیں۔[۱]

۳۱۵۰-سلیمان، مقدام بن داؤد، علی بن معبد، وھب بن راشد، فرقد اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی نبی کی طرف وحی کی اور فرمایا ''میرے بندوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور مجھے ہی دھوکہ دیتے ہیں میری عزت، بڑائی، بزرگی اور بلند مرتبے کی قسم، میں انہیں ضرور ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ انتہائی بردبار آدمی بھی اس میں حیران و سرگرداں ہوگا اور وہ اس سے ہلاکت کے قریب پہنچنے والے آدمی کی طرح دعا کرنے سے ہی نجات پاسکیں گے۔[۲]

۳۱۵۱-احمد بن علی بن محمد بن حارث مرہبی کوفی، محمد بن علی بن حبیب الطرائفی الرقی، سلیمان بن عمر رقی، وھب بن راشد، فرقد سنجی اور حضرت انسؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کرے اور اس کی فکر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز سے وابستہ ہو تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں کی کوئی پرواہ نہ ہو تو اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔[۳]

مؤلف نے بیان کیا ہے کہ ان کے شیخ کا قول ہے کہ گزشتہ تینوں حدیثیں حضرت انسؓ سے فرقد کے علاوہ کسی نے بھی روایت نہیں کی اور فرقد سے روایت کرنے میں بھی وھب متفرد ہیں، جبکہ فرقد اور وھب کی احادیث حجت نہیں ہیں اور ان کا تفرد معتبر نہیں ہے۔

---

[۲] تاریخ بغداد ۳/۵۲، والدر المنثور ۶/۱۸۶. وتنزیه الشریعة ۲/۲۹۷. واللآلی المصنوعة ۱/۱۲۰. ۱۲۱. وتذکرة الموضوعات ۱۳۸.

[۳] المستدرک ۴/۳۲۰. واتحاف السادة المتقین ۸/۸۴ والکامل لابن عدی ۷/۲۵۳۰.

۳۱۵۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، صدقہ بن موسیٰ اور ہمام، فرقد سبخی اور مرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''سب سے پہلے جنت کا دروازہ وہ غلام کھٹکھٹائے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کئے ہوں گے اور اپنے آقا کے بھی''۔[۱]

۳۱۵۲-ابوبکر بن خلاد، حارث، عبدالعزیز بن ابان، ہمام، فرقد، مرہ الطیب اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص ملعون ہے جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا (ایسی چیز پہنچائی) جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔[۲]

اس حدیث کو عنبسہ بن سعید نے بھی فرقد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۵۴-احمد بن جعفر بن حمدان بصری، حسن بن مثنی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، فرقد اور سعید بن جبیرؒ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

میں نے حضور ﷺ کو غیر خوشبودار تیل لگاتے ہوئے دیکھا''

۳۱۵۵-محمد بن جعفر بنہشیم، حسن بن مثنی، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقد، ابراہیم نخعی، علقمہ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

''ہر نیکی کا کام صدقہ ہے ہر آدمی کے لئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب''۔[۳]

۳۱۵۶-ابوالحسن بن عبداللہ، حسن بن عزیز بجوز، مسلم بن ابراہیم، صدقہ بن موسیٰ، فرقد، یزید بن ابی الحکم اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مسواک کرنا سنت ہے، لہٰذا دن کے جس حصہ میں بھی چاہو مسواک کیا کرو۔[۴]

یہ حدیث اور اس سے پچھلی حدیث فرقد کی احادیث میں سے غریب ہیں اور صدقہ بن موسیٰ جو دقیقی بصری کے لقب سے مشہور ہیں اس حدیث میں اور اس سے پہلی والی حدیث میں متفرد ہیں۔

۳۱۵۷-محمد بن محمد بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن العلاء، اسماعیل بن ابان اودی، حماد بن عثمان قرشی مولیٰ حسن بن علی، یزید بن ابی زیاد بصری، فرقد، شمیط مولیٰ ثوبان اور حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

''جس شخص نے کسی غمگین مسلمان کی دادرسی کی اللہ تعالیٰ اس کی تہتر مغفرتیں فرمائیں گے ایک سے اس کی دنیا و آخرت کی اصلاح فرمائیں گے اور بہتر اسے قیامت کے دن پوری پوری عطا فرمائیں گے۔[۵]

یہ حدیث فرقد کی احادیث میں سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۵۸-قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس مولیٰ بنی ہاشم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، فرقد، (یعنی بن حراش اور حضرت حذیفہؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

۱۔ منحة المعبود ۱۱۹۸. وكنز العمال ۲۵۱۲۲.

۲۔ مشكاة المصابيح ۵۰۴۳. وتاريخ بغداد ۴۰۳/۱.

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة باب ۱۲. وصحيح البخاري ۱۳/۸. وفتح الباري ۴۴۷/۱۰.

۴۔ كشف الخفا ۵۵۵/۱. واتحاف السادة المتقين ۳۵۰/۲.

اللآلي المصنوعة ۴۶/۲. والاحاديث الضعيفة ۷۵۰.

بنی اسرائیل تمہارے کیا ہی اچھے بھائی تھے۔ان (کے مزاج) میں تلخی تھی جبکہ تمہارے (مزاج) میں مٹھاس ہے۔
(اس حدیث کوفرقد سے روایت کرنے میں حماد متفرد ہیں جبکہ ان سے عفان کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

(۲۰۵) یزید بن ابان الرقاشی رحمہ اللہ[۱]

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبے ہوئے ان عظیم انسانوں میں سے ایک، اللہ تعالیٰ کی خشیت سے اکثر رونے والے، نیک اعمال کی پابندی کرنے والے اور سخت گرمی کے ایام میں روزے رکھنے والے یزید بن ابان الرقاشی ہیں۔

۳۱۵۹-محمد بن علی، حسین بن حماد حرانی اور سلیمان بن سیف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سعید بن عامر نے بیان کیا:

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو بصرہ کی گرمی مین چالیس سال تک پیاسا رکھا اور پھر اپنے شاگردوں سے کہا، آؤ ہم ٹھنڈے پانی کی نعمت کا شکرادا کر کے روئیں۔

۳۱۶۰-مؤلف حلیہ رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سورہ بن قدامہ، حیان بن اسود، عبدالخالق بن موسیٰ القیطی کا بیان ہے کہ

یزید الرقاشی رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں ساٹھ سال تک بھوکا رکھا، یہاں تک کہ ان کا جسم کمزور اور لاغر ہوگیا اور آپ کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ فرمایا کرتے تھے میرا پیٹ مجھ پر غالب آگیا ہے اور میں اس کے لئے کوئی تدبیر کرنے پر قادر نہیں ہوں۔

۳۱۶۱-محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، علی بن حرب، ابوداؤد حفری اور محمد بن سماک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اشعث بن سوار نے فرمایا:

میں ایک دن شدید گرمی کی حالت میں یزید رقاشی کے پاس حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، اے اشعث! آؤ ہم سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کر کے روئیں، پھر آپ نے فرمایا: ہائے افسوس عبادت گزار مجھ سے آگے بڑھ گئے اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا۔اشعث کہتے ہیں آپ کی یہ حالت تھی حالانکہ چالیس سال روزے رکھے تھے۔

۳۱۶۲-محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین اور اسحٰق بن منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں اللہ کے لئے بھوکے رہنے والے لوگ قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والی جماعت میں ہوں گے۔

۳۱۶۳محمد بن احمد، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، بکر بن محمد اور ابوالمطہر سعدی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یزید رقاشی نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں کی ہمتیں انہیں نیک اعمال تک پہنچاتی ہیں۔

اور وہ ہمت ہی تمہارے لئے کافی خیر ہے جو تمہیں کسی نیکی کی طرف بلائے۔

۳۱۶۴-ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، سریج بن یونس، ابومعاویہ اور ابواسحٰق خمیسی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ اپنے مواعظ میں کہا کرتے تھے اے یزید! تمہارا برا حال ہو کون تمہاری طرف سے تمہارے رب کو راضی کرے گا؟ کون تمہارے لئے نمازیں پڑھے گا اور روزے رکھے گا۔پھر آپ فرماتے اے میرے بھائیوں کی جماعت قبر جس شخص کا گھر ہو اور موت کا اس سے وعدہ ہو وہ کیسے راحت سے زندگی بسر کرے گا؟ کیا تم لوگ روتے نہیں ہو۔پھر آپ اتنا روئے یہاں تک کہ آپ آنکھوں کی

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۴۵. والتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۱۲۲. والجرح ۹/ت ۱۰۵۳. والکاشف ۳/ت ۶۳۸۳. وتاریخ الإسلام ۵/۱۸۳. ومیزان الاعتدال ۴/ت ۹۶۶۹ وتهذیب الکمال ۶۹۵۸. (۳۲/۶۴)

پلکیں گر گئیں۔

۳۱۶۵-عبداللہ بن محمد املاء، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن نصر بن مالک ابوعبداللہ المروزی، سلمہ ابوصالح اور کنانہ بن جبلہ ہروی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے قول کے متعلق فرمایا:

"یستمعون القول فیتبعون احسنہ" (الزمر:۱۸)

ترجمہ: وہ لوگ بات کو غور سے سنتے ہیں اور اس میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

کیا تم اس ذات کی تعریف نہیں کرتے جسے تم فانی چیز دیتے ہو تو وہ تمہیں باقی رہنے والی چیز عطا کرتی ہے وہ ذات جو ایک فنا ہونے والے درہم کے بدلے میں دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک باقی رہنے والا بدلہ عطا کرتی ہے...... کیا اللہ تعالیٰ کے تمہیں کھلانے پلانے اور تمہاری کفایت کرنے کا بدلہ تمہارے پاس ہے، اس ذات نے رات میں تمہاری حفاظت کی اور تمہارے مصائب میں تمہاری ڈھارس باندھی، اس ذات نے تمہاری اس طرح حفاظت کی گویا کہ تم کان کا درد یا کسی رات میں ہونے والا آنکھ کا درد، یا خشکی اور سمندر کا خوف بھول گئے۔ تم نے اس ذات کو پکارا تو اسی نے تمہاری پکار ضرور سنی، تم تو گناہوں کے چوروں میں سے ایک چور ہو، جب بھی کوئی گناہ تمہارے سامنے آیا تم نے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگا دیا۔ اگر تمہاری خواہش ہو کہ تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا، چاندی اور رنگینیاں ہیں ان کو دیکھو تو آؤ میں تمہیں ان کے بارے میں بتلاؤں، کسی جنازے کے ساتھ ساتھ چلو یہ جنازہ ہی دنیا اور اس کا سونا، چاندی اور رنگینیاں ہے، پھر قبر میں جو کچھ ہے اس سمیت قبر کو اٹھالو لیکن سن لو میں تمہیں اس کی مٹی اٹھانے کا حکم نہیں دیتا ہوں بلکہ قبر کو اٹھانے سے مراد اس کو دیکھ کر انسان کو جو عبرت اور آخرت کے بارے میں فکر حاصل ہوتی ہے اس کو اپنے ذہن پر سوار کرنا ہے۔

۳۱۶۶-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبداللہ بن محمد جعفی، ابوغسان لیثی اور مسلم ابوعبداللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یزید رقاشی رحمہ اللہ کا بیان ہے

حضرت نوح علیہ السلام کو کثرت سے رونے کی وجہ سے نوح کہا گیا ہے۔

یزید رقاشی رحمہ اللہ کی مسانید......

یزید رقاشی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک سے بہت سی احادیث مسنداً روایت کی ہیں اور تابعین میں سے آپ نے حسن بصری رحمہ اللہ اور غنیم بن قیس رحمہ اللہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے بڑے بڑے علماء اور ائمہ حدیث نے احادیث سنیں اور آگے روایت کیں ان میں سلیمان بن مہران اعمش رحمہ اللہ، امام اوزاعی، حجاج بن ارطاہ رحمہ اللہ زیدعمی رحمہ اللہ، محمد بن منکدر رحمہ اللہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ، عطاء بن السائب رحمہ اللہ، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ اور حماد بن زید رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۳۱۶۷-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے حسن بن حمویہ خثعمی نے ایک جماعت کے ساتھ، عبید بن غنام، اسماعیل بن بہرام، حسن بن محمد بن عثمان، سفیان ثوری، اعمش، یزید اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"لوگوں میں سے سب سے زیادہ فکرمند ایسا مؤمن شخص ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرتا ہو۔

یہ حدیث اعمش عن یزید کے طریق سے غریب ہے اور اعمش سے روایت کرنے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ متفرد ہیں البتہ سفیان ثوری رحمہ اللہ سے حسن بن محمد عثمان کے علاوہ مالک انجعی نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔

۳۱۶۸-امت محمدیہ کا تہتر فرقوں میں بٹنے کی پیشین گوئی...... محمد بن معمر، ابواشعث حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی اور یزید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انسؓ کا ارشاد ہے:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کیا گیا (تو صحابہؓ نے اس کی تعریف کی) چنانچہ انہوں نے جہاد میں اس کے کارناموں اور عبادات میں اس کی کوششوں کا تذکرہ کیا، اچانک وہ آدمی بھی اس مجلس میں حاضر ہو گیا، اسے دیکھ کر صحابہ کرام نے کہا یہی وہ آدمی ہے جس کا ہم تذکرہ کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے (اسے دیکھ کر) ارشاد فرمایا ''میں اس کے چہرے پر شیطان کے طمانچے کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ پھر وہ آدمی قریب آیا اور سلام کیا۔

آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: جس وقت تم ہمارے پاس پہنچے اس وقت تمہارے بارے میں ہی بات ہو رہی تھی کہ تم سے زیادہ بہتر آدمی (اس وقت مسلمان) تو م میں موجود نہیں'' اس نے کہا جی ہاں (ایسا ہی ہے) پھر وہ آدمی وہاں سے گیا اور اس نے کچھ دور جا کر سجدہ کی جگہ پر خط کھینچا اور اپنے دونوں قدموں کو سیدھی لائن میں رکھا اور نماز پڑھنی شروع کر دی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اس کے پاس جا کر اسے قتل کریگا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: میں (اسے قتل کروں گا) چنانچہ آپ گئے تو آپ نے اسے نماز پڑھتا ہوا پایا اور آپ اسے قتل کرنے سے ڈر گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے پوچھا تم نے کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں اسے قتل کرنے سے گھبرا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون جو اس شخص کو قتل کرے گا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا میں (اسے قتل کروں گا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تم نے اسے پالیا تو تم اس کے کام تمام کر لو گے'' حضرت علیؓ گئے تو آپ نے دیکھا کہ وہ آدمی واپس چلا گیا ہے تو آپ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے علی) تم نے کیا کیا؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے اسے دیکھا کہ وہ چلا گیا۔ تو آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ میری امت میں سے پہلا شخص ہوگا جو خروج کرے گا اور اگر تم اسے قتل کر دیتے تو اس کے بعد میری امت میں کبھی دو آدمیوں میں اختلاف نہیں ہوتا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی جبکہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے'' اور یزید کا بیان ہے کہ وہ ایک فرقہ اہل سنت والجماعت کا ہوگا۔ اس حدیث کو عکرمہ بن عمار وغیرہ نے بھی یزید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔[1]

۳۱۶۹-حبیب بن حسن اور فاروق خطابی، ابو مسلم الکشی، ابو عاصم النبیل، سفیان ثوری، حجاج ابن فرافصہ، یزید الرقاشی اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

''قریب ہے کہ غربت (اور تنگدستی) کفر کا باعث بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے''۔[2]

۳۱۷۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن عرس مصری، میمون بن کلیب، ابراہیم بن مہاجر بن مسمار، صفوان بن سلیم، یزید بن ابان الرقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں (ایک سے) اس کا عمل اوپر جاتا ہے (اور دوسرے سے) اس کا رزق نیچے اترتا ہے اور جب بندہ مؤمن کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ دروازے (اس کی جدائی میں) اس پر روتے ہیں۔

---

[1] دلائل النبوة للبيهقي ۲۸۸/۶. والامام أحمد في المسند ۱۲۰/۳. دون ذكر القصة.

[2] تاريخ اصبهان للمصنف ۲۹۰/۱. والضعفاء للعقيلي ۲۰۶/۴. واتحاف السادة المتقين ۵۲/۸، ۱۴۲، ۱۵۰، والدر المنثور ۴۲۰/۶. وكنز العمال ۱۶۶۸۲. ومشكاة المصابيح ۵۰۵۱. وتخريج الاحياء ۱۸۴/۳. ۲۲۹. والدر المنتثرة ۱۲۴. والعلل المتناهية ۳۲۰/۲. وتذكرة الموضوعات ۱۷۴.

اس حدیث کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے بھی یزید بن ابان رقاشی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۷۱- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن زہیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، موسیٰ بن عبیدہ الربذی، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی بھیجے۔ چار ہزار بنی اسرائیل کی طرف اور چار ہزار باقی تمام انسانوں کی طرف۔[۱]

صفوان بن سلیم نے بھی اس حدیث کو یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۷۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن حرب، عبیدہ عطاء بن السائب، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(نماز کی) صفوں میں خوب مل مل کر کھڑے ہوا کرو کیونکہ شیطان خالی جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔[۲]

اس حدیث کو ابار نے عطاء کے واسطے سے یزید رقاشی سے روایت کیا ہے جبکہ ابوالاحوص نے عطا کے حوالے سے حضرت انسؓ سے یزید رقاشی کے واسطے کے بغیر روایت کیا ہے۔

۳۱۷۳- سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ مصری، سلیمان بن خلف بصری، ابو یونس خصاف، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جس شخص نے کسی مؤمن کی خدمت کی یا اس کی ضروریات میں سے کوئی چیز اسے فراہم کی، تو اللہ تعالیٰ پر جنت میں اس کی بہترین خدمت کرنا واجب ہے۔[۳]

یزید بن ابان رقاشی کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مصنفؒ نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبلال اشعری، مجاشع، عمرو، خالد عبدی، یزید بن ابان رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی میٹھی چیز کا ایک لقمہ کھلایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محشر کی تلخی کو دور فرمائیں گے۔[۴]

یہ حدیث یزید کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں خالد عبدی متفرد ہیں۔

۳۱۷۵- ابراہیم بن ابی عبداللہ عزائم، احمد بن موسیٰ کوفی حمار، ابونعیم، مسعودی، ابوالعنبس، یزید رقاشی اور حضرت انس بن مالکؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔[۵]

۳۱۷۶- احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

۱- المطالب العالیة ۳۴۵۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۲۱۰. وتفسیر ابن کثیر ۲/ ۴۲۳. وکنز العمال ۳۲۲۷۸.

۲- مجمع الزوائد ۲/ ۹۱. والحاوی للسیوطی ۱/ ۸۰.

۳- قضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۳۵.

۴- الموضوعات لابن الجوزی ۳/ ۲۸. ۲۹. والفوائد المجموعة ۱۸۲، ۲۳۵. والعلل للرازی ۲۴۳۲. وکشف الخفا ۲/ ۱۴۷. ۵۷۲. وتنزیه الشریعة ۲/ ۲۴۳. ۱۵۶. وامالی الشجری ۲/ ۱۴۹. وتاریخ بغداد ۴/ ۸۵. ۸۲. واللآلی المصنوعة ۲/ ۱۲۴. والاسرار المرفوعة ۴۴۰.

۵- تاریخ بغداد ۸/ ۲۰۴. ومنحة المعبود ۳۲۶. وکنز العمال ۳۳۴۳.

رسول اللہ ﷺ نے ایک (ایسی سواری پر سوار ہو کر حج کیا جس پر رکھے ہوئے) کجاوے اور چادر کی قیمت چار درہم تھی، جب آپ ﷺ (مکہ مکرمہ کی طرف) روانہ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ ایسا حج ہے جس میں کوئی دکھلاوا اور شہرت نہیں۔[1]

۳۱۷۷- ابواحمد حسین بن علی تمیمی نیشاپوری، علی بن مبارک مسروری، سری بن عاصم، محمد بن صبیح سماک اور ہشیم بن حماد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے میں یزید بن ابان رقاشی کے پاس گیا اور آپ رو رہے تھے۔

حالانکہ آپ نے چالیس سال تک اپنے آپ کو پیاسا رکھا تھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اے ہشیم! اندر آؤ اور ہم گرم دن میں ٹھنڈے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے روئیں، پھر انہوں نے کہا حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر حاضر ہونے والا آدمی پیاسا ہوگا، سوائے اس شخص کے جسے اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دیں گے۔[2]

(۲۰۶) ہارون بن رئاب الاسدی[3]

اور ان عظیم مخلص انسانوں میں سے اپنے زہد کو پوشیدہ رکھنے والے اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہارون بن رئاب اسدی بھی ہیں۔

۳۱۷۸- احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ از ہر بن جمیل اور ابن عیینہ۔ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رئاب اپنے زہد کو پوشیدہ رکھتے تھے اور وہ اون کے کپڑے عام کپڑوں کے نیچے پہنا کرتے تھے۔

۳۱۷۹- احمد بن بندار، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن سعید جوہری اور سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

میں نے ہارون بن رئاب کو دیکھا اور ان کا چہرہ اس قدر روشن تھا گویا کہ اس سے نور ٹپک رہا ہے۔

۳۱۸۰- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سلیمان بن داود، حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ایوب سختیانی رحمۃ اللہ نے ہارون بن رئاب کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا: وہ زہد کو چھپایا کرتے تھے۔

۳۱۸۱- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ رازی، عیسیٰ بن محمد رملی اور ضمرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شوذب کا بیان ہے کہ:

جب میں ہارون بن رئاب کو دیکھا کرتا تھا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر رونے سے باز رہتے ہیں۔

۳۱۸۲- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد بن حازم نفیلی اور ابوبکر بن فحام کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انھوں نے ابن عیینہ رحمۃ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

ہارون بن رئاب ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس تین یا سات حدیثوں سے زیادہ حدیثیں نہیں تھیں، حالانکہ

---

[1] سنن ابن ماجة ۲۸۹۰، ۲۹۹۳. وطبقات ابن سعد ۲/۱/۲۷. والمصنف لابن أبي شيبة ۴/۱۰۲. وكنز العمال ۳۲۲۶۵. والضعفاء للعقيلي ۲/۸.

[2] تاريخ بغداد ۳/۳۵۲. والاحاديث الضعيفة ۸۰۳، وكنز العمال ۳۸۹۳۸.

[3] طبقات ابن سعد ۷/۲۴۴. والجرح ۹/ت۳۶۷. والجمع ۲/۵۵۱. والكاشف ۳/ت۲۰۰۵. وسير النبلاء ۵/۲۶۳. وتاريخ الاسلام ۵/۱۶۹. وتهذيب الكمال ۲۵۰۱(۳۰/۸۲)وتهذيب التهذيب ۲/۳۱۱.

آپ شریف ترین لوگوں میں سے تھے۔

۳۱۸۳-محمد بن معمر، ابوشعیب، حرانی، یحیی بن عبداللہ بابلتی اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ھارون بن رئاب کا بیان ہے۔

عرش کو اٹھانے والے فرشتے آٹھ ہیں اور وہ دلکش اور نرم آواز میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔ ان میں سے چار کہتے ہیں اے اللہ ہم آپ کے جان لینے کے بعد آپ کی بردباری پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپ کی حمد کے ساتھ اور دوسرے چار کہتے ہیں اے اللہ! ہم آپ کے قادر ہونیکے باوجود معاف کرنے پر آپ کی تسبیح بیان کرتے ہیں آپکی حمد کے ساتھ۔

۳۱۸۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، احمد بن مقدام، حماد بن واقد اور حجاج بن اسود کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہارون بن رئاب نے بیان فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی اپنی قوم کو خبر دو کہ انہوں نے عمارتوں کو آباد کیا ہوا ہے اور اپنے دلوں کو ویران کیا ہوا ہے اور انہوں نے اپنے نفسوں کو اس طرح موٹا کیا ہوا ہے جس طرح کہ ذبح کرنے کے لئے متعین جانور کو ذبح کے دن تک موٹا کیا جاتا ہے۔ پھر یہ نفس ان کی طرف دیکھتا ہے اور ان سے بیزار ہو جاتا ہے۔ پھر اس وقت یہ لوگ مجھ سے دعا کریں گے میں ان کی دعاؤں کو قبول نہیں کروں گا اور یہ مجھ سے مانگیں گے اور میں انہیں عطا نہیں کروں گا۔

ہارون بن رئاب الاسدی رحمہ اللہ کی مسانید

ہارون بن رئاب اسدی رحمہ اللہ نے حضرت انسؓ بن مالک، حضرت احنف بن قیسؓ اور کنانہ ابن نعیم رحمہ اللہ سے مسند احادیث روایت کی ہیں۔

۳۱۸۵-مخلد بن جعفر، سعید بن عجب، احمد بن اسحق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، ھارون بن رئاب اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اہل جنت کو (حضرت) آدم علیہ السلام کی صورت پر تینتیس سال کی عمر داڑھی اور مونچھوں کے بغیر اٹھایا جائے گا اور اس وقت ان کے سر کے بال سیاہ ہوں گے۔ پھر انہیں ایک درخت کی جانب لیجایا جائے گا اور وہ اس سے لباس پہنیں گے پھر نہ تو ان کا لباس بوسیدہ ہوگا اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی"۔[1]

عمر بن عبدالواحد کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث کو اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت کیا اور انہوں نے ھارون بن رئاب کے درمیان ایک مجہول راوی کا واسطہ بھی بیان کیا۔ چنانچہ اس طریق کے الفاظ یہ ہیں اوزاعی عن ھارون بن رئاب قال حدثنی من سمع انسا۔

۳۱۸۶-محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ھارون بن رباب، احنف بن قیس کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے، میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھ سے بیان کیا:

"'(جو مؤمن) بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ معاف کرتے ہیں"۔[1]

۳۱۸۷-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم املاء، محمد بن ایوب، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبید بن یعیش، احمد بن حسن

[1] تفسیر ابن کثیر ۱۴۳/۸، و کنز العمال ۳۹۳۸۳۔

بن جعفر حنفی، عبداللہ بن مبارک، اوزاعی، معمر، ہارون بن رئاب۔ کنانہ ابن نعیم اور قبیصہ بن مخارق کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

تم میں سے کسی کا اپنے عضو تناسل کو چمڑے کے ٹکڑے سے باندھ دینا یہاں تک کہ اس کی مردانہ طاقت ختم ہو جائے۔ لوگوں سے نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر ہے۔

یہ حدیث ہارون سے ان الفاظ میں غریب ہے اور اس حدیث کو مصنف رحمہ اللہ نے صرف حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۱۸۸-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن عمر، حرانی، ھاشم بن قاسم حرانی محمد بن اسحٰق عکاشی، اوزاعی، ہارون اور قبیصہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں۔

جس شخص نے کسی مؤمن کو خوش کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے کسی مؤمن کی تعظیم کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے کسی مؤمن کا اکرام کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا اکرام کیا''[۲]

یہ حدیث اوزاعی عن ہارون کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکاشی کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۲۰۷ منصور بن زاذان[۳]

اور ان عظیم انسانوں میں سے قراء اور نوجوانوں کی زینت اور قرآن کریم کی تلاوت سے غیر معمولی شغف رکھنے والے منصور بن زاذان بھی ہیں۔

۳۱۸۹-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ابومحمد بن حیان نے حسن بن ہارون ابومعمر قطیعی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ عباد بن عوام کا بیان ہے:

میں منصور بن زاذان کے جنازے میں حاضر ہوا، تو میں نے ان کے جنازے میں عیسائیوں، یہودیوں اور مجوسیوں سب کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں جنازے کی جگہ پر کھڑے دیکھا اور اس وقت میں نوعمر تھا اور میرے ماموں نے لوگوں کی کثرت کی بناء پر میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

۳۱۹۰-احمد بن بندار، محمد بن اسحٰق بن ملہ، حاتم بن یونس، ابن ابی شیبہ اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوحمزہ کا بیان ہے۔

---

[۱] سنن الترمذی ۳۸۸، ۳۸۹، وسنن النسائی ۲/۲۲۸. وسنن ابن ماجة ۱۴۲۳. ومسند الامام أحمد ۵/۱۶۴، ۲۸۰. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۴۸۵. ۴۸۹. ۳/۱۰، والمصنف لابن أبي شيبة ۲/۵۱. والمصنف لعبد الرزاق ۱۲۵۶۱، ۴۸۴۲، ۷/۵۹۱. وصحیح ابن خزیمه ۲۱۶.

[۲] تاریخ أصبهان للمصنف ۲/۲۹۴. والعلل المتناهية ۲/۲۲. واتحاف السادة المتقين ۵/۲۳۸. وتذكرة الموضوعات للفتني ۱۴.

[۳] طبقات ابن سعد ۷/۲۱۱. والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۴۹۲. والصغير ۲/۳۰. والجرح ۸/ت ۷۵۹. والجمع ۲/۴۹۵. وسير النبلاء ۵/۴۴۱. والكاشف ۳/ت ۵۷۴۳. وتذكرة الحفاظ ۴/۱۴۱. والتقريب ۲/۲۷۵. والخلاصة ۳/ت ۷۲۰۵. وتهذيب التهذيب ۱۰/۳۰۶. وتهذيب الكمال ۱۱۹۱. (۲۸/۵۲۳) وشذرات الذهب ۱/۱۸۱.

میں نے منصور بن زاذان کے جنازے کے وقت مردوں، عورتوں، عیسائیوں اور یہودیوں کو علیحدہ علیحدہ گروہوں کی شکل میں دیکھا۔

۳۱۹۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن زکریا بن اسماعیل اور مخلد بن حسین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام نے فرمایا:

میں نے مسجد واسط میں منصور بن زاذان کے پہلو میں جمعہ کے دن نماز پڑھی اور انہوں نے دو مرتبہ قرآن کریم ختم کیا اور تیسری مرتبہ طواسین تک پڑھا اور آپ نے بارہ ہاتھ کا عمامہ باندھا ہوا تھا اور اسے اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا اور اتار کر اپنے سامنے رکھ دیا۔

۳۱۹۲- بکثرت تلاوت قرآن کریم...... ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن عیینہ اور مخلد بن حسین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ہشام بن حسان کا بیان ہے:

میں اور منصور بن زاذان ایک ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور مخلد نے اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور اس کے ساتھ والی کے ساتھ اشارہ کیا۔

اور جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ مغرب اور عشاء کے درمیان دو مرتبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور تیسری مرتبہ طواسین تک پڑھا کرتے تھے اور اس زمانے میں لوگ رمضان کے مہینے میں عشاء کی نماز کو ایک چوتھائی رات تک مؤخر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد آتے اور اس وقت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور پورا قرآن کریم ختم کر لیتے اور پھر حسن بصری رحمہ اللہ اور آپ کے شاگردوں کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کے پاس جا کر بیٹھ جاتے اور آپ ظہر اور عصر کے درمیان بھی ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور اسی طرح غیر رمضان میں بھی مغرب اور عشاء کے درمیان ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ آپ جب آتے تو اپنا عمامہ کندھے پر ڈالے ہوتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور اس دوران روتے اور اپنے آنسوؤں کو عمامے سے پونچھتے اور آپ اس طرح کرتے رہتے یہاں تک کہ عمامے کو آنسوؤں سے تر کر دیتے پھر اسے لپیٹ کر اپنے سامنے رکھ دیتے۔

مخلد کا بیان ہے کہ ہشام کے علاوہ کوئی اور اگر مجھے یہ بات سناتا تو میں اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہشام اور مخلد دونوں اکھٹے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۱۹۳- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا اور صالح بن عمر خالی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

حسن بصری رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوتے تھے اور آپ کے مجلس سے اٹھنے سے پہلے پہلے منصور بن زاذان رحمہ اللہ قرآن کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔

۳۱۹۴- مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، عباس، یحیٰی بن ابی بکیر، شعبہ اور ہشام بن حسان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

انہوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان منصور بن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی اور انہوں نے اس دوران ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کیا اور دوسری مرتبہ سورہ نحل تک پہنچے۔

۳۱۹۵- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن علی بن عیاش، یوسف بن یونس اور مخلد بن حسین کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ

منصور بن زاذان ہر دن رات میں قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔

۳۱۹۶- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو، سعید بن عامر اور علاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

وہ واسط کی مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے داخل ہونے کے بعد مؤذن نے اذان دی اذان کے بعد منصور بن زاذان تشریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھنی شروع کی۔علاء کا بیان ہے کہ میں نے جماعت کے کھڑے ہونے سے پہلے انہیں گیارہ مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۱۹۷-احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، محمد بن سعد بن ابراہیم زہری، احمد بن حاتم الطویل، شعیب بن حرب اور ابوعوانہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اگر منصور بن زاذان سے کہا جائے آپ آج یا کل انتقال کر جائیں گے تو وہ اپنے عمل میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے۔

۳۱۹۸-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور جوہری، حارث بن شریح اور ہشیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب منصور بن زاذان کا انتقال ہو گیا تو ان کی ایک رومی باندی نے ہشیم سے کہا، جس طرح آدمی اپنی بیوی کے پاس لیٹتا ہے منصور اپنی پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ اس طرح لیٹے، جس دن ان کی والدہ کا انتقال ہوا اس رات اور جس دن ان کے بیٹے کا انتقال ہوا اس رات، اس کے علاوہ جب بھی انہیں میرے پاس آنے کی ضرورت ہوتی تو وہ اپنی ضرورت پوری کرتے پھر غسل کرتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے۔

۳۱۹۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح اور خلف بن خلیفہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فکر اور غم نیکیوں میں جبکہ اکڑنا اور اترانا برائیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

۳۲۰۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، عبدالوھاب خفاف، عثمان ابوسلمہ اور منصور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ جن لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا ان میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے، اہل جہنم ان کی بدبو کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوں گے تو اس سے کہا جائے گا، تمہارے لئے ہلاکت ہو تم کیا کام کرتے تھے؟ کیا ہمیں وہ بدبو کافی نہیں تھی جس میں ہم تھے یہاں تک کہ ہم اور تیری بدبو کے عذاب میں بھی مبتلا ہو گئے تو وہ آدمی جواب میں کہے گا میں عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا

منصور بن زاذان کی مسانید.....منصور بن زاذان رحمہ اللہ نے حضرت انس؄ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر حدیثیں حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے ہیں ان حضرات کے علاوہ آپ نے ابوقلابہ، حمید بن ہلال، معاویہ بن قرہ، قتادہ، عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، عبدالرحمن بن قاسم، نافع، میمون ابن ابی شبیب اور حارث عکلی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۰۱-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن محمد بن حاتم ابن عبید، محمد بن صالح، بقیہ بن الولید، سلام بن عطیہ، یزید بن سنان اموی اور منصور بن زاذان رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت انس؄ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:

فرقہ قدریہ سے تعلق رکھنے والے لوگ عرب کے مجوسی ہیں، اگرچہ وہ نمازیں بھی پڑھیں اور روزے بھی رکھیں۔[1]

۳۲۰۲-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن ابونعیم واسطی، ہشیم، منصور اور حسن بصری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا

[1] سنن أبي داود، كتاب السنة باب ١٦. والسنة لابن أبي عاصم ١٤٦/١. وتاريخ بغداد ١٤/١٤٢١. والمطالب العالية ٢٩٣٨. والجامع الكبير للسيوطي ١٠٢/٢. والعلل المتناهية ١٤٥/١، ١٤٨. واللآلئ المصنوعة ١٣٣/١، ١٣٥. والدر المنثور ١٣٨/٦.

ہے کہ حضرت عمران بن حصینؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے اور فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے اور بداخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔[1]

اس روایت کو حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکرہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۲۰۳-احمد بن یعقوب بن مہر جان، حسن بن علی عمری، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، عبداللہ بن عون، ہشیم، منصور بن زاذان، حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابوبکرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے جبکہ فحش گوئی بداخلاقی میں سے ہے اور بداخلاقی جہنم میں جانے کا سبب ہے''

اس حدیث کو ہشیم نے جب بغداد میں روایت کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام ابوبکرہؓ بیان کیا اور جب واسط میں انہوں نے اس حدیث کو روایت کیا تو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرنے والے صحابی کا نام عمران بن حصینؓ بیان کیا۔

۳۲۰۴-احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، ہشیم، منصور، حسن اور عمران بن حصینؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

'انصار میں سے ایک صحابی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ جبکہ اس کے پاس اس کے علاوہ مال بالکل نہیں تھا، جب آنحضرت ﷺ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا پھر آپ نے غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو دوبارہ غلام بنا دیا۔[2]

۳۲۰۵-علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل واسطی، زکریا بن یحییٰ زحمویہ، ہشیم، منصور، ابن سیرین اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

تمہارے پاس اہل یمن آئیں گے وہ سب سے زیادہ نرم دل لوگ ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔

۳۲۰۶- تین عرب قبائل کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابوالنضر ہاشم بن قاسم، سلام بن سلم، زید عمی، منصور، ابن سیرین اور ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ سے عرب قبیلوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں اس دن کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر صحابۂ کرام نے دوبارہ تین قبیلوں بنو عامر، بنو غطفان اور بنو تمیم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے بنو عامر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وہ ایک حسین اور خوشنما اونٹ کے مثل ہیں جو درخت کے کنارے کنارے سے پتے کھاتا ہے۔

بنو غطفان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک خوبصورت پھول کی مانند ہیں جو پانی میں اگتا ہے۔

اور بنو تمیم کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بلند ٹیلے کی مانند ہیں اور ان سے دشمنی کرنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۹. وسنن الترمذی ۲۰۰۹. ۲۶۱۵. وسنن ابن ماجة ۴۱۸۴. ومسند الامام أحمد ۱/ ۹. ۵۰۱. والمستدرک ۱/ ۵۲، ۵۳، ۱۵۳. وصحیح ابن حبان ۲۴، ۱۹۲۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۱۷۸. وفتح الباری ۱۰/ ۳۳۸. ۵۲۲.

۲۔ سنن النسائی ۴/ ۶۴. ومسند الامام أحمد ۴/ ۴۳۱. وسنن سعید بن منصور ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، مشکاة المصابیح ۳۳۹۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۱۷۹. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۱۱.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے بنو تمیم کے بارے میں کچھ اعتراضات کیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
خاموش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ بنی تمیم کے ساتھ صرف خیر ہی چاہتے ہیں وہ بڑے بڑے سروں والے زیادہ عقلوں والے ثابت قدم رہنے والے اور دجال سے شدید ترین قتال کرنے والے اور آخری زمانے میں حق کی حمایت کرنے والے ہیں [1]۔
یہ حدیث منصور کی سند سے غریب ہے اور اس میں ابو النضر۔ سلام سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔
۳۲۰۷- ابوبکر بن محمد بن احمد بغدادی، حسن بن سعید التوخی، عبداللہ بن سلیمان، کثیر بن سلیم، منصور بن زاذان، ابن سیرین اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
''اللہ تعالیٰ نے کوئی صبح ایسی نہیں پیدا کی کہ کوئی مقرب فرشتہ یا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا نبی جانتا ہو کہ اس دن کے آخری حصے میں کیا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس میں ہر زمین پر چلنے والے جاندار کی غذا تقسیم فرماتے ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی زمین کے آخری کنارے سے آتا ہے اور شیطان اس کے دو کندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اسے کہتا ہے حق معاملے میں جھوٹ بول، چنانچہ لوگوں میں سے بعض اپنا رزق جھوٹ اور گناہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اور ایسے لوگ سراسر نقصان میں ہیں اور بعض لوگ اپنا رزق نیکی اور خوف خدا سے حاصل کرتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کا پختہ ارادہ کیا ہوا ہے [2]۔
یہ حدیث منصور رحمہ اللہ عن ابن سیرین رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے صرف منصور ہی نے اسے روایت کیا ہے۔
۳۲۰۸- علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، سعید بن ادریس، ہشیم، منصور، قتادہ، انس بن مالکؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:
ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کے لئے گئے۔ یہ حدیث قتادہ کے طریق سے صحیح اور مشہور ہے جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہشیم متفرد ہیں۔

۳۲۰۹- **صدرۃ المنتہیٰ کی نہروں کا بیان**...... سعد بن محمد بن ابراہیم الناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، مسلم بن سعید، منصور بن زاذان، قتادہ اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔
''سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے سے چار نہریں نکلتی ہیں دو باطنی اور دو ظاہری اور میں نے ہاتھی کے کانوں جیسے درخت کے پتے دیکھے اور اس کا پھل مقام ہجر کے مشکوں جیسا تھا۔
قتادہ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے، جبکہ منصور کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے ابن ابی شیبہ عن منصور کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔
۳۲۱۰- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن واسطی، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، معاویہ بن قرہ اور حضرت معقل بن یسار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے:
رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں نے ایک اعلیٰ نسب والی، دین دار اور صاحب منصب

---

[1] تاريخ بغداد ۹/۱۹۵. ومجمع الزوائد ۱۰/۴۳. والعلل المتناهية ۱/۳۰۰. والمطالب العالية ۴۲۳۲. وكنز العمال ۳۴۰۰۴، ۳۸۰۳۱.

[2] مجمع الزوائد ۴/۷۲. والترغيب والترهيب ۲/۵۴۷.

عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہے، مگر وہ بانجھ ہے آپ نے اسے منع فرمایا، وہ آدمی آپ کے پاس دوسری مرتبہ آیا تو آپ نے اسے دوسری مرتبہ بھی منع کر دیا اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔[1]

یہ حدیث منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم متفرد ہیں۔

۳۲۱۱۔ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مستلم بن سعید ثقفی، منصور بن زاذان، قرہ بن معقل بن یسارؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''فتنے کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے''۔[2]

یہ حدیث بھی منصور کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مستلم متفرد ہیں۔

۳۲۱۲۔اسلام کی پانچ بنیادی باتیں...... ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوشیبہ، مسلم بن سعید، منصور، حارث عکلی اور حضرت ابووائلؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا، آپ حج تو کرتے ہیں لیکن جہاد نہیں کرتے تو آپ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔[3]

سرور بن مغیرہ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۰۸) بدیل بن میسرہ رحمہ اللہ[4]

اور اس کتاب میں مذکور اہل اللہ میں سے ایک ہستی بدیل بن میسرہ عقیلی ہیں۔ آپ انتہائی مخلص، عبادت میں سخت محنت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔

۳۲۱۳۔ابوبکر بن خلاد، حسن بن علی، برقعیدی، سلمہ بن شبیب، فریابی اور سری بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بدیل عقیلی نے ارشاد فرمایا:

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۰۵۰. وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۱. وسنن ابن ماجة ۱۸۴۶. والمستدرک ۱۶۲/۲. وصحیح ابن حبان ۱۲۲۸، ۱۲۲۹. (موارد) ومشکاة المصابیح ۳۰۹۱. وتلخیص الحبیر ۱۱۶/۳. وکشف الخفا ۳۶۲/۱، ۳۸۰. والترغیب والترهیب ۴۶/۳. واتحاف السادة المتقین ۲۸۶/۵.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۳۰. وسنن الترمذی ۲۲۰۱. وسنن ابن ماجة ۳۹۸۵. ومشکاة المصابیح ۱۸/۱۳. ۱۹. وفتح الباری ۱۸/۱۳. ومسند الامام أحمد ۲۷/۵.

۳۔ صحیح البخاری ۹/۱. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، ۲۱. وسنن الترمذی ۲۶۰۹. ومسند الامام أحمد ۲۶/۲، ۹۳، ۱۲۰، ۳۶۳/۴، ۳۶۴. والسنن الکبری للبیهقی ۳۵۸/۱، ۸۱/۴، ۱۹۹. وفتح الباری ۴۹/۱.

۴۔ طبقات ابن سعد ۴۹/۷. والتاریخ الکبیر ۱۲۲/۱/۲. والجرح ۴۲۸/۱/۲. والجمع ۶۳/۱. والکاشف ۱۵۰/۱. ۱۵۱. وتاریخ الکبیر ۱۲۲/۱/۲. وتهذیب الکمال ۶۴۸. (۳۱/۴) وتهذیب التهذیب ۴۲۴/۱.

جو شخص اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف پوری توجہ فرماتے ہیں اور بندوں کے دلوں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور جو شخص غیر اللہ کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ بھی ہٹا دیتے ہیں اور اپنے بندوں کے دلوں کو بھی اس سے موڑ دیتے ہیں۔

۳۲۱۴- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے احمد بن محمد بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، مسمع، ولید بن ہشام اور بدیل عقیلی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

روزہ عبادت گزاروں کے لئے قید خانہ ہے۔

۳۲۱۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار اور مہدی بن میمون کے اسنادی حوالے سے بقول ہے کہ:

جس رات بدیل عقیلی کا انتقال ہوا، انہوں نے خواب میں دیکھا، ایک کہنے والا کہہ رہا ہے سن لو! بدیل جنت کے مکینوں میں سے ہو گیا

بدیل رحمہ اللہ کی مسانید

بدیل بن میسرہ عقیلی رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں اس کے علاوہ ابوالجوزاء اور عبداللہ بن شقیق سے بھی آپ کا سماع ثابت ہے۔

۳۲۱۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبدالرحمن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی اور حضرت انس بن مالکؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ اپنے بھی ہیں" اس پر آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اہل قرآن اللہ کے اپنے اور خاص لوگ ہیں"[1]

۳۲۱۷- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عبدالرحمن بن بدیل عقیلی، بدیل بن میسرہ عقیلی، ابوالجوزاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ

"رسول اللہ ﷺ نماز کی ابتداء تکبیر سے اور قراءۃ کی ابتداء "الحمد للہ رب العالمین" سے کیا کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ تو زیادہ بلند کرتے اور نہ زیادہ پست، بلکہ درمیان میں ہوتا۔"

۳۲۱۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، ھارون اعور، بدیل عقیلی، عبداللہ بن شقیق اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے

"فروح وریحان" کی قراءت کی۔

(۲۰۹) طلق بن حبیب[2]

اور ان عظیم انسانوں میں سے اپنے وعدے کی پاسداری کرنے والے، شریف عبادت گزار اور عقل مند طلق بن حبیب بھی ہیں۔

۳۲۱۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر اور عوف کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن

---

[1] سنن ابن ماجة ۲۱۵. ومسند الامام أحمد ۱۲۷/۳، ۱۲۸، ۲۴۲. وسنن الدارمی ۴۳۳/۲. والمستدرک ۵۵۶/۱. والمطالب العالیة ۳۵۰۰. والترغیب والترهیب ۳۵۴/۲. وکشف الخفا ۲۹۳/۱. وتاریخ بغداد ۳۱۱/۲. ومیزان الاعتدال ۷۸۵۷. واللسان ۸۴۲/۵.

[2] طبقات ابن سعد ۲۲۷/۷. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۳۱۳۸، والجرح ۴/ت ۲۱۵۷. والجمع ۲۳۵/۱. وسیر النبلاء ۶۰۱/۴. والکاشف ۲/ت ۲۵۰۶. والمیزان ۲/ت ۴۰۲۴. والتقریب ۳۸۰/۱. وتهذیب التهذیب ۳۱/۵. والخلاصة ۲/ت ۳۲۰۸.

حبیب اپنی دعا میں کہا کرتے تھے:

''اے اللہ میں آپ سے ڈرنے والوں کے علم کا، آپ کے بارے میں علم رکھنے والوں کے خوف کا، آپ پر بھروسہ کرنے والوں کے یقین کا، آپ پر ایمان رکھنے والوں کے توکل کا، آپ کے سامنے تواضع کرنے والوں کے رجوع کا اور آپ کی طرف رجوع کرنے والوں کی تواضع کا اور صبر کرنے والوں کے شکر کا اور شکر کرنے والوں کے اجر کا اور آپ کے محبوب اور نوازے ہوئے لوگوں کی نجات کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔''

۳۲۲۰- ابوبکر آجری، عمر بن ایوب سقطی، ابو ہمام، قبیصہ، سفیان اور عاصم احول کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بکر بن ایوب کی طلق بن حبیب سے ملاقات ہوئی تو بکر نے ان سے درخواست کی کہ تقویٰ کے بارے میں جو کچھ آپ کو یاد ہے اس میں سے تھوڑا بہت ہمیں بھی بتلا دیجئے، یہ سن کر طلق بن حبیب نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام اللہ تعالیٰ کے نور کی ھدایت میں کرو، اللہ تعالیٰ سے اچھے بدلے کی امید رکھو اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے نور کی ھدایت کے مطابق گناہوں کو چھوڑ دینے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کا نام ہے۔

۳۲۲۱- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر اور ابن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو نجیح کے بیٹے کا بیان ہے:

ہمارے شہر میں طلق بن حبیب سے زیادہ اچھی طرح نماز کا اہتمام کرنے والا کوئی نہیں۔

۳۲۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی اور سفیان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبدالکریم نے بیان کیا:

طلق بن حبیب جب قراۃ کی ابتداء کرتے تو آپ سورۂ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں مزید قیام کروں لیکن میری کمر میں درد شروع ہو گیا ہے۔

۳۲۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، سفیان اور عبدالکریم بن امیہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت سب سے زیادہ حسین آواز اس شخص کی ہے کہ جسے قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر آپ یہ اندازہ لگالیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے۔ عبدالکریم کا بیان ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت طلق کی یہی حالت ہوتی تھی اور طلق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، میری خواہش ہے کہ میں اس وقت تک نماز میں کھڑا رہوں جب تک میری کمر میں درد نہ ہو جائے، چنانچہ آپ سورۂ بقرہ سے نماز کی ابتداء کرتے اور سورۂ عنکبوت تک پہنچنے سے پہلے رکوع نہیں کرتے تھے۔

۳۲۲۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، عبدالحمید بن عبداللہ بن مسلم بن یسار اور کلثوم بن جبر کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بصرہ میں تمنا کرنے والے ''طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی عبادت اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی بردباری کی تمنا کیا کرتے تھے''۔

۳۲۲۵- محمد بن علی بن عاصم، حسین بن محمد مودود، ابراہیم بن سعید، روح اور ابن عوف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

طلق بن حبیب رحمہ اللہ اپنے وعظ میں کہا کرتے تھے: اے ابن آدم، دنیا تیرا گھر نہیں ہے اور تو اس میں سے کچھ جمع نہیں کر سکے گا، لہٰذا اے ابن آدم تو معمولی بات کے معاملے میں اللہ سے ڈر کیونکہ تو آخرت میں اس کا سامنا کرے گا۔

۳۲۲۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، معمر اور سعد بن ابراہیم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب یہ لوگ طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے ملتے تو ان کی جدائی سے پہلے پہلے طلق بن حبیب رحمہ اللہ یہ دعا ضرور پڑھتے:

''اے اللہ آپ مؤمنین کے لئے ھدایت کے معاملے کو پختہ کر دیجئے تاکہ آپ اس کے ذریعے اپنے دوستوں کو عزت دیں اور

اپنے دشمنوں کو ذلیل کریں اور آپ کے دوست اس کی وجہ سے آپ کی اطاعت میں مشغول ہو جائیں اور آپ کے غصے سے بہت دور ہو جائیں"

سعد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے حقوق اتنے زیادہ ہیں کہ بندہ ان کی ادائیگی نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں انسان کے شمار سے باہر ہیں، لیکن صبح شام اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کیا کرو۔

۳۲۲۷- ابومحمد بن حیان، علی بن جبلہ، محمد بن عبدالعزیز، عبدالعزیز، میسب اور یزید بن ابی زیاد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ان سے بیان کیا:

انجیل میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا ہوا ہے اے ابن آدم، غصے کے وقت مجھے یاد کیا کرو، میں بھی غصہ کے وقت تمہیں یاد کیا کروں گا اور میں جن لوگوں کو بے برکتی کی بناء پر گھٹا گھٹا کر کم کرتا ہوں تمہیں ان سے علیحدہ رکھوں گا اور جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرو، کیونکہ تمہارا ایک ایسا مددگار موجود ہے، جو تمہارے اپنی ذات کے لئے مددگار بننے سے بہت بہتر ہے۔

۳۲۲۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن ادم، ابوبکر نہشلی اور حبیب بن ابی ثابت کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ طلق ابن حبیب نے بیان فرمایا:

بندہ مؤمن کا انتقال دو نیکیوں کے درمیان میں ہوتا ہے ان میں ایک کو وہ ادا کر چکا ہوتا ہے اور ایک کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ کی مراد ان دو نیکیوں سے نماز تھی۔

طلق بن حبیب رحمہ اللہ کی مسانید...... طلق بن حبیب رحمہ اللہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے بشیر بن کعب اور دوسرے کبار تابعین سے آپ نے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۲۹- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمود بن غیلان، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، حمید، طلق بن حبیب اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے:

"چار چیزیں جس شخص کو دیدی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں دیدی گئیں، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اس کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال میں کسی خیانت کا ارتکاب نہ کرے"[1]

یہ حدیث طلق بن حبیب رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو مرفوعاً اور متصلاً صرف مؤمل نے ہی حماد سے روایت کیا ہے۔

۳۲۳۰- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل اور سعید بن مہلب کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طلق بن حبیب کا بیان ہے:

میں اہل جہنم کے بارے میں شفاعت کا انکار کرنے والے لوگوں میں سخت ترین موقف رکھنے والا آدمی تھا، یہاں تک کہ میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے وہ آیتیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے جہنم سے نہ نکالے جانے کا تذکرہ کیا ہے پڑھنی شروع کیں اور جتنی آیتیں پڑھنے کی میرے اندر طاقت تھی وہ میں نے پڑھ کر انہیں سنا دیں، ان آیتوں کو سن کر حضرت جابرؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے طلق! کیا تم اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ قرآن وسنت سے واقفیت رکھنے والا سمجھتے ہو، میں نے

---

[1] الجامع الكبير للسيوطي ٢/٢٨.

کہا نہیں اور پھر میں نے آپ کے سامنے سر جھکا لیا، تو حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا جو آیتیں تم نے میرے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا مصداق تو کفار اور مشرکین ہیں اور جن لوگوں کی بارے میں شفاعت قبول کی جائے گی وہ ایسے مؤمنین ہوں گے جن سے دنیا میں کچھ گناہ سرزد ہوئے ہوں گے چنانچہ انہیں ان گناہوں کے بدلے میں عذاب دیا جائے گا اور پھر انہیں جہنم سے نکالا جائے گا۔ طلق بن حبیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ پھر حضرت جابرؓ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

(اہل جہنم میں سے گناہ گار مؤمنوں کو) آگ میں داخل ہونے کے بعد آگ سے نکالا جائے گا۔

اس کے بعد حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا: جو آیتیں تم نے میرے سامنے پڑھیں ہم بھی انہیں پڑھتے ہیں یعنی ہم ان سے غافل نہیں ہیں۔

اس حدیث کو علی بن جعد نے قاسم بن فضل عن طلق بن حبیب کے طریق سے سعید بن مہلب کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۳۲۳۱- ابوبکر بن محمد بن عبداللہ القاری، عبید اللہ بن حسن، مسدد، ابوعوانہ، ابوبشر، طلق بن حبیب، بشیر بن کعب عدوی اور ابوذر غفاریؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''آپ ﷺ نے (حضرت ابوذرؓ کو خطاب کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف تمہاری راہنمائی نہیں کروں؟

انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ''[۱]

(۲۱۰) یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ[۲]

اور دین کے محافظوں میں سے ایک باخبر راوی، صاحب فکر اور صاحب بصیرت مؤمن ابونصر یحیٰ بن ابی کثیر بھی ہیں، آپ جادۂ مستقیم پر گامزن، پرہیز گار دور اندیش اور فقہی مسائل میں اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والے انسان تھے۔

۳۲۳۲- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ سلیمان بن احمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں انہوں نے معاذ بن مثنیٰ اور مسدد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن یحیٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

علم جسمانی راحت و آرام کے ساتھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

۳۲۳۳- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی آبار اور مسدد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن یحیٰ بن ابی کثیر اپنے والد کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

علم کی میراث سونے کی میراث سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر درست اور پختہ یقین موتیوں سے بہتر ہے۔

۱۔ سنن ابن ماجة ۳۸۲۴، ۳۸۲۵. ومسند الامام أحمد ۲/۲۶۹، ۵۲۰، ۵۲۵، ۵۳۵، ۴/۴۰۰، ۴۰۲، ۵/ ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۷، ۱۷۹. والمعجم الكبير للطبراني ۵/۲۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۹۸، واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۰۲، والترغيب والترهيب ۲/۴۴۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/۵۵۵. والتاريخ الكبير ۸/۳۰۸۷. والجرح ۹/ت۵۹۹. والجمع ۲/۵۶۲. وسير النبلاء ۶/ ۲۷. وتذكرة الحفاظ ۱/۱۲۸. والميزان ۴/ت۹۶۰۷ وتهذيب الكمال ۶۹۰۷، (۳۱/۵۰۴) وتهذيب التهذيب ۱۱/۲۶۸

۳۲۳۴-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحق فزاری اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر اور قتادہ فرمایا کرتے تھے:

ان کے نزدیک خواہشات نفسانی سے زیادہ خوفناک چیز اس امت کے حق میں کوئی نہیں۔

۳۲۳۵-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن حسن، اسحق بن وہب علاف، امام حفص بن عمر اور عامر بن یساف کے سلسلۂ سند سے روایت کیا ہے کہ:

یحییٰ بن کثیر عمدہ لباس پہننے والے اور وجیہ صورت انسان تھے، آپ نے انتقال کے وقت صرف تینتیس درہم چھوڑے جس سے آپ کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا۔

۳۲۳۶-احمد بن اسحق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسین بن ابی کبشہ، محمد بن بکر اور حمید کندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ارشاد فرمایا:

قرآن کریم اور علم فقہ کی تعلیم میں مشغول رہنا نفلی نماز میں مشغول رہنے کے برابر ہے۔

۳۲۳۷-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی اور اوزاعی کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا، اگر اس کی نماز ٹھیک رہی تو اس کے تمام اعمال ٹھیک ہوں گے اور اگر اس کی نماز میں کوئی کوتاہی نکلی تو اس کے بقیہ اعمال میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی کوتاہی نکلے گی۔

۳۲۳۸-احمد بن اسحق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن خالد، ولید بن مسلم اور ابوعمر واوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

عالم وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

۳۲۳۹-احمد بن اسحق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

میں نے جب بھی دو عالموں سے ملاقات کی تو ان میں سے زیادہ توسع رکھنے والے عالم کو زیادہ فقیہ اور سمجھدار پایا۔

۳۲۴۰-احمد بن اسحق، عبداللہ، عمرو بن عثمان اور محمود بن خالد، ولید اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے بیان فرمایا:

علماء نمک کے مثل ہیں جو ہر چیز کی صحت اور درستگی کا باعث بنتا ہے لیکن جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو اس کو کوئی چیز درست نہیں کر سکتی اور اسے پاؤں کے نیچے روندنا اور پھینک دینا ہی مناسب ہوتا ہے۔

۳۲۴۱-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن کثیر کا یہ ارشاد منقول ہے:

جس شخص میں چھ صفات پائی جائیں گی تو اس کا ایمان مکمل ہوگا، اللہ کے دشمنوں سے تلوار کے ذریعے جہاد، گرمی کے موسم میں روزے رکھنا، سردیوں کے دنوں میں اچھی طرح وضو کرنا، بارش والے دن میں جلدی نماز پڑھنا، حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑے کو ترک کرنا اور مصیبت کے وقت صبر کرنا۔

۳۲۴۲-محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ

نے ارشاد فرمایا:

لوگ کہتے ہیں فلاں شخص عبادت گزار ہے، حالانکہ عبادت گزار تو صرف پرہیزگار آدمی ہے۔

۳۲۴۳-محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ میں آپ کو گزرے ہوئے دنوں میں سب سے پہلے سے لے کر آج تک اختیار کرتا ہوں۔

منصور بن محمد بن حسن حذاء، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید اور ابو عمرو کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

جس شخص کی گفتگو درست ہوئی تو میں نے اس کے اثر اس کے تمام اعمال میں دیکھا اور جس شخص کی گفتگو میں بگاڑ پیدا ہوتو میں نے اس کا اثر اس کے تمام اعمال میں ضرور دیکھا۔

۳۲۴۴-عمر بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بغوی، سریج بن یونس اور ولید کے حوالے سے مروی ہے کہ آدمی کا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا اور اپنے گناہوں کو بھول جانا بڑا سخت دھوکہ ہے۔

۳۲۴۵-محمد بن معمر، عبداللہ بن حسن، یحییٰ بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

سب سے افضل عمل پرہیزگاری ہے اور سب سے افضل عبادت تواضع ہے۔

۳۲۴۶-محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یزید بن خالد، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک شخص نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

یہ سن کر آپ نے جواب دیا یہ بات میں نے پہلے ہی اپنے دل میں پہچان لی تھی۔

۳۲۴۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یحییٰ سے ایک آدمی نے کہا: جب تو راستہ میں کسی اہل بدعت سے ملے تو دوسرا راستہ اختیار کرلے۔

۳۲۴۸-محمد بن احمد بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد (فی روضۃ یحبرون) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد سماع ہے۔

۳۲۴۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد ولید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول (فی روضۃ یحبرون) (روم ۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا اس سے مراد سماع ہے۔ جب اہل جنت سماع شروع کریں گے تو جنت میں موجود ہر درخت سے پھول نکل آئیں گے۔

۳۲۵۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابو عمرو اوزاعی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ رمضان کی آمد کے موقع پر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے رمضان کے لئے سلامت رکھئے اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھئے اور مجھے قبولیت کے ساتھ سلامت رکھئے۔

۳۲۵۱-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید اور ان کے والد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی نے بیان کیا میں نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

آدمی حلال اور پاکیزہ اشیاء سے روزہ تو رکھتا ہے اور حرام اور گندی چیز یعنی اپنے بھائی کے گوشت سے افطار کرتا ہے اور آپ نے

مزید فرمایا: تمہیں کسی شخص کی بردباری اس وقت تک تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ تم غصے کے وقت اس کے مشاہدہ نہ کرلو اور کسی شخص کی امانت تعجب میں نہ ڈالے جب تک کہ [illegible] کے اندر مال حاصل کرنے کا لالچ نہ ہو، کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس پہلو پر گرے گا۔

۳۲۵۲- برکت ختم کرنے والی اشیاء...... احمد، عبداللہ، محمود بن خالد اور ولید کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوعمرو اوزاعی رحمہ اللہ نے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

تین چیزیں جس گھر میں ہوں گی اس سے برکت اٹھ جائے گی اور وہ تین چیزیں فضول خرچی، زنا کاری اور خیانت ہیں۔

۳۲۵۳- محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

اگر اس امت سے قیامت کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا تو ایک گروہ کے دیکھتے دیکھتے ہی دوسرے گروہ کو زمین میں دھنسا دیا جاتا۔

۳۲۵۴- محمد بن عمر بن سلم، احمد بن خالد بن غزوان، محرز بن عون اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم اچھے اخلاق کی ابتداء اپنے گھر والوں سے کیجئے کیونکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ تمہارا میل جول ان کے مقابلے میں ہوتا ہے۔

۳۲۵۵- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد اور اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

فرشتہ آدمی کا عمل لے کر خوشی خوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارے میں حکم دیتے ہیں اسے سجین میں ڈال دو، مجھے ایسے عمل کی ضرورت نہیں۔

۳۲۵۶- جنت کو مزین کیا جاتا ہے...... احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم اور ابوعمرو کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے بیان کیا:

دو وقت ایسے ہیں جن میں جنت کو مزین کیا جاتا ہے اور حور عین کا بناؤ سنگھار کیا جاتا ہے۔ ایک نماز کا وقت اور دوسرا قتال کا وقت اور جب ان دو موقعوں سے کوئی آدمی واپس آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت کا سوال کرتا ہے اور نہ ہی حور عین کا تو جنت کی حوریں اسے مخاطب کر کے کہتی ہیں: تیرا برا ہو کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے نہ تو جنت مانگی اور نہ ہی ہمیں مانگا اور جہاد کے موقع پر مجاہد کی ہونے والی بیوی اسے خطاب کر کے کہتی ہے آگے بڑھتے رہو اور مجھے میری سہیلیوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔

۳۲۵۷- احمد بن علی مرھبی جعفر بن محمد بن عبید، احمد بن حازم، ہشیم بن عبداللہ اور عامر بن یساف کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نیت کرنا سیکھو کیونکہ نیت عمل سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔

۳۲۵۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن یحییٰ، عباس بن عبدالعظیم، نضر بن محمد اور عکرمہ بن عمار کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

چغل خور اور لگائی بجھائی کرنے والا ایک گھڑی میں جتنا فساد برپا کرتا ہے جادوگر ایک مہینے میں بھی اتنا فساد برپا نہیں کرسکتا۔

۳۲۵۹-حضرت سلیمان کے نصائح.....سلیمان بن احمد،احمد بن عبدالوھاب بن نجدہ،ابوالمغیرہ عبدالقدوس بن حجاج خولانی اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا،اے میرے پیارے بیٹے!چغلی سے بچو،کیونکہ یہ تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ظالم و جابر بادشاہ کے غصے سے بچو،کیونکہ وہ ملک الموت کی مانند ہے اور جھگڑے سے بچو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے اور یہ دو بھائیوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکا دیتا ہے۔اے میرے پیارے بیٹے!بنی آدم کے گناہ ان کا فخر کرنا ہے اور زنا کاری تمام گناہوں سے زیادہ سخت ہے۔

اے میرے پیارے بیٹے!خواب بہت ہی کم سچے ثابت ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر جھوٹے ہوتے ہیں،لہذا ان کی وجہ سے غمگین نہیں ہونا،کتاب اللہ کو لازم پکڑنا اور بدفالی سے بچتے رہنا۔اے میرے پیارے بیٹے!غصے کی کثرت سے بچنا،کیونکہ غصے کی کثرت بردبار آدمی کے دل کو ناراض کر دیتی ہے۔

۳۲۶۰-سلیمان بن احمد،احمد بن عبدالوھاب،ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا:اے میرے پیارے بیٹے!اگر تم اپنے دشمن کو غم و غصے میں مبتلا کرنا چاہتے ہو تو اپنی بیوی اور بیٹے سے لاٹھی دور نہ رکھو۔

۳۲۶۱-سلیمان بن احمد،احمد بن عبدالوھاب،ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ نے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

اے میرے بیٹے!اپنی بیوی کے معاملے میں حد سے زیادہ غیرت کا مظاہرہ نہ کرنا جب تک کہ تم اس سے کسی گناہ کو صادر ہوتا ہوا نہ دیکھ لو،کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہاری وجہ سے کسی گناہ سے بری ہونے کے باوجود بھی اس سے دفاع کرنے کی کوشش کرے گی۔

۳۲۶۲-سلیمان بن احمد،احمد بن عبدالوھاب،ابوالمغیرہ اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ ابن ابی کثیر رحمہ اللہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

مالداری کے بعد تنگدستی اور فقر و فاقے کے ساتھ گناہ بہت ہی بری چیزیں ہیں اور ان سے بھی زیادہ بری بات یہ ہے کہ کوئی شخص پہلے عبادت گزار ہو اور پھر عبادت کو ترک کر دے۔

۳۲۶۳-ابومحمد بن حیان،محمد بن عبداللہ رستہ،سلیمان بن داؤد منقری،نعمان بن عبدالسلام،مفضل بن یونس اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ مرنے سے پہلے کچھ روزے رکھ لیں اور بدترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے آؤ ہم مرنے سے پہلے کچھ کھا پی لیں۔

۳۲۶۴-احمد بن بندار عبداللہ بن ابی داؤد،علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ،عبداللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے!اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آجاتی ہے۔

۳۲۶۴-احمد بن بندار عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن مسلم اور حسن بن عرفہ، عبداللہ بن مبارک اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ کی خشیت کو لازم پکڑ و کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آجاتی ہے۔

۳۲۶۵-احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی کے اسنادی سلسلے سے روایت ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا بیان ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی برائی کرتا ہے تو وہ اپنے نفس کے ساتھ برائی کی ابتداء کرتا ہے۔

۳۲۶۶-احمد بن بندار، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن خشرم اور عبداللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، امام اوزاعی کے حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے میرے بیٹے! کسی بات کا قطعی فیصلہ کسی راہنما سے مشورے کے بغیر نہیں کرنا، کیونکہ جب تم یہ کام کرلو گے تو تمہیں اس کام پر غم نہیں ہوگا۔

۳۲۶۷-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم اور عمر بن عبدالواحد اور امام اوزاعی کے اسنادی حوالے سے یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! پہلے دوست کو لازم پکڑو کیونکہ دوسرا اس کے مساوی نہیں ہوسکتا ہے۔

۳۲۶۸-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید اور ابوعمر و اوزاعی کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے:

آپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ھلاک ہونے والے کی ہلاکت پر تعجب نہ کر کہ وہ کیسے ہلاک ہوا، بلکہ نجات پانے والے کی نجات پر تعجب کر کہ اس نے کیسے نجات پائی۔

اے میرے بیٹے! جسمانی صحت سے بڑھ کر کوئی مالداری اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

۳۲۶۹-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان حسن بن عرفہ عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا:

آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے رہنا تنگی کی زندگی ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کی مسانید..... آپ نے کئی صحابہؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، ان میں حضرت انس [illegible]، ابو کاملؓ، عبداللہ بن ابی اوفیؓ اور یوسف بن عبداللہ بن عبدالسلامؓ بھی شامل ہیں جبکہ اجلہ تابعین میں سے سعید بن المسیب، ابی سلمہ بن

عبدالرحمٰن، عروہ بن الزبیر، سالم بن عبداللہ، القاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابوقتادہ وغیرہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۳۲۷۰- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ محمد بن حسن بن کوثر، علی بن فضل، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ اور حضرت انسؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے پاس روزہ افطار کرتے تو آپ یہ دعا پڑھتے:

افطر عند کم الصائمون واکل طعامکم الابرار وتنزلت علیکم الملائکہ.

ترجمہ: روزے دار تمہارے پاس افطار کریں نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت لے کر نازل ہوں۔[1]

اس حدیث کو وکیع نے عن الثوری عن ہشام عن یحییٰ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس طریق کو روایت کرنے میں زہیر بن عباد متفرد ہیں۔ جبکہ مشہور طریق میں یہ حدیث وکیع عن ہشام کی سند سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کے واسطے کے بغیر آئی ہے اور امام اوزاعی نے بھی اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ طلحہ بن زید نے اس حدیث کو خلیل بن مرہ عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۲۷۱- محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر الضبی، وھب بن جریر، عیسیٰ بن میمون، یحییٰ بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

جس شخص نے غیر محسن کی طرف احسان کی نسبت کی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔

یہ حدیث یحییٰ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف وھب عن عیسیٰ بن میمون کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۲- جمعہ کی فضیلت...... سلیمان بن احمد، جریر بن عرفہ، یزید بن عبدربہ جرجانی، ولید، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر اور حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

میرے سامنے (ہفتے) کے تمام دن پیش کیے گئے ان میں جمعے کا دن بھی تھا جو چمکتا ہوا اور روشن تھا اور اس میں ایک سیاہ نکتہ بھی تھا میں نے اس نکتے کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا یہ وہ گھڑی ہے جس میں جمعے کی نماز قائم کی جاتی ہے۔''[2]

یہ حدیث یحییٰ عن اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اس حدیث کو مرفوعاً اور متصلاً صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ولید سے روایت کرنے میں یزید بھی متفرد ہیں۔

۳۲۷۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ۔ روح بن عبادہ ہشام بن ابی عبداللہ اور حسین بن ذکوان، یحییٰ ابن کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھا کرو۔ سوائے اس شخص کے جو اس دن میں روزہ رکھا کرتا تھا۔ اسے چاہیے کہ روزہ رکھے۔[3]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ابراہیم بن طہمان نے بھی حسین بن ذکوان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۸۵۴. وسنن ابن ماجة ۱۷۴۷. ومسند الامام احمد ۱۱۸/۳، ۲۰۱. والسنن الکبری للبیقهی ۲۳۹/۴. ۲۴۰. وصحیح ابن حبان ۱۳۵۳. والمصنف لعبد الرزاق ۷۹۰۷. والمطالب العالیة ۳۱۴۵. ونصب الرایة ۴۸۰/۲. وأمالی الشجری ۴۳/۱. ۲۸۹. ۱۲۲/۲. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۰۰/۳. وعمل الیوم واللیلة ۴۷۶.

۲۔ المصنف لعبد الرزاق ۵۵۵۹. ۵۵۶۰. ومجمع الزوائد ۱۶۴/۲. ۵۷۸. والاحادیث الصحیحة ۱۹۳۳.

۳۔ صحیح مسلم ۷۶۲. وسنن الترمذی ۶۸۷. ۷۳۸. وسنن ابن ماجة ۱۶۵۰. وسنن ابی داؤد ۲۳۳۵، ومسند الامام احمد ۲۳۴/۲. ۵۲۱. وسنن النسائی، کتاب الصیام باب ۳۰. وفتح الباری ۱۲۸/۴.

۴۲۷۴-اہل بدر وحدیبیہ کو آگ نہ چھوئے گی...... عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوحذیفہ، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حاطب بن بلعہ ؓ کا غلام نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگے: یارسول اللہ! حاطب جنت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ آپ غلاموں پر سختی کیا کرتے تھے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم نے جھوٹ بولا ہے'' جو شخص بھی غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں شریک ہوا ہے وہ انشاء اللہ آگ میں داخل نہیں ہوگا۔[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے لیث کے طریق سے، جبکہ یحییٰ کے طریق سے یہ حدیث عزیز ہے اور مصنف نے اسے صرف ابو حذیفہ کے طریق سے نقل کیا ہے جو تمام طریق میں سب سے زیادہ عالی ہے۔

۴۲۷۵-علی بن احمد بن ابوغسان، عبدالرحمٰن بن خلاد، سعدان بن زکریا دورقی، اسماعیل بن یحییٰ، سفیان بن ابی اسحٰق، حارث، علی، اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر، سعید بن المسیب کے سلسلۂ سند سے اور علی ابن جریج اور ابوالزبیر اور حضرت جابرؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے'' لا الٰہ الا اللہ'' کا اقرار کرنے والوں کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو اور ان کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو اور تقدیر کی اچھائی اور برائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاننا اور جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا اور اسے کسی ظالم کا ظلم اور منصف کا انصاف ختم نہیں کر سکے گا۔[2]

یہ حدیث سفیان ثوری، اوزاعی، وابن جریج کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن یحییٰ تیمی متفرد ہیں اور ان سے روایت کرنے میں سعدان بن زکریا متفرد ہیں۔

۴۲۷۶-کھانے کے آداب...... ابوبکر بن خلاد اور عیسیٰ بن محمد جریج، حارث بن ابی اسامہ، عبیداللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ بن اعین، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کھانا رکھ دیا جائے تو تم میں سے ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے اور برتن کے درمیان میں سے نہ کھائے کیونکہ باقی برتن میں برکت وہیں سے آتی ہے اور کوئی شخص بھی دسترخوان اٹھانے سے پہلے نہ اٹھے اور جب تک سب لوگ اپنے ہاتھ کھانے سے نہ روک دیں اس وقت تک سیر ہونے کے باوجود بھی اپنا ہاتھ نہ روکے کیونکہ ایسا کرنا اس کے ساتھی کو شرمندہ کردے گا اور وہ بھی کھانے سے اپنا ہاتھ روک دے گا۔ حالانکہ ہوسکتا ہے کہ اسے ابھی کھانے کی حاجت ہو اور اپنے ساتھیوں کے سامنے سے کھانا نہ کھائے۔[3]

یہ حدیث یحییٰ ابن کثیر رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عبدالاعلیٰ بن اعین اور عبیداللہ بن موسیٰ متفرد ہیں جبکہ عبداللہ بن موسیٰ سے اس حدیث کو بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے جن میں ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ابن کرامہ رحمہ اللہ اور یوسف القطان رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۳۶. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۴۹. وسنن الترمذی ۳۸۶۴. وفتح الباری ۷/ ۳۴۳. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۷۹.

۲۔ مجمع الزوائد ۱/ ۱۰۶.

۳۔ سنن ابن ماجة ۳۲۷۳. وكنز العمال ۴۰۷۵۱.

۴۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۰۹. وسنن الترمذی ۲۳۰۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۷۰. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۴۴. والسنن الكبرى للبیهقی ۳/ ۳۷۰. والمستدرک ۴/ ۳۰۶. وفتح الباری ۱۱/ ۲۲۹.

۳۲۷۷-دو عظیم نعمتیں...... عمر بن محمد سری اور محمد بن حمید، ابو القاسم الجصاص، سعید بن عیسیٰ الکریزی، عبداللہ بن ادریس، ہشام دستوائی، یحیٰ بن ابی کثیر، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی واسطے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

دو نعمتوں کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوتے ہیں (اور وہ دو نعمتیں) صحت اور فراغت (کی نعمتیں ہیں)۔[1]

یہ حدیث یحیٰ عن عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۲۷۸-محمد بن حمید، عمر بن ایوب بن مالک السقطی، عبداللہ بن عبدالرحیم مروزی، ابراہیم بن اشعث، یحیٰ بن موسیٰ، عمر بن راشد، یحیٰ بن ابی کثیر، نافع اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کا کلام زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی لغزشیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور جس شخص کی لغزشیں زیادہ ہو جائیں تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اور جس شخص کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو آگ اس کی زیادہ حقدار ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔[1]

یہ حدیث مرفوعاً اور متصلاً یحیٰ عن نافع کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن عبدالرحیم مروزی کا لقب فنجا اور ابراہیم بن اشعث بخاری کا لقب لام ہے اور عمر بن راشد سے روایت کرنے میں عیسیٰ متفرد ہیں۔

۳۲۷۹- لعنت، جھوٹی قسم، کفر کی تہمت کا بیان...... فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن نصیر، ہشام، یحیٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ اور ثابت بن ضحاک انصاری کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آدمی پر اس چیز کی نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور کسی مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جس شخص نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا تو قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا اور جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائی، تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا اور جس شخص نے کسی مؤمن پر کفر کی تہمت لگائی تو گویا کہ اس نے اس کو قتل کر دیا۔[2]

اور یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور تابعین میں سے سلیمان تیمی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یحیٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے جبکہ غیر تابعین میں سے بہت سے علماء اور ائمہ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے جن میں امام اوزاعی، معمر بن راشد، معاویہ بن سلام، علی بن المبارک، ابان بن یزید عطار اور حرب بن شداد بھی شامل ہیں۔

۳۲۸۰-سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، اوزاعی، یحیٰ بن ابی کثیر حسن بصری اور حضرت انسؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جب کوئی مسلمان آدمی سات گز یا نو گز مکان بناتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا کہتا ہے اے تمام فاسقوں میں سب سے بڑے فاسق تو کہاں جا رہا ہے۔[3]

یہ حدیث اوزاعی عن یحیٰ عن حسن کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں ولید بن موسیٰ قرشی متفرد ہیں جو کہ

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۰۲. واتحاف السادة المتقین ۷/ ۴۵۵، ۴۹۶. وتخریج الاحیاء ۳/ ۱۰۷. وتاریخ ابن عساکر ۷/ ۵۲. والضعفاء للعقیلی ۳/ ۳۸۴. والفوائد المجموعة ۶۱. وتذکرة الموضوعات ۲۰۵. وکشف الخفا ۲/ ۳۷۹. والکامل لابن عدی ۵/ ۱۶۷۶. والعلل المتناهیة ۲/ ۲۱۶.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۴۷. وسنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور باب ۹، وسنن النسائی، کتاب الایمان والنذور باب ۳۱. ومسند الامام أحمد ۴/ ۳۳.

[3] الاحادیث الضعیفة ۱۷۴. وکشف الخفا ۲/ ۳۲۹. وتذکرة الموضوعات ۱۷۹. وکنز العمال ۴۱۵۵۳.

[4] طبقات ابن سعد ۷/ ۲۵۴. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۷۵۲. والجرح ۸/ت ۱۳۱۹. والجمع ۲/ ۵۲۶. وسیر النبلاء ۵/ ۳۵۲. والکاشف ۳/ت ۵۵۶۴. ومیزان الاعتدال ۴/ت ۸۵۸۷. والتقریب ۲/ ۲۵۴. والخلاصة ۳/ت ۷۰۲۸.

ایک ضعیف راوی ہیں اور ولید بن مسلم دمشقی کی طرح نہیں۔

۲۱۱۔ابو رجاء مطر الوراقؒ

اور عظیم لوگوں میں سے سراپا شفقت عالم اور کثرت سے راہِ خدا میں خرچ کرنے والے ابو رجاء مطر الوراق بھی ہیں۔

۳۲۸۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر بن رستہ، ابوداؤد اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے، عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے، وہ علم کے غلام تھے۔

۳۲۸۲-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب اور خلیل بن عمر بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے چچا ابو عیسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

میں نے فقہ اور زہد میں مطر وراق رحمہ اللہ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

۳۲۸۳-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ مطر وراق رحمہ اللہ پر رحم کرے میں اس کے لئے جنت کی قوی امید رکھتا ہوں۔

۳۲۸۴-ابو محمد بن حیان، ابن معدان، محمد بن زید اور عبدالجلیل بن حارث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شیبہ بنت اسود کا بیان ہے۔

میں نے مطر وراق رحمہ اللہ کو بیان کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۲۸۵-احمد بن محمد بن سنان، ابو العباس سراج، ابو ہمام السکونی، ضمرہ اور ابن شوذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اگر مؤمن کے خوف اور اس کی امید کو انتظار کے ترازو سے تولا جائے تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے زیادہ نہیں ہوگا۔

۳۲۸۶-ابوبکر آجری محمد بن حسین، احمد بن حسین حلوانی، حکم بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ اور عبداللہ بن شوذب کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مطر وراق رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر:۱۸)

کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا کوئی طالب علم ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔

۳۲۸۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ہانی مقدسی، ضمرہ اور ابن شوذب کے اسنادی حوالے سے مطر وراق کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

سنت کے مطابق کیا ہوا تھوڑا سا عمل بھی اس عمل سے کئی گنا بہتر ہے جو زیادہ ہو لیکن سنت کے مطابق نہ ہو اور جو شخص سنت کے مطابق کوئی عمل کریگا اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبول فرمائیں گے اور جو شخص کسی عمل میں بدعت کی راہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بدعت کو اسی کے حوالے کر دیں گے۔

مطر وراق کی مسانید...... آپ نے صحابہ میں سے حضرت انسؓ جبکہ تابعین میں سے حسن بصری رحمہ اللہ، ابن سیرین رحمہ اللہ، ابو رجاء عطاردی رحمہ اللہ، مطرق بن شخیر رحمہ اللہ، جابر بن زید رحمہ اللہ، ابو قلابہ رحمہ اللہ، عمرو بن دینار رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ، نافع رحمہ اللہ، حکم

رحمہ اللہ اور سعید بن
جبیر رحمہ اللہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔
۳۲۸۸-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان سے محمد بن احمد بن حسن نے بشیر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابو ھلال محمد بن سلیم، مطر وراق اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ:
"رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چاشت کے وقت جایا کرتے تھے"۔[1]
یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے لیکن مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں ابوھلال محمد بن سلیم متفرد ہیں اور مصنف رحمہ اللہ نے اسے اشیب کے طریق سے سب سے زیادہ عالی نقل کیا ہے۔
۳۲۸۹-احمد بن قاسم معدل اور حسن بن علان، عبداللہ بن سلیمان، مطہر بن حکم، علی بن حسین بن واقد، ابن واقد، مطر وراق اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تمہارے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا تم اسے بطور فدیہ دے کر اپنی جان چھڑاؤ گے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار جی ہاں، اسے کہا جائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے، تجھ سے تو اس سے بھی زیادہ ہلکی چیز مانگی گئی تھی لیکن تو نے اسے دینے سے انکار کیا۔[2]
یہ قتادہ اور ابوعمران کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے جبکہ مطر وراق کے طریق سے غریب ہے اور علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔
۳۲۹۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن عبدر بہ اھوازی، معمر بن سہل، یوسف بن عطیہ، مطر وراق اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کی محبت ڈال دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو فرشتوں کے دلوں میں بھی اس کا بغض ڈال دیتے ہیں اور پھر مؤمنین کے دلوں میں بھی ڈال دیتے ہیں۔[3]
یہ حدیث ابوصالح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ جبکہ مطر وراق عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف معمر عن یونس کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔
۳۲۹۱-عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا احمد بن عبیداللہ بن مرزوق، عفان اور ہمام کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مطر وراق رحمہ اللہ سے ہمام کی موجودگی میں پوچھا گیا کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنے کا مسلک کس سے اخذ کیا، انہوں نے جواب دیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے یہ مسلک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اخذ کیا۔
یہ حدیث حسن بصری رحمہ اللہ عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے جبکہ مطر کے طریق سے غریب ہے اور ان سے صرف ہمام نے اس حدیث کو روایت کیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو عفان رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/ ۲۳۹. والکامل لابن عدی ۶/ ۲۲۲۰. وكنز العمال ۱۸۳۴۵، ۱۸۶۸۵.
[2] صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۵۲. ومسند الامام أحمد ۳/ ۲۹۱.
[3] كنز العمال ۳۰۷۵۹.
[4] المعجم الكبير للطبراني ۷/ ۲۷۰. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۸۲. وكنز العمال

۳۲۹۲-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ الدمشقی، احمد بن محمد یحییٰ بن حمزہ ابوالجماہر محمد بن عثمان، سعید بن بشیر، مطر وراق، حسن بصری اور حضرت سمرہ بن جندبؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ سے مناجاۃ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِيْ اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا" ترجمہ: اے اللہ! ہماری سرزمین میں سکون اور زینت ودیعت فرمادیجئے''۔

نبی کریم ﷺ سے یہ الفاظ صرف حضرت سمرہؓ نے روایت کئے ہیں اور یہ حدیث مطر وراق رحمہ اللہ کی احادیث میں غریب ہے اور سعید بن بشیر کی وجہ سے اس میں غرابت آئی ہے۔

۳۲۹۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، سعید، مطر، محمد بن سیرین، ابوصالح ذکوان اور حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہیں بیع صرف سے منع کیا گیا اس حدیث کو ان تینوں صحابہؓ میں سے دو نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

مطر وراق کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں سعید بن ابی عروبہ متفرد ہیں اور مصنف نے اسے صرف عبدالوھاب بن عطاء کی واسطے سے عالی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۲۹۴-حافظ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشیر بن صالح، احمد بن مفضل، داؤد بن الزبرقان، مطر وراق، ایوب، محمد اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں جلدی کرنے سے منع فرمایا۔[1]

یہ حدیث محمد عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مطر وراق کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں داؤد بن الزبرقان متفرد ہیں۔

☆☆☆

[1] سنن أبی داؤد ۹۴۷. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۳۲. ۲۹۰. والسنن الکبری للبیھقی ۲/ ۲۸۷، والمستدرک ۱/ ۲۶۴.

(۲۱۲) اوس بن عبداللہ رحمہ اللہ[1]

اسلام کی حقانیت پر دلالت کرنے والی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء بھی ہیں، آپ خواہشات نفسانی کو دور پھینکنے والے، دین کے مسائل میں اپنی رائے کا اظہار کرنے سے کنارہ کش، لعنت ملامت اور برا بھلا کہنے سے کوسوں دور رہنے والے بزرگ تھے۔

۳۲۹۶-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عارم بن نعمان، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء کا بیان ہے:

مجھے بندروں اور خنزیروں کے پاس بیٹھنا کسی بدعتی شخص کے پاس بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۲۹۷-ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابوالربیع، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میرے گھر کا بندروں اور خنزیروں سے بھر جانا میرے نزدیک کسی بدعتی کا میرے پڑوس میں آجانے سے زیادہ پسندیدہ ہے بلاشک اہل بدعت اس آیت کا مصداق ہیں:

"ھاانتم اولاء تحبونھم ولایحبونکم وتؤمنون بالکتاب کلہ واذالقوکم قالوا امنا" (آل عمران:۱۱۹)

ترجمہ: تم وہ لوگ ہو جو انہیں پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتے ہیں اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

۳۲۹۸-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، علی بن مدینی، حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے کبھی کسی چیز پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ملعون چیز کھائی اور نہ ہی کسی کو کوئی تکلیف پہنچائی۔

۳۲۹۹-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد اور ابومحمد بن حیان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے ابراھیم بن محمد نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوراب سے یحیی بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے سلسلہ سند سے نقل کیا ہے کہ:

ابوالجوزاء نے کبھی کسی شئے پر لعنت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ایسی چیز تناول کی جس پر کسی نے لعنت کی ہو چنانچہ آپ اپنے خادم کو صرف اس بات پر دو یا تین درھم ہر مہینے دیا کرتے تھے کہ جب اسے تنور کی گرمی اور ہنڈیا کی تپش محسوس ہو تو وہ کھانے پر لعنت نہ کرے۔

۳۳۰۰-علی بن فضل، محمد بن ایوب سلیمان بن حرب، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی حوالے سے ابوالجوزاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں بارہ سال تک رہا اور قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں ہے کہ جس کے بارے میں نے ان سے سوال نہ کیا ہو اور میرا خادم میرا پیغام لیکر ام المومنین کے پاس صبح شام جایا کرتا تھا۔ چنانچہ میں نے کسی عالم سے کبھی یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہو کہ میں اسے نہیں معاف کروں گا سوائے اپنے ساتھ شرک کرنے کے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

---

[1] التاریخ الکبیر ۱/۲/۱۷. والجرح ۱/۱/۳۰۵. وسیر النبلاء ۴/۳۷۱. وتاریخ الاسلام ۳/۳۱۶. وتھذیب الکمال ۵۸۰. (۳/۳۹۲)

۳۳۰۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن سلیمان، محمد بن عبدالملک، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی اور عمرو بن مالک الکندی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء فرمایا کرتے تھے:

اگر تم میں سے فقیہ اور مالدار لوگ مل کر ایک فقیہ اور مالدار شخص کے پاس جائیں اور اس سے ایک لوٹا پانی مانگیں تو کیا وہ تمہیں پانی دیدے گا لوگوں نے جواب دیا، اے ابوالجوزاء ایک لوٹا پانی دینے سے کون انکار کرتا ہے۔

یہ سن کر ابوالجوزاء نے ارشاد فرمایا: جتنا یہ شخص پانی کے ایک لوٹے کے بارے میں سخی ہے اللہ تعالیٰ اپنی جنت کے بارے میں اسے کہیں زیادہ سخی ہے۔

۳۳۰۲ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث جوہری، مسلم بن ابراہیم اور سعید بن زید بن عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۳۳۰۳-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث جوہری، عفان حماد بن زید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو الجوزاء کا بیان ہے میں نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔

۳۳۰۴-مؤلف حلیہ بیان فرماتے ہیں محمد بن احمد نے اپنی کتاب سے محمد بن ایوب، حفص بن عمر النمری، حماد بن زید اور عمرو بن مالک الکندی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے:

ایک دن ہم ابوالجوزاء کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے یکا یک ایک آدمی گرا اور بے چین ہوگیا۔ یہ دیکھ کر ابوالجوزاء فوراً اٹھے اور اس کی طرف لپکے۔ اسی دوران آپ سے کسی نے کہا اے ابوالجوزاء اس شخص پر تو موت طاری ہوگئی ہے۔ آپ نے جواب دیا، ہاں میں اسے ان دستانوں سے دیکھ رہا تھا اور اگر وہ انسانوں میں سے ہوتی تو میں اسکے بارے میں حکم دیتا کہ اسے مسجد سے نکال دیا جائے۔

راوی کہتے ہیں یہ حالت دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں بھر آئیں اور ان کے جسم کپکپانے لگے۔

۳۳۰۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور عمرو بن مالک کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب تک آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ہے اس وقت شیطان اس کے دل کے ساتھ چمٹا ہوتا ہے۔ کیا تم لوگوں نے اپنی مجلسوں میں اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ بعض لوگ پورا دن گزرنے کے باوجود سوائے قسم کے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے ہیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوالجوازء کی جان ہے شیطان کو دل سے بھگانے والی چیز صرف لا الہ الا اللہ ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

واذا ذکرت ربک فی القران وحدہ ولوا علیٰ ادبارھم نفورا (اسراء: ۴۶)

ترجمہ: اور جب آپ قرآن کریم میں اپنے رب کا تنہا ذکر کرتے ہیں تو یہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دیتے ہیں۔

۳۳۰۶-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم ارشاد فرماتے ہیں مجھ سے عبدان بن احمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، عفان، سعید بن یزید اور عمرو بن مالک کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالجوزاء کا بیان: منافق آدمی کے لئے پتھروں کو ادھر سے ادھر منتقل کرنا قرآن کریم کی تلاوت سے آسان ہے۔

ابوالجوزاء کی مسانید...... آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور ایک جماعت سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

۴۳۰۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، ابوھلال راہبی، عقبہ، ابن ابی بیت الراسبی، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

جنتی آدمی وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی تعریف سن سن کر بھر دیا ہے اور جہنمی شخص وہ ہے جس نے اپنے کانوں کو لوگوں کی برائی سن سن کر بھر دیا ہے۔[۱]

یہ حدیث ابوالجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف مسلم نے ابوھلال سے مرفوعاً اور مسنداً روایت کیا ہے۔

۴۳۰۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عقبہ بن مکرم، سعید بن سفیان جحدری، حسن بن ابی جعفر، عقبہ ابن ابی بیت الراسبی، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔[۲]

یہ حدیث بھی ابوالجوزاء کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف سعید نے حسن سے موصولاً ذکر کیا ہے۔

۴۳۰۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، نوح بن قیس، عمرو بن مالک الکندی، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک حسین ترین عورت نماز پڑھا کرتی تھی چنانچہ بعض لوگ مردوں کی صفوں کے آخر میں کھڑے ہوتے تھے تاکہ اس کو دیکھ سکیں اور ان میں سے کچھ لوگ اسے اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھا کرتے تھے اور بعض اگلی صفوں میں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے تھے تاکہ اس پر ان کی نگاہ نہ پڑ سکے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،

"ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستاخرين" (الحجر: ۲۴)

یہ حدیث ابوالجوزاء عن ابن عباسؓ کے طریق سے غریب ہے اور صرف نوح بن قیس نے اسے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

۴۳۱۰- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب، یحییٰ بن عمرو بن مالک الکندی، عمرو بن مالک، ابوالجوزاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

بعض صحابہؓ نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا اور انہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ قبر ہے اچانک انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو سورۃ الملک کی تلاوت کر رہا تھا اور اس نے پوری سورۃ الملک کی تلاوت کی۔ پھر وہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ہم نے لاعلمی میں قبر پر اپنا خیمہ لگا دیا تو اچانک ایک آدمی نے سورۃ الملک کی تلاوت شروع کی اور اسے آخر تک پڑھا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ سورۃ الملک عذاب کو روکنے والی ہے، نجات دینے والی ہے اور عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔"[۳]

یہ حدیث بھی ابوالجوزاء رحمہ اللہ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف یحییٰ بن عمرو عن ابیہ کے طریق سے مرفوعاً

۱۔ سنن ابن ماجة ۴۲۲۴. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/۱۷۰. وكنز العمال ۳۰۷۴۰. والاحاديث الصحيحة ۱۷۴۰.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۱۲/۱۶۹. والدر المنثور ۵/۲۰۵، والاحاديث الضعيفة ۵۱۵.

۳۔ سنن الترمذی ۲۸۹۰. ومشكاة المصابيح ۲۱۵۴. والترغيب والترهيب ۲/۳۷۷. والدر المنثور ۶/۲۴۶. والاحاديث الصحيحة ۳/۱۳۱.

نقل کیا ہے۔

۳۳۱۱- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن منہال، ہمام، ابان بن ابو عیاش، اوس بن عبداللہ ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو آپ اللہ اکبر کہتے اور ہم بھی اللہ اکبر کہتے اور" سبحانک اللهم و بحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰه غیرک" پڑھتے اور آپ جب رکوع کرتے تو آپ فرماتے۔

"اللهم لک رکعت وبک امنت انت ربی . وعلیک توکلت"

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے رکوع کیا آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے پروردگار ہیں اور آپ ہی پر بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو اس کے بعد آپ یہ فرماتے۔

"اللهم ربنا لک الحمد ملء السمٰوات وملء الارض وملء مابینهما وملء ماشئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد."

ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب! آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کو بھرنے کے بقدر زمین اور آسمان کے درمیان کو بھرنے کے بقدر اور ان کے علاوہ جس چیز کو آپ چاہیں اسے بھرنے کے بقدر، اے تعریف اور بزرگی والی ذات۔

اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اللهم لک سجدت وبک امنت وانت ربی علیک توکلت"

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے سجدہ کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا آپ میرے رب ہیں اور میں نے آپ پر ہی بھروسہ کیا۔

اور جب آپ ﷺ قعدے میں بیٹھتے تو تشہد پڑھتے اور اس کے بعد ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ثناء کرتے،

"اشهد ان وعدک حق، وان لقاءک حق، واشهد ان الجنة حق واشهد ان الساعة اتیة لاریب فیها وان اللہ یبعث من فی القبور . ان اللہ لایخلف المیعاد"

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے اور آپ سے ملاقات حق ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جنت (کا وجود) حق ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے ہی والی ہے اور جو لوگ قبروں میں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں (زندہ کر کے) اٹھائیں گے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے ہیں۔

یہ حدیث ابوالجوزاء عن عائشہؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور سعید بن ابی عروبہ، اسرائیل اور ابان نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۳۱۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی، بدیل، ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ ﷺ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے، تو اس وقت تک سجدہ میں نہیں جاتے جب تک کہ بالکل سیدھے کھڑے ہو

جائیں اور جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو دوبارہ سجدہ اس وقت تک نہیں کرتے جب تک کہ بالکل سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں اور آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے تھے اور آپ ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھا کرتے تھے۔

اور آپ شیطان کی طرح ایڑھیاں اٹھا کر پنجوں کے بل بیٹھنے، درندوں اور کتوں کی طرح بازوؤں کو بچھا کر سجدہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے اور آپ اپنی نماز کو سلام سے ختم کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو یزید بن ہارون، یزید بن زریع اور عیسیٰ بن یونس نے حسین معلم، عن بدیل عن ابی الجوزاء کے سلسلۂ سند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، سعید بن ابی عروبہ، بدیل، ابوالجوزاء اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ سے نماز کی ابتداء اور "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأۃ کی ابتداء کیا کرتے تھے۔ اور آپ سلام سے نماز کو ختم کیا کرتے تھے۔[۱]

یہ حدیث ابوالجوزاء کی احادیث میں سے صحیح اور ثابت ہے اور اسکا یہ طریق سب سے عالی ہے۔

(۲۱۲) یزید بن حمید الضبعی[۲]

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں ایک ہستی ابوالتیاح یزید بن حمید ضبعی کی بھی ہے۔ آپ کثرت سے عبادت کرنے والے اسفار کی کثرت کرنے والے اور ذکر و استغفار میں کثرت کے ساتھ مشغول ہونے والے بزرگ تھے۔

۳۳۱۴-احمد بن جعفر بن حمدان عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب اور جعفر بن سلیمان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابو التیاح کا بیان ہے،

ایک آدمی بیس سال تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں کو اس کا علم نہیں ہوا۔

۳۳۱۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، سیار اور جعفر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوالتیاح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنے والد اور اپنے محلے کے بزرگوں کو دیکھا جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا تو عمدہ قسم کا لباس زیب تن کرتا اور سر کے بالوں اور داڑھی میں تیل ڈالتا تھا اور اس زمانے میں ایک آدمی بیس برس تک قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہا مگر اس کے پڑوسیوں تک کو اس کا علم نہیں ہوا۔

۳۳۱۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جعفر بن سلیمان اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ابوالتیاح رحمہ اللہ کی خدمت میں انکی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم ایک مسلمان آدمی جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے سلسلے میں لوگوں کی سستی اور غفلت کو دیکھتا ہے تو اس کے لئے

۱۔ سنن ابی داؤد ۷۸۳. ومسند الامام احمد ۶/۳۱. ۹۴، ۱۹۴، ۲۸۱. وسنن الدارمی ۱/۲۸۱. والسنن الکبری ۲/۱۵. ۸۵، ۱۷۲. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۲۴۱. وتاریخ اصبهان للمصنف ۲/۱۵۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۳۸. والتاریخ الکبیر ۸/ت۳۱۸۸. والجرح ۹/ت ۱۰۷۶. وسیر النبلاء ۵/۲۵۱، والکاشف ۳/ت ۶۳۹۸. وتهذیب التهذیب ۱۱/۳۲۰. تهذیب الکمال ۶۹۷۸، (۳۲/۱۰۹)

مناسب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کے سلسلے میں اپنی کوششوں کو تیز کردے۔ یہ بات ارشاد فرما کر آپ رونے لگ گئے۔

ابو التیاح رحمہ اللہ کی مسانید...... آپ نے حضرت انس بن مالکؓ، ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ، مطرف بن عبداللہ الشخیر رحمہ اللہ، ابن ابی ملیکہ، ابوحمزہ رحمہ اللہ اور اسحٰق بن سوید رحمہ اللہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں شعبۃ بن حجاج، حماد بن سلمۃ، حماد بن زید اور عبدالوارث کے نام قابل ذکر ہیں آپکی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے اور ان میں سے اکثر احادیث کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

۳۳۱۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل ازرق، عبدالوارث ابو التیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مدینے کے بالائی حصے میں قبیلہ بنوعمرو بن عوف کے یہاں قیام فرمایا: چنانچہ آپ ﷺ وہاں چودہ دن تک قیام پذیر رہے۔ پھر آپ ﷺ نے بنی نجار کی ایک جماعت کے پاس پیغام بھیجا۔ (پیغام سن کر) وہ لوگ تلواروں سے مسلح ہو کر آئے (آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ان کے قبیلے میں آنے کی تیاری کی حضرت انسؓ اس منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں) گویا کہ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر تشریف فرما اور حضرت ابوبکرؓ کو آپکے پیچھے بیٹھا ہوا اور بنی نجار کی جماعت کو آپکی سواری کے اردگرد کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت میں جس جگہ بھی ہوتے وہیں نماز پڑھ لیتے۔ چنانچہ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے لیکن اونٹوں کے تھان میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنونجار کے پاس پیغام بھیج کر انھیں بلایا اور ان سے ارشاد فرمایا، مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت لگاؤ! (یہ سن کر) انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم آپ سے اسکی قیمت نہیں وصول کریں گے (بلکہ ہم اسے) اللہ کی رضا کے لئے (بغیر کسی قیمت کے) دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس باغ میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجوروں کے کچھ درخت تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے، کھنڈرات کو برابر کرنے اور کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا۔ پھر لوگوں نے کھجور کے کٹے ہوئے درختوں کو مسجد کی سامنے والی دیوار میں لگایا، (اور اس دوران) جبکہ صحابہ کرامؓ (مسجد کی تعمیر میں استعمال ہونے والی) چٹانوں کو (ادھر سے ادھر) منتقل کررہے تھے اور اسکے ساتھ ساتھ اشعار بھی پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اشعار پڑھ رہے تھے چنانچہ صحابہ کرام کہہ رہے تھے،

اللھم لاخیر الاخیر الآخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ

ترجمہ: اے اللہ خیر (اور بھلائی) تو صرف آخرت کی ہی ہے پس آپ مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما دیجئے۔[۱]

یہ حدیث ابو التیاح کی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ ہے شعبۃ حماد بن سلمہ اور عبدالوارث نے اس حدیث کو آپ سے روایت کیا ہے اور ان میں سے عبدالوارث کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۳۳۱۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، شعبہ، ابو التیاح اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

""لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو ان کے لئے تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو اطمینان (دلاؤ، اور انہیں (دین سے) دور مت بھگاؤ"۔[۲]

[۱] صحیح البخاری ۱/۱۱۷. ۳/۲۶. ۸۳. ۴/۱۴. ۱۲. ۵/۸۶. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۹.

[۲] صحیح البخاری ۱/۲۷. ۸/۳۶. وصحیح مسلم، کتاب الجھاد ۶، ۸. وفتح الباری ۱/۱۶۳.

یہ حدیث شعبہ کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو یحیٰی بن سعید رحمہ اللہ کے واسطے سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۱۹- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن حرب، ابو احمد محمد بن احمد، فضل بن حباب، ابو الولید الطیالسی، شعبہ، ابو التیاح اور حضرت انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

"غزوۂ حنین کے دن جب (رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت قریش کے نومسلم لوگوں میں تقسیم کر دیا تو) انصار نے کہا، اللہ کی قسم یہ بھی عجیب معاملہ ہے کہ ہماری تلواروں سے تو قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا مال غنیمت ان کے پاس ہے، جب رسول اللہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے صرف انصار کو ایک جگہ بلایا اور ان سے کہا کہ مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے چونکہ وہ لوگ جھوٹ تو بولتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے اس کا اقرار کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو مال غنیمت لیکر جائیں اور تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے گھروں کی طرف لیکر جائیں" پھر آپ نے ارشاد فرمایا

"اگر انصار کسی گھاٹی میں چلیں (اور باقی سب لوگ دوسری گھاٹی میں چلیں) تو میں ضرور اسی گھاٹی میں سے چلوں گا جس میں انصار چل رہے ہیں"[1]

یہ حدیث صحیح، ثابت اور متفق علیہ ہے اور اسے دو جلیل القدر اماموں، امام بخاری رحمہ اللہ اور امام اسحٰق بن راہویہ نے ابو الولید اور سلیمان بن حرب رحمہ اللہ دونوں کے طریق سے شعبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۲۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، جعفر بن مہران اور شیبان، عبد الوارث، ابو التیاح اور ابو عثمان النہدی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا:

"میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی"

عبد الوارث عن ابی التیاح کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۳۳۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، شعبہ، ابو التیاح، مطرف اور حضرت عمران بن حصینؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

اہل جنت میں عورتوں کی تعداد کم ہوگی"[2]

یہ حدیث شعبہ عن ابی التیاح کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اسکے علاوہ حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو ابو التیاح سے روایت کیا ہے، جبکہ ابراہیم بن طہمان نے حجاج کے واسطے سے اسے ابو التیاح سے نقل کیا ہے۔

(۲۱۲) جابر بن زید رحمہ اللہ[3]

مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ان عظیم انسانوں میں سے اپنے علم کے ذریعے شبہات اور تاریکیوں سے

۱۔ صحیح البخاری ۲۱۴/۴، ۲۰۱/۵، ۲۰۲، ۲۰۳. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵. وفتح الباری ۵۳/۸.

۲۔ صحیح مسلم ۸۸/۸. ومسند الامام احمد ۴۲۷/۴، ۴۳۶، ۴۴۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۸/۱۸. وشرح السنۃ ۲۲۸/۱۵.

۳۔ طبقات ابن سعد ۱۷۹/۷. والتاریخ الکبیر ۲۰۴/۱/۲، والجرح ۴۹۴/۱/۱. والجمع ۷۴/۱. والکاشف ۱۷۶/۱. وسیر النبلاء ۴۸۱/۴. وتهذیب الکمال ۴۳۴/۴.

کنارہ کش اور مشقت اور سخت تکالیف میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تسلی پانے والے جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ بھی ہیں آپ علم کا صاف شفاف چشمہ اور عبادت میں ایک مضبوط ستون کی مانند تھے۔

آپ حق کی طرف لپکنے والے اور مخلوق سے دور بھاگنے والے لوگوں میں سے تھے۔

آپ کا تعلق قدیم تابعین سے ہے لیکن آپ کا ذکر آپ کے طبقے سے مؤخر ہو گیا۔

۳۳۲۲- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

اگر تمام کے تمام اہل بصرہ جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس آجائیں تو آپ ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھنے والے ہوں گے"

۳۳۲۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق الثقفی، محمد بن صباح اور عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔ اگر اہل بصرہ جابر بن زید کے قول پر متفق ہو جاتے تو قرآن قریم کا علم ان کے لئے کافی ہو جاتا۔

۳۳۲۴- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے موسیٰ بن اسحٰق، عمرو بن علی، عرعرۃ بن برند، تمیم بن جریر سلمی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

رباب نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: آپ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں حالانکہ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۲۵- ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ اور زید بن حباب، یزید بن عقبہ اور ضحاک ضبی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی دوران طواف جابر بن زید سے ملاقات ہوگئی تو آپ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے جابر! تم تو اہل بصرہ کے فقہاء میں سے ہو اور عنقریب لوگ تم سے فتوے طلب کریں گے چنانچہ تم صرف قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی سنت کے مطابق فتویٰ دینا۔ اگر تم نے اس کے علاوہ کوئی طریقہ اختیار کیا تو تم خود بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے۔

۳۳۲۶- مؤلف حلیہ نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے عقبہ ابن مکرم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یونس ابن بکیر اور سعید بن عبداللہ بصری اسنادی سلسلے کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ

زیاد بن جبیر نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا: اور پھر کہا تم لوگ ہم سے کیسے سوال کرتے ہو حالانکہ ابوالشعثاء تمہارے درمیان موجود ہیں۔

۳۳۲۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے عمرو بن دینار رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

میں نے جابر بن زید رحمہ اللہ سے زیادہ فتاویٰ کے بارے میں علم رکھنے والا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

۳۳۲۸- ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عارم، حماد بن زید خالد بن فضالہ ازدی کے اسنادی سلسلے سے ایاس بن معاویہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے اہل بصرہ اور ان کے فقیہ جابر بن زید کو اہل عمان میں سے پایا۔

۳۳۲۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس اخرم، نصر بن علی، محمد بن سوار اور ابوالحباب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
جس دن جابر بن زید رحمہ اللہ کو دفن کیا گیا تو قتادہ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن زمین کا علم دفن کردیا گیا ہے۔
۳۳۳۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق الثقفی، محمد بن صباح اور عبدالجبار بن علاء، سفیان ابن عیینہ اور عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:
جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا حکم بن ایوب نے کچھ لوگوں کو عہدہ قضاء کے لئے نامزد کیا اور میں بھی انہیں میں سے ہوں اے عمرو اگر مجھے اس معاملے میں کسی ازمائش میں ڈالا گیا تو میں اپنی سواری پر سوار ہوکر یہاں سے بھاگ جاؤں گا۔
۳۳۳۱- مؤلف حلیہ اپنے والد اور ابومحمد بن حیان کے واسطے سے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہؒ اور عمرو بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ
جابر بن زید نے ان سے بیان کیا میری ایک اونٹنی ہے جس پر سوار ہوکر میں وقوف عرفہ کرتا ہوں اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میدان عرفہ میں موجود تمام کے تمام اونٹ اسکے بدلے میں میرے ہوجائیں۔ مجھے اس کے بدلے میں دوسو دینار کی پیشکش کی گئی تھی مگر میں نے اسے فروخت نہیں کیا۔ اور بعض اہل بصرہ کا بیان ہے کہ جابر بن زید رحمہ اللہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اس پر سوار ہوکر بصرہ سے مکہ روانہ ہوئے اور ایام حج میں مکہ پہنچ گئے۔
۳۳۳۲- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، جوہری اور فضل بن دکین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ محمد بن جابر کا بیان ہے:
میں نے ابوالشعثاء جابر بن زید کو تمام حاجیوں میں سب سے آگے دیکھا اور وہ بہت تیز تیز چل رہے تھے۔
۳۳۳۳- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالعزیز، سوید بن سعید، زیاد بن ربیع، صالح الدہان کے حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
میں نے نیکی کے کاموں میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز میں جسمانی مشقت ہے اور مالی مشقت نہیں اور روزے کا بھی یہی حال ہے، لیکن حج میں جسمانی مشقت بھی ہے اور مالی بھی تو میں نے حج کو ان سب سے افضل سمجھا۔
۳۳۳۴- محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع اور صالح الدھان کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
جابر بن زید رحمہ اللہ تین چیزوں کی قیمت کم نہیں کروایا کرتے تھے مکہ مکرمہ تک سواری کے کرائے کی قیمت، اس غلام کی قیمت جسے آپ آزاد کرنے کے لئے خریدتے تھے اور قربانی کے جانور کی قیمت، صالح الدھان کا مزید بیان ہے کہ آپ ہر وہ چیز جسے باری تعالیٰ کی رضامندی اور ثواب کے لئے خریدتے تھے اس کی قیمت میں کمی کا مطالبہ نہیں کرتے تھے۔
۳۳۳۵- ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول ہے کہ
جابر بن زید رحمہ اللہ ایک مرتبہ رات کے وقت شہر کے علاقے کی طرف نکلے اور آپ نے کتوں کو بھگانے کے لئے باغ میں سے ایک شاخ لی، جب صبح ہوئی تو آپ نے جاکر وہ شاخ وہیں رکھ دی۔
۳۳۳۶- محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بغوی، نصر بن علی اور صالح الدھان کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ:
جابر بن زید رحمہ اللہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو میں مشغول تھے۔ پھر آپ ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرے اور اس میں سے ایک شاخ کھینچ لی تاکہ اسے کتوں کو دور بھگائیں پھر جب آپ گھر پہنچے تو اسے مسجد میں رکھ دیا اور مسجد میں موجود لوگوں سے کہا اس کی حفاظت کرنا میں کچھ لوگوں کے باغ کے پاس گزر رہا تھا اور میں نے اسے وہاں سے کھینچ لیا۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! اے ابوالشعثاء اس شاخ کی کیا حیثیت ہے۔ تو آپ نے فرمایا اگر اس باغ کے پاس سے گزرنے والا ہر آدمی اس سے ایک ایک شاخ

لیتا رہے تو اس میں کچھ نہیں بچے گا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اسے واپس رکھ دیا۔

۳۳۳۷- ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن سہل، حمید بن مسعدہ، فضل بن علاء اور عثمان بن حکیم کے اسنادی حوالے سے جابر بن زید کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے عثمان بن حکیم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جب جمعے کا دن ہو تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا کرو، اے اللہ! مجھے آج کے دن اپنی طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا اور آپ کا قرب حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے اور آپ سے دعا کرنے اور مانگنے والوں میں سب سے زیادہ دعا کرنے والا اور مانگنے والا بنا دیجئے۔

۳۳۳۸- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ہارون بن عبداللہ، سیار، ابن زید اور حجاج بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید ابوالشعثاء رحمہ اللہ ہمارے پاس ہماری مسجد میں آیا کرتے تھے۔ آپ ایک دن آئے اور آپ نے دو بوسیدہ جوتے پہنے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا، میری عمر میں سے ساٹھ برس گزر چکے ہیں اگر میں نے اس عمر میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تو یہ دو جوتے اس گزری ہوئی زندگی سے زیادہ بہتر ہیں۔

۳۳۳۹- احمد بن محمد بن سنان، ابوالعباس سراج، ابومعمر صالح بن حرب، خالد بن زید ھدادی اور صالح الدھان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ کے پاس اگر کوئی کھوٹا درہم آجاتا تو آپ اسے توڑ کر پھینک دیتے تاکہ اسے کسی مسلمان کو دھوکہ نہ دیا جاسکے۔

۳۳۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، ابوعبدالصمد العمی رحمہ اللہ اور مالک بن دینار کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور میں کچھ لکھ رہا تھا میں نے ان سے عرض کی اے ابوالشعثاء میرے اس کام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارا یہ کام کیا ہی اچھا ہے کتنی اچھی بات ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایک ورق سے دوسرے ورق پر اور اس کی ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ نقل کرتے ہو، اور یہ حلال کام ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۳۴۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان اور مالک بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے قول:

''ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکنُ الیهم شیئاً قلیلاً اذالاذقناک ضعف الحیاة وضعف المماةِ ثم لاتجدلک علینانصیرا (الاسراء: ۷۴)

میں ''ضعف الحیاۃ'' ''وضعف المماۃ'' کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اس کا مطلب بیان کیا کہ دنیاوی عذاب کا بھی دوگنا عذاب اور اخروی عذاب کا بھی دوگنا عذاب۔

۳۳۴۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، سلام بن مسکین اور مالک بن دینار رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

ابوالشعثاء جابر بن زید رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے اور کہا ہمارے ساتھ نصر بن عاصم کی قراءۃ سننے کے لئے چلیں۔ جب ہم

وہاں پہنچ کر انکی قرأۃ سننے بیٹھے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

''وھو الذی فی السماء الٰہ فی الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم'' (الزخرف۔۸۴)

ترجمہ: انکی یہ قرأۃ سن کر جابر بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری اس قرأۃ میں واؤ کے بغیر ''ھو الذی فی السماء الٰہ فی الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم'' (نہیں ہے)

۳۳۴۳- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، عبد الجبار، سفیان اور عمرو بن ایوب کے اسنادی حوالے سے ابن سیرین رحمہ اللہ کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے:

ابو الشعثاء کی حیثیت دینار اور درہم (ہر ایک کے نزدیک) مسلم تھی یعنی آپ سب لوگوں کے نزدیک متقی اور پرہیزگار آدمی تھے۔

۳۳۴۴- ابو حامد، محمد بن اسحاق، عبد الجبار بن العلاء، سفیان کے سلسلۂ سند سے عمرو نے کہا کہ ابو الشعثاء نے مجھے کہا اے عمرو! میں دنیا میں ایک گدھے کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں۔

۳۳۴۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان اور حارث بن ع کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جابر بن زید رحمہ اللہ سے آپکی وفات کے وقت کہا گیا: آپ کو اس وقت کس بات کی تمنا اور خواہش ہے؟ آپ نے جواب دیا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نظر دیکھنا۔

۳۳۴۶- مؤلف حلیہ علامہ ابو نعیم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن الشھید اور ثابت کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

جب جابر بن زید رحمہ اللہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ سے پوچھا گیا آپ کو اس وقت کس بات کی خواہش ہے؟ آپ نے کہا حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف ایک نگاہ دیکھنا۔

ثابت کہتے ہیں میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپکو اس بات کی اطلاع دی۔ آپ جلدی سے ایک سواری پر سوار ہو کر آپکے پاس پہنچے جب آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھے اٹھا کر بٹھا دیجئے۔

پھر آپ بیٹھ گئے اور مسلسل یہ کہتے رہے میں آگ سے اور برے حساب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۳۳۴۷- عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید اور حجاج بن عیینہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ہند بنت مھلب سے جابر بن زید رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا گیا اور کچھ لوگوں نے کہا ان کا تعلق فرقہ اباضیہ سے تھا تو انہوں نے کہا جابر بن زید لوگوں سے بہت الگ تھلگ رہتے تھے اور صرف میرے اور میری والدہ کے پاس آتے جاتے تھے اور میرے علم کے مطابق جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور قرب کے ہیں انہوں نے مجھے ان کا حکم دیا اور جتنے بھی کام اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دوری کا باعث ہیں انہوں نے مجھے ان سے منع کیا اور انہوں نے نہ تو مجھے کبھی اباضیت کی دعوت دی اور نہ کبھی اس کا حکم دیا اور نہ ہی کبھی انہوں نے مجھے دوپٹہ اتارنے کا حکم دیا۔ (یہ کہنے کے بعد) انہوں نے حیرانی کے عالم میں اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا۔

۳۳۴۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بحر، ابو بکر بن نافع، امیہ بن خالد، شعبہ، مطر وراق اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جابر بن زید نے ارشاد فرمایا میرا کسی مسکین پر ایک درھم صدقہ کرنا مجھے فرض حج کرنے کے بعد نفلی حج کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۳۳۴۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، حسن بن عبد العزیز مصری، یحییٰ بن حسان، قریش بن حیان اور مالک بن دینار کے اسنادی

واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جابر بن زید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے اور جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے امامت کے لئے کہا تو انہوں نے امامت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک ہی ان کا زیادہ حقدار ہے۔ گھر کا مالک اپنے گھر میں امامت کا اور بستر کا مالک اپنے بستر کے مرکزی حصے پر بیٹھنے کا اور جانور کا مالک اس کے اگلے حصے پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

جابر بن زید رحمہ اللہ کی مسانید...... جابر بن زید رحمہ اللہ نے بہت سی احادیث مسنداً روایت کی ہیں اور آپ کی اکثر روایات حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہیں جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں عمرو بن دینار، قتادہ اور عمرو بن ھرم وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

۳۳۵۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حبیب بن یزید انماطی، عمرو بن ھرم اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ہی وقت میں ادا کیا اور آپ کا خیال تھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینے میں ظہر اور عصر کو ایک ہی وقت میں ادا کیا تھا۔

۳۳۵۱-حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابوالشعثاء کو یہ کہتے ہوئے سنا:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے آٹھ رکعات اکٹھی اور سات رکعات اکٹھی کسی بیماری اور تکلیف کے بغیر ادا فرمائیں۔

اس روایت کو معمر، روح بن قاسم اور حماد بن زید نے بھی عمرو بن دینار سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۳۵۲-علی بن ہارون بن محمد، قاضی یوسف بن یعقوب، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عمرو بن دینار اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

شلوار اس شخص کے لئے ہے جس کے پاس تہبند نہ ہو اور موزے اس شخص کے لئے ہیں جسکے پاس جوتے نہ ہوں"

اس حدیث کو عمرو بن دینار، ایوب سختیانی، اشعث بن سوار، شعبہ، ابن جریج، سعید بن زید اور ہیثم نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۳۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن مثنیٰ، ھدبہ ابن خالد، ہمام، قتادۃ، اور جابر بن زید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنے کا مطالبہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۵۴-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار جابر اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ ہی بھول گیا۔

یہ حدیث جابر بن زید اور عمرو بن دینار کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں جبارہ بن مغلس متفرد ہیں اور

مصنف نے اسے صرف انہی کی سند سے نقل کیا ہے۔

۳۳۵۵-سلیمان بن احمد، سری بن سہل، عبداللہ بن رشید، مجاعہ بن زبیر، قتادہ، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

''قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کے لئے نہ تو ترازو نصب کیا جائے گا اور نہ ہی اعمال نامہ کے رجسٹر ان کے سامنے پھیلائے جائیں گے اور ان کے لئے اجر وثواب پانی کی طرح بہایا جائے گا یہاں تک کہ دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ اس وقت تمنا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنا بہترین بدلہ پانے کے لئے کاش ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا''

یہ حدیث جابر اور قتادہ کے طریق سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں مجاعہ بن زبیر متفرد ہیں۔

۳۳۵۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن عبدالجبار، ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ، معتمر بن سلیمان، حکم بن عفان، غطریف ابو ہارون، جابر بن زید اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ

جبرئیل امین (علیہ السلام) نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) آدمی کے گناہوں اور اس کی نیکیوں کو (باری تعالیٰ) کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر ان میں سے بعض گناہوں کو بعض نیکیوں کے بدلے میں ختم کر دیا جائے گا (آخر میں) اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو (اس نیکی کے بدلے میں) جنت عطا فرمائیں گے''

یہ حدیث جابر اور غطریف کی حدیثوں میں سے غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں حکم بن ابان عدنی متفرد ہیں۔

۲۱۴ داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ[1]

اور وہ عظیم لوگ جو اپنے بعد آنے والوں کے لئے مینارہ نور ہیں ان میں سے ایک ہستی جو اپنے علم میں پختہ کار اور دنیا اور اس کی چمک سے بے رغبت داؤد بن ابی ہند کی ذات ہے:

۳۳۵۷-محمد بن حمید، احمد بن حسن بن عبدالجبار، عمرو الناقد اور سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں نے داؤد بن ابی ہند سے ملاقات کی اور میں نے دیکھا کہ علم ان سے چھلک رہا ہے۔

۳۳۵۸-محمد بن حمید، احمد بن حسن، عمرو الناقد اور سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

میں واسط شہر میں داخل ہوا اور اس زمانے میں داؤد بن ابی ہند بھی وہاں مقیم تھے تو میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کو داؤد القاری کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔

۳۳۵۹-محمد بن علی، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن ابی خیرہ اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی واسطے سے منقول ہے کہ انکے والد نے ان سے روایت کی:

میں داؤد ابن ہند کی جوانی کے زمانے میں واسط شہر گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ انہیں داؤد القاری کے نام سے پکارتے ہیں اور آپ حسن بصری رحمہ اللہ کے زمانے میں ہی لوگوں کو دینی مسائل کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۵۵/۷۔ والتاریخ الکبیر ۳/ت ۷۸۰۔ والجرح والتعدیل ۳/ت ۱۸۸۱۔ والمجمع ۱/ ۱۳۱۔ وسیر النبلاء ۳۷۶/۲۔

۳۳۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم اور ابن عبدالاول کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ
داؤد بن ابی ہند اہل بصرہ کے مفتی تھے۔

۳۳۶۱-احمد بن عبید اللہ، عبداللہ بن وھب، ابوعیسیٰ ابن النحاس، ضمرہ بن ربیعہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے
جب تم اس چیز کو مضبوطی سے پکڑلو گے جس پر علماء کا اتفاق ہے تو جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی اور جس چیز میں علماء کا اختلاف ہے اسی چیز سے انہیں منع کیا گیا ہے۔

۳۳۶۲-ابوالحسن سہل بن عبداللہ تستری، حسن بن سہل مجوز، بصری، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ حماد بن زید رحمہ اللہ کا بیان ہے:
میں نے داؤد بن ابی ہند سے کہا: مسئلہ تقدیر میں تمھاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا میں اس بارے میں وہی کچھ جانتا ہوں جو مطرف نے کہا تھا
ہم (اپنے کاموں کو مکمل طور پر) تقدیر ہی کے حوالے نہیں کرتے ہیں (کہ ان میں کسب کا کچھ دخل ہی نہ ہو) اور اس کی طرف رجوع بھی کرتے ہیں (کہ جو کچھ اس کائنات میں ہوتا ہے وہ تقدیر ہی کے مطابق ہوتا ہے)۔

۳۳۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، سالم بن عصام اور محمد بن مرزوق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انصاری نے کہا:
میں نے داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اور عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ کو مسئلہ تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھا اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو سر سے پکڑا ہوا تھا اور داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ اس مسئلے میں مثبت تھے۔

۳۳۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر نے اپنی کتاب میں سے محمد بن ابان مدینی، یحییٰ بن فضل خرقی اور سعید بن عامر کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
داؤد بن ابی ہند شام گئے تو ان کی ملاقات غیلان سے ہوئی، انہوں نے کہا، اے داؤد میں تم سے چند مسائل کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں، داؤد نے کہا آپ مجھ سے پچاس مسائل کے بارے میں سوال کر سکتے ہیں لیکن میں بھی آپ سے دو مسئلوں کے بارے میں سوال کردوں گا۔ غیلان نے کہا اے داؤد آپ بھی بے شک سوال کر سکتے ہیں داؤد نے ان سے پوچھا: آپ مجھے بتایئے کہ بنی آدم کو دی گئی اشیا میں سب سے افضل چیز کونسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا عقل، داؤد نے ان سے دوسرا سوال کیا کہ آپ مجھے عقل کے بارے میں بتلایئے، کیا وہ لوگوں کے لئے ایک مباح چیز ہے جو شخص چاہے اسے لے لے اور جو چاہے اسے ترک کردے یا وہ لوگوں کے درمیان مختلف حصوں میں تقسیم کی ہوئی چیز ہے؟ یہ سن کر غیلان خاموش ہو گیا اور جواب دیئے بغیر ہی چلا گیا۔

۳۳۶۵-ابومحمد بن حیان، ابوالعباس ہروی، ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ اور ابن ابی عدی کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے کہ داؤد بن ابی ہند کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، اسے دیکھو، اس نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا اور کہا کتنی ہی نیکیوں کی طرف یہ پاؤں چلے ہیں۔ پھر اس نے کہا: ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا ہے اور وہ دونوں میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

۳۳۶۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث اور یحییٰ بن معین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے میں نے داؤد بن ابی ہند کو فرماتے ہوئے سنا:
مجھے طاعون کے زمانے میں طاعون کی بیماری لگ گئی اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی، اسی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے

پاس آئے اور ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اس کے پاس کیا پاتے ہو؟ اس نے کہا میں اس کے پاس اللہ کی تسبیح، تکبیر، مسجد کی طرف چلنا، اور قرآن کریم کی کچھ تلاوت پاتا ہوں پھر وہ دونوں چلے گئے اور میں ٹھیک ہوگیا۔ اسکے بعد میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف بہت توجہ دی یہاں تک میں نے سارا قرآن کریم حفظ کرلیا۔ اس سے قبل میں نے قرآن کریم حفظ نہیں کیا تھا۔

۳۳۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان اور محمد بن مثنیٰ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ابن ابی عدی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

داؤد بن ابی ہند ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے اے نوجوانوں کی جماعت! میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں شاید اس سے تم میں سے کسی کو نفع ہو جائے، جب میں لڑکا تھا تو اس وقت بازار کی طرف کثرت سے آیا جایا کرتا تھا۔ جب میں ایک جگہ پہنچتا تو اپنے اوپر یہ لازم کرلیتا کہ فلاں جگہ تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا جاؤں گا۔ اور جب اس جگہ تک پہنچ جاتا تو پھر اپنے اوپر لازم کرلیتا اور اسی طرح کرتے کرتے گھر تک پہنچ جاتا۔

۳۳۶۸- عبداللہ بن محمد، فضل بن جعفر، عمرو بن علی اور ابن ابی عدی کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ چالیس سال تک مسلسل روزے سے رہے مگر انکے گھر والوں کو بھی اس کا علم نہیں ہوسکا آپ موچی کا کام کرتے تھے اور صبح کے وقت اپنا صبح کا کھانا گھر والوں سے لیکر چلے جاتے اور راستے میں اسے صدقہ کردیتے۔ دن بھر کام کرنے کے بعد آپ شام کو گھر لوٹتے اور افطاری کے وقت گھر والوں کے ساتھ شام کا کھانا کھالیتے۔

۳۳۶۹- ابو محمد بن حیان، یحییٰ بن عبداللہ قسام، ابو سیار، ابوبکر بن خلاد اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی واسطے سے انکے والد سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب داؤد بن ابی ہند ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہم ان سے ملنے کے لئے باہر جایا کرتے تھے اور ہم ان کی شکل وصورت اور انکی ہیئت اور انکے لباس کے انداز کو دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔

۳۳۷۰- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے احمد بن محمد بن سہل، ابوبشر یحییٰ بن محمد اور ابراہیم بن ابی شیبہ عبدی کے واسطے داؤد بن ابی ہند کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اگر دو چیزیں نہ ہوں تو دنیا والے اپنی دنیا سے کوئی نفع نہیں اٹھاسکتے ہیں۔ موت اور ایسی زمین جو تری کو خشک کردیتی ہے۔

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ کی مسانید...... داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ نے صحابہ کرامؓ میں سے صرف حضرت انسؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ، ابوعثمان نہدی، ابوالعالیہ، ابوقلابہ، حسن، ابن سیرین، زرارہ بن اوفی، ابو الشعثاء، شہر بن حوشب، سماک، عکرمہ، جابر، مجاہد، عطاء بن ابی رباح، ابوالزبیر، نافع، مکحول، عطاء خراسانی اور علی بن ابوطلحہ وغیرہ سے روایت کی ہیں۔

۳۳۷۱- سلیمان بن احمد، محمد بن ابی سفیان بلدی، معلی بن مهدی، ابوشهاب حناط، داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے

"اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ مظلوم ہے تو اس کا دفاع کرو اور اگر ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک دو کیونکہ یہی اسکی مدد ہے۔"[1]

---

[1] صحیح البخاری ۱۶۸/۳. ۲۸/۹. وسنن الترمذی ۲۲۸۲. ومسند الامام احمد ۹۹/۳، ۲۰۱. والسنن الکبری للبیهقی ۹۴/۶. ۹۰/۱۰. وفتح الباری ۹۸/۵. ۱۴۹/۸. ۳۲۳/۱۲.

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب اور معلی بن مھدی اسے روایت کرنے میں ابوشہاب سے متفرد ہیں۔

۳۳۷۲-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے عبدان بن احمد الطاہر بن سرانخ، ابورجاء عبدالرحمٰن بن عبدالحمید، یحییٰ بن ایوب داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اسے ہر مشرک اور شراب نوشی کے عادی پر حرام کر دیا ہے''۔[1]

یہ حدیث داؤد عن انسؓ کے طریق سے غریب ہے اور اسے داؤد بن ابی ہند سے یحییٰ بن ایوب مصری معافری نے روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے میں بھی ابورجاء متفرد ہیں۔

۳۳۷۳-محمد بن حمید بن سہیل، عبداللہ بن اسحٰق مدائنی، محمد بن حاتم مودب، عمار بن محمد، لیث بن ابوسلیم، داؤد بن ابی ہند اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

''فوربک لنسئلنھم ۰ اجمعین عما کانوا یعملون ''(الحجر:۹۲-۹۳)

ترجمہ:''تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان سے ضرور پرسش کریں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے ہیں''

کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان سے '' لاالہ الا اللہ '' کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف عمار بن محمد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند اور سعید بن مسیب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''حضرت عمر بن خطابؓ نے مسجد نبوی ﷺ کے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا، بے شک میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم کا انکار کریں گے اور کہیں گے رجم قرآن کریم میں نہیں ہے اگر قرآن کریم میں ایسی چیز کی زیادتی جو اس میں نہیں ہے مجھے ناپسند نہ ہوتی تو میں قرآن کریم کے آخری ورقے پر لکھ دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے، ابوبکر نے رجم کیا ہے اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے سعید بن مسیب سے یحییٰ بن سعید انصاری، داؤد اور دوسرے حضرات نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۳۷۵-ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری اور ابونصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن سلیمان بن فارس، محمد بن قاسم الطایکانی، عمرو بن ھارون، داؤد بن ابی ہند، سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ

نیک آدمی اچھی خبر لاتا ہے اور بدکار آدمی بری خبر لاتا ہے۔[2]

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند اور سعید بن مسیب کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف محمد بن قاسم کے حوالے سے عمرو بن ھارون بلخی سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۶-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد محمد بن یونس کدیمی، عمر بن حبیب، داؤد بن ابی ہند اور ابوعثمان النھدی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اہل مغرب ہمیشہ غالب رہیں گے اور انکی مدد ترک کرنے والے انکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۴۷۳۷۔ وکنز العمال ۱۳۱۸۵، ۳۹۲۳۱۔ والدر المنثور ۳۲۳/۲۔

۲۔ کشف الخفا ۴۴۸/۱۔ والکامل لابن ھدی ۱۹۰۰/۵۔ والاحادیث الضعیفۃ ۴۵۵۔

ہو جائیگی۔[۱]

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے کئی ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا ہے جن میں شعبہ ابن عیینہ اور دوسرے ائمہ بھی شامل ہیں اور مصنف کے نزدیک عمر بن حبیب عن داؤد کا طریق سب سے عالی ہے اسی لئے مصنف نے اسی طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۷-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب اور عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند، ابوالعالیہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ (ایک سفر) میں جب وادی ازرق کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابۂ کرامؓ سے پوچھا۔ یہ کونسی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یہ وادی ازرق ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں اور آپ اپنے پروردگار کے سامنے بلند آواز سے تلبیہ پڑھ رہے ہیں'' پھر آپ ﷺ ثنیہ کے پاس سے گزرے اور صحابۂ کرام سے استفسار فرمایا یہ کونسی گھاٹی ہے؟ انہوں نے عرض کیا فلاں گھاٹی ہے آپ نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں اس وقت یونس ابن متی (علیہ السلام) کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ گھنگھریالے بالوں والی سرخ اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہیں اسکی نکیل پتیوں کی ہے اور آپ نے اون کا جبہ زیب تن کیا ہوا ہے۔[۲]

داؤد عن ابی العالیہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور اسے بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۳۳۷۸-محمد بن عمر بن سلم، احمد بن حسین صوفی، عمر بن سہل، عبداللہ بن تمام، داؤد بن ابی ہند اور محمد بن سیرین کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت حکیم بن حزامؓ کا ارشاد ہے کہ'' میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ! میرے لئے تجارت میں برکت رکھ دی جاتی ہے میں ایک چیز کو بیچتا ہوں کیا میں اسکو دوبارہ خرید سکتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا۔

یہ حدیث داؤد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے صرف اسی سند سے اس شیخ کے شیخ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۷۹-سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، داؤد، حسن بصری اور حضرت جندبؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

جس شخص نے صبح کی نماز ادا کرلی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آگیا اور اللہ اس ذمہ داری کے بدلے میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگیں گے۔[۳]

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے اور داؤد سے خالد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان اور بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے اور داؤد کے بعد اس کی سند میں تھوڑا سا اختلاف واقع ہوا ہے چنانچہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اسے یزید بن ہارون عن داؤد عن انس بن سیرین اور حضرت جندبؓ کی سند سے جبکہ عبیداللہ بن تمام نے اسے داؤد، عن حسن، عن سمرہؓ کی سند سے روایت کیا ہے اور درست طریق وہ ہے جسے خالد، معتمر اور دوسرے لوگوں نے داؤد عن حسن عن جندبؓ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۵۳. والدر المنثور ۱/۳۲۱. وکنز العمال ۲۵، ۳۵۰. والدر المنثور ۱/۳۲۱. والاحادیث الصحیحۃ ۹۲۵.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۷۴. والمستدرک ۲, ۳۴۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۶۳۳. ومسند الامام أحمد ۱/۲۱۵. والسنن الکبری للبیہقی ۵/۴۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۱۶۰. والترغیب والترہیب ۲, ۱۸۲.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۶۱. وسنن الترمذی ۲۲۲، ۲۱۶۴. وسنن ابن ماجۃ ۳۹۴۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۶۹. ومسند أبی عوانۃ ۲/۱۱.

۳۳۸۰-ابوبکر بن خلاد اور محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ھارون، داؤد، مکحول اور ابوثعلبہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور میرے زیادہ قریب بیٹھنے کا حقدار تم میں سے سب سے زیادہ بہترین اخلاق رکھنے والا ہے اور مجھ سے سب سے زیادہ دوری کا حق دار تم میں سب سے زیادہ بدترین اخلاق والے، فضول گوئی کی کثرت والے منہ بنا بنا کر اور جبڑوں کو پھیلا پھیلا کر باتیں کرنے والے ہیں۔[1]

اس حدیث کو وہیب بن خالد، ابوجعفر رازی اور بہت سے لوگوں نے داؤد سے روایت کیا ہے اور ہم نے اسے صرف یزید بن ہارون کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی یزید بن ہارون سے روایت کیا ہے۔

(۲۱۵) منذر بن مالک رحمہ اللہ[2]

اور ان مقدس ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دی، ایک مقدس ہستی منذر بن مالک بھی ہیں۔ آپ کی پوری زندگی اللہ کے خوف سے آنسو بہانے اور زہد وتقوی کا نمونہ تھی، آپ کا شمار اہل بصرہ کے طبقے میں سے ابتدائی لوگوں میں ہوتا ہے۔

۳۳۸۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلی، مقدمی، مسلم بن ابراہیم اور ابوعقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ میں نے ابونضرہ منذر بن مالک کو یہ کہتے ہوئے سنا:

جب آدمی یہ آیت: "أفأمن اهل القرىٰ أن يأتيهم بأسنابياتاًوهم نائمون" (اعراف:۹۷) پڑھے تو مستحب ہے کہ بلند آواز سے پڑھے۔

۳۳۸۲-احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، ابوربیعہ زید بن عوف، عامر بن یساف، سعید جریری اور ابونضرہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

اسلام کی ابتداء میں ان لوگوں کو چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی:۔

فراغت کے زمانے میں مشغولیت کے زمانے کے لئے کام کرنا صحت میں بیماری کے لئے کام کرنا، جوانی میں بڑھاپے کے لئے کام کرنا، زندگی میں موت کے لئے کام کرنا۔

۳۳۸۳-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ شیبان بن فروخ اور ابواشہب کے اسنادی حوالے سے ابونضرہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جس شخص نے رات میں ایک سو سے لے کر ایک ہزار تک آیتوں کی تلاوت کی تو اسے ایک قنطار ثواب ملے گا اور ایک قنطار ثواب کی مقدار ایک بیل کی کھال کے بقدر سونا ہے۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۹۳/۴ . وصحيح ابن حبان ۱۹۱۷ . والمعجم الكبير للطبراني ۱۵۸/۲ . ومجمع الزوائد ۲۱/۸ . ۲۲۷/۹. ۲۵۳/۱۰. ۳۲۵ . وتاريخ بغداد ۶۳/۴ . وتخريج الاحياء ۵۰/۳ . والدر المنثور ۷۶/۲ . والمصنف لابن أبي شيبة ۳۲۷/۸ . والترغيب والترهيب ۴۲۱/۳ . واتحاف السادة المتقين ۳۲۲/۷. ۳۴۳/۸ . والاحاديث الصحيحة ۳۹۰/۲ . ومشكاة المصابيح ۴۷۹۷. ۴۷۹۸.

[2] طبقات ابن سعد ۲۰۸/۷ . والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۵۳۵ . والجرح ۸/ت ۱۰۸۸ . وسير النبلاء ۵۲۹/۴ . والميزان ۴/ت ۸۷۶۲ . والتقريب ۲۷۵/۲ . والتهذيب ۳۰۲/۱۰ . وتهذيب الكمال ۶۱۳۸ . (۵۰۸/۲۸)

۳۳۸۴-مؤلف علامہ ابونعیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے احمد بن علی اسفذنی، عمر بن علی بن ابی بکر اسفذنی، مسعدۃ بن یسع اور جریری کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابونضرہ کا بیان ہے:

ہم لوگ آپس میں قسوۃ یعنی دل کی سختی کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اہل کتاب کا دل جب سخت ہوجائیں تو اس سے زیادہ سخت چیز کوئی نہیں۔

۳۳۸۵-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، عباد بن ولید، جعفر بن سلیمان اور جریری کے اسنادی حوالے سے ابونضرہ منذر بن مالک کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

تقدیر قرآن کریم کی اس آیت پر آکر ختم ہوجاتی ہے:

"اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ" (ھود:۱۰۷)

ترجمہ: بے شک آپ کے پروردگار اپنے ارادے کو خوب پورا کرنے والے ہیں۔

۳۳۸۶-مؤلف حلیہ اپنے والد اور عبداللہ بن محمد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد بن عمر نے ان سے حسین بن حسن مروزی، معتمر بن سلیمان، ایاس بن فلان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

حسن بصری رحمہ اللہ اور میں ابونضرہ منذر بن مالک کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔

تو ابونضرہ رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا، اے ابوسعید (حسن بصری رحمہ اللہ کی کنیت ہے) میرے قریب آجائیے۔ آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور ان کے رخسار آپ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا اسکے بعد حسن بصری رحمہ اللہ نے ابونضرہ رحمہ اللہ سے خطاب کرتے ہوتے ارشاد فرمایا۔

اے ابونضرہ! اگر قیامت کے دن خرفنا کیاں نہ ہوتیں تو آپ کے بھائیوں میں سے کئی لوگوں کو یہاں کی چیزیں چھوڑنے پر خوشی ہوتی۔ پھر لوگوں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے درخواست کی قرآن کریم کی کوئی سورت اس وقت کی مناسب سے تلاوت کیجئے۔

اور دعا بھی کیجئے۔ آپ نے سورہ اخلاص اور معوذتین کی تلاوت کی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اور اس کے بعد آپ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے بھائی کو بیماری لگ گئی ہے اور آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر ابونضرہ نے رونا شروع کر دیا اور ان کو دیکھ کر حسن بصری رحمہ اللہ اور گھر میں موجود افراد نے بھی رونا شروع کر دیا اور میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو اس سے زیادہ روتا ہوا کبھی نہیں دیکھا اور اسی وقت ابونضرہ نے ارشاد فرمایا اے ابوسعید! آپ ہی میری نماز جنازہ پڑھائیے گا۔

ابونضرہ منذر بن مالک کی مسانید...... ابونضرہ رحمہ اللہ نے کئی صحابہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرت ابوسعید خدریؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عمرؓ اور حضرت انسؓ شامل ہیں اور آپ سے کئی تابعین نے احادیث روایت کی ہیں، ان میں قتادہ، علی بن زید رحمہ اللہ، سلیمان تیمی، داؤد بن ابو ہند، ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ، ابوسلمہ سعید بن زید ابونعامہ السعدی رحمہ اللہ، عوف بن ابی جمیلہ رحمہ اللہ، یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ، خلید بن جعفر رحمہ اللہ، سعید جریری رحمہ اللہ اور ربیع بن صبیح رحمہ اللہ شامل ہیں۔

۳۳۸۷-عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد الطیالسی، مستمر بن ریان، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

کوئی شخص بھی لوگوں کے ڈر سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے، جب اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے"[۱]

اس حدیث کو ابونضرہ سے تابعین میں سے قتادہ، علی بن زید اور سلیمان تیمی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۸۸- ابوبکر بن محمد بن احمد، احمد بن عبدالرحمن سقطی، یزید بن ہارون، شعبہ، قتادہ، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے

کوئی شخص بھی لوگوں کے خوف سے حق بات کہنے سے باز نہ رہے

جب وہ اسے دیکھ لے، یا اس کو اس کے بارے میں علم ہو جائے"[۲]

حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ اس حدیث نے مجھے اس بات پر ابھارا کہ میں سوار ہو کر فلاں آدمی کے پاس جاؤں اور اس کے کان میں یہ بات ڈال کر واپس آجاؤں۔

شعبہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ حدیث ان سے چار آدمیوں قتادہ، ابوسلمہ، جریری، اور ایک اور راوی نے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۹- حبیب بن حسن، فاروق خطابی، حسن بن عمرو واسطی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، سلیمان تیمی، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ نے مٹکے میں نبیذ بنانے، آدھ پکی اور سوکھی ہوئی کھجور کو ملانے (کر نبیذ بنا) نے اور کشمش اور کھجور کو ملانے (کر نبیذ بنانے) سے منع فرمایا ہے۔[۳]

اس حدیث کو محمد بن عبداللہ انصاری کے علاوہ شعبہ، جریر، یزید بن ہارون، اور یزید بن ربیع نے بھی سلیمان تیمی کے حوالے سے ابونضرہ سے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابونضرہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

جب تم میں سے کوئی آدمی اونٹوں کے چرواہے کے پاس آئے تو اسے تین مرتبہ پکارے، اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ دودھ دھو کر پی لے اور اونٹوں پر ہرگز سوار نہ ہو اور جب تم میں سے کوئی کسی باغ کی دیوار کے پاس آئے تو باغ کے مالک کو تین مرتبہ پکارے اگر وہ جواب دیدے تو ٹھیک ہے ورنہ (باغ کے پھلوں میں سے) توڑ کر کھائے اور اپنے ساتھ لیکر نہ جائے۔

آپ ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ "مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو وہ صدقہ ہے"[۴]

۳۳۹۱- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، ہوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، ابونضرہ اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور ان دونوں کے درمیان سے ایک تیسرا گروہ نکلے گا۔

۱،۲- سنن الترمذی ۲۱۹۱. وسنن الترمذی ۲۱۹۱. وسنن ابن ماجة ۴۰۰۷. ومسند الامام أحمد ۳/ ۵۰. ۸۷. والدر المنثور ۲/ ۲۹۳. ۵/ ۷۴. وتفسیر ابن کثیر ۳/ ۱۲۸، ۱۵۴.

۳- سنن ابن ماجة ۳۴۰۷. ۳۴۰۸.

۴- صحیح مسلم، کتاب اللقطة باب ۱۴. وصحیح البخاری ۸/ ۱۳. ۳۹. وفتح الباری ۱۰/ ۵۳۱.

اور حق پر قائم دو گروہوں میں سے ایک اسے قتل کر دے گا۔

اس حدیث کو ابونضرہ نے تابعین میں سے داؤد بن ابی ہند، علی بن زید بن جدعان، سے روایت کیا ہے جبکہ قاسم بن فضل حدانی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۳۹۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، مسلم بن ابراہیم، صامت بن دینار، اور ابونضرہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے

حضرت طلحہؓ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا "شہید زمین پر چل رہا ہے"۔[1]

(ابونضرہ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف صلت بن دینار نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۳۳۹۳-علی بن محمد بن اسماعیل الطوسی، ابراہیم بن عبداللہ اصبہانی، ابراہیم بن اسحٰق صفار، ابوبکر خزیمہ، عمران بن موسیٰ، عبدالوارث بن سعید، داؤد بن ابی ہند، ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا ارشاد ہے:

جب مسجد نبوی کی آس پاس کی زمینیں خالی ہو گئیں تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب آنے کا ارادہ کیا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اے بنی سلمۃ! کیا تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو" انہوں نے کہا جی ہاں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بنی سلمہ! اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمہارے نشان قدم لکھے جاتے ہیں۔[2]

امام مسلم رحمہ اللہ کے اصول کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے اور آپ نے اسے داؤد عن ابی نضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ شعبہ نے اسے جریری کے حوالے سے ابونضرہ سے نقل کیا ہے۔

۳۳۹۴-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علاء بن سلمہ بصری، شیبہ ابوقلابہ قیسی، جریری اور ابونضرہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا:

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: لوگو! تمہارا پروردگار اور تمہارا پالن ہار ایک ہے اور سن لو! کسی عجمی کو عربی پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر مگر تقویٰ کی وجہ سے سو اللہ کے ہاں سب سے مکرم وہ ہے جو سب سے تقویٰ میں بڑھ کر ہو پھر آپ نے فرمایا: کیا میں نے فریضۂ رسالت ادا کر دیا تو سب لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ اللہ کے رسول! یقیناً آپ نے ادا کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا "جو موجود ہیں وہ یہ باتیں ان کو بتلا دیں جو یہاں موجود نہیں"۔[3]

یہ حدیث ابونضرہ اور حضرت جابر کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے ابوقلابہ اور جریری کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۳۹۵-احمد بن جعفر بن سعید، عبید بن حسن، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید، جریری، ابونضرہ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا: قریش کے نوجوانو! زنا کاریوں میں نہ پڑو اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھو اور کان لگا کر سن لو کہ جس کو اللہ نے بچائے رکھا اس کے لئے جنت ہے۔[4]

---

[1] سنن ابن ماجة ۱۲۵، وتاريخ بغداد ۳۸۲/۴، ۳۸۳ والأحاديث الصحيحة ۱۲۶.

[2] صحيح مسلم، كتاب المساجد ۲۸۰، ۲۸۱. ومسند الامام أحمد ۳۳۳/۳. ومشكاة المصابيح ۷۰۰. والدر المنثور ۲۶۰/۵. وتفسير الطبرى ۱۰۰/۲۲. وتفسير ابن كثير ۵۵۲/۲. ..... [3] مجمع الزوائد ۲۶۶/۳. وكنز العمال ۵۶۵۲. والترغيب والترهيب ۱۱۲/۳ ...... [4] المستدرك ۳۵۸/۴. والمعجم الكبير للطبرانى ۱۶۵/۱۱. ومجمع الزوائد ۲۵۲/۴. والسنة لابن ابى عاصم ۶۳۰/۲. والمطالب العالية ۱۵۸۸.

یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے جریری نے ان سے روایت کیا ہے اور ان سے نقل ﷺ نے میں شداد متفرد ہیں۔

۳۳۹۶-سلیمان بن احمد، حسین بن اسحٰق تستری، ابوربیع زہرانی، سلام، زید ابونضرہ اور حضرت ابن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ رکوع میں بالکل سیدھے ہوتے اتنے کہ اگر آپ کی کمر مبارک پر پانی انڈیل دیا جائے تو ٹھہرا رہے۔[۱]

یہ حدیث ابونضرہ کے طریق سے غریب ہے اسے ان سے صرف زید العمی نے روایت کیا۔

(۲۱۶) بکر بن عمرو[۲]

ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ابوصدیق بکر بن عمرو ہیں انکے حالات میں ہے کہ عبادت میں بھی سب سے مقدم رہتے تھے اور مخلوق خدا کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے۔

۳۳۹۷-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی، مسعر اور زید کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ ابوصدیق نے فرمایا ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نماز استسقاء پڑھنے کے لئے جارہے تھے راستے میں ایک چیونٹی کے پاس سے گزر ہوا جو پیٹھ کے بل گری پڑی تھی اور اس حالت میں فریاد کررہی تھی کہ اے اللہ ہم آپ کی مخلوقات میں سے ایک حقیر ترین مخلوق ہیں اور بارش کے محتاج، رزق کے طلب گار، یا تو آپ ہمیں ھلاک کردیں یا پھر رزق عطا فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے (یہ سن کر) فرمایا: واپس لوٹ چلو: دوسروں کی دعاؤں سے تمہارا کام بن گیا۔

۳۳۹۸-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد، مسعر اور زید کے اسنادی حوالہ سے منقول ہے کہ ابوصدیق نے فرمایا"جنازہ تیز قدموں سے لے جاؤ اتنا کہ اگر کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ لوگوں کو نہ پاسکے۔

یہ حدیث ابوالصدیق، ابوسعید اور حضرت ابن عمرؓ سے مسند امروی ہے۔

۳۳۹۹-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ھوذہ، عوف اعرابی، ابوصدیق اور ابوسعیدؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا"زمین پوری کی پوری ظلم وسرکشی سے بھر جائے گی پھر میرے اہل بیت سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا جو اس کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھردے گا جیسا کہ پہلے یہ ظلم وسرکشی سے بھری پڑی تھی۔[۳]

یہ حدیث ابوالصدیق اور حضرت ابوسعید کے طریق سے مشہور ہے انہوں نے اس کو تابعین اور ابوالصدیق مطر الوراق سے بھی روایت کیا اور ان سے حماد بن زید نے نقل کی۔

۳۴۰۰-سہل بن عبداللہ بن حفص تستری، حسین بن اسحٰق تستری، عبیداللہ بن معاذ اپنے والد اور شعبہ، قتادۃ اور ابوسعید حضور ﷺ سے ناقل ہیں کہ ایک شخص نے ننانوے قتل کئے پھر پوچھتا پھر رہا تھا کہ اسکی توبہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس نے راہب سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ تیری توبہ نہیں ہوسکتی اس نے راہب کو بھی قتل کردیا لیکن پھر اچھی طرح توبہ تائب ہوا اور بستی سے نکلا تو اسے موت نے آلیا اب رحمت کے فرشتے بھی آئے اور عذاب کے بھی لیکن وہ نیک لوگوں کی بستی کے بالشت بھر زیادہ قریب تھا اس لئے اس کا شمار نیک لوگوں میں کیا گیا۔

۱۔ المعجم الصغير للطبراني ۱/ ۲۱. ومجمع الزوائد ۲/ ۱۲۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۲۲۶. والتاريخ الكبير ۲/ ۱/ ۹۳. والجرح ۱/ ۱/ ۳۹۰. والجمع ۱/ ۵۷. وتهذيب الكمال ۱۵۱. (۴/ ۲۲۳) وتهذيب التهذيب ۱/ ۴۸۶.

۳۔ كنز العمال ۳۸۷۰۰. والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/ ۳۲. والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/ ۳۲. ومجمع الزوائد ۷/ ۳۱۴.

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے قتادہ سے ہشام اور ہمام نے روایت کی۔

۳۴۰۱- فاروق خطابی، ابومسلم الکشی، حجاج بن منہال، ہمام، قتادہ ابوصدیق اور حضرت ابن عمر کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو "بسم اللہ و علیٰ ملۃ رسول اللہ" پڑھو۔[۱] یہ حدیث قتادہ سے صرف ہمام نے مرفوعا روایت کی اور ہمام اور شعبہ نے ان سے مرفوعا بھی روایت کیا اور یہ حدیث (علی سنۃ رسول اللہ) ﷺ کے الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۲۱۷) فضیل بن زید رقاشی

ان جلیل القدر ہستیوں میں ایک فضیل بن زید رقاشی ہیں۔ حضرت ابن عمر کے دور خلافت میں غزوات میں حصہ لیا۔ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ بصرہ میں ان سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں تھا حد درجہ اوقات کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ بہت کم غذا لیتے تھے تاکہ گناہوں سے حفاظت رہے کیونکہ شرارت بھرے پیٹ کو ہی سوجھتی ہے تابعین میں سے تھے۔

۳۴۰۲- احمد بن محمد بن حسن بغدادی، محمد بن موسیٰ حرسی، حماد بن زید کے سندی حوالے سے منقول ہے کہ عاصم احول نے کہا:

مجھے فضیل رقاشی نصیحت کرتے ہوئے فرمانے لگے:

لوگوں کے جھمگٹے تجھے اپنے آپ سے غافل نہ کردیں اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں! اپنے اوقات کو ادھر ادھر فضولیات میں گزارنے سے بچو! اس لئے کہ سب کچھ محفوظ ہو رہا ہے۔ سب سے زیادہ طلب کئے جانے کے لائق اور جس چیز کی طرف جلدی کی جائے وہ وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد کی جائے گی۔

۳۴۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد اپنے والد اور وکیع، سفیان، عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ زید رقاشی نے فرمایا:

تیرے پاس لوگوں کا ہجوم تجھے اپنی ذات سے غافل نہ کردے اس لئے کہ مصیبت تجھ پر پڑنے والی ہے ان پر نہیں! ایام زندگی کو ادھر ادھر گزار دینے سے بچو اس لئے جو کچھ تو نے کہا وہ محفوظ ہو چکا۔ سب سے بہتر اور سب سے پہلے انجام دیئے جانے کے لائق وہ نیکی ہے جو گناہ کے بعد جائے۔

۳۴۰۴- محدث کبیر حافظ ابونعیم اپنے والد عبداللہ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن زید، عبیداللہ بن محمد تیمی سے نقل کرتے ہیں کہ فضیل رقاشی نے فرمایا:

کہ غم جب شدت کو پہنچتا ہے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور پھر ختم ہی ہو جاتا ہے"۔

اس حدیث کو رقاشی نے عبداللہ بن مغفل مزنی اور دوسرے صحابہ سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۳۴۰۵- سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحٰق مخرمی، عفان بن مسلم، عبداللہ بن زیاد، عاصم احول، فضیل بن محمد بن زید رقاشی صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ،

میں نے حضور ﷺ کو کدو کے برتن، زفت لیپے ہوئے برتن اور سبز رنگ کے ٹھلیوں سے منع کرتے ہوئے سنا"۔

۱- مسند الامام احمد ۲/۲۷. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۵۵. والمستدرک ۱/۳۶۶. والمصنف لابن ابی شیبة ۳/۳۲۹. وکنز العمال ۴۲۳۷۶.

(۲۱۸) قسامہ بن زہیر[1]

محدثین کی سنہری لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں میں سے ایک ابوالمنہال، قسامہ بن زہیر ہیں بڑے صابر وشاکر تھے دراصل تصوف نام ہی گزارے لائق متاع کے ہونے اور عجز وانکساری اختیار کرنے کے ہیں۔

۳۴۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد اپنے والد احمد سے عبدالوھاب۔ عوف، قسامہ بن زہیر کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے بصرہ میں وعظ فرمایا کہنے لگے: اے لوگو! روؤ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنالو، اس لئے کہ آخرت میں جہنمی لوگ روئیں گے یہاں تک ان کے آنسو ختم ہوجائیں گے، اسکے بعد وہ خون کے آنسو روئیں گے اتنا کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں ڈال دی جائیں تو وہ بھی تیرنے لگیں۔

۳۴۰۷- ابومحمد بن حیان، عبیداللہ بن احمد بن عقبہ، حسن بن عرفہ، روح بن عبادہ، عوف اور حضرت قسامہ بن زہیر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جی میں آیا کہ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا حتی کہ وہ تمام زمین والوں کو دیکھنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین والوں کے اعمال دکھائے جب حضرت ابراہیم نے یہ سب کچھ دیکھا تو فرمانے لگے: یا اللہ! ان سب کو نیست ونابود کردیجئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابراہیم! میں تم سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہوں آپ نیچے جائیں ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ لوٹ آئیں اور توبہ کرلیں۔

۳۴۰۸- مصنف رحمہ اللہ اپنے والد عبداللہ سے اور محمد بن ابراہیم بن یحییٰ یعقوب دورقی، ھوذہ بن خلیفہ، عوف قسامہ بن زہیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت اشعری نے فرمایا:

علم وحکمت والے کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسے مشک وعنبر والوں کے پاس بیٹھنا اگر وہ تجھے کچھ نہ بھی دیں تب بھی اسکی خوشبو کہیں نہیں گئی اور برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ایسا ہے جیسا بھٹی کے قریب بیٹھنا، اس لئے کہ اور کچھ نہ بھی ہو تو اسکا دھواں اور شعلے تو ضرور پہنچیں گے۔

۳۴۰۹- ابومحمد بن حیان، ابویعلیٰ، محمد بن الحسین برجلانی، روح، عمران بن جابر، حضرت قسامہ بن زہیر کا قول نقل کرتے ہیں:

دلوں کو بیدار رکھو ذکر کے ذریعہ۔

یہ حدیث حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت ابوھریرہؓ سے مسنداً منقول ہے۔

۳۴۱۰- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن جعفر بن حمدان، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، ھوذہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، قسامہ بن زہیر صحابی رسول حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمام زمین سے ایک ایک مٹھی لی اور اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو لوگ بھی زمین کی طرح ہیں کوئی کالا ہے تو کوئی گورا اور کوئی سرخ ہے تو کوئی بین بین پھر کوئی نرم ہے اور کوئی گرم، کوئی اچھا ہے اور کوئی برا۔[2]

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۱۵۲. والجرح ۷/ت ۸۱۷، والکاشف ۲/ت ۴۶۴۷. وتاریخ الاسلام ۳/۴۶۲. وتهذیب التهذیب ۸/۳۷۸. والتقریب ۲/۱۲۶. وتهذیب الکمال ۴۸۷۹. (۲۳/۲۰) والخلاصة ۲/ت ۵۹۱۴.

[2] سنن الترمذی ۲۹۵۵. وسنن ابی داؤد ۴۶۹۳. ومسند الامام أحمد ۴/۴۰۰، ۴۰۶. والمستدرک ۲/۲۶۱. ومشکاة المصابیح ۱۰۰، وطبقات ابن سعد ۱/۱/۶. والاحادیث الصحیحة ۱۶۳۰.

اس حدیث کو معمر، ہشام بن حسان، یحیٰ بن سعید، یزید بن زریع وغیرہ نے حضرت عوف سے نقل کیا ہے۔

۳۴۱۱-سلیمان بن احمد، احمد بن علی الابار، سلیمان بن نعمان الشیبانی قاسم بن فضل حرانی، قتادہ، قسامہ بن زھیر اور صحابی رسول حضرت ابوھریرہؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب مؤمن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم کے رومال میں لپٹا ہوا مشک اور گلدستے لاتے ہیں اور اس کی روح ایسی نکالی جاتی ہے جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جائے، پھر کہا جاتا ہے''اے مطمئن روح! لوٹ اپنے رب کی طرف راضی برضا پھر اسے ریشم پہنا دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے علیین لے چلتے ہیں۔[۱]

اس حدیث کو ھشام نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا۔

(۲۱۹) ابوالحلال العتکی

محدثین میں ایک بڑا نام ابوالحلال عتکی کا ہے جو زہد فی الدنیا میں ضرب المثل تھے۔

۳۴۱۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل اور عبیداللہ بن ثور اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء سے نقل کرتے ہیں کہ ابو الحلال، بالاخانے میں رہتے تھے بعض دفعہ یہ کرتے کہ ایک دروازے کو آتے اور وہاں سے بستی والوں کو پکارتے کہ اے فلاں بن فلاں: پھر دوسری طرف آتے اور اسی طرح پکارتے اور ان کو جھنجھوڑے یہاں تک کہ چاروں طرف گھوم کر یہی عمل دھراتے ۔اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرماتے۔

"هل تحس منهم من احداوتسمع لهم ركزا"

ترجمہ: بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھنک سنتے ہو۔(مریم:۹۸) اسکے بعد نماز کو جاتے۔ان کی وفات ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوئی۔

۳۴۱۳-ابوبکر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبیداللہ بن ثور، عون اور ابن ابی الحلال اپنی والدہ اور پھوپھی عیناء بنت ابی الحلال کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''چونہ کا پتھر تھا، والد مرحوم بڑھاپے کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو پاتے تھے تو اسی پر سجدہ کرلیا کرتے اور دعا کرتے: اے اللہ! مجھ سے قرآن سلب نہ کرنا۔

ابوالحلال کی مسانید.....ابوالحلال نے ایک سے زیادہ صحابہ سے روایات نقل کی ہیں۔حضرت عثمان غنی سے احادیث سنی ہیں اور ان سے قتادہ اور غیلان بن جریر روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۴۱۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن ابی حلال عتکی، صحابۂ رسول حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو شوربہ سے روٹی کھاتے دیکھا، اس میں کدو بھی تھے۔آپ کدو تلاش کر کر کے کھارہے تھے۔

۳۴۱۵-احمد بن علی بن مثنی، زکریا بن یحیٰ واسطی، روح، ابوحلال عتکی اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ ''میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے دن بھر میں بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کردیں گے۔[۲]

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: یہ سننے کے بعد میں نے کبھی وہ بارہ رکعتیں نہیں چھوڑیں۔

۳۴۱۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، روح، زرارہ بن ابوحلال عتکی فرماتے ہیں حضرت انسؓ فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ دوران

۱۔ المستدرک ۳۵۲/۱. واتحاف السادة المتقين ۳۹۷/۱۰.

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۳۳۸/۳. وتخريج الاحياء ۱۹۴/۱. وسنن النسائی ۲۶۳/۳، ۲۶۴. وكنز العمال ۲۱۳۷۳.

سفر) رسول اللہ ﷺ نے (اونٹوں کے حدی خواں کو) فرمایا: اے انجشہ! آبگینوں (عورتوں) کے ساتھ یوں (نرمی کے ساتھ) رفتار رکھنی چاہئے [1]

۳۴۱۷-ابو محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید اشج، ابن ادریس، شعبہ و مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کی سند سے ابوالحلال عتکی فرماتے ہیں میں کسی کام سے حضرت عثمانؓ کے پاس حاضر ہوا۔ جب وہ کام نکل گیا تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا: کیا کوئی اور کام بھی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ بس ایک مسئلہ دریافت کرنا تھا کہ ہمارے ایک دوست نے اپنی عورت کو اس کی طلاق کا مالک بنادیا ہے، اب کیا کیا جائے؟ فرمایا: بس اب عورت جو چاہے فیصلہ کرے۔

(۲۲۰) میمون بن سیاہ [2]

اوران عظیم شخصیات میں سے بغض و نافرمانی سے اعراض کرنے والے اور باری تعالیٰ منعم و محسن کے ذکر کی طرف متوجہ ہونے والے میمون بن سیاہ بن مہران بھی ہیں۔

۳۴۱۸-محمد بن علی، ابو یعلی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ اور مسلم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیاہ قراء کے سردار تھے۔

۳۴۱۹-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابو عبداللہ السلمی، سعید بن عامر کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمون بن سیا کسی کی غیبت نہ کرتے اور نہ اپنے پاس کسی کی غیبت ہونے دیتے۔ اگر کوئی غیبت کر رہا ہوتا تو اسے منع فرماتے پھر بھی نہ رکتا تو مجلس سے ہی چلے جاتے۔

۳۴۲۰-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبدالصمد بن عبدالوارث، اور عبداللہ بن الجندب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ میمون بن سیاہ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو اپنے ذکر کا عادی بنادیتے ہیں۔

۳۴۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ ابوالاشہب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت میمون دعا میں فرماتے

"یااللہ! جس چیز کے بارے میں ہم تنگی و ترشی کا اندیشہ محسوس کر رہے ہیں اس کو ہمارے لئے آسان فرما، گھٹن، غم اور تکالیف کو دور فرما۔

میمون بن سیاہ کی مسانید...... میمون بن سیاہ نے حضرت انس سے کچھ احادیث مسنداً نقل کی ہیں وہ یہ ہیں

۳۴۲۲-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن مسلم، حسن بن علی بن ولید فسوی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، یوسف بن یعقوب سدوسی، میمون بن عجلان اور میمون بن سیاہ حضرت انس سے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے کہ خوش و خرم رہے جنت تیرے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ عرش کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: گویا میرے بندے نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ ہی پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے

---

[1] صحیح البخاری ۸/۴۴، ۴۶، ۵۵. وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۷۰. وفتح الباری ۱۰/۵۸۲.

[2] طبقات ابن سعد ۷/۱۵۲. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۹. والجرح ۸/ت ۱۰۵۳. والجمع ۲/۵۱۴. والکاشف ۳/۵۸۵۷. والمیزان ۴/ت ۸۹۶۴. وتهذیب التهذیب ۱۰/۳۸۸. والتقریب ۲/۲۹۱. والخلاصة ۳/ت ۷۳۵۰.

مہمان کی ضیافت جنت سے کرتے ہیں۔[1]

ضحاک نے بھی اس حدیث کو حماد بن جعفر اور میمون بن سیاہ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ضحاک بن حمزہ نے حماد بن جعفر ابو میمون بن سیاہ سے روایت کی۔

۳۴۲۳-محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی، احمد بن ابی صلابہ مسدد، حزم بن ابی حزم میمون اور حضرت انسؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس کے رزق میں برکت ہو تو والدین سے حسن سلوک کرے اور رشتہ داریوں کا پاس رکھے۔[2]

۳۴۲۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن بکر، میمون المرائی، میمون بن سیاہ اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ان کو بشارت دی جاتی ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، تمہاری مغفرت ہو چکی اور تمہارے گناہ کو نیکیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔[3]

(۲۲۱) حجاج بن فرافصہ[4]

محدثین میں ایک بڑا نام حجاج بن فرافصہ کا ہے، بڑے عبادت گزار تھے۔

۳۴۲۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابوموسیٰ انصاری کے حوالہ سے نضر بن شمیل فرماتے ہیں: ”حجاج بن فرافصہ نے ایک مرتبہ چودہ دن تک پانی نہیں پیا“۔

راوی ابوموسیٰ کہتے ہیں: نضر بن شمیل نے ان سے براہ راست حدیث سنی ہے“

۳۴۲۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحاق بن موسیٰ، ابراہیم بن ھراسۃ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے ایک دفعہ گیارہ دن حجاج بن فرافصہ کے پاس گزارے۔ ان دنوں میں نہ تو انہوں نے کچھ کھایا اور نہ سوئے۔

۳۴۲۷-ابومحمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا: حضرت حجاج بن فرافصہ نے مجھے خط لکھا اس میں تھا ”جس کو عرفانِ الٰہی حاصل ہو گیا تو وہ ان سے محبت کرنے لگے گا۔ اور جو شخص رب سے محبت کرتا ہے وہ دنیا کو خیر باد کہہ دیتا ہے اور اس سے اعراض کرنے لگ جاتا ہے، اور مؤمن غفلت میں کوئی غلط قدم اٹھاتا ہے اور پھر سوچتا ہے تو بے چین ہو جاتا ہے۔

۳۴۲۸-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابن شوذب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن فرافصہ رحمۃ اللہ علیہ کو بازار میں پھل والوں کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا: آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ فرمانے لگے: میں ان مقطوع، ممنوع پھلوں کو دیکھنے آیا تھا“ (قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ تھا ”مقطوعة و لا ممنوعة“

۳۴۲۹-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک محمد بن مطرف حضرت حجاج بن فرافصہ کا قول نقل کرتے ہیں:

۱۔ الاحادیث الصحیحۃ ۵۶۷. ومجمع الزوائد ۸/۱۷۳. والکامل لابن عدی ۶/۲۴۰۹.

۲۔ المستدرک ۴/۱۶۰. ومسند الامام أحمد ۳/۲۶۶. ومجمع الزوائد ۸/۱۳۶، ۱۵۲. والترغیب والترھیب ۳/۳۱۷. والکامل لابن عدی ۴/۱۵۵۳، ۷/۲۵۷۰. وکنز العمال ۲۹۶۸.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۴۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۷۶، ۸. والترغیب والترھیب ۲/۴۱۰. واتحاف السادة المتقین ۵/۸. والدر المنثور ۱/۱۵۱. وتخریج الاحیاء ۱/۲۹۷.

۴۔ التاریخ الکبیر ۲/ت۲۸۲۱. والجرح ۳/ت۷۰۲. والکاشف ۱/۲۰۷. والمیزان ۱/۴۶۳. وتھذیب الکمال ۱۱۲۵. (۵/۴۴۷)

کتابوں میں لکھا ہے: جو شخص بغیر مشورے کے کوئی کام کرے تو فضول کی مشقت برداشت کرے گا اور ظالم سے انتقام نہ لو، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور جس نے ظالم کے لئے استغفار کیا تو اس نے شیطان کو بھی موت دے دی"۔

حضرت انس بن مالک ابوعثمان نہدی، ابی عمران جونی، مکحول سے یہ حدیث مسنداً منقول ہے۔

۳۴۳۰-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث السمان، حارث بن عبید، حجاج بن فرافصہ اور صحابی رسول حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

استغفار کرو! ہم نے استغفار کیا تو آپ نے فرمایا: ستر بار کرو! تو ہم نے ستر بار استغفار کیا پھر آپ نے فرمایا:

جو شخص ستر بار استغفار کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں اور یقیناً ایسا شخص تو نامراد و ناکام ہوگا جس نے ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کئے ہوں[1]۔

۳۴۳۱-ابوجعفر محمد بن محمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم، محمد بن عبداللہ بن عمار، عیسیٰ بن یونس، ابن علاثہ، حجاج، ابوعثمان، اور صحابیٔ رسول حضرت سلمانؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب باتیں غالب ہوں اور عمل کچھ نہ ہو، لوگوں میں انسیت ہو لیکن دل پھٹے ہوئے ہوں اور لوگ رشتہ داریاں ترک کرنے لگیں ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ان پر پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اندھا بہرا بنا دیتے ہیں[2]۔

۳۴۳۲-حبیب بن حسن، ابومسلم الکشی، ابوعاصم نبیل، سفیان ثوری، حجاج یزید رقاشی اور حضرت انسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قریب ہے کہ بہت زیادہ فقر کفر میں مبتلا کرنے لگے اور زیادہ حسد تقدیر پر غالب ہو جائے[3]۔

۳۴۳۳-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمار، المعافی بن عمرانؒ سفیان، ابوعمران اور حضرت جندب کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تک دل لگا رہے قرآن پڑھتے رہو اور جب جی گھبرائے تو بس کردو"[4]۔

۳۴۳۴-سلیمان بن احمد، ابوعمرو محمد بن عثمان بن سعید کوفی، احمد بن عبداللہ بن یونس فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، حجاج، مکحول صحابی رسول حضرت ابوھریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

"جو شخص دنیا حلال طریقے سے حاصل کرے، مانگتا نہ پھرے اور گھر والوں کی خبر گیری کرتا رہے، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تو ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہوگا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور جو شخص دنیا تو حلال طریقہ سے حاصل کرے لیکن بڑائی جتلائے، فخر و مباہات کرے اور اترائے اس شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے وقت میں ناراض ہوں گے[5]۔

---

[1] تاریخ بغداد ۲۹۳/۶. وکنز العمال ۲۹۶۷. .... [2] المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲۳/۶. واتحاف السادۃ المتقین ۳۰۰/۱. وتاریخ ابن عساکر ۱۸۴/۴. والدر المنثور ۲۶/۷. ومجمع الزوائد ۲۸۷/۷. وکنز العمال ۴۳۸۵۷.

[3] تاریخ أصبهان ۲۹۰/۱. والضعفاء للعقیلی ۲۰۶/۳. واتحاف السادۃ المتقین ۵۲/۸، ۱۴۲، ۱۵۰. وکنز العمال ۱۶۶۸۲. والدر المنثور ۲۲۰/۶. ومشکاۃ المصابیح ۵۰۵۱. وتخریج الاحیاء ۱۸۴/۳، ۲۲۹. وتذکرۃ الموضوعات ۱۷۴. والدر المنتثرۃ ۱۲۴. والعلل المتناهیۃ ۳۴۰/۲. .... [4] مسند الامام أحمد ۳۱۳/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۶/۲. وکنز العمال ۲۸۰۵.

[5] المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۶/۷. وامالی الشجری ۱۷۳/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۴۱۴/۵. ومشکاۃ المصابیح ۵۲۰۷. وکنز العمال ۹۲۴۵. وتخریج الاحیاء ۲۱۷/۳.

۳۴۳۵- ابوبکر محمد بن سہل، محمد بن حسن بن عبدالرحمٰن، ابوداؤد مبارکی، ابوشہاب الحناط، سفیان ثوری، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ اور حضرت ابوھریرہؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن سیدھا سادھا اور شریف ہوتا ہے جبکہ فاجر وفاسق فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔[1]

(۲۲۲) ایاس بن قتادہ تمیمی

بزرگوں میں ایاس بن قتادہ تمیمی کا نام بھی ملتا ہے۔ یہ احنف بن قیس کے بھانجے تھے اور بنوتمیم کے قاضی تھے۔

۳۴۳۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن زکریا، عبداللہ بن عمر، اصمعی نقل کرتے ہیں کہ: ''میں تو بنوتمیم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کولھوں کا بیل بنا ہوا ہوں اور ادھر موت میرے پیچھے لگی ہوئی ہے یہ کہہ کر شبکہ مقام کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور وہیں رہنے لگے وہاں ہی ان کی وفات ہوئی۔

ان سے ان کا یہ قول بھی منقول ہے: ''اے بنوتمیم: میں نے اپنی جوانی تمہاری نذر کردی۔ میرا بڑھاپا تو میرے پاس رہنے دو''

حضرت ایاس نے قیس بن عباد سے مسنداً روایت کیا ہے۔

۳۴۳۷- حبیب بن حسن، یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ابوحمزہ، ایاس بن قتادہ، قیس بن عباد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ''میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملنے مدینہ آیا مجھے ابی ابن کعبؓ سے ملنے کا زیادہ اشتیاق تھا۔ میں نماز کے لئے صف اول میں کھڑا تھا۔ حضرت عمر تشریف لائے ان کے ساتھ صحابہ بھی تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کو دیکھا مجھے اجنبی دیکھ کر۔ مجھے جگہ سے ہٹا دیا۔ اور خود اس جگہ کھڑا ہو گیا مجھے نہیں معلوم میں نے کیا نماز پڑھی نماز کے بعد مجھے کہنے لگا''

''نوجوان! اللہ تیرا بھلا کرے یہ جو کچھ میں نے کیا جہالت کی بنا پر نہیں کیا بلکہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم اس صف میں کھڑے ہوں جو آپ کے بالکل متصل ہو، میں نے صف میں دیکھا تو تم اجنبی معلوم ہوئے۔

پھر حدیث بیان کرنے لگے لوگ سراپا سماع بن کر ان کی بات سننے لگے۔

کہنے لگے:

''اہل حل وعقد تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے اور خدا کی قسم! یہ لوگ تباہی کے دہانے پر پہنچ گئے۔ یہ بات انہوں نے تین دفعہ دھرائی، پھر کہا: ''واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں جو خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا، واللہ! مجھے ان پر افسوس نہیں، مجھے تو ان پر ترس آتا ہے جو دوسرے لوگ ہلاک ہوئے مسلمانوں میں سے ان کی وجہ سے۔

راوی قیس بن عباد کہتے ہیں: '''تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص ابی بن کعبؓ ہی تھے''

(۲۲۳) ابوالابیض[2]

عابدین کی طویل فہرست میں ایک نام ابوالابیض کا ہے بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے۔

۳۴۳۸- احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید' سلمہ' سہل بن عاصم، علی بن غنام بن علی اور عمر ابوحفص جزری حضرت ابوالابیض کے

۱۔ سنن أبي داؤد ۴۷۹۰. وسنن الترمذي ۱۹۶۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۱۹۵. والمستدرك ۱/۴۳، ۴۴. والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/۸۲. والأدب المفرد ۴۱۸. ومجمع الزوائد ۸/۸۲. ومشكاة المصابيح ۱۲ ۳ وكنز العمال ۶۸۱. وشرح السنة ۱۳/۸۶. والاحاديث الصحيحة ۹۳۵. وكشف الخفا ۲/۴۰۵.

۲۔ الجرح ۶/ت۱۲۲۴، ۹/ت ۱۴۸۸. وتهذيب الكمال ۷۱۹۲ (۸/۳۳)

بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی کو خط لکھا جس میں لکھا تھا:

تسلیم وآداب کے بعد!

دنیا میں ایک نفس کے مکلف بنائے گئے ہو اگر تم نے اس کی اصلاح کرلی تو اس کے بعد مفسدین کا فساد تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر تم نے اسے بگاڑ دیا تو صالحین سے تم کو نفع نہ پہنچے گا اور جان لو! تم دنیا سے اس وقت تک نہیں بچ سکتے جب تک تم اس کی چمک دمک سے بے پرواہ نہ ہو جاؤ حضرت انس بن مالکؓ سے مسنداً نقل کیا گیا۔

۳۴۳۹- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، منصور، ربعی ابوالابیض اور حضرت انس بن مالک کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے جب سورج حلقہ بنا کر چمک رہا ہوتا''۔

(۲۲۴) لاحق بن حمید[1]

فقہاء محدثین میں لاحق بن حمید کا نام سرفہرست ہے۔ نہایت زیرک اور معاملہ فہم تھے۔

۳۴۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوقطن، منذر بن ثعلبہ، ردینی بن ابی مجلز اپنے والد سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مؤمنوں میں سب سے عقل مند وہ ہے جو حد درجہ محتاط ہو۔

۳۴۴۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عمرو بن جبلہ، حرمی بن عبادہ، منذر بن ثعلبہ، ردینی بن ابومجلز اپنے والد ابو مجلز سے نقل کرتے ہیں: لوگوں میں سب سے ہوشیار وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو''۔

۳۴۴۲- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان عمران بن جریر، حضرت ابومجلز سے نقل کرتے ہیں: سب سے افضل وہ نماز ہے جو لمبے قیام والی ہو اور سب سے افضل عبادت لمبا رکوع ہے''۔

۳۴۴۳- ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عمران بن جریر، ابومجلز سے نقل کرتے ہیں کہ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھو کہ قرضدار کو قرض کے سلسلے میں کوئی بھی تکلیف نہ پہنچاؤ تو ضرور ایسا کرنا اور جو کچھ تم نے چھوڑ دیا حق واجب ہونے کے بعد اس کا اجر تمہیں یقیناً دیا جائے گا''۔

۳۴۴۴- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، معتمر بن سلیمان نقل کرتے ہیں کہ حدیث وفقہ کی مجلس ہو رہی تھی اس دوران ایک شخص نے ابومجلز سے کہا'' اس کے بجائے قرآن کی کوئی سورت پڑھ لیتے'' ابومجلز نے جواب میں فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ قرآن کی سورۃ پڑھنا زیادہ افضل ہے اسی مشغلہ سے جس میں ہم لگے ہوئے ہیں''۔

۳۴۴۵- ابومحمد بن حیان، حاجب بن ابوبکر، محمد بن مسعود عجمی، عبدالرزاق ابن التیمی، اپنے والد تیمی سے حضرت ابومجلز کا قول نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی حدیث قرآن کی طرح ہے' ایک دوسری کے لئے ناسخ ہوتی ہے۔

۳۴۴۶- محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان حضرت ابومجلز سے قرآن کریم کی آیت 'فجزاؤہ جھنم خالداً'' (النساء:۹۳) کی تفسیر نقل کرتے ہیں: یعنی وہ اس سزا کے لائق ہے جو اللہ نے بیان فرمائی پھر اگر وہ چاہے تو درگزر بھی کرسکتا ہے۔

۳۴۴۷- محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر بن سلیمان، کہمس، عباس جریری، ابومجلز اور قیس بن عباد کے سلسلہ سند

[1] طبقات ابن سعد ۲۱۶/۷، ۳۶۸، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۹۱۱. والجرح ۹/ت ۵۲۶. والجمع ۵۵۷/۲. ولکاشف ۳/ت ۶۲۲۴. والمیزان ۴/ت ۹۴۳۹. وتھذیب التھذیب ۱۷۱/۱۱. وتھذیب الکمال ۶۷۷۲. (۱۷۶/۳۱)

سے منقول ہے کہ: ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے بنیت رضائے الٰہی ملنے جا رہا تھا کہ ایک شخص اس سے ملا اور پوچھنے لگا: ''تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب میں کہا: ''فلاں شخص کے پاس'' اس نے دوبارہ پوچھا: کیا تمہارے آپس میں کوئی رشتہ داری کا تعلق ہے؟ اس نے کہا: ''نہیں!'' اس نے پھر پوچھا: ''کوئی حاجت یا ضرورت؟ اس نے کہا: نہیں میں تو اس سے اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں، اس اجنبی شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا پیامبر ہوں اور تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ مسلمان بھائی سے محبت کرنے کی بناء پر اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے ہیں''

۳۴۴۸-ابوبکر بن مالک، عبیداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن صباح، عمران بن حدیر نقل کرتے ہیں کہ ابن سیرین نے ابومجلز کو پیغام بھیجا: ہمارے پاس کچھ رقم بھیج دو لیکن اس طور پر کہ جب تک ہم نہ بھیج دیں آپ نہ مانگیں حضرت ابومجلز نے تین سو کی ایک تھیلی بنائی اور انکو بھیج دی۔

۳۴۴۹-محمد بن ابراہیم، ابوالعباس بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، معتمر، عمران بن حدیر اور ابومجلز کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا: لوگ مجھ پر دو آدمیوں کو حکم بنانے پر لعن طعن کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرندے کے حق میں بھی دو آدمیوں کو حکم بنایا ہے''

حضرت ابومجلز نے حضرت انس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ ابن عباس سے مسنداً روایت کیا۔

۳۴۵۰-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن السقطی، یزید بن ھارون، سلیمان تیمی، ابومجلز اور حضرت انسؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں ایک مہینہ تک متواتر قنوت نازلہ پڑھی رکوع کے بعد آپ رعل وذکوان کے خلاف بددعا کرتے اور فرماتے ''عصیہ نے اپنے نام کی طرح اللہ کی نافرمانی کی''۔

۳۴۵۱-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، عبدالسلام بن سہل، محمد بن عبداللہ رازی، ابوثمیلہ یحییٰ بن واضح، ابوطیبہ اور ابومجلز اور حضرت ابن عمر حضور اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا'' جو ریشم پہنے، چاندی کے برتنوں میں پانی پیے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص بیوی کو شوہر سے بدظن کردے یا غلام کو اپنے آقا سے برگشتہ کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں (۱)

۳۴۵۲-ابواحمد حسین بن علی التمیمی النیشاپوری، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ حسان بن عباد بصری، سلیمان تیمی، ابومجلز، عکرمہ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں شرک کی سرایت صفا پہاڑ پر چھوٹی سی چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے اور بندے اور کفر میں نماز چھوڑنے کا فرق ہے''۲

یہ حدیث ابومحسن عکرمہ اور سلیمان کے طریق سے غریب ہے عباد بصری اور ان کے بیٹے اس حدیث شریف میں متفرد ہیں۔

(۲۲۵) حسان بن ابی سنان۳

جماعت صوفیاء میں حضرت حسان بن ابی سنانؒ کا نام نمایاں ہے۔ دل اور اعضاء کو ایک اور اپنی زبان اور آنکھوں پر قابو پانے والے تھے۔ صاحب دل اور صاحب حال شخص تھے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۳۳۲/۴، ۷۷/۵. والترغیب والترھیب ۱۲۷/۳. وکنز العمال ۴۱۲۲۲.

۲۔ مجمع الزوائد ۲۲۴/۱۰. واتحاف السادۃ المتقین ۱۵۳/۸، ۲۸۱، ۲۷۳/۲، ۳۰۴/۷. والدر المنثور ۵۴/۴. وتفسیر ابن کثیر ۴۴۳/۴. والکامل لابن عدی ۲۶۹۵/۷.

۳۔ التاریخ الکبیر ۳/رت ۱۴۹. والجرح ۳/ت ۱۰۴۶. وتاریخ الاسلام ۲۰/۵. وتہذیب الکمال ۱۱۹۰. (۲۶/۲) وتہذیب التہذیب ۲۴۹/۲.

۳۴۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن نائلہ، سلیمان بن داؤد شاذ کونی، جعفر بن سلیمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے وہب بن منبہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہوتے ہیں؟ آپ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا میں نے پھر پوچھا: یا رسول اللہ! عراق میں بھی کوئی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! وہاں محمد بن واسع، حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینار ہیں''

۳۴۵۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذا، احمد بن ابراہیم دورقی، عبداللہ بن یزید مقری اور حضرت جعفر بن سلیمان سے ایک شخص نقل کرتا ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا: آپ نے فرمایا: اگر حسان دعا کرے۔ کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں تو یقیناً ایسا ہو جائے گا''

۳۴۵۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل اور ابوالحکیم کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت حسان نماز عید کے لئے گئے، جب لوٹے تو ان کی بیوی کہنے لگی آج کتنے حسین وجمیل، پری پیکر چہروں کو دیکھا؟ جب وہ زیادہ کہنے لگی تو آپ نے تحمل سے جواب دیتے ہوئے فرمایا: پگلی! جب سے میں گھر سے نکلا ہوں، واپس آنے تک میں اپنے انگوٹھوں کی طرف ہی دیکھتا رہا۔

۳۴۵۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر ابوجعفر محمد بن عیسیٰ حماد بن زید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جب حسان کو دیکھا تو مجھے دائمی مریض لگے ابوجعفر کہتے ہیں: یہ بات میں نے مخلد بن حسین سے ذکر کی تو انہوں نے جواب میں کہا: ''واقعی! میں نے بھی جب بھی ان کو دیکھا تو مجھے لاغر وکمزور معلوم ہوئے''

۳۴۵۷-عبداللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ، عبداللہ بن محمد الزراد کہتے ہیں: ''حضرت حسان نماز عید ادا کرنے کے لئے گئے، واپسی پر ان سے کسی نے کہا: ''اے عبداللہ! اس عید پر تو بہت زیادہ عورتیں تھیں۔ انہوں نے کہا: میں نے تو ایک عورت کی طرف بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔

۳۴۵۸-ابومحمد بن حیان، ابویعلی موصلی، محمد بن حسین برجلانی، عبدالجبار بن نصر کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان کا ایک دفعہ ایک نئے تعمیر شدہ مکان کے پاس سے گزر ہوا تو پوچھا: یہ کب بنایا گیا؟ پھر فوراً ہی اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: تجھے کیا غرض کہ یہ کب بنا لایعنی باتوں کے بارے میں پوچھتا ہے؟ پھر ایک سال متواتر روزے رکھ کر اپنے نفس کو سزا دی۔

۳۴۵۹-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی محمد بن شعیب، بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن عمر ورستہ، ابوداؤد، عمارہ بن زاذان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ ''حضرت حسان دکان کا دروازہ کھولتے، ایک طرف دوات رکھتے اور حسابات کے کاغذات پھیلا دیتے اور سامنے سے پردہ ڈال کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ جب کسی انسان کی آہٹ محسوس کرتے کہ دکان کو آرہا ہے تو حسابات پر جھک جاتے اور یوں ظاہر کرتے کہ گویا حسابات میں لگے ہوئے تھے''

۳۴۶۰-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ابراہیم عبدالرحمٰن بن عمر، ابوداؤد اور سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: حسان بن ابوسنان فرمایا کرتے تھے: اگر مساکین نہ ہوتے تو میں تجارت کا مشغلہ اختیار ہی نہ کرتا''

۳۴۶۱-محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمٰن بن عمر، زہیر بن نعیم کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ یونس بن عبید اور حضرت حسان بن ابی سنان کی ملاقات ہوئی۔ یونس نے کہا: مجھ پر سب سے گراں بارشی تو تقویٰ ثابت ہوئی۔ حضرت حسان نے فرمایا: میں نے آسان ترین راہ کا انتخاب کیا یونس بن عبید نے پوچھا: وہ کیا؟ حضرت حسان نے فرمایا: ''شک اور یقین میں تردد کی صورت میں میں نے یقین والی صورت کو اختیار کیا جس کی وجہ سے کافی سہولت رہی''

۳۴۶۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، عبداللہ بن شوذب حضرت حسان کا قول نقل کرتے ہیں: ورع کتنا ہی سہل الحصول ہے بس جب کسی شئی میں شک ہوتو اسے چھوڑ دو۔

۳۴۶۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ اور شوذب نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسان بصرہ کے تاجر تھے ان کا شراکت دار بصرہ میں رہتا تھا اور یہ خود اھواز میں رہتے تھے۔ یہ ہر سال اپنے شراکت دار کے پاس بصرہ تشریف لاتے اور حساب کر کے صدقہ کردیتے جبکہ ان کا شراکت دار عمارتیں بنانے اور جائیدادیں خریدنے میں لگا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت حسان بصرہ تشریف لائے اور جو کچھ تھا سب خیرات کردیا۔ پھر بعد میں کسی نے ذکر کیا یہاں کچھ لوگ ہیں جو حاجت مند ہیں۔ حضرت حسان نے فرمایا: ''پہلے کیوں نہ بتادیا؟ پھران کے لئے تین سو درا ہم قرض لئے اور ان لوگوں کو بھجوادیئے۔

۳۴۶۴-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن قریب اصمعی اور ولید بن یسار کہتے ہیں: ایک عورت آئی جس نے کچھ رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے حضرت حسان کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ حضرت حسان نے اپنے شراکت دار کو اشارہ کیا شہادت اور درمیانی انگلی سے، وہ گیا اور دو درہم لے آیا حضرت حسان نے فرمایا اسے دو سو درہم دے دو اس کے جانے کے بعد لوگوں نے کہا کہ: اے عبداللہ! وہ تو اس سے بہت کم پر بھی راضی خوشی لوٹ جاتی۔ حضرت حسان نے فرمایا: میں نے ایک بات نوٹ کی جو تم نوٹ نہ کرسکے: میں نے دیکھا کہ ابھی وہ نوجوان ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ حاجت اس کو کسی گناہ پر مجبور نہ کردے''

۳۴۶۵-عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، عبداللہ بن محمد، عبدالمؤمن بن عباد ابوعبداللہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ''حضرت حسان ایک آدمی کے ساتھ تھے راستے میں ایک شخص ملا جس کو کچھ تکبر بھی تھا۔ حضرت حسان نے ساتھ والے شخص سے کوئی بات پوچھی تو اس ملاقاتی نے کہا: آپ یہ مسئلہ اس جیسے سے پوچھتے ہیں وہ اپنے کو کچھ سمجھتا تھا) حضرت حسان نے جواب میں فرمایا: 'تم کیا جانو؟ ہوسکتا ہے اس میں ایسی خصلت ہو جس خصلت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں اور تم میں کوئی ایسی بات ہو جس کو اللہ ناپسند کرتے ہوں'' اس شخص نے کہا: ''اے ابوعبداللہ! وہ کیا خصلت ہے اور وہ کیا عادت ہے؟ حضرت حسان نے جواب میں فرمایا: ''ہوسکتا ہے کہ جب تم ہم سے ملے تو اس کے جی میں آیا ہو کہ تم اس سے بہتر ہو اور جب تم نے اس کو دیکھا تو تمہارے دل میں آیا کہ تم خود اس سے بہتر ہو'۔

۳۴۶۶-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمرہ، حضرت رجاء بن ابی سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان سے پوچھا کہ آپ کا نفس آپ کو فاقہ میں پریشان نہیں کرتا؟ فرمایا: کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا پھر آپ اس کو کس طرح بہلاتے ہو؟ فرمایا: میں اس کو کہتا ہوں اچھا تو پھاوڑا اٹھا اور مزدوروں کے ساتھ چلا جا اور ایک دو دانق کما لا۔ نفس کام کا سن کر چپ ہوجاتا ہے۔

۳۴۶۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن بلال سے نقل کرتے ہیں کہ ''ہمارا ایک ہم مجلس تھا اس کی باندی حضرت حسان کی بیوی تھی وہ بیان کرتی ہیں: ''حضرت حسان آتے اور بستر میں میرے ساتھ سوجاتے پھر مجھے اسی طرح بہلاتے جس طرح بچوں کو بہلایا جاتا ہے۔ جب جان لیتے کہ میں سوچکی ہوں تو آہستہ سے اٹھتے اور بستر سے نکل پڑتے۔ اس کے بعد نماز میں مشغول ہوجاتے۔ میں نے ایک دن ان سے کہا کہ: کب تک تم اپنے نفس کو عذاب میں ڈالے رکھو گے؟ اپنے اوپر بھی رحم کرو! تو مجھے کہنے لگے: تیرا ناس ہو، خاموش رہ! وہ دن قریب ہے کہ میں آنکھ بند کروں اور پھر کبھی نہ اٹھ سکوں۔

۳۴۶۸-رات کو عبادت کرنا......ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم، اور محمد بن احمد بن زید اور ابو جعفر خراسانی کہتے ہیں:

میں نے مہدی بن میمون سے پوچھا: ''یہ حسان بن ابی سنان کون ہے؟ تو اس نے کہا: حسان بن ابی سنان کا پوچھتے ہو! میں نے حسان بن ابوسنان کو مرض موت میں دیکھا تھا۔ ان سے کسی نے پوچھا: کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اچھا ہے اگر آگ سے نجات پالوں۔ پھر کسی نے پوچھا: کیا خواہش ہے؟ جواب دیا: ایک ایسی رات ہو جس کے طرفین کے درمیان دوری ہو اور پھر اس رات کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھوں''

۳۴۶۹- ابومحمد، احمد، احمد بن کثیر، عبداللہ بن محمد بن اسماء کہتے ہیں: میں نے ابن عامر کو یہ کہتے ہوئے سنا: کچھ لوگ حضرت حسان کے پاس آئے، ان کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی تھا جس کے حالات پہلے اچھے تھے لیکن پھر تنگ دست ہو گیا تو وہ حضرت حسان کے پاس آئے تاکہ ان سے اس کے بارے میں بات کریں اور وہ انکی مدد کریں لیکن انہوں نے حضرت حسان کو غصے میں پایا تو ایک نے کہا: میرے خیال میں اس حالت میں بات کرنا مناسب نہیں ہے ان سب نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت حسان نے دیکھ کر پوچھ لیا: کیا ضرورت درپیش ہے؟ انہوں نے کہا: ''ابوعبداللہ! ہم دوبارہ آجائیں گے۔'' تو انہوں نے کہا؟ نہیں تم بتاؤ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: آپ اس شخص کو جانتے ہیں اس کے حالات پہلے اچھے تھے اب یہ تنگ دست ہو گیا ہے تو ہم نے سوچا کہ اس کے لئے کچھ اکٹھا کرلیں۔
حضرت حسان نے فرمایا: ٹھہرو! اور پھر گھر گئے اور ایک تھیلی لے آئے جس میں چار سو درہم تھے، کہنے لگے: میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے پھر کہا: ٹھہرو میں تمہیں بتادوں کہ میرے غصے کی وجہ کیا تھی؟ میرے گھر والوں نے کمرے کے اندر ایک کوٹھڑی بناڈالی جس پر ستائیس درہم خرچ ہوئے اگرچہ اس سے ہمیں راحت حاصل ہوتی لیکن اگر ہم وہ نہ بناتے تب بھی گزارہ ہو جاتا' بس یہ وجہ تھی''

۳۴۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن حسن بن شقیق اور عبداللہ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت حسان کے لڑکے نے ان کو مقام ''اہواز'' سے خط لکھا کہ گنے کی فصل کو نقصان پہنچ گیا ہے آپ پہلے ہی سے چینی خرید لیں تو حضرت حسان نے ایک شخص سے چینی خرید لی گنے کی فصل تو بہت کم ہوئی اور جو چینی خریدی تھی اس میں تیس ھزار کا نفع ہوا۔ ادھر چینی والا آیا اور کہنے لگا: بھائی جان! میرے لڑکے نے مجھے بھی لکھا تھا لیکن میں نے آپ کو نہیں بتایا آپ مجھ سے اقالہ کرلیں۔ انہوں نے کہا: اب تو آپ نے بتادیا لہذا یہ سب میں آپ کے لئے چھوڑتا ہوں راضی برضا وہ شخص لوٹ گیا لیکن اسکا دل بے چین ہی رہا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا: میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے یہ معاملہ صحیح نہیں کیا آپ اس بیع ثانی کو ختم کردیں۔ وہ شخص اصرار کرنے لگا یہاں تک کہ یہ بیع رد ہو گئی۔

۳۴۷۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بتلایا کہ حضرت حسان بن ابی سنان کے اصحاب ایک کشتی میں بیٹھ کر تجارت کے لئے جارہے تھے۔ ایک دوسری کشتی والے چاول لے جارہے تھے تو انہوں نے وہ سب چاول ان سے خرید لئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: حسان کے لئے بھی ایک حصہ مقرر کردو۔ اس کے بعد انہوں نے وہ چاول بیچے تو ان کو ہزاروں دراہم کا نفع ہوا اور ہر شخص کے حصہ میں دو ھزار آئے حضرت حسان کا حصہ انہوں نے ایک تھیلی میں رکھ لیا۔ جب وہ واپس پہنچے تو حضرت حسان کے پاس آئے اور ان کو اس کی خبر دی انہوں نے کہا: تم بتلاؤ! اگر تم یہ بیچتے اور اس میں تم کو نقصان ہوتا تو کیا نقصان مجھ پر لازم کرتے؟ انہوں نے کہا: نہیں، حضرت حسان نے فرمایا: تب مجھے ان دراہم کی ضرورت نہیں۔

۳۴۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن ہلال اور ہارون اعور کہتے ہیں کہ حضرت حسان سے روایت کرنے والوں میں حسن سے زیادہ کوئی نہ تھا اور ان سے صرف پانچ احادیث مروی ہیں اس لئے کہ یہ بہت عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

۳۴۷۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عبداللہ بن محمد بن اسماء، مہدی بن میمون، حجاج بن فرافصہ اور حسان بن ابوسنان کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

غافلوں کی مجلس میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ پیٹھ پھیرنے والوں میں سے جہاد کرنے والا''

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح حضرت حسان نے موقوفاً روایت کیا ہے اور دوسرے حضرات نے حضرت ابن عمر سے متصلاً روایت کیا ہے

حضرت حسن سے روایت یہ ہیں:

۳۴۷۴-محمد بن عباس بن ایوب اخرم، اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی، یحیٰ قرشی زبیری، ابو رجاء جند نیسا پوری، حسان بن ابی سنان، حسن، ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زہد ایک رسم نہ بن جائے اور ورع تصنع۔[۱]

حضرت حسن سے یہ حدیث غریب ہے جہاں تک میری معلومات ہیں حضرت حسن سے صرف حسان نے ہی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۴۷۵-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید جوہری، یونس بن محمد سلیمان بن سالم، حسان بن ابوسنان اور صحابیٔ رسول حضرت ابوھریرۃ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنادیا جائیگا۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ! وہ توحید ورسالت کی گواہی دیں گے اور روزے رکھیں گے؟ آپ نے فرمایا:

ہاں! پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ گانے بجانے کے آلات بنالیں گے اور شراب پر ٹوٹ پڑیں گے۔ شراب پینے اور لہولعب کی حالت میں رات گزار دیں گے اور پھر صبح وہ مسخ ہوکر بندر خنزیر بنادیے ہوں گے۔[۲]

حضرت حسان حضرت ابوھریرۃؓ سے مرسلاً روایت کی ہے انکے علاوہ سے یہ حدیث حضرت حسن اور حضرت ابوھریرہ سے متصلاً منقول ہے۔

۳۴۷۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث سان، ابوعبداللہ ثابت اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کا انصار کی بچیوں کے پاس سے گزر ہوا وہ دُف بجا کر یہ شعر پڑھ رہی تھیں، ہم بنونجار کی بچیاں ہیں، کیا خوش قسمتی ہے کہ محمد ہمارے پڑوسی ہیں حضور ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی''۔[۳]

ابونعیم کہتے ہیں ''ابوعبداللہ! اس حدیث میں مختلف ہیں کچھ نے کہا کہ یہ حسان بن ابی سنان ہیں اور کچھ نے کہا کہ رشید ہیں اور یہ دونوں ہی بصری ہیں اور میرے خیال میں یہاں رشید مراد ہے۔

(۲۲۶) عاصم بن سلیمان احول[۴]

۳۴۷۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوحریش احمد بن عیسیٰ کلابی، فطر بن حماد حماد بن زید عاصم احول کہتے ہیں: ''مجھے فضیل رقاشی نے کہا:

''ارے! تیرے پاس لوگوں کا ازدحام تجھے اپنے سے غافل نہ کردے اس لئے کہ معاملہ تجھ کو پیش آنے والا ہے ان کو نہیں۔

۱۔ الدر المنثور ۲/۳۴۴.

۲۔ کنز العمال ۳۸۴۹۰.

۳۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۲۵، ومجمع الزوائد ۱۰/۴۲. والمطالب العالیۃ ۴۱۷۹.

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۵۲. والتاریخ الکبیر ۶/ت۳۰۵۸. والجرح ۶/ت۱۹۰۰. والجمع ۱/۳۸۳. وسیر النبلاء ۶/۱۳. والکاشف ۲/ت۲۵۲۱. والمیزان ۲/ت۴۰۴۶. والتقریب ۱/۳۸۴. والخلاصۃ ۲/ت۳۲۲۸.

اور یوں نہ کہو کہ میں یہاں وہاں چلا جاؤں تاکہ دن گزر جائے اس لئے کہ سب کچھ محفوظ کیا جا رہا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ اچھی چیز جس کی طرف جلدی کی جانی چاہیے یہ لگی کہ گناہ کے فوراً بعد آدمی کوئی نیکی کرے۔

۳۴۷۸-محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب ابو ربیع زہرانی، محمد بن عباد کہتے ہیں: مجھے میرے والد صاحب نے بتلایا کہ:

''عاصم احول اکثر روزے سے ہوتے جب مجھے دیکھتے تو افطار کر لیتے جب عشاء کی نماز ہو جاتی تو الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھنا شروع کرتے اور صبح تک نماز پڑھتے ایک لحظہ کے لئے بھی اپنا پہلو آرام کے لئے نہ رکھتے۔

حضرت عاصم نے حضرت انس اور عبداللہ بن سرجس سے مسنداً روایت کیا اور ابن سیرین، ابو عثمان نہدی، ابو قلابہ وغیرہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۴۷۹-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن السقطی، یزید بن ھارون، عاصم احول اور انس بن مالک کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے''[1]

یہ حدیث حضرت عاصم نے حضرت انس سے روایت کی۔

۳۴۸۰-حضرت علی کی والدہ کے انتقال پر حضور ﷺ کا ان کے کفن دفن کا بندوبست کرنا اور دعاءِ مغفرت کرنا

......سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن رغبہ، روح بن صلاح، سفیان، عاصم، انس بن مالک فرماتے ہیں:

جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم جو حضرت علی بن ابی طالب کی والدہ تھیں کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا:

آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل کریں، میری ماں کے بعد آپ میری ماں تھیں، خود بھوکی رہتیں اور مجھے کھلاتی، خود گزارہ کر لیتیں مجھے کپڑے دلواتیں، اپنے آپ پر اچھے کھانے ممنوع کر رکھے تھے اور مجھے کھلا دیتی اور مقصود صرف آخرت اور اللہ کی رضا تھی۔ پھر آپ نے نہلانے کا حکم دیا جب کافور ملا پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے پانی ان پر بہایا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی قمیض اتاری اور ان کو پہنا دی اور اس کے اوپر کفن پہنایا۔

پھر آپ نے اسامہ بن زید، ابوایوب انصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی لڑکے کو بلایا اور قبر کھودنے کا حکم فرمایا جب لحد بنائی گئی تو آپ نے خود بھی تھوڑا سا کھودا اور پھر اس میں لیٹ گئے اور فرمانے لگے:

پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو زندہ بھی کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا، اے پاک ذات! میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما اور ان کی رہنمائی فرما اور اپنے آخری نبی کے صدقے اور ان انبیاء کے صدقے جو اس سے پہلے تھے ان کے صدقے ان کی قبر کو وسیع فرما اس لئے کہ تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

پھر آپ نے انکی نماز پڑھی اور حضرت عباس اور حضرت ابوبکر اور آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کو قبر میں اتارا۔[2]

حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے روح بن صلاح کے طریق سے لکھی ہے۔

---

[1] تاريخ أصبهان للمصنف ۲۳۱/۲. واتحاف السادة المتقين ۲۲۷/۱۰. وكنز العمال ۴۲۱۲۲. وتاريخ بغداد ۳۴۷/۱، وتخريج الاحياء ۴۳۵/۴، والاسرار المرفوعة ۳۶۳. واللآلي المصنوعة للسيوطي ۲۲۱/۲. والموضوعات لابن الجوزي ۲۱۹/۳.

[2] العلل المتناهية لابن الجوزي ۲۶۸/۱.

۳۴۸۱-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات، اسماعیل بن عبداللہ، ابوجعفر نفیلی، ابومعاویہ، عاصم بن عبداللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔[1]

یہ حدیث حضرت عاصم کے طریق سے غریب ہے، ہم نے ابومعاویہ کے طریق سے نقل کی ہے۔

۳۴۸۲-ابراہیم بن محمد بن یحیی نیشاپوری، احمد بن محمد بن حسین ماجرسی، اسحق بن راہویہ، جریر اور عاصم احول، عبداللہ بن سرجس سے نقل کرتے ہیں:

''جب حضور اکرم ﷺ سفر کے لئے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے'' ''اللھم بلغنا بلاغ خیر ومغفرہ'' پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھتے:[2]

''اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر و کآبہ المنقلب، و الحور بعد الکور، ودعوہ المظلوم، وسوء المنظر فی الاھل والمال''

یہ حدیث مشہور ہے حضرت عاصم سے مروی ہے انہوں نے حضرت معمر، عمران قصیر حماد بن زید، حرب بن خلیل، ابومعاویہؒ اور حفص بن غیاث نے نقل کیا ہے۔

۳۴۸۳-سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور جذامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، عاصم، محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو ضبط کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[3]

حضرت عاصم اور ثوری سے یہ حدیث غریب ہے اور فریابی اس میں متفرد ہیں۔

۳۴۸۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ھارون، عاصم احول، ابوعثمان نہدی، حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں:

''عیش پرستی چھوڑ دو! عجمیوں کے ساتھ مشابہت ترک کردو! اور خبردار! ریشم کے قریب بھی نہ جانا اس لئے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: حریر نہ پہنو مگر صرف اتنا، پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔[4]

حضرت عاصم سے یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے یزید کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۴۸۵-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، قبیصہ، سفیان ثوری، خالد و عاصم اور حضرت انسؓ نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''میری امت میں سب سے زیادہ رحم والے ابوبکر ہیں اور دین کے معاملے میں سب سے اشد عمر ہیں اور سب سے باحیا عثمان ہیں اور علم الفرائض میں سب سے آگے زید بن ثابت ہیں اور سب سے بڑے قاری اُبی ہیں حلال وحرام کی پہچان میں معاذ بن جبل سب سے بڑھ کر ہیں اور ہرامت کا امانت دار ہوتا ہے میری امت کے امانت دار ابوعبیدہ بن جراح ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین[5]

حضرت ثوری سے یہ حدیث غریب ہے خالد اور عاصم سے صرف قبیصہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ۷/۴۴۱. وکنز العمال ۲۸۱۳۶.

۲۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۸۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۰. وکنز العمال ۱۷۶۰۶.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۲۵۹، ۹/۱۴۵. وصحیح مسلم، کتاب الذکر الدعاء ۲. وفتح الباری ۵/۳۵۴. ۱۳/۳۷۷.

۴۔ فتح الباری ۹/۵۵۴. ۱۰/۹۶، ۲۸۸.

۵۔ سنن ابن ماجۃ ۱۴۵. وسنن الترمذی ۴/۳۴۴. والسنن الکبری للبیھقی ۶/۲۱۰. والمستدرک ۳/۴۲۲. ومسند الامام احمد ۳/۲۸۱. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۳۸۷. والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۲۰۱. وصحیح ابن حبان ۲۲۱۸. ومشکاۃ المصابیح ۶۱۱۱. وکشف الخفا ۱/۱۱۷، ۱۱۸. وتاریخ اصبھان للمصنف ۲/۱۳.

(۲۲۷) ایاس بن معاویہ[1]

ان جلیل القدر ہستیوں میں سے جنہوں نے اپنی ساری عمر خدمت احادیث نبوی میں صرف کردی ایاس بن معاویہ ہیں کنیت ابوواثلہ اور نام ایاس بن معاویہ ہے۔

۳۴۸۶-احمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، ہلال بن بشیر محمد بن شعبہ ثقفی محبوب بن ہلال کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ سے پوچھا گیا کہ نئے لوگوں کا دنیا میں آنا کب ختم ہوگا کہ پیدائش کا عمل منقطع ہو۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہوگا اور جنت والوں کی تعداد پوری ہو جائے گی اس وقت نہ نئے لوگ آئیں گے اور نہ مزید پیدائش ہوگی۔

۳۴۸۷-ایاس بن معاویہ کا چار باتوں کی وضاحت کرنا......سلیمان بن احمد، حسین بن متوکل بغدادی، ابوالحسن مدائنی، اسحٰق بن حفص اور نوح کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ سے کہا گیا: آپ میں چار باتیں ہیں: بدصورتی، بہت باتیں کرنا، خود پسندی اور قضاء یعنی فیصلے میں جلدی کرنا تو جواب میں کہا:

جہاں تک بدصورتی کی بات ہے وہ میرے اختیار میں نہیں اور بہت زیادہ باتیں جو کرتا ہوں وہ صحیح ہوتی ہیں یا غلط؟ لوگوں نے کہا: "صحیح اور اچھی باتیں ہوتی ہیں" کہا: اچھی باتیں تو زیادہ ہی کرنا چاہئیں۔ اور خود پسندی کی جہاں تک بات ہے تو کیا تم لوگوں کو میری حالت وصورت اچھی لگتی ہے؟ انہوں نے کہا "ہاں" کہنے لگے: پھر تو مجھے زیادہ حق ہے کہ اپنے آپ کو پسند کروں۔ اور تم جو کہتے ہو کہ میں قضاء میں جلدی کرتا ہوں تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ یہ کتنی ہیں (اپنی انگلیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا لوگوں نے کہا:

اتنی واضح چیز کو بھی ہم گن کر آپ کو بتائیں گے؟ حضرت ایاس بن معاویہ نے کہا: مجھ پر بھی قضاء اتنا واضح ہو چکا ہوتا ہے۔

۳۴۸۸-سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوالحسن مدائنی، عبداللہ بن مسلم قرشی کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ ایاس بن معاویہ فرمایا کرتے تھے:

"میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں کوئی ایسا غلط فیصلہ کروں کہ جسکی وجہ سے دنیا میں تو میرے لئے کشادگی ہو۔ اگرچہ وہ فیصلہ ایسا ہی ہو کہ کوئی بھی حقیقت نہ جان سکے سوائے اللہ کے اور اگرچہ وہ ایسا ہو کہ اس پر قیامت میں مجھ سے مواخذہ بھی نہ ہو"

۳۴۸۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، حاتم بن لیث، سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ حمید سے نقل کرتے ہیں کہ

"جب ایاس بن معاویہ کو منصب قضاء سپرد کیا گیا تو حضرت حسن انکے پاس آئے تو حضرت ایاس بن معاویہ رونے لگے: حضرت حسن نے پوچھا: ابوواثلہ روتے کیوں ہو؟

۳۴۹۰-حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، سلیمان بن حرب، ابوہلال داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے ایک مرتبہ فرمایا:

جو شخص اپنے عیب کو نہ پہچان پائے وہ احمق ہے" لوگوں نے پوچھ لیا: "آپ کا عیب کیا ہے" کہا: زیادہ کلام کرنا۔

۳۴۹۱-ابومحمد بن حیان، ابن معدان، علی بن احمد جوار بی واسطی، یزید بن ھارون سفیان، ابوبشر کہتے ہیں:

"لوگوں نے حضرت ایاس بن معاویہ سے قرآن کریم کی آیت" انہ لا یحب المسرفین ' کی تفسیر پوچھی۔ آپ نے فرمایا:

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲. والتاریخ الکبیر ۱/۱/۴۴۲. وتاریخ الاسلام ۵/۴۴. والمیزان ۱/۲۸۳. وسیر النبلاء ۵/۱۵۵. وتهذیب الکمال ۵۹۴. (۳/۲۰۷)

اسراف یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کے حق میں ڈنڈی مارو"

۳۴۹۲-سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسفاطی، ابو ولید طیالسی، حماد بن سلمہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایاس بن معاویہ کو سناوہ کہہ رہے تھے "ترشکر کھانا دماغ کو تقویت دیتا ہے"

۳۴۹۳-ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد، قبیصہ، سفیان خالد حذ کہتے ہیں: لوگوں نے معاویہ بن قرہ سے کہا: آپ کا بیٹا کیسا ہے؟ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں: بڑا اچھا بچہ ہے میرے دنیا کے کاموں کے لئے کافی ہو گیا اور مجھے اپنی آخرت کے لئے فارغ البال کر دیا ہے۔

۳۴۹۴-ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، سلیمان بن عبدالجبار بن زریق خیاط، سلیمان بن حرب، ابو ہلال، داؤد بن ابی ہند کہتے ہیں کہ مجھے ایاس بن معاویہ نے کہا۔

"میں لوگوں سے اپنی آدھی عقل کو استعمال کر کے باتیں کرتا ہوں اور جب دو شخص کوئی فیصلہ لے کر میرے پاس آتے ہیں تو میں اپنی تمام عقل کو جمع کر لیتا ہوں"

۳۴۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، محمد بن محمد، ابو عبدالرحمن مقری، حماد بن زید، حبیب بن شہید کہتے ہیں میں نے ایاس بن معاویہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے باطل فرقوں کے ساتھ کبھی پوری عقل کے ساتھ بات نہیں کی سوائے قدریہ کے کہ میں نے ان سے کہا تھا

"تم ظلم کسے کہتے ہو؟ انہوں نے کہا:

"کہ انسان اس چیز کو چھپالے جو اس کی نہیں ہے" میں نے کہا:

سب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی ہیں" (انسان کی کوئی چیز ہے ہی نہیں کہ اس کو چھپانے کی وجہ سے ظلم کہا جا سکے)

۳۴۹۶-قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن یونس، اسرائیل، ابو یحییٰ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے فرمایا:

"گزرے ہوئے لوگوں میں سے سب سے افضل میرے نزدیک وہ تھے جو سلیم الصدر تھے (جن کے دل بغض و حسد سے پاک ہوں) اور غیبت نہ کرتے تھے۔

۳۴۹۷-سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، ابراہیم بن زکریا عبدی، فدیک بن سلیمان، خلیفہ بن حمید اور ایاس بن معاویہ اپنے والد اور دادا کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص سورج غروب ہوتے وقت ساحل پر بلند آواز سے تکبیر کہے، اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے کے بدلے دس نیکیاں دیں گے اور دس خطائیں معاف فرمائیں گے اور دس درجات بڑھائیں گے اور ہر درجے کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کے ذریعے سو سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے"[1]

حضرت ایاس سے حدیث غریب ہے صرف ان سے خلیفہ نے روایت کیا اور ان سے روایت کرنے میں فدیک متفرد ہیں۔

۳۴۹۸-حیاء، پاکدامنی اور زبان کا عجز اور عمل ایمان کا حصہ ہیں...... محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن متوکل، بکر

---

[1] المستدرک ۵۸۷/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹/۱۹. ومجمع الزوائد ۲۸۸/۵. والکامل لابن عدی ۱۱۰۰/۳. والضعفاء ۲۱/۲. والموضوعات لابن الجوزی ۲۲۹/۲.

بن بشر عسقلانی عبدالحمید بن سوار نقل کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ بن قرہ نے فرمایا:
''ہم عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حیاء کا تذکرہ ہوا میں نے کہا حیاء دین کا حصہ ہے حضرت عمر نے کہا: نہیں حیا ہی پورا دین ہے'' میں نے کہا:

مجھے اپنے والد و دادا سے روایت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں:
ہم حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہاں حیا کا ذکر آیا' لوگوں نے کہا:
یارسول اللہ! حیا دین کا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

حیاء، پاکدامنی اور عجز زبان کا نہ کہ دل کا عجز اور عمل ایمان میں سے ہیں۔ یہ امور آخرت میں بڑھاتے ہیں اور دنیا میں گھٹاتے ہیں اور جتنا یہ آخرت میں بڑھاتے ہیں اس سے زیادہ دنیا میں بڑھاتے ہیں۔[1]

حضرت ایاس کہتے ہیں: ''مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کو املا کرانے کا حکم دیا اور خود اپنے ہاتھوں سے لکھا پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور یہ چیز ان کے ہاتھ میں رہا بہت زیادہ پسند آنے کی وجہ سے''۔

(۲۲۸) شمیط بن عجلان

شمیط بن عجلان کا نام بھی احادیث نبویہ کے خدام اور سچے عاشقوں میں آتا ہے بہت بڑے واعظ تھے ان کا پورا نام ابو ہمام شمیط بن عجلان ہے اور کہا گیا ہے ابوعبیداللہ شمیط بن عجلان ہے۔

۳۴۹۹- ابوبکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ، حسین بن جعفر قتات، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر اور عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں' میں نے اپنے والد شمیط بن عجلان سے سنا:

''صفت یقین وایقان سے متصف لوگوں کے پاس اللہ کا ایسا امر آیا جس نے ان کو باطل چیزوں سے برگشتہ کردیا۔ سوانہوں نے راتیں جاگ گزاریں' پیٹوں کو بھوکا رکھا' اپنے کلیجوں کو پیاسا رکھا' اپنے بدنوں کو مشقت میں ڈال دیا اور نئے پرانے مال کو خیرباد کہہ دیا''

۳۵۰۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن قحطبہ، ابن ابی صفوان ثقفی، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، عبیداللہ بن شمیط نقل کرتے ہیں:
میرے والد وعظ میں فرماتے

''متقین کو اللہ کی طرف سے ایسا امر آیا جس نے ان کو حیران و مضطرب کردیا۔ سوانہوں نے پراگندگی کی حالت میں نہیں کھایا اور پریشانی میں راتیں گزاریں اور کہتے:
متقی لوگ ہی عقل مند واقع ہوئے اللہ کا حلال رزق کھایا اور آخرت میں بھی عیش میں رہیں گے''۔

۳۵۰۱- ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ شمیط بن عجلان فرماتے ہیں:
اللہ کی طرف سے متقین کے پاس وعید آئی وہ خوف کی حالت میں سوئے اور وقار کے ساتھ بیدار ہوئے۔

۳۵۰۲- اہل دنیا کی مذمت اور غفلت کا بیان...... ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، حسن بن عرفہ، محمد بن صالح واسطی، رباح بن عمرو ابوالمہاجر کہتے ہیں:

---

[1] السنن الکبری ۱۰/۱۹۴. وسنن الدارمی ۱/۱۲۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۰. ومجمع الزوائد ۸/۲۶. والترغیب والترھیب ۳/۳۹۹. وکنز العمال ۱۷-۵.

اخضر بن عجلان کے بھائی شمیط دنیا والوں کی مذمت اور غفلت بیان کر رہے تھے: کہنے لگے: "حیران وسرگرداں اور نشے میں مست ہیں، گھوڑے پر سوار اپنے گھوڑے کو ایڑ پر ایڑ لگا رہا ہے اور پیدل دوڑے جا رہا ہے عشق میں مبتلا ہوئے ہیں اور وہ ان کو سر کی چوٹی تک لپٹ گئی ہے۔ چمٹے ہوئے ہیں اور چھوڑنے پر تیار نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو کسی نعمت سے سرفراز کرتے ہیں وہ اس پر اترانے اور فخر کرنے لگ جاتے ہیں، سو سرخ وسفید اور لال پیلے سے محبت کرنے لگتے پھر کہا لوگوں سے:

آؤ دیکھو کیا ہے؟ مؤمنین تو یقیناً یہ کہیں گے:: خدا کی قسم! ان میں کوئی کشش نہیں۔ اگر حلال مال سے ہیں تو اسراف ہے اگر حرام مال سے ہیں تو پھر کچھ کہنے کی کیا ضرورت؟ اور منافقین کہیں گے کیا ہی بہترین ہیں کاش کہ یہ اور زیادہ ہوتے"

خدا کے بندوں کو اور جو کچھ فالودہ وغیرہ آسائشیں انہوں نے اپنے لئے اختیار کرلیں چھوڑ دو اسے! ایک دن سبزی کھاؤ دوسرے دن بھوکے رہو اور تیسرے دن نمک چانو اور اللہ کے وعدے پر یقین رکھو۔

دنیا والے بچوں کو گھی اور شہد کھلاتے ہیں پھر ان کو یتیم بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیجتے ہیں تو یتیم بھی اپنی ماں کے پاس جا کر اسکا دوپٹہ کھینچے ہیں اور کہتے ہیں فلاں کے بچوں کے پاس میں نے گھی اور شہد دیکھا ہے ہمارے لئے گھی اور شہد لاؤ۔ اس کی ماں اسے کہتی ہے بیٹا! تمہارے لئے نمک کے ساتھ روٹی بھی بہت ہے۔

یہ تو عجمی باندی خریدتے ہیں جو مشرکین سے مسلمانوں کے ہاں لائی گئی ہو پھر نہ تو اسے دین کی کچھ تعلیم دیتے ہیں اور نہ انبیاء کی سنن فطرت میں سے کچھ بتلاتے ہیں تو وہ رنگدار کپڑے پہنے، زیور سے آراستہ بازاروں میں گھومتی ہے پھر اگر وہ کچھ کر بیٹھتی ہے تو برا بھی انہی کو لگتا ہے۔

۳۵۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو دنیا والوں کی مذمت کرتے ہوئے سنا، وہ فرمارہے تھے۔

"ہمیشہ پیٹ کی فکر، سمجھ بوجھ بہت کم، ان کی ساری کوششیں پیٹ، شرمگاہ اور چمڑی کے لئے ہیں، دنیادار کہتا ہے،

"کب صبح ہو کہ کھاؤں، پیوں کھیلوں کودوں اور مستی کروں اور کب شام ہو کہ سو رہوں۔ رات کے مردار، دن کے سرکار۔

۳۵۰۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، شمیط کے بیٹے عبداللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اللہ کی رضا کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی اگر چہ خواہشات انکے لئے بڑی امتحان تھیں لیکن انہوں نے اپنے رب کی رضا کے لئے اپنے نفسوں کو ذلیل کیا پس وہ کامیاب وکامران ہوئے"

۳۵۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار اور عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں کہ میرے والد شمیط اور غیلان کہا کرتے تھے۔

"دنیا سے روزہ رکھلو! افطاری کا انتہائی وقت موت کو بنالو

۳۵۰۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار اور شمیط کے صاحبزادے عبیداللہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

بیماری کے مقابلے میں صحت کو غنیمت جانو، مصروفیت کے مقابلے میں فرصت کو غنیمت جانو اور موت کے مقابلے میں زندگی کو غنیمت جانو

۳۵۰۷- حبیب بن حسن، محمد بن حسن بن شہریار، ہارون بن عبداللہ، سیار/عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو سنا، وہ کہہ رہے تھے،

"اے اللہ! ہمارے لئے پسندیدہ ترین لمحات وہ لمحات بنادیجئے جو آپکے ذکر اور عبادت میں صرف ہوں اور سب سے ناپسندیدہ وہ لمحات بنادیجئے جن میں ہمارا کھانا، پینا، سونا ہو۔

۳۵۰۸- ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار اور عبیداللہ بن شمیط اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

''اے آدم کی اولاد! دنیا تو صبح اور شام کا نام ہے پس اگر تم صبح کے کھانے کو رات تک مؤخر کرلو تو تمہارا دیوان روزہ داروں کے دیوان سے ہو جائے گا۔''

۳۵۰۹-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن بسطام، محمد بن عبداللہ بن سمیع ازدی کہتے ہیں:

کسی حاکم نے حضرت شمیط کو کھانے پر بلایا۔ انہوں نے عذر کیا اور نہ گئے بعد میں کسی نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: میں کچھ لقمے چھوڑ دوں یہ میرے لئے زیادہ آسان ہے کہ میں ان کی خاطر اپنا دین بیچ دوں۔

مؤمن کا پیٹ اس کے دین سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

۳۵۱۰-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضرت شمیط کی بیوی نے ان سے کہا: ابو ہمام! ہم کوئی چیز بناتے اور تیار کرتے ہیں پھر ہماری خواہش ہوتی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کھائیں لیکن آپ نہیں آتے اور وہ چیز پڑے پڑے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔

''بخدا! سب سے ناپسندیدہ میرے لئے وہ لحات ہیں جن میں، میں کوئی چیز کھاؤں۔''

۳۵۱۱-احمد، عبداللہ، ھارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، عبیداللہ بن شمیط نے سنا کہ حضرت شمیط فرما رہے تھے:

مؤمن کی کل جمع پونجی اسکا دین ہے جہاں بھی جاتا ہے اسکا ایمان اسکے ساتھ ہوتا ہے کسی سفر میں اس سے پیچھے نہیں رہتا اور نہ لوگوں سے وہ خائف ہوتا ہے۔

۳۵۱۲-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سیار، جعفر، کہتے ہیں میں نے حضرت شمیط کی ایک بات سنی:

''دنیا اور مال ومتاع منافقین کے لئے لگام ہیں اس سے ان کو برائیوں کی طرف ہانکا جاتا ہے''

۳۵۱۳-احمد بن جعفر، عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط بن عجلان کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ

منافق کو دیکھتے! مجھے دھوکے دیتا ہے، میں بھی اسے ڈھیل دیتا ہوں۔ میرا ذکر بھی زبان کے کنارے سے کرتا ہے جبکہ دل اسکا مجھ سے بیزار ہے۔

۳۵۱۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، سیار اور عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

پچھلے وقتوں میں منافق کی علامت یہ ہوتی تھی کہ وہ اللہ کا ذکر کم کرنے والا ہوتا تھا جعفر اور سیار کہتے ہیں:

حضرت شمیط سے پوچھا گیا: کیا منافق روتا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی آنکھیں روتی ہیں دل نہیں۔

۳۵۱۵-بدترین شخص......ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں:

بدترین بندہ وہ ہے جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا اور اسے ہوائے نفسانی نے عبادات سے روک دیا۔ بدترین وہ بندہ ہے جو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا اور دنیا نے اسے آخرت سے غافل کردیا سو دنیا جلد ہی ختم ہوگئی اور آخرت بھی ہاتھ سے گئی۔

عبیداللہ بن شمیط مزید کہتے ہیں، میرے والد کہا کرتے تھے

تیری زندگی میں سے کم ہو رہا ہے اور تجھے کچھ غم نہیں اور ہر دن تجھے تیرا مقررہ رزق ملتا ہے اور تمہیں اتنا دے دیا جاتا ہے جو تمہارے لئے کافی ہو لیکن تم مزید کے پیچھے لگ گئے ہوتا کہ سرکشی کرسکو۔

تھوڑے پر نہ تو تم قناعت کرتے ہو اور زیادہ پر نہ تم شکم سیر ہوتے ہو۔ یہ تو عالم کو ایسے شخص کا جہل کیسے آشکارا ہوگا جو اپنی

موجودہ حالت پر شکر نہ کرے اور مزید کی طلب میں لگا رہے۔

اور وہ شخص آخرت کے لئے کیا تیاری کرے گا جس کی دنیا سے خواہشات ہی پوری ہونے کو نہ آ رہی ہوں اور تعجب تو اس پر کہ آخرت کی تصدیق بھی کرتا ہے اور پھر دھوکے کے گھر کی تگ و دو میں لگا ہوا ہے۔

۳۵۱۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، ابو عاصم عبداللہ بن عبیداللہ عبادانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شمیط نے وعظ میں فرمایا: اے ابن آدم! جب تک خاموش رہو گے محفوظ رہو گے اور جب کوئی بات کرنا چاہو تو احتیاط کرو۔

۳۵۱۷- حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شہریار، ہارون بن عبداللہ سیار، عبیداللہ بن شمیط اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں جب انہوں نے عید پر لوگوں کو دیکھا:

میں تو ایسے کپڑوں کو دیکھ رہا ہوں جو کل کو پرانے ہونے والے ہیں اور ایسے گوشت جو کل کیڑوں کی غذا ہوگی"

۳۵۱۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، زکریا بن عدی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت شمیط سے ایک دفعہ سنا:

جو شخص موت کو ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے وہ دنیا کی تنگی یا وسعت کی پرواہ نہیں کرتا"

۳۵۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:

"اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی قوت اس کے دل میں رکھی ہے اس کے اعضاء میں نہیں رکھی کیا تم نہیں دیکھتے کہ بوڑھا آدمی کمزور لاغر کئی دن کا روزہ رکھتا ہے اور رات کو کھڑا نماز پڑھتا رہتا ہے اور نوجوان یہ نہیں کر پاتا۔

۳۵۲۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط حضرت شمیط بن عجلان کا قول نقل کرتے ہیں:

"ایک شخص ارادہ کرتا ہے پھر قرآن اور علم حاصل کرتا ہے جب کچھ علم حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کو اپنے سینے سے چمٹاتا ہے اور اسے سر پر سوار کر لیتا ہے۔ کمزور ذات عورت، جاہل دیہاتی، اور عجمی شخص اس کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں:

یہ اللہ کو ہم سے زیادہ جانتا ہے اگر دنیا میں کوئی برائی دیکھتا تو یوں نہ کرتا سو وہ بھی دنیا کی رغبت کرتے ہیں اور اسے جمع کرنے لگ جاتے ہیں اس کی مثال اس کی طرح ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم" (النحل: ۲۵)

۳۵۲۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار، جعفر، عبیداللہ بن شمیط اور حضرت شمیط سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تمہیں دانا جب کہوں گا جب تم ہلاکت میں پڑنے والے شخص کو بچاؤ گے۔

۳۵۲۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ، سیار، عبیداللہ بن شمیط اور حضرت شمیط سے منقول ہے کہ:

کہا جاتا تھا کہ جو شخص فسق پر راضی ہو وہ بھی فاسق ہے اور جو شخص اس پر راضی ہو گیا کہ خدا کی نافرمانی کرے اس کا کوئی نیک عمل اٹھایا ہی نہیں جاتا۔

۳۵۲۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن تمیم، سلیمان بن احمد جرجانی، سیار، عبیداللہ بن شمیط کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا:

ابن آدم پر تعجب ہے آخرت میں دل لگا ہوتا ہے کہ اسے مچھر یا جوں کاٹتی ہے تو آخرت بھول جاتی ہے۔

۳۵۲۴- محمد بن احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن عبدالملک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ حضرت شمیط بن عجلان نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بے سکونی رکھی ہے تاکہ بے سکون نفوس اس سے رجوع کر کے سکون حاصل کرے۔

۳۵۲۵-احمد بن اسحٰق، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، رباح قیسی، عبید اللہ بن شمیط کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت شمیط سے سنا:
''دو شخص دنیا ہی میں عذاب میں ہیں ایک وہ شخص جسے دنیا دی گئی اور وہ اسی میں مشغول ہے اور اپنے آپ کو تھکا یا ہوا ہے اور دوسرا وہ غریب جسکے پاس کچھ نہیں اور وہ حسرتوں میں پڑا ہوا ہے۔

۳۵۲۶-حبیب بن حسن، محمد بن حسین بن شہریار، ہارون بن عبداللہ، سیار کے سلسلۂ سند سے رباح اور عبید اللہ شمیط اور جعفر کہتے ہیں ہم نے شمیط کو کہتے سنا ''میں اللہ کی قسم تمہارے جسموں کو رب کی طرف جانے والی سواریاں دیکھ رہا ہوں سو ان کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ اللہ تعالیٰ برکت دیں گے''

۳۵۲۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عبید اللہ بن شمیط، جعفر، رباح، حضرت شمیط کا قول نقل کرتے ہیں کہ
اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اکتفا کر لیا ایسی عورت پر جو چھوٹے قد والی ہے اور اس کا چہرہ بھی بدشکل ہے اور اسے جنت کی عورتوں کا یقین ہے۔

۳۵۲۸-احمد بن جعفر، عبید اللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیط بن عجلان سے انکا یہ قول نقل کرتے ہیں:
رب نے ہمیں اپنی ذات کی رہنمائی اس آیت سے کی ہے'' ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستة ایام '' (الاعراف:۵۴)

۳۵۲۹-احمد بن جعفر، عبداللہ بن علی بن مسلم، سیار، عبید اللہ بن شمیط ہی سے نقل کرتے ہیں:
میرے والد نے ایک دفعہ مجلس وعظ میں ارشاد فرمایا:
''کامیاب ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چشم بصیرت دی ہے اور فصیح زبان دی ہے اور قبول کرنے والا دل دیا ہے جو خیر کو قبول کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۳۵۳۰-ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبداللہ بن عیسیٰ طحاوی، عبید اللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان سے نقل کرتے ہیں:
لوگ تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو شروع ہی سے خیر کے کاموں میں لگا پھر وہ اسی پر مداومت کرتا رہا اور اس حالت میں دنیا سے گیا تو یہ مقربین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو بچپن سے گناہوں میں لگا اور غفلت طاری رکھی پھر اسے تنبیہ ہوئی اور اس نے توبہ کر لی تو یہ اصحاب الیمین میں سے ہے اور ایک وہ ہے جو گناہوں میں لگا اور پھر انہی میں لگا رہا یہاں تک اجل آپہنچی یہ شخص اصحاب الشمال میں سے ہے۔

۳۵۳۱-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، سلیمان بن احمد بن جرجانی، سیار، عبید اللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے ہم نشینوں سے فرمایا کرتے تھے
ایک ساعت دنیا کے لئے اور ایک ساعت آخرت کے لئے بنالو اور بات چیت کے درمیان بھی '' اللھم اغفر لنا'' کہا کرو۔
حضرت شمیط جو کم روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کو کسی تابعین سے مسنداً نقل کیا ہے۔

۳۵۳۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبید اللہ بن شمیط، اپنے والد اور چچا سے، ابوبکر اور حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے ایک پیالہ اور ٹاٹ نیلامی میں بیچا اور فرمایا یہ کون خرید ے گا؟ ایک شخص نے کہا: میں ایک درہم میں خریدوں گا پھر آپ نے فرمایا کون اس سے زائد لگائے گا۔[1]

---

[1] سنن الترمذی ۱۲۸۱. ومسند الامام احمد ۳/۱۱۴. ومجمع الزوائد ۴/۸۶. وسنن ابن ماجة ۲۱۹۸. ومشکاة المصابیح ۲۸۷۳.

حضرت شیخ نے فرمایا: ابوبکر سے مرا ابوبکر حنفی ہیں۔

۳۵۳۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوھاب بن ابی عطاء، اخضر بن عجلان، ابوبکر حنفی، انس بن مالکؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ: ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور فاقہ کی شکایت کی۔ راوی فرماتے ہیں:

وہ شخص ایک پیالہ اور ٹاٹ کا کپڑا لے آیا۔ آپ نے فرمایا:

ﷺ کون ایک درہم میں خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا:

"میں خریدتا ہوں" آپ نے دوبارہ فرمایا

کون اس سے زیادہ دینے کو تیار ہے" تو ایک شخص نے کہا

"میں دو درہم میں خریدتا ہوں" آپ نے فرمایا "یہ لو!

۳۵۳۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، محمد بن عبید بن حساب، عبیداللہ بن شمیط، شمیط بن عجلان، الاخضر عطاء اور زھیر عامری سے منقول ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر سے کہا: "صدقہ کے مال کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، یہ کیسا مال ہوتا ہے؟" انھوں نے کہا "یہ نامبارک مال ہوتا ہے یہ اندھوں، لنگڑوں اور بے یار و مددگار مسافروں کے لئے ہے" میں نے کہا: مجاہدین اور اس کو وصول کرنے والوں کے لئے حلال کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: "مجاہدین کے لئے تو وہ مال ہے جو اللہ نے ان کے لئے حلال کیا ہے اور عاملین کو بقدر وصول کرنے کا حق ہے اور صدقہ نہ تو غنی کے لئے حلال ہے اور نہ ہٹے کٹے شخص کے لئے"

۳۵۳۵-عبداللہ بن جعفر، اسمائیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک، صعق بن حزن، شمیط بن عجلان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ بنو کعب کے مؤذن کہتے ہیں: میں ایک بیابان میں جا رہا تھا کہ میں نے اذان دی تو میرے پیچھے کسی کہنے والے نے کہا "کیا خوب سکھلایا تجھ کو اللہ نے" میں نے پیچھے مڑکر دیکھا تو ابو برزہ اسلمی تھے کہنے لگے میں نے حضور ﷺ سے سنا "جو بندہ جنگل و بیابان میں اذان دیتا ہے تو درخت، مٹی، ریت غرض ہر چیز رونے لگ جاتی ہے ایسی جگہ میں اللہ کا ذکر کبھی کبھی ہونے کی وجہ سے [۲]

---

[۱] ومسند الامام احمد ۱۱۴/۳. ومجمع الزوائد ۸۴/۴. وسنن ابن ماجة ۲۱۹۸. ومشكاة المصابيح ۲۸۷۳.

[۲] كنز العمال ۲۰۹۲۹. وموضح أوهام الجمع للخطيب البغدادى ۱۲۱/۱.

فقہاء سبعہ تابعین مدینہ کا ایک مشہور طبقہ

یہاں ان سات تابعین کا تذکرہ کیا جائیگا جو عبادت وزہد میں ضرب المثل تھے۔ان سے پہلے کے حضرات کا ذکر بصریین کے طبقہ میں ہو چکا ہے۔

(۲۲۹) زین العابدین علی بن حسین[1]

خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ عابد وزاہد، صوفیاء کے سردار اور اتقیاء کے علمبردار تھے۔

۳۵۳۶-سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عتبی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: علی بن حسین جب وضو سے فارغ ہو جاتے اور نماز کی تیاری کرتے تو ان کو رعشہ اور لرزہ طاری ہو جاتا تو ان سے پوچھا گیا انہوں نے جواب دیا: کیا پوچھتے ہو؟ کیا نہیں جانتے کہ کس کے سامنے کھڑا ہوں گا اور کس سے مناجات کرنے جارہا ہوں۔

۳۵۳۷-ابو حامد احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق نیشاپوری، محمد بن صباح، حاتم اور جعفر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ علی بن حسین نے کہا:

بیٹے! استنجاء کے لئے ایک کپڑا بنالو، مکھیاں گندگی پر بیٹھتی ہیں اور پھر آکر کپڑوں پر بیٹھتی ہیں پھر تنبہ ہوا اور فرمانے لگے:

حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کے پاس تو ایک ہی جوڑا ہوتا تھا" پھر یہ ارادہ ہی ترک کر دیا۔

۳۵۳۸-احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، جریر، عمرو بن ثابت سے منقول ہے۔

علی بن حسین مدینہ مکہ کے راستے میں اونٹ کو مارتے نہیں تھے"

۳۵۳۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، جریر، احمد بن علی بن جارود، ابو سعید کندی، حفص بن غیاث، ابو جعفر علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

اگر بدن بیمار نہ پڑے تو متکبر ہو جاتا ہے اور ایسے بدن میں کوئی خیر نہیں جس میں تکبر ہو۔

۳۵۴۰-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابو معمر، جریر، فضیل بن غزوان کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

جو شخص منہ پھاڑ کر ہنسے اس نے علم کی ایک کلی کی اور اسے باہر پھینک دیا"

۳۵۴۱-ابو حسین بن محمد بن محمد بن عبداللہ، ابوبکر بن انباری، احمد بن صلت، قاسم بن ابراہیم علوی، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:

"دوستوں اور چاہنے والوں کو گم کر دینا درماندگی ہے" اور کہا کرتے تھے:

اے اللہ! میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میرے علانیہ افعال اچھے ہوں اور پوشیدہ اعمال برے۔اے اللہ! آپ

---

[1]- طبقات ابن سعد ۵/ ۲۱۱. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۳۶۴. والجرح ۲/ت ۹۷۷، والجمع ۱/ ۳۵۳. والکامل فی التاریخ ۴/ ۷۹. وسیر النبلاء ۴/ ۳۸۶. وتذکرۃ الحفاظ ۱/ ۷۴. والکاشف ۲/ت ۳۹۵۵. وتاریخ الاسلام ۴/ ۳۴. وتہذیب الکمال ۴۰۵۰ (۲۰/ ۳۸۲).

نے میرے ساتھ تنگی وفراخی کا معاملہ فرمایا اگر میں دوبارہ لوٹ جاؤں تو آپ پھر یہی کریں اور کہا کرتے تھے:

کچھ لوگ اللہ کی عبادت رغبت کی بنا پر کرتے ہیں یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ اس کی عبادت بطور شکر کے کرتے ہیں یہ آزاد منش لوگوں کی عبادت ہے۔

۳۵۴۲-محمد بن محمد، عبداللہ بن جعفر رازی، علی بن رجاء قادسی، عمرو بن خالد، ابی حمزہ ثمالی سے نقل کرتے ہیں کہ

میں علی بن حسین کے پاس آیا مجھے ناگوار گزرا کہ دروازہ کھٹکھٹاؤں میں وہیں بیٹھ گیا جب باہر نکلے تو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ایک دیوار کی طرف بڑھے اور مجھ سے کہا:

ابوحمزہ: اس دیوار کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں اے ابن رسول اللہ! کہنے لگے:

میں ایک دن پریشان تھا اور اس دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے خوبصورت چہرے اور صاف ستھرے کپڑوں والا اور میری طرف دیکھے جا رہا ہے، مجھ سے کہنے لگا:

''اے علی بن حسین! میں تمہیں پریشان اور غمگین دیکھتا ہوں کیا بات ہے؟ کیا دنیا کے متعلق پریشان ہو وہ تو موجود رزق ہے اور ہر نیک وبد اس سے کھا رہا ہے۔ میں نے کہا:

''میں اس پر غمگین نہیں ہوں اس لئے کہ بات وہی ہے جو آپ نے کہی'' پھر پوچھنے لگا کیا آخرت کے متعلق کوئی پریشانی ہے؟ اس کے متعلق وعدہ سچا پکا ہے۔ قہار بادشاہ فیصلہ کردیں گے'' میں نے کہا: نہیں'' پھر کیا؟ میں نے کہا کہ میں ابن زبیر کے فتنے سے خوف زدہ ہوں پھر اس نے مجھ سے کہا اے علی! کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے نہ دیا ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ

وہ اللہ سے ڈرا ہو اور وہ اس کے لئے کافی نہ ہوا ہو۔ میں نے کہا: نہیں، یہ کہہ کر وہ شخص غائب ہو گیا اور مجھ سے کہا گیا:

اے علی! یہ خضر علیہ السلام تھے جو آپ سے باتیں کر رہے تھے۔''

۳۵۴۳-علی بن حسین کی عبدالملک کے سامنے پیش کئے جانے کی کیفیت...... احمد بن محمد بن حجاج بن رشید، عبداللہ بن محمد بن عمر و بلوی، یحیٰ بن زید بن حسن، سالم بن فروخ، ابن شہاب زہری کہتے ہیں:

جس دن علی بن حسین کو مدینہ سے شام عبدالملک بن مروان کے پاس لے جایا جا رہا تھا میں نے ان کو دیکھا تھا لوہے سے جکڑا ہوا اور ان پر کچھ لوگ پہرہ داری کر رہے تھے تو میں نے ان کو سلام کرنے اور ان کو رخصت کرنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے مجھے اجازت دیدی میں جب ان کے پاس پہنچا تو وہ جبہ میں تھے اور زنجیریں ان کے پاؤں میں لگیں اور طوق ہاتھوں میں، تو میں رو پڑا اور میں نے کہا:

''میری خواہش تھی کہ آپ کی جگہ میں ہوتا اور آپ صحیح وسالم ہوتے'' تو مجھے کہنے لگے:

زہری! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ میرے ہاتھوں اور پاؤں کی چیزیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ اگر میں چاہوں تو یہ ہوں ہی نہ۔ یہ چیزیں تو میرے اور تمہارے جیسے لوگوں کو اللہ کا عذاب یاد دلاتی ہیں، پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو جکڑ بندی سے آزاد کر لیا اور پھر کہا: زہری! مدینہ سے دو منزل میں ان سے نکل لوں گا'' راوی کہتے ہیں:

چار راتیں گزریں اور مدینہ میں لوگ ان کو لینے کے لئے آئے تو ان کو نہیں پایا میں نے بھی ان کے بارے میں ان میں سے ایک سے پوچھا اس نے کہا:

ہم ان کا پیچھا کریں گے ہم ایک جگہ پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور ہم سونے کے بجائے ان کے اردگرد پہرہ دے رہے تھے صبح ہوئی تو ہم نے بیڑیوں اور طوق کے سوا کچھ نہ پایا'' زہری کہتے ہیں:

اس کے بعد میں عبدالملک بن مروان کے پاس آیا اس نے مجھ سے علی بن حسین کے بارے میں پوچھا تو میں نے اس کو سب کچھ بتادیا اس نے مجھے بتلادیا:

جس دن وہ اپنے پہرے داروں سے گم ہوئے تھے اسی دن وہ میرے پاس آئے اور کہا:

"یہاں میں اور تم ہی نہیں" میں نے ان سے کہا:

"تھوڑی دیر ٹھہر جایئے" انہوں نے کہا "مجھے یہ پسند نہیں پھر وہ نکل پڑے اور خدا کی قسم! میں تو خوف سے لرز کے رہ گیا"

زہری کہتے ہیں:

میں نے کہا "امیر المومنین! وہ علی بن حسین نہیں تھے جیسا کہ آپ گمان کررہے ہیں وہ تو اپنے آپ میں مشغول رہتے ہیں" انہوں نے کہا:

کیا ہی اچھا شغل ہے اور کیا ہی بہتر بات ہے"

زہری جب بھی علی بن حسین کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے زین العابدین اور روتے۔

۳۵۴۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد بن مصعب بجلی، محمد بن تسنیم حسن بن محبوب، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا:

جو شخص اس پر قناعت کرے اللہ نے اس کے لئے مقرر کردیا ہے تو ایسا شخص سب سے زیادہ غنی اور مالدار ہے۔

۳۵۴۵-حضرت زین العابدین کا مخفی صدقہ کرنا...... حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح، محمد بن میمون، سفیان، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں، علی بن حسین روٹیوں کا تھیلا اپنی کمر پر اٹھاتے اور صدقہ کرتے فرماتے: مخفی طور پر صدقہ اللہ رب العزت کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

۳۵۴۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، جریر، شیبہ بن نعامہ کہتے ہیں: لوگ علی بن حسین کو بخیل کہتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سے سو گھروں کی کفالت کیا کرتے تھے۔

حضرت جریر کہتے ہیں:

"ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کی کمر پر وہ نشانات دیکھے جو ان تھیلوں کی وجہ سے پڑ گئے تھے جنہیں راتوں کو وہ مساکین کے پاس لے جاتے تھے"۔

۳۵۴۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، عثمان بن شیبہ، جریر اور عمرو بن ثابت کہتے ہیں:

جب علی بن حسین کا انتقال ہوا اور لوگ ان کو غسل دینے لگے تو ان کی کمر پر نشانات دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو بتلایا گیا: آٹے کے تھیلے کمر پر لادلیتے اور فقراء مدینہ میں تقسیم کرتے تھے۔

۳۵۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، یونس بن بکیر، محمد بن اسحٰق سے منقول ہے کہ

مدینہ میں کچھ لوگ رہ رہے تھے اور ان کو معلوم تک نہ تھا کہ ان کا گزر بسر کیسے ہورہا ہے جب علی بن حسین کا انتقال ہوا تو انہوں نے مفقود پایا اس کو جو ان کے پاس رات کو لایا جاتا رہا۔

۳۵۴۹-ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس ثقفی، محمد بن زکریا سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابن عائشہ رحمہ اللہ سے سنا:

"ہم نے مخفی صدقہ برابر موجود پایا یہاں تک کہ حضرت علی بن حسین کا انتقال ہوگیا"

۳۵۵۰-ابوبکر طلحی، ابوحصین وادعی محمد بن حسین، احمد بن عبداللہ بن یونس، عاصم بن محمد بن زید، واقد بن محمد اور سعید بن مرجانہ سے منقول

ہے:

"علی بن حسین کا ایک غلام تھا عبداللہ بن جعفر اس کے بدلے دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار تھے لیکن انہوں نے اسے ویسے ہی آزاد کر دیا"

۳۵۵۱- ابواحمد غطر یفی محمد بن احمد، ابوخلیفہ، عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی، حماد، یحیٰ بن سعید کہتے ہیں میں نے علی بن حسین سے سنا لوگوں کا ان کے پاس ہجوم لگا ہوا تھا اور ان کو بھی یہ بات کہی گئی تو انہوں نے کہا:

ہم سے اسلام اور اللہ کے لئے محبت رکھو' اس لئے کہ آپ لوگوں کی ہم سے محبت برقرار رہے گی تو ہمارے لئے باعث عار بن جائیگی"

۳۵۵۲- **حضرت زین العابدین کا گستاخ صحابہ کو نکال دینا**...... احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق سراج، ابومصعب، ابراہیم بن قدامہ، ابن محمد بن حاطب حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

میرے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں نازیبا باتیں کیں جب وہ کہہ چکے تو حضرت علی بن حسین نے ان سے پوچھا:

کیا تم مجھے بتلاؤ گے کہ اس آیت کے مصداق تم تھے "الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصادقون" تو انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر ان سے پوچھا: کیا اس آیت کے مصداق تم ہو" الذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا ویوثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ. ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون" انہوں نے کہا: نہیں۔

پھر کہا:

تم لوگوں نے انکار ہی کر دیا ہے کہ تم ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک سے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان میں سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں:

"والذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم" (حشر:۱۰) (آخر میں فرمایا) جاؤ نکل جاؤ! اللہ تم کو سمجھائے۔

۳۵۵۳- ابوحامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، سعدان بن یزید، شجاع بن ولید خلف بن حوشب حضرت علی بن حسین سے ان کا قول نقل کرتے ہیں:

"اے عراق والو! اے اھل کوفہ! ہم سے اسلام کے لئے محبت رکھو اور ہمیں ہمارے مرتبے سے زیادہ بلند نہ کرو"۔

۳۵۵۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، سفیان کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ علی بن حسین نے کہا: مجھے پسند نہیں کہ میرے حصہ کی نرمی اور مہربانی کے بدلے میرے لئے سرخ اونٹ ہوں۔

۳۵۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن آشکاب، محمد بن بشر اور ابن منہال طائی کہتے ہیں:

"حضرت علی بن حسین جب سائل کو صدقہ دیتے تو پہلے اسے بوسہ دیتے پھر دیتے"

۳۵۵۶- عمر بن احمد بن عثمان، حسین بن محمد بن سعید، ربیع بن سلیمان، بشر بن بکر، نصیب بن ناصح، عبداللہ بن جعفر، عبدالرحمٰن بن حبیب

بن ازدک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

حضرت نافع بن جبیر نے حضرت علی بن حسین سے کہا:

اللہ آپ کی مغفرت کرے آپ لوگوں کے سردار اور ان سے افضل ہیں اور آپ اس غلام کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں مراد زید بن اسلم تھے تو انہوں نے جواب دیا طالب علم کو چاہیے کہ وہ علم کی جستجو میں لگا رہے جہاں بھی ہو۔"

۳۵۵۷-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ صاعقہ، سعید بن سلیمان، ہشیم، محمد بن عبدالرحمٰن مدینی کی اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

حضرت علی بن حسین لوگوں کے حلقوں کو چھوڑ کر حضرت زید بن اسلم کے پاس آتے اور ان کے پاس بیٹھتے اور فرماتے:

آدمی اس شخص کے پاس بیٹھتا ہے جو اسے نفع دے۔

۳۵۵۸-عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبید کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسین نے اپنے شدت گریہ کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

"مجھے ملامت نہ کرو اس لئے کہ یعقوب نے اپنے ایک بیٹے کو گم پایا تو اتنا روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ زندہ ہے یا مر گیا اور میں نے تو اپنی ان آنکھوں سے اپنے گھر کے چودہ افراد کو ایک ہی غزوہ میں شہید ہوتے دیکھا ہے تم کیا سمجھتے ہو کہ ان کا غم میرے دل سے زائل ہو جائے گا۔"

۳۵۵۹-سلیمان بن احمد، حسین بن متوکل، ابو حسن مدائنی، ابراہیم بن سعید سے منقول ہے علی بن حسین کے ارد گرد لوگ بیٹھتے تھے اس دوران انہوں نے گھر میں شور کی آواز سنی تو اٹھ کر گھر گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد آ گئے لوگوں نے پوچھا:

کیا کوئی وفات ہوئی ہے جس کی وجہ سے شور تھا انہوں نے جواب دیا:

ہاں! لوگوں کو تعجب بھی ہوا ان کے صبر کی وجہ سے اور تعزیت بھی کی۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا:

ہم اہل بیت اللہ کی اطاعت کرتے ہیں جب کوئی خوشگوار بات پیش آئے اور کسی ناپسندیدہ چیز کے پیش آنے پر اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔

۳۵۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل عسکری عطار، صہیب بن محمد، شداد بن علی، اسرائیل، ابو حمزہ ثمالی حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا۔"

صابر لوگ کہاں ہیں؟ لوگوں میں سے بہت کم کھڑے ہوں گے ان سے پوچھا جائے گا

کس چیز پر تم نے صبر کیا؟ وہ کہیں گے:

ہم نے صبر کیا اللہ کی اطاعت پر اور اللہ کی نافرمانی سے ہم نے صبر کر لیا۔ ان سے کہا جائے گا::

سچ کہا تم لوگوں نے جنت میں داخل ہو جاؤ!

۳۵۶۱-ہشام بن عبدالملک کا علی بن حسین کی تعریف کرنا...... احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن زکریا، ابن عائشہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

ہشام بن عبدالملک خلافت سپرد ہونے سے پہلے حج کرنے گیا اس نے بہت کوشش کی کہ حجر اسود کو چوم لے لیکن نہ چوم سکا، ادھر علی بن حسین آئے تو لوگوں نے ان کے لئے راستہ چھوڑ دیا اور ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے تو انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہشام کے لئے ایک منبر بنایا گیا جب وہ اس پر بیٹھا تو اہل شام نے ان سے پوچھا: اے امیر المؤمنین! یہ کون ہے؟ انہوں نے تجاہل

عارفانہ سے کہا: مجھے نہیں معلوم ۔فرزدق نے کہا: لیکن میں جانتا ہوں یہ علی بن حسینؓ ہیں اور پھر اس نے یہ اشعار کہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

یہ اللہ کے بندوں میں سب سے افضل کے بیٹے ہیں ۔ یہ پاکباز ، متقی ، طاہر و ذی علم ، اس کو بطحاء کے سنگریزے تک جانتے ہیں بیت اللہ، حل وحرم اسے جانتے ہیں، قریب ہے کہ ان کے ہتھیلی کی خوشبو ان کو حطیم کے پاس ہی روک لے جب یہ اسے چومنے آئیں۔ جب قریش نے انہیں دیکھا تو ایک نے کہا اچھائی اور کرم کا منتہا ہیں ۔ اگر تم متقی لوگوں کی طرف نظر کرو تو یہ ان کے بھی سردار ہیں یا اگر پوچھا جائے کہ زمین میں سب سے اچھے کون ہیں تو یہی کہا جائے کہ یہی وہ ہیں۔

یہ فاطمہ کے بیٹے ہیں اگر یہ تم نہیں جانتے ہو! ان کے جد امجد پر انبیاء اللہ کا اختتام ہوا ہے اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ کون ہے؟ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا تا، اس لئے کہ جس کو آپ نہ پہچان سکے اسے عرب وعجم جانتے ہیں ۔ حیاء سے آنکھیں جھکا لیتے ہیں اور ان کی ہیبت سے آنکھیں جھکا لی جاتی ہیں اور تبسم فرماتے ہوئے بات کرتے ہیں۔

۳۵۶۲-اہل فضل سے مراد...... سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حفص بن عبداللہ حلوانی، زافر بن سلیمان، عبدالحمید بن ابی جعفر فراء، ثابت بن ابی حمزہ ثمالی، حضرت علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:

قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ فضل والے کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے ان سے کہا جائیگا جنت کو چلے جاؤ، راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے: کہاں کو؟ وہ کہیں گے جنت کی طرف، فرشتے کہیں گے حساب سے پہلے؟ کہیں گے: ہاں وہ پوچھیں گے کون ہو تم لوگ؟ وہ کہیں گے فضل والے، فرشتے پوچھیں گے فضل سے کیا مراد؟ وہ بتلائیں گے ہم سختی کا جواب بردباری سے دیتے اور ظلم کا صبر سے اور اگر ہمارے ساتھ کوئی زیادتی کرتا تو اسے معاف کر دیتے ۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والوں کا کیا ہی بہترین اجر ہے۔

پھر پکارا جائے گا صبر والے کہاں ہیں؟ کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت کو چل پڑو! فرشتے ان سے ملیں گے اور اسی طرح سوال و جواب ہوگا آخر کار کہیں گے ۔ ہم صبر والے ہیں ان سے فرشتے پوچھیں گے تم نے کس چیز پر صبر کیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر صبر کیا تو فرشتے کہیں گے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ کیا ہی اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کے لئے ۔ پھر پکارا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پڑوسی کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ جنت کی طرف چل پڑو فرشتے ان سے ملیں گے اور ان سے اسی طرح کے سوال و جواب کریں گے اور پھر پوچھیں گے کہ تم اللہ کے پڑوسی کس طرح ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملتے تھے اور اللہ کے لئے مجلس جماتے اور اسی کی رضا کے لئے گفتگو کرتے اور خرچ کرتے تھے۔

فرشتے ان سے بھی کہیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ عمل کرنے والے کے لئے کیا ہی بہتر اجر ہے۔

۳۵۶۳-محمد بن احمد ظریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم، عبدالرحمٰن بن واقد، یحییٰ بن ثعلبہ انصاری، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں:

میں علی بن حسین کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چڑیاں ان کے اردگرد آ کر اڑنے لگیں اور وہ آوازیں نکال رہی تھی ۔ انہوں نے کہا: ابوحمزہ! جانتے ہو یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں ۔ انہوں نے کہا: یہ اللہ کی تقدیس بیان کر رہی ہیں اور اس سے دن کی روزی مانگ رہی ہیں۔

۳۵۶۴-محمد بن احمد، محمد بن اسحٰق، حجاج بن یوسف، یونس بن محمد، ابوشہاب، ابوجعفر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

علی بن حسین نے اپنے مال کا مقاسمہ کیا اللہ سے دو مرتبہ اور فرمایا:

اللہ تعالیٰ گناہگار لیکن تائب مؤمن کو پسند کرتا ہے۔

۳۵۶۵-احمد بن موسیٰ بن اسحٰق، ابو یوسف قلوسی، عبدالعزیز بن خطاب، موسیٰ بن ابی حبیب، علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں:
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والا ایسا ہے جیسا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنے والا الا یہ کہ کوئی بچاؤ کا راستہ اختیار کرے پوچھا گیا:
کیا مطلب؟ انہوں نے کہا: یعنی کسی جابر اور ظالم بادشاہ سے اس کا اندیشہ ہو کہ وہ اس کوئی زیادتی یا ظلم کرے گا''
اور علی بن حسین فرماتے تھے۔
جو شخص علم کو چھپائے یا اس پر حد سے زیادہ اجرت لے تو علم اسے کچھ نفع نہیں دیتا
۳۵۶۶-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، حاتم بن اسماعیل حضرت ابو جعفر سے نقل کرتے ہیں:
میرے والد بزرگوار کی انگوٹھی پر کندہ تھا" تمام طاقت وقوت اللہ کے لئے ہے"۔
۳۵۶۷-محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، مندل بن علی، عمر بن عبدالعزیز، ابو جعفر حضرت علی بن حسین کا قول نقل کرتے ہیں:
کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! مجھ پر صدقہ کیجئے جنت کا' اس لئے کہ صدقہ گناہ گاروں کی طرف سے ہوتا ہے' بلکہ کہے
اے اللہ! مجھے جنت عطا فرمائیے' مجھ کو جنت دے کر احسان فرمائیے۔
۳۵۶۸-محمد بن عبداللہ کاتب، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن عبدالکریم، ہیثم بن عدی، صالح بن حسان سے منقول ہے:
ایک شخص نے حضرت سعید بن المسیب سے کہا:
میں نے فلاں سے زیادہ کوئی پرہیز گار اور متقی نہیں دیکھا انہوں نے پوچھا: کیا تم نے علی بن حسین کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا: میں نے علی بن حسین سے زیادہ ورع وتقویٰ میں کوئی نہیں دیکھا۔
۳۵۶۹-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن محمد ناقد، سفیان بن عیینہ سے حضرت زہری کا قول مروی ہے۔
میں نے کسی ہاشمی کو علی بن حسین سے زیادہ افضل نہیں دیکھا ہے۔
۳۵۷۰-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ابو معمر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ ابن ابی حازم نے فرمایا: میں نے ابو حازم کو کہتے سنا: میں نے کوئی ہاشمی علی بن حسین سے افضل نہیں دیکھا۔
۳۵۷۱-حسین بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، علی بن عبداللہ، عبداللہ بن ھارون بن ابوعیسیٰ، حاتم بن ابو صغیرہ، عمر بن دینار کے سلسلۂ سند سے منقول ہے:
حضرت علی بن حسین حضرت اسامہ بن زید کے مرض موت میں ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ رونے لگے' حضرت علی بن حسین نے پوچھا:
کیا ہوا' انہوں نے جواب دیا کہ مجھ پر پندرہ ھزار دینار قرض ہے انہوں نے فرمایا: آپ بے فکر رہیں وہ مجھ پر ہے۔
۳۵۷۲-روزہ کی چالیس اقسام......ابوبکر بن محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبدالصمد بن محمد، جعفر بن محمد بن جعفر، مخلد بن مالک، سفیان بن عیینہ، زہری کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے حضرت زہری کہتے ہیں:
ہم حضرت علی بن حسین کے ہاں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھ لیا' زہری تم لوگ کیا کر رہے تھے میں نے کہا: ہم روزہ کے بارے میں بحث کر رہے تھے اور میری اور میرے ساتھیوں کی رائے یہ ہے کہ رمضان کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں ہے انہوں نے کہا: زہری! بات یوں نہیں ہے، روزہ کی چالیس قسمیں ہیں دس ان میں واجب ہیں جیسے رمضان کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام اور ممنوع ہیں

اور چودہ صورتوں میں اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے۔نذر کا روزہ واجب ہے، اعتکاف کا روزہ واجب ہے۔

میں نے کہا: ابن رسول اللہ! اس کی وضاحت فرمادیں۔انہوں نے فرمایا: واجب تو رمضان کے روزے ہیں اور دو مہینے کے متواتر روزے جبکہ قتل خطا کیا ہو اور غلام آزاد نہ کر سکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"ومن قتل مومنا خطا" (النساء:۹۲) اور کفارہ یمین کے تین روزے جو شخص کھانا نہ کھلا سکے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ذلک کفارہ ایمانکم اذا حلفتم" (المائدہ:۸۹) سر کا حلق کرنے پر روزہ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ" (البقرہ:۱۹۶) یہ روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے تین روزے رکھے اور دم تمتع کا روزہ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج" (البقرہ:۱۹۶) اور شکار کے بدلے کا روزہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں و من قتلہ منکم متعمداً فجراء مثل ماقتل من النعم" (المائدہ:۹۵) اور پہلے شکار کی قیمت لگائی جائیگی پھر اس قیمت کا موازنہ کیا جائے گا گندم کے ساتھ۔

اور جس روزے کے بارے میں اختیار ہے وہ پیر، جمعرات، شوال کے چھ روزے، یوم عرفہ کا روزہ اور یوم عاشوراء کا روزہ ان سب کے بارے میں اختیار ہے کہ رکھے یا نہ رکھے۔

اور رہا اجازت کا روزہ تو بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور نہ غلام اور نہ باندی۔

اور جن دنوں میں روزہ حرام و ممنوع ہے تو وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ، ایام تشریق اور شک کے دن کا روزہ صوم مسلسل اور خاموشی کا روزہ حرام ہے اور معصیت کی نذر کا روزہ اور صوم الدھر حرام ہے۔

مہمان اپنے میزبان کی اجازت سے روزہ رکھے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی کے پاس مہمان ہو کر جائے تو وہ نفلی روزہ ان کی اجازت ہی سے رکھے" اور بچہ جو بالغ ہونے والا ہو اسے روزے کا حکم دیا جائے تاکہ عادی ہو جائے لیکن فرض نہیں ہے اور ایسا شخص بھی روزہ رکھ لے جس نے شروع دن میں کسی عذر کی وجہ سے نہیں رکھا تھا بعد میں اس کو قوت آگئی اب وہ رکا رہے ہر چیز سے اور یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک ادب ہے اور لازم نہیں اور اسی طرح مسافر نے شروع دن میں کچھ کھا پی لیا بعد میں سفر سے لوٹ آیا تو اسے بھی ہر چیز سے رکے رہنے کا حکم دیا جائے گا۔

اور صوم الاباحہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے بھولے سے کھا پی لیا ہو تو گویا یہ اس کے لئے مباح ہو گئے تھے لیکن روزہ اس کا برقرار رہا مریض اور مسافر کے روزے کے بارے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا

رکھنا بہتر ہے اور بعضوں نے کہا: نہ رکھنا بہتر ہے اور بعضوں کا قول ہے

چاہے تو روزہ رکھ لے چاہے افطار کر لے اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ دونوں افطار کریں لہذا اگر سفر میں یا مرض میں روزہ رکھا بھی تو قضاء ہوگی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فعدۃ من ایام اخر" (البقرہ:۱۸۴)

حضرت علی بن حسین نے اسے مسنداً روایت کیا انہوں نے حضرت ابن عباس جابر، مروان، صفیہ، ام سلمہ اور دوسرے صحابہؓ سے سنا۔

۳۵۷۳-شیاطین کو ستاروں سے مارا جاتا......سلیمان بن احمد، ابو عبدالوہاب بن نجدۃ، ابو مغیرہ، اوزاعی، زہری علی بن حسین، عبداللہ بن عباس کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ

صحابہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے رات کا وقت تھا کہ ایک ستارہ مارا گیا جس کی وجہ سے وہ خوب روشن ہو گیا تو حضور

ﷺ نے پوچھا:
جاہلیت میں تم کیا کرتے تھے جب اس طرح تارہ مارا جاتا" صحابہ نے جواب دیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں ہم تو یہ کیا کرتے تھے:
آج کی رات پیدا ہونے والا کوئی عظیم بچہ ہے اور مرنے والی بھی کوئی بزرگ تر ہستی" حضور ﷺ نے فرمایا:
کسی کی زندگی اور موت سے اس کا کوئی تعلق نہیں بس بات یہ ہے کہ جب رب کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر اس سے متصل آسمان والے اور پھر آسمان دنیا کے فرشتے اسکی تسبیح بیان کرتے ہیں پھر عرش کے فرشتوں سے متصل آسمان والے فرشتے کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا؟ تو وہ ان کو بتلاتے ہیں تو آسمانوں والے ایک دوسرے سے خبر پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر آسمان دنیا کو پہنچتی ہے تو شیطان اسکو اچک لیتا ہے اور اسے اپنے اولیاء کے کانوں میں ڈال دیتا ہے تو جو کچھ وہ لیکر آتے ہیں وہ تو صحیح ہوتا ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا دیتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں تو شیاطین کو ان ستاروں سے مارا جاتا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے اوزاعی، یونس، معقل صالح بن کیسان سے نقل کیا۔

۳۵۷۴- محمد بن احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس اپنے بھائی سے سلیمان بن ابی بلال، محمد بن ابی عتیق، محمد بن احمد غطریفی، ابوعمرو بن حمدان، ابن شہاب، علی بن حسین اور حسن بن علی کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے،
ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے پاس رات کے وقت تشریف لے گئے۔ ان سے کہا:
کیا نماز نہیں پڑھی؟ حضرت علی نے کہا:
یا رسول اللہ! ہمارے نفوس تو اللہ عزوجل کے قبضے میں ہیں اگر وہ چاہے کہ ہمیں توفیق دے تو توفیق دیدے گا۔ جب میں نے یہ کہا تو حضور ﷺ واپس لوٹ گئے اور کچھ جواب نہیں دیا۔ جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے میں نے سنا وہ فرمارہے تھے
"وكان الانسان اكثر شيء جدلا" لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (الکھف: ۵۴)[2]
یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے حضرت زہری سے صالح بن کیسان یزید بن ابی شیبہ شعیب بن ابی حمزہ اسحق بن راشد اور دوسرے حضرات نے نقل کیا۔

۳۵۷۵- ابوبحر محمد بن حسین، محمد بن یونس کدیمی، ابوعاصم نبیل، ابن جریج، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت حسین اور حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ
بدر کے دن مجھ کو ایک نوجوان اونٹنی ملی اور حضور ﷺ نے ایک نوجوان اونٹنی مجھ کو دی میں نے ان دونوں کو ایک انصاری صحابی کے دروازے کے پاس بٹھا دیا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر گھاس لا دلاؤں تا کہ فاطمہ کے ولیمہ میں استعمال ہو۔ میرے ساتھ بنو قینقاع کا ایک آدمی تھا۔
گھر میں حمزہ (رضی اللہ عنہ) تھے اور ایک گانے والی گانا گا رہی تھی وہ کہہ رہی تھی: حمزہ! قریب ہی نوجوان اونٹنی ہے تو حمزہؓ تلوار لے کر باہر نکلے اور انکے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پاؤں بھی اور ان کے جگر نکال لئے۔
میں نے ایک دل فگار منظر دیکھا میں تو حضور ﷺ کے پاس آیا اور میں نے ان کو اس کی خبر دی تو آپ اور حضرت زید بن حارثہ

---

[1] فتح الباری ۱۰/۲۲۰، ۸/۵۳۸، ۲۶۲۔
[2] صحیح البخاری ۲/۶۲، ۶/۱۱۰۔

حضرت حمزہ کے پاس گئے اور آپ حضرت حمزہ سے بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے سر اٹھایا اور غنودگی کی کیفیت میں کہا:
کیا تم ہمارے آباؤاجداد کے غلام نہیں؟
حضور ﷺ یہ دیکھ کر الٹے پاؤں لوٹ آئے۔
حدیث صحیح متفق علیہ ہے ابن جریج عن الزہری کے طریق سے، زہری سے یونس بن یزید نے روایت کیا۔

۳۵۷۶-قاضی ابو محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب علی بن حسین، عمرو بن عثمان اور حضرت اسامہ بن زید کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کا وارث کافر نہیں ہوسکتا۔[۱]
ابن جریج، معمر، یونس، سفیان، ہشیم، ابن ابی حفصہ، مالک بن انس اور ایک جماعت نے حضرت زہری سے نقل کیا اس حدیث کو مالک نے فرمایا: عمرو بن عثمان روایت کرتے ہیں اسامہ سے اور قیس بن ربیع نے اسے سفیان بن عیینہ سے بیان کیا ہے۔

۳۵۷۷-سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، علی بن جعد، قیس بن ربیع، سفیان بن عیینہ، زہری، علی بن حسین عمرو بن عثمان اور اسامہ بن زید سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:
کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا''۔[۲]
اسی طرح حدیث سلیمان بن قیس نے سفیان سے بیان کی

۳۵۷۸-بعینہ یہی حدیث محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ حمیدی سفیان بن عیینہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۳۵۷۹-سلیمان بن احمد، عباس اسقاطی، عبداللہ بن محمد عمری، اسماعیل بن ابی اویس نے بھائی سے، سلیمان بن بلال، محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم عبدالرزاق، معمر، شہاب زہری، علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت صفیہؓ نے بتلایا،

حضور ﷺ اعتکاف میں تھے اور وہ حضور ﷺ سے ملنے رات کو تشریف لے گئیں فرماتی ہیں:
(واپسی میں) میں کھڑی ہوئی تو حضور بھی کھڑے ہوگئے۔ اس وقت حضرت صفیہ اسامہ بن زید کے گھر میں رہا کرتی تھیں۔
اس دوران دو انصاری صحابہ کا گزر ہوا جب انہوں نے حضور کو دیکھا تو جلدی چلنے لگ گئے حضور نے فرمایا:
اطمینان سے جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی میرے ساتھ ہیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ! یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا:
یہ میں نے اس لئے کہا کہ شیطان انسان کی شریانوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے تو مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی برا خیال ڈال دے۔ یا فرمایا: کوئی شر ڈال دے۔[۳]
الفاظ معمر کی سند کے ہیں اور اسے صالح بن کیسان، ابن مسافر، عبدالرحمٰن بن اسحٰق شعیب اور دوسروں نے نقل کیا یہ حدیث زہری کی صحیح احادیث میں سے ہے۔

۳۵۸۰-ابو بکر بن خلاد، حارث بن محمد، محمد بن جعفر ورکانی، ابراہیم بن سعید زہری، علی بن حسین اور ایک اور ذی علم شخص کے سلسلۂ سند سے منقول ہے آپ ﷺ نے فرمایا:
''قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے چمڑے کی طرح پھیلا دی جائے گی تو اولاد آدم میں سے ہر ایک کو دو پاؤں رکھنے کی جگہ ملے گی پھر سب سے پہلے انسان کو بلایا جائے گا وہ سجدے میں گر پڑیں گے اس کے بعد مجھے اجازت دی جائے گی تو

۱-۲ـ صحیح البخاری ۸/۱۹۴. وصحیح مسلم، کتاب الفرائض ۱. وفتح الباری ۱۲/۵۰، ۵۳.
۳ـ صحیح البخاری ۳/۶۴، ۴/۱۰۰، ۱۵۰، ۸/۶۰. وصحیح مسلم، کتاب السلام ۲۴. وفتح الباری ۱۰/۵۹۸.

میں کہوں گا:

پروردگار! یہ بات مجھے جبرئیل نے بتلائی ہے حضرت جبرئیل اس وقت عرش کی دائنی طرف ہوں گے اور بخدا اس سے پہلے حضور نے ان کو نہیں دیکھا ہوگا کہ آپ ہی نے ان کو میرے پاس بھیجا ہے اور جبرئیل خاموش کھڑے ہوں گے کوئی لفظ زبان سے نہ نکالیں گے۔ پھر مجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جائیگی میں کہوں گا:

اے رب! آپ کے بندوں نے اطراف زمین میں تیری بندگی کی ہے" اور یہی ہے مقام محمود۔[1]

(۲۳۰) محمد بن منکدر رح[2]

محدثین کی فہرست میں ایک بڑا نام محمد بن منکدر کا ہے ان کا پورا نام ابوعبداللہ محمد بن منکدر ہے اور محمد بن منکدر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۵۸۱۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر یحییٰ بن فضل انیسی بعض لوگوں سے محمد بن منکدر کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ رونے لگ گئے اور بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ ان کے گھر والے گھبرا گئے اور ان سے پوچھنے لگے: کیا وجہ ہے کیوں روتے ہیں؟ لیکن جواب ندارد! اور مزید رونے لگے گھر والوں نے ابو حازم کی طرف ایک شخص کو بھیجا اور ان کو اس معاملے کی خبر دی۔ ابو حازم آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا: کس بات نے رُلا دیا۔ گھر والوں کو بھی آپ نے پریشان کر دیا، کوئی تکلیف ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا:

اللہ عزوجل کے کلام میں ایک آیت نے رُلا دیا انہوں نے پوچھا:

وہ کونسی آیت ہے۔ فرمایا: "وبدالهم من الله مالم یکونوا یحتسبون" اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے (الزمر: ۴۷) یہ سن کر ابو حازم بھی رونے لگے: اور بہت زیادہ روئے گھر والوں میں سے کسی نے کہا ہم نے تو آپ کو بلوایا تھا کہ غم دور ہو آپ نے تو اور بھی بڑھا دیا۔ تو ابو حازم نے ان کو بتلایا کہ کس بات نے ان دونوں کو رُلا دیا تھا۔

۳۵۸۲۔ ابوالفرج احمد بن جعفر نسائی، جعفر بن محمد بن فریابی، محمد بن عبداللہ بن عمار، عتیق بن سالم، عکرمہ منقول ہے:

"حضرت محمد بن منکدر موت کے وقت گھبرا رہے تھے ان سے کہا گیا:

آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

مجھے کتاب اللہ کی ایک آیت کا ڈر ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" وبدالهم من الله ومالم یکونوا یحتسبون "اور مجھے اندیشہ ہے کہ میرے لئے بھی وہ کچھ سامنے آ جائے جس کا مجھے گمان تک نہیں"۔

۳۵۸۳۔ ابواحمد محمد بن احمد بن احمد جرجانی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، محمد بن عباد، سفیان اور منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے:

۱۔ فتح الباری ۸/ ۴۰۰. ۱۱/ ۳۷۶. والمستدرک ۴/ ۵۷۰. والمطالب العالية ۴۶۵۱. والدر المنثور ۴/ ۱۹۷. ۱/ ۳۲۹. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۴۵۳.

۲۔ طبقات ابن سعد ۹/ق ۱۷۳. والتاريخ الكبير ۱/ ۲۹۱. والصغير ۱/ ۲۸۷ والجرح ۸/ت ۴۲۱. والجمع ۲/ ۴۴۹. وسير النبلاء ۵/ ۳۵۳. وتذكرة الحفاظ ۱/ ۱۳۷. والعبر ۱/ ۸۱. والكاشف ۳/ت ۵۲۵۴. وتاريخ الاسلام ۵/ ۱۵۵. وتهذيب التهذيب ۹/ ۴۷۳. والتقريب ۲/ ۲۱۰. والخلاصة ۲/ت ۶۶۷۸. وتهذيب الكمال ۵۶۳۲. (۲۶/ ۵۰۴)

''محمد تہجد کے لئے اٹھتے ، وضو کرتے پھر دعا کرتے تو اللہ کی حمد و ثناء بیان کر کے اسکی ثنا کرتے اور شکر ادا کرتے پھر ذکر کے وقت آواز بلند فرما لیتے ۔ان سے پوچھا گیا: آپ آواز کیوں بلند کر لیتے ہیں ؟انہوں نے کہا:

میرا ایک پڑوسی ہے اسے جب تکلیف ہوتی ہے تو وہ تکلیف کی وجہ سے آواز یں بلند کرتا ہے اور میں نعمت کی وجہ سے آواز بلند کر لیتا ہوں۔

۳۵۸۴-ابو محمد بن حیان ،احمد بن نصر خداء، احمد بن ابراہیم دورقی ،علاء عطار، اور سفیان سے منقول ہے کہ

محمد بن منکدر تہجد کے لئے اٹھتے ،نماز پڑھتے اور کہتے:

کتنے ہی لوگ ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں تکلیف اور مصیبت کی وجہ سے'' حضرت محمد بن منکدر کا پڑوسی تھا وہ رات کو تکلیف کی وجہ سے کراہتا اور آہ و فغاں کرتا اور محمد رات کو اللہ کی حمد و بلند آواز سے کیا کرتے ۔ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

وہ مصیبت کی وجہ سے آواز بلند کر رہا ہے اور میں ایک نعمت کی وجہ سے''

۳۵۸۵-ابوعلی بن محمد بن احمد بن حسن ،ابو اسمعیل ،محمد بن اسماعیل ترمذی ،عبدالعزیز اویسی حضرت انس بن مالک کا قول نقل کرتے ہیں:

محمد بن منکدر سید القراء ہیں اور ان سے جب کوئی حدیث پوچھتا تو وہ رو پڑتے''

۳۵۸۶-عبداللہ بن محمد ،احمد بن حسین ،احمد بن ابراہیم بن کثیر ،ابو یعقوب جہنی سے منقول ہے کہ

لوگ ابن منکدر کے گرد جمع ہو گئے وہ عابد و زاہد آدمی تھے نماز میں مشغول تھے ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

تم لوگوں نے واعظوں کو تھکا ڈالا ہے کب تک تم کو جانوروں کی طرح ہانکا جاتا رہے گا؟

۳۵۸۷-ابو احمد محمد بن احمد غطریفی ،جبیر بن محمد واسطی ،ابو حاتم ،محمد بن عبدالکریم رازی ، حارث صواف حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں:

میرے نفس نے چالیس سال تک مشقت برداشت کی اب وہ سیدھا ہوا ہے''۔

۳۵۸۸-ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر ،احمد دورقی ، زکریا بن عدی ،ابن المبارک وہیب اور محمد بن منکدر کے بیٹے عمر سے منقول ہے:

میں والد صاحب کے لئے قرآن مجید تھاما کرتا تھا اس دوران انکی ایک باندی کا گزر ہوا ان سے بات کی تو ہنسنے لگے پھر فوراً کہنے لگے:

''انا للہ''! یہاں تک کہ میں سمجھا کہ کوئی بات پیش آئی ہے میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کہنے لگے:

میں تو قرآن میں مشغول تھا باندی گزری تو میں نے اس سے بات کر لی''

۳۵۸۹-محمد بن احمد بن محمد حسن بن محمد ،ابو زرعہ ، زید بن بشر ،ابن وہب ابن زید کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے

صفوان بن سلیم محمد بن منکدر کے مرض موت میں ان کے پاس آئے اور کہا: ابو عبداللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ موت تم پر گراں گزر رہی ہے'' اس کے بعد ان کی حالت سنبھلتی گئی یہاں تک کہ ان کا چہرہ چراغ کی طرح دمکنے لگا کہنے لگے:

میں جس حالت میں ہوں اگر آپ کو معلوم ہو جائے تو آپ مطمئن ہو جائیں'' اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔

۳۵۹۰-ابو محمد بن حیان ،جعفر بن محمد بن فارس ،سلمہ ،عبداللہ بن یزید مقری ،سعید بن ابی ایوب ،ابو عقیل محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو پہاڑ ایک دوسرے سے اسکا نام لے کر دریافت کرتا ہے کہ اے فلاں! کیا تجھ

آج کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر ہوا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاں تو پہلا کہتا ہے اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے لیکن آج کے دن مجھ پر کسی اللہ کے ذکر کرنے والے کا گزر نہیں ہوا۔

۳۵۹۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حجاج، جریر بن حازم، وھیب مکی، حضرت محمد بن منکدر کے صاحبزادے سے نقل کرتے ہیں:

''میں ایک دفعہ اپنے والد صاحب کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص کا گزر ہوا جو لوگوں کو حدیث بیان کیا کرتا، فتوے دیتا اور قصے بیان کیا کرتا میرے والد نے اسے بلایا اور کہا:

اے ابوفلاں! متکلم اللہ کے غضب وغصہ سے ڈرتا ہے اور سننے والا اللہ عزوجل کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

۳۵۹۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، احمد بن ابراہیم موصلی، حماد بن زید، عمر بن جابر حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

متکلم اللہ کی ناراضگی سے ڈرتا ہے اور مستخرج اللہ عزوجل کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔

۳۵۹۳-احمد بن اسحٰق، عباس بن حمدان، حنفی، ابوسعید اشج، ابوخالد احمر، محمد بن سوقہ اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے:

اللہ تعالیٰ مومن بندے کی اور اس کی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اسکے گھر کی اور اس کے اردگرد کے گھروں کی حفاظت کرتا ہے اور وہ لوگ حفظ وامان میں رہتے ہیں جب تک مومن بندہ انکے درمیان رہے

۳۵۹۴-ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، محمود بن خداش، عبدالعزیز بن ماجشون، اور حضرت محمد بن منکدر سے منقول ہے:

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا انتقال ہوا تو حضرت حوا سے فرمایا: حواء! تمہارا بیٹا مر گیا ہے حضرت حواء نے کہا:

موت کیا ہوتی ہے: حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:

نہ کھائے گا'' نہ پیے گا نہ چلے گا نہ پھرے گا اور نہ اب بات کرے گا'' حضرت حواء نے چیخ ماری حضرت آدم نے فرمایا:

تو اور حواء زادیاں بین کریں گی اور میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہوں گے''

۳۵۹۵-ابومحمد، ابوبکر بن معدان، ابراہیم بن جوہری، سفیان سے منقول ہے کہ محمد بن منکدر نے ایک شخص کے لئے دعائے مغفرت کی ان سے کہا گیا:

آپ فلاں شخص کے لئے دعا کرتے ہیں؟ فرمانے لگے

میں اللہ سے اس بات میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں یہ جانے کہ میں اسکی رحمت کو اسکی مخلوق میں سے کسی سے قاصر سمجھتا ہوں''

۳۵۹۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، حجاج بن محمد اور ابومعشر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ

محمد بن منکدر نے حضرت صفوان کے پاس چالیس دینار بھیجے پھر اپنے بیٹوں سے فرمایا:

تم اس شخص کے ثواب میں کیا گمان کرتے ہو جس نے صفوان کو پروردگار کی عبادت کے لئے فارغ البال کر دیا۔''

۳۵۹۷-احمد بن اسحٰق، عباس بن حمدان ابوسعید الاشج، عیسیٰ بن یونس اور محمد بن سوقہ سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اللہ عزوجل سے تقویٰ کے لئے بہترین مددگار غنی ہے''۔

۳۵۹۸-ابوبکر طلحی، عبیداللہ بن غنام، ھناد بن سری، ابومعاویہ، عثمان بن واقدی سے منقول ہے کہ

حضرت محمد بن منکدر رسے پوچھا گیا:
کیا آپ کو دنیا محبوب ہے؟ فرمایا:
ہاں! اتنی کہ بھائیوں پر خرچ کروں"۔

۳۵۹۹-ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحق ،سفیان بن وکیع سے منقول ہے کہ حضرت سفیان نے محمد بن منکدر رسے پوچھا:
آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا:
مسلمان بھائیوں سے ملاقات اوران کو خوش کرنا"۔

۳۶۰۰-ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،حجاج ،ابومعشر سے منقول ہے کہ
"حضرت محمد بن منکدر رمنیٰ میں تھے ٹولیوں کو کھلا رہے تھے سردار تھے ،انکے پاس قراء کا ہجوم رہتا۔

۳۶۰۱-ابوبکر ،عبداللہ حسین بن جنید ،سفیان اورمحمد بن منکدر رسے منقول ہے
مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں بھوکے پیاسے کو کھانا کھلانا ہے"۔

۳۶۰۲-عبداللہ بن جعفر ،محمد بن عبداللہ بن رستہ ،ابن حیان ،حماد بن زید ،ایوب حضرت محمد بن منکدر رکا قول نقل کرتے ہیں:
تمہیں جنت کا مالک بنا کھانا کھلانا اوراچھی گفتگو کرنا"

۳۶۰۳-ابواحمد غطریفی ،عبداللہ بن محمد بغوی ،اسحق بن ابراہیم مروزی ،سفیان وغیرہ حضرات محمد بن منکدر رسے نقل کرتے ہیں ، ان سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل آپ کو بہت زیادہ پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا: مؤمن کو خوش کرنا" کسی نے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی بات جو آپ کو پسند ہو؟ فرمایا: بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرنا"۔

۳۶۰۴-ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نیشاپوری ،اسماعیل بن ابراہیم قطان ،اسحق بن موسیٰ انصاری ،سفیان بن عیینہ ،محمد بن سوقہ نقل کرتے ہیں:
حضرت محمد بن منکدر رنے حج کا ارادہ کیا اوران پر قرضہ بھی تھا کسی نے کہا: آج حج کو جارہے ہواورآپ پر قرضہ بھی ہے؟ فرمایا:
"حج قرض کو جلدی ادا کروادیتا ہے"۔

۳۶۰۵-ابراہیم بن محمد بن حسین ،عبدالجبار بن علاء اور سفیان نقل کرتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن منکدر رنے بتایا:
میرے والد بچوں کے ساتھ حج کررہے تھے ان سے کہا گیا: آپ بچوں کے ساتھ حج ادا کررہے ہیں؟ فرمایا:
ہاں! میں ان کو اللہ کے حضور میں پیش کروں گا"

۳۶۰۶-ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد ،سعید بن عامر ،عبداللہ بن مبارک حضرت محمد بن منکدر رکا قول نقل کرتے ہیں:
میں نے رات گزاری والدہ کے پاؤں دباتے ہوئے اورعمر نے نماز پڑھتے ہوئے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میری رات ان کو ملے ان کی رات کے بدلے۔

۳۶۰۷-ابومحمد بن حیان ،احمد بن نصر ،احمد دورقی ،موسیٰ بن اسماعیل ،جعفر بن سلیمان حضرت محمد بن منکدر رکے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ
وہ اپنے رخسار کو زمین سے لگادیتے اوروالدہ سے کہتے: آپ اس پر اپنا پاؤں رکھیں۔

۳۶۰۸-ابوحامد بن جبلہ ،ابوالعباس ثقفی ،عباس بن ابی طالب ،یحیٰی ابن معیب ،عبدالعزیز بن یعقوب بن ماجشون اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر رکی زیارت مجھے نفع دیتی ہے میرے دین کے بارے میں"۔

۳۶۰۹-ابوحامد بن جبلہ ،ابوالعباس ،عباس ابن مفضل ،سعید بن عامر نقل کرتے ہیں :ایک اعرابی مدینہ آیا اس نے بنو منکدر کے حالات لوگوں میں ان کا مقام اور فضیلت وعظمت دیکھی۔ جب مدینہ سے نکلا تو ایک شخص سے ملاقات ہوگئی اس نے پوچھا: اہل مدینہ کے کیا حالات ہیں اس نے کہا: بہتر ہیں اور تم اگر استطاعت رکھو کہ آل بنو منکدر میں شامل ہو جاؤ تو ضرور ایسا کرو۔

۳۶۱۰-ابوبکر طلحی ،محمد بن حسین ابوحصین ،احمد بن یونس ،عبدالعزیز بن ابی مسلمہ ماجشون حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں:
تورات میں ہے: اے آدم کی اولاد ! پروردگار سے ڈرو، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور رشتہ داریوں کا لحاظ اور پاس رکھو، میں تمہاری عمر بڑھادوں گا تمہارے لئے آسانیاں پیدا کردوں گا اور تنگیاں دور کردوں گا"

۳۶۱۱- محمد بن احمد ،حسن بن محمد ،ابوزرعہ رازی ،عمرو بن قسیط ،عبیداللہ بن محمد بن عمرو ،زید بن ابی انیسہ حضرت محمد سے نقل کرتے ہیں:
جب جہنم کی تخلیق ہوئی تو فرشتے گھبرا گئے یہاں تک کہ انکے دل ڈوبنے لگے وہ اسی حالت میں تھے یہاں تک کہ حضرت آدم کی تخلیق ہوئی اس کے بعد ان کے اوسان بحال ہوئے اور وہ حالت زائل ہوئی جو اس سے پہلے تھی۔

۳۶۱۲-ابراہیم بن محمد بن حسین ،ابوربیع رشدینی ،ابن وہب ،مالک حضرت محمد بن منکدر کا قول نقل کرتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے :
وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے نفوس اور اپنے کانوں کو لہو ولعب اور بانسریوں سے باز رکھتے، ان کو جنت کے باغوں میں داخل کردو پھر ملائکہ سے فرمائیں گے:
ان کو میری حمد وثناء سناؤ اور بتلادو اب نہ تو انکو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۳۶۱۳-ابراہیم بن محمد بن حسین ،احمد بن سعید ہمدانی ،ابن وہب ،یحییٰ بن ایوب ،ابن عزیمہ اور حضرت محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
جس نے دنیا کے غموم کو ایک غم بنالیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوجائیں گے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کے لئے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ کو اس کی پرو نہیں کہ وہ کس غم کی وجہ سے مرا یا قتل کیا گیا۔[1]

۳۶۱۴-ابراہیم ،احمد بن سعید حمصی ،علی بن سعید اور ابوغسان کہتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے سنا:
ضرور ایسا وقت آنے والا ہے جس میں کوئی چھٹکارا نہیں پاسکے گا سوائے اس شخص کے جو دعا کرے ایسی جسے غرق آب ہونے والا کرتا ہے"

۳۶۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،محمد بن احمد بن سلیمان ہروی ،احمد بن سعید ہمدانی ،ابن وہب عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے اسناد کی حوالہ سے ثابت ہے کہ
حضرت محمد بن منکدر اور انکے اصحاب روم میں تھے ایک نے کہا:
کاش کہ ہمارے پاس ترپنیر ہوا راوی کہتے ہیں:
کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ٹوکرا ایسا ہے جو اوپر سے سلائی شدہ ہے اور اس میں ترپنیر ہے۔ انہی میں سے دوسرے کسی نے خواہش کی کہ شہد ہونا چاہیے راستے میں ان کو ایک بوتل ملی جس میں شہد تھا۔

۳۶۱۶-حسین بن محمد بن کیسان ،اسماعیل بن اسحٰق قاضی ،نصر بن علی ،اصمعی ،ابوداؤد حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

---

[1] وسنن ابن ماجة ۲۵۷، ۴۱۰۶. والمستدرک ۴۴۳/۲، ۳۲۸/۴. والترغیب والترهیب ۱۲۳/۴. ومشكاة المصابيح ۲۶۴، ۲۲۴. والأمالي للشجري ۱۸۸/۲. والزهد للامام أحمد ۲۲.

"میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک بڑے بزرگ کو دیکھا جو بارش کی دعا کر رہے تھے فوراً ہی بارش ہونے لگ گئی اور گرج چمک کے ساتھ ہونے لگی انہوں نے کہا: پروردگار اس طرح تو نہیں! سو میں ان کے پیچھے ہولیا وہ آلِ حرم یا آلِ عثمان کے محلے گئے میں نے ان کا مکان پہچان لیا میں نے ان کو ایک چیز پیش کی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے عرض کیا:

کیا آپ میرے ساتھ حج کو چلیں گے انہوں نے جواب دیا:

اس میں آپ کے لئے یقیناً اجر ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ آپ پر اپنا بوجھ ڈالوں اور اگر آپ کچھ دینا چاہتے ہیں تو میں نہیں لوں گا۔"

۳۶۱۷-ابومحمد بن حیان، ابوالعباس ھروی، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب ابن زید حضرت محمد بن منکدر سے نقل کرتے ہیں:

میں آدھی رات کو اس منبر کے پاس بیٹھا دعا میں مشغول تھا کہ میں نے ایک انسان کو سر جھکائے ہوئے سنا: اے پروردگار! تیرے بندوں پر قحط شدید ہوتا جارہا ہے اور اے رب! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ بارش برسائیں! بس تھوڑی دیر کی بات تھی کہ بارش شروع ہوگئی۔

اور یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ حضرت محمد بن منکدر پر کوئی عابد وزاہد مخفی رہ جاتا فرمانے لگے:

یہ مدینہ میں رہتے ہیں اور تجھے خبر تک نہیں جب اس شخص نے سلام پھیرا تو اپنے چہرے پر رومال ڈال دیا اور چل پڑا میں بھی اس کے پیچھے ہولیا درمیان میں وہ کہیں نہ بیٹھا یہاں تک کہ دارانس پہنچ گیا اور ایک جگہ گیا اور چابی نکالی تالا کھولا اور اندر داخل ہوگیا میں واپس لوٹ آیا۔

جب صبح ہوئی تو میں وہاں آیا تو میں نے اندر سے لکڑی چھیلنے کی آواز سنی میں نے سلام کیا اور کہا: کیا داخل ہو جاؤں؟ اس نے کہا: آجاؤ! میں نے دیکھا کہ وہ پیالے نما چیزیں بنا رہا ہے میں نے کہا: صبح کیسی رہی اللہ تیرا بھلا کرے۔

رات میں نے آپ کو اللہ کو قسم دیتے ہوئے سنا تھا' جب میں نے یہ دیکھا تو کہا: اگر آپ کو کوئی چیز ضرورت ہو جو آپ کو اس کام سے بے نیاز کرے اور مجھے آخرت کے لئے فارغ کر دے؟ اس نے کہا: نہیں لیکن ان کا تذکرہ آپ کسی سے مت کریں اور کسی کو بھی اس بات کی بھنک نہ پہنچے یہاں تک کہ میں سو جاؤں اور اے ابن منکدر! آئندہ آپ میرے پاس نہ آئیں اس لئے کہ آپ کی وجہ سے میری شہرت ہو جائے گی۔" میں نے کہا:

لیکن میں آپ سے ملاقات کا خواہاں ہوں' اس نے کہا: مسجد میں مل لیا کرو! یہ شخص ملک فارس کا رہنے والا تھا۔ ابن منکدر نے اس بات کا تذکرہ کسی سے نہیں کیا یہاں تک کہ وہ شخص وفات پا گیا۔

ابن وہب کہتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ شخص پھر اس گھر سے منتقل ہوگیا اس کے بعد اس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی کو پتہ چلا وہ کہاں گیا؟ تو ان گھر والوں نے کہا: اللہ ہی ہمارے اور ابن منکدر کے درمیان فیصلہ کرے گا ہم سے ایک نیک اور صالح شخص کو نکال باہر کیا۔

۳۶۱۸-ابوبکر محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، زید بن یسر حضرمی، ابن وہب، ابن زید نقل کرتے ہیں کہ ابن منکدر نے فرمایا: میرے پاس ایک شخص نے سو دینار امانت رکھوالئے میں نے اس سے کہا بھائی! اگر ہمیں ضرورت پڑی تو اسے خرچ کر دیں گے اور پھر آپ کو ادا کر دیں گے اس نے کہا: ٹھیک ہے پھر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم نے اسے خرچ کر دیا۔ اس کا قاصد میرے پاس آگیا میں نے کہا: ہمیں اس کی ضرورت پڑ گئی تھی اور اب ہمارے گھر میں کچھ نہیں ہے کہتے ہیں میں دعا کیا کرتا کہ یارب! میری امانت خراب نہ ہو جائے میری امانت ادا کروا دیجئے میں یہ دعا کر کے باہر نکلا تو جیسے ہی میں نے قدم رکھا کہ گھر میں داخل ہو جاؤں تو ایک شخص نے

میرے کندھا تھا اور مجھے ایک تھیلی پکڑا دی جس میں سو دینار تھے وہ انہوں نے ادا کر دیئے لوگوں کو بھی پتہ نہ چلا کہ وہ شخص کون تھا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ وہ رقم کس نے دی جب عامر اور منکدر کی وفات ہوئی تو ایک شخص بتلانے لگا کہ مجھے عامر یعنی عبداللہ بن زبیر نے بھیجا تھا اور کہا تھا کہ یہ تھیلی ان کو دے آؤ اور اس کا تذکرہ نہ کرنا یہاں تک کہ میں مرجاؤں یا ابن منکدر مرجائے اب جب کہ وہ دونوں وفات پا گئے تو میں تم لوگوں کو بتلا رہا ہوں۔

حضرت معن بن عیسیٰ نے مالک بن انس سے اسی طرح روایت کیا اور انہوں نے فرمایا انس کو جابر بن عبداللہ ابن زبیر نے سنا وہ آئے اور وزن کیا جب حضرت محمد نے سجدہ کیا تو انکے جوتوں کے پاس رکھدیئے۔

٣٦١٩-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ہسخانی، احمد بن ابی حواری، اسماعیل بن عبداللہ اور سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن منکدرؒ فرمایا کرتے تھے:

فقیہ، اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان قاصد اور پیغامبر ہوتا ہے پس اسے اپنا انجام پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

٣٦٢٠-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالجبار بن علی، سفیان اور محمد ابن منکدرؒ سے منقول ہے کہ

ایک فقیہ اللہ اور اس کے بندوں میں رابطے کا ذریعہ ہوتا ہے"

٣٦٢١-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابومحمد زرعہ، حامد بن یحیٰ، مقری، سعید بن ابی ایوب، حسین بن رستم ایلی کہتے ہیں میں نے محمد بن منکدرؒ کو فرماتے ہوئے سنا:

اگر پوری دنیا کے لوہے کو جمع کر لیا جائے پہلے کے بھی اور بعد کے بھی تو اس زنجیر کے حلقوں میں سے ایک حلقے کے برابر نہیں پہنچ سکے گا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔"فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فاسلکوه"(الحاقۃ:٣٢)

٣٦٢٢-محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابراہیم بن سعید، سفیان بن عیینہ، حضرت محمد بن منکدرؒ کا قول نقل کرتے ہیں

بچوں سے زیادہ مذاق مت کرو تم ان پر ہلکے ہو جاؤ گے اور وہ تمہارے حق میں استخفاف کریں گے۔

٣٦٢٣-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، سوار بن عبداللہ عنبری، بشر بن مفضل کہتے ہیں میں محمد بن منکدرؒ کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو کہتے کیا مجھے اجازت ہے؟

٣٦٢٤-عبداللہ، ابراہیم بن محمد، حسین بن علی بن اسود، عبیداللہ بن موسیٰ ایک شخص کے واسطے سے حضرت محمد بن منکدرؒ سے نقل کرتے ہیں:

جب تک آدم علیہ السلام زمین پر رہے تو نہ ہنستے اور نہ اپنی آنکھیں اوپر کو اٹھاتے اور فرماتے:

جو کچھ میں نے کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاؤں۔

محمد بن منکدرؒ کی مسند روایات...... حضرت محمد بن منکدرؒ نے چند صحابہ سے مسنداً روایت کیا جن میں حضرت جابر، ابوہریرہ، ابو قتادہ ابن عمر، ابن عباس، انس وغیرہ ہیں اور ان سے بھی ایک تابعین کی جماعت نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں زہری سعد بن ابراہیم زید بن اسلم یحیٰی بن سعید بن یحیٰ، انصاری، ابوحازم، سہیل، موسیٰ بن عقبۃ، یزید رقاشی علی بن زید بن جدعان، ایوب سختیانی، یونس بن عبید، محمد بن سوقہ، حسان بن عطیہ، ابان بن تغلب اور ان سے بھی بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا جن میں چند یہ ہیں ابن جریج، مالک، معمر، ثوری، شعبہ، اوزاعی، روح بن ہیثم وغیرہ۔

٣٦٢٥-علی بن فضل بن شہریار، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حضرت محمد بن منکدرؒ سے نقل کرتے ہیں:

میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ حلف اٹھاتے تھے کہ ابن صائد وہی دجال ہے تو میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اللہ کا حلف اٹھائیں گے؟ کہنے لگے:

میں حضور ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے عمر بن خطاب کو اس پر حلف اٹھاتے دیکھا اور حضور نے اس پر کوئی نکیر نہیں فرمائی۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے شعبہ کے طریق سے اور اسے معدان نے سعید سے روایت کیا۔

۳۶۲۶- ابوبکر بن خلاد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن ہاد، ابو حازم، حضرت محمد بن منکدر اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ:

یہود کہا کرتے: اگر عورت کے پاس اس کے دبر کی طرف سے آیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی" نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم" (البقرہ:۲۲۳)

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور لوگوں نے اسے محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔

۳۶۲۷- محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابوبکر بن خلاد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن قیس، محمد بن منکدر کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں:

"میرے والد غزوہ احد میں شہید کیے گئے جب مجھے پتہ لگا تو میں بھی گیا۔ میت حضور ﷺ کے سامنے ڈھانپ کر رکھ دی گئی تھی۔ میں نے کپڑا اٹھایا کہ دیکھوں اور اصحابؓ مجھے منع کرتے رہے تاکہ مثلہ ہونے کی وجہ سے مجھے دکھ نہ ہو جبکہ حضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے مجھے منع نہیں فرمایا آپ نے فرمایا:

"فرشتوں نے ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ رکھا تھا یہاں تک کہ کپڑا اٹھالیا گیا" پھر میں کئی دنوں کے بعد آپ سے ملا آپ نے فرمایا:

بیٹا! تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور کہا: تمنا کریں کیا تمنا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: پروردگار! میں اس بات کی تمنا کرتا ہوں کہ میری روح دوبارہ لوٹا دی جائے تاکہ مجھے دوبارہ شہید کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لیکن اس بات کا تو میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ ارواح کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا[1]

حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسے شعبۃ اور دوسرے حضرات نے روایت کیا۔

۳۶۲۸- محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن حاتم، شعبہ بن سلمہ، عصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

حضور ﷺ نے کچوکا لگایا حضرت ابوعبیدہ کی کوکھ میں اور فرمایا: یہ مؤمن کی کوکھ ہے[2]

یہ روایت محمد بن موسیٰ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں عصمہ متفرد ہیں۔

۳۶۲۹- محمد بن حسن، (عبداللہ بن محمد کرخی، ابو ازہر محمد بن عاصم سلمی) سفیان بن عیینہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر سے منقول ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا ثقیف کے آدمی سے تمہارے ہاں مروت کیا ہے؟ اس نے کہا: انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: یہی ہے ہمارے ہاں بھی۔

۱- صحیح البخاری ۲/۹۱، ۱۰۲، ۴/۲۶، ۵/۱۳۱۔ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ باب ۲۶.

۲- تاریخ ابن عساکر ۷/۱۶۳.

حضرت محمد اور سفیان کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف محمد بن عاصم کے طریق سے لکھا۔

۳۶۳۰-عبدالرحمٰن بن عباس وراق، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار ابوالعلاء، عمر بن موسیٰ بن وجیہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات انتقال کر جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہوتا ہے قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔[۱]

یہ روایت حضرت جابر اور محمد کے طریق سے غریب ہے عمر بن موسیٰ اس میں متفرد ہیں اور یہ مدنی ہے اور کچھ اس میں کمزوری ہے۔

۳۶۳۱-احمد بن اسحٰق بن محمد بن زکریا سلیمان بن کرز، عمر بن صہبان اسلمی، محمد بن منکدر حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

خیر تلاش کرو خوبصورت چہروں والے کے پاس سے۔[۲]

حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے سلیمان اور عمر کے طریق سے لکھی ہے۔

۳۶۳۲-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، طلحہ بن عمر، محمد بن منکدر، حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے، افضل ترین اعمال میں اللہ پر ایمان لانا ہے اس کے راستے میں جہاد کرنا ہے اور حج مقبول ہے جابر فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ حج کی قبولیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور شائستہ گفتگو کرنا''[۳]

حضرت محمد کی حضرت جابر سے یہ حدیث غریب ہے اور آخری الفاظ مشہور ہیں۔

۳۶۳۳-عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن ابی عمر، عبدالمجید بن ابی رواد، بلہط بن عباد، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور سے گرمی کی تیزی کی شکایت کی کہ ہمیں تکلیف نہ ہو آپ نے فرمایا:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ سے مدد طلب کرو اس لئے کہ یہ نقصانات کے ستر دروازوں کو بند کر دیتی ہے ادنیٰ ترین نقصان غم ہے۔[۴]

۳۶۳۴-محمد بن احمد بن علی بن محمد بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان بن عطیہ اور حضرت جابر سے مروی ہے

آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے گندے ہو رہے تھے آپ نے فرمایا:

"کیا اس کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنے کپڑے صاف ہی کر لے" آپ نے ایک پراگندہ بال شخص کو دیکھا تو فرمایا:

کیا اسے کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے یہ اپنا سر ٹھیک کر لیتا''[۵]

---

[۱] مسند الامام أحمد ۲/۱۶۷، ۲۲۰. وكشف الخفا ۲/۳۸۸. واتحاف السادة المتقين ۳/۲۱۷.

[۲] مجمع الزوائد ۸/۱۹۴. واتحاف السادة المتقين ۹/۹۱. وتخريج الاحياء ۴/۱۰۳. والتاريخ الكبير ۱/۱۵۱، ۱۵۷. وامالي الشجري ۲/۱۵۴. والكامل لابن عدى ۳/۱۱۳۸. والدر المنتثرة ۳۹. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/۵۹. واللآلي المصنوعة ۲/۴۱. والموضوعات لابن الجوزي ۲/۱۵۹، ۱۶۲.

[۳] كنز العمال ۴۳۶۳۹، ۴۳۶۴۰، ۴۳۶۴۲، ۴۳۶۴۳، ومنحة المعبود ۱۶۱.

[۴] تاريخ أصبهان للمصنف ۲/۹۴، والمطالب العالية ۲۵۶.

[۵] اتحاف السادة المتقين ۱/۳۰۶. والجامع الكبير ۴۲۷۷. وكشف الخفا ۱/۳۴۱.

محمد اور حسان کے طریق سے غریب ہے حسان سے صرف اوزاعی نے روایت کیا ہلحط بن عباد سے عبدالمجید بن ابی داؤد متفرد ہیں۔

۳۶۳۵-محمد بن مظفر حافظ، اسحٰق بن سنان، حبیش بن محمد فقیہ، وہب بن جریر، شعبہ، ابن منکدر اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

رزق کی تاخیر کا اندیشہ نہ کرو اس لئے کہ کوئی بھی بندہ نہیں مرے گا جب تک اپنے آخری رزق کو نہ پہنچ جائے بس اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ سے مانگنے میں اچھائی اختیار کرو حلال لو اور حرام چھوڑ دو۔[1]

محمد اور شعبہ کے طریق سے متفرد ہے اور وہب بن جریر اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۳۶-علی بن فضل، محمد بن ایوب، عبداللہ بن جراح، عبداللہ بن عمرو عقدی، سفیان بن سعید، محمد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے

دنیا ملعون ہے اور اس کی ہر چیز ملعون ہے سوائے ان چیزوں کے جو اللہ عزوجل کے لئے ہیں''[2]

حضرت محمد اور ثوری کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن جراح متفرد ہیں۔

۳۶۳۷-محمد بن احمد بن علی بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، فائد، محمد اور حضرت جابر کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایک دفعہ کہے'' لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ احداً صمداً لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد'' تو اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ پڑھے اس کے لئے زیادہ ہوں گی''[3]

محمود اور جابر کے طریق سے غریب ہے ابو ورقاء متفرد ہیں۔

۳۶۳۸-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، داؤد بن رشید، محمد بن منکدر اور حضرت ابو ہریرہ کے اسنادی حوالے سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کی حمد کے دو جملے تھے جو مشہور و معروف تھے جب کوئی ناپسندیدہ امر پیش آتا تو فرماتے: ''الحمد للہ علی کل حال'' اور جب کوئی خوش کن بات سامنے آتی تو فرماتے: ''الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم بنعمتہ تتم الصالحات''[4]

حضرت محمد اور فضل رقاشی سے یہ حدیث ہے غریب ہم نے اسی طریق سے اسے لکھا ہے

۳۶۳۹-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد، اسماعیل بن علیہ، محمد بن منکدر سے منقول ہے کہ حضرت قتادہ نے فرمایا:

میرے لو سے نیچے تک گھنے اور خوبصورت بال تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا اچھی طرح خیال رکھو'' تو میں ان کو دن میں دو مرتبہ تیل لگاتا تھا۔''

---

[1] المستدرک ۴/۲. والسنة لابن ابی عاصم ۱۸۳/۱. والترغیب والترهیب ۵۳۴/۲۲. والسنن الکبری ۲۶۵/۵. وصحیح ابن حبان ۱ز ۸۴. وکنز العمال ۹۲۸۸.

[2] سنن ابن ماجة ۴۱۱۲. ومجمع الزوائد ۱۲۲/۱. ۲۶۵/۷. ۲۲۲/۱۰. واتحاف السادة المتقین ۸۰/۸. ۸۱: وکشف الخفا ۴۹۶/۱. والترغیب والترهیب ۹۸/۱. وامالی الشجری ۱۲۱/۲. والعلل المتناهیة ۳۱۲/۲. والدر المنثور ۲۵۶/۴.

[3] الترغیب والترهیب ۴۲۰/۲.

[4] سنن الترمذی ۳۵۹۹. وسنن ابن ماجة ۳۸۰۳. ۳۸. ۳۸۳۳. ومسند الامام احمد ۱۱۷/۲. والمستدرک ۴۹۹/۱. واتحاف السادة المتقین ۴۰/۵، ۱۰۵، ۱۱۵، ۲۸۴/۶، ۲۸۵، ۲۸۶، وفتح الباری ۱۰۰/۱۰.

۳٦۴۰- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید ابن سعید بن یعقوب ابن ولید بن یوسف مدنی اور حضرت محمد بن منکدر سے بھی یہی مروی ہے۔

۳٦۴۱- محمد بن علی بن حبیش، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحیٰ بن ایوب، سالم، علی بن عزوۃ محمد اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو اندھے کو چالیس قدم تک رہنمائی کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔[1]

۳٦۴۲- عبداللہ بن خالد فقیہ مکی بن عبدان، سعید بن محمد، جعفر بن عمر، محمد بن عجلان، محمد، جابر اور ابن عباس حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

مجھے اجازت دی گئی کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتے کے بارے میں بتلادوں، اس کے پاؤں ساتویں زمین میں ہیں اور اسی کے سر پر عرش ہے، اس کے کانوں سے کندھوں تک کا فاصلہ سو سال کا ہے پرندے کی اڑان کے حساب سے۔[2]

محمد بن ابن عباس کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ابن عجلان سے حضرت جعفر کے طریق سے ہم نے اس کو لکھا، حدیث جابر حضرت محمد اور دوسرے حضرات نے روایت کی۔

۳٦۴۳- عبداللہ بن جعفر بن اسماعیل بن عبداللہ، احمد بن صالح، ابن وہب، اسامہ بن زید، زہری، ابن منکدر اور حضرت انس کے سلسلہ سند سے ثابت ہے:

آپ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی اور عصر میں دو رکعتیں پڑھیں ذوالحلیفہ کے مقام پر۔

حضرت انس ابن منکدر کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ان سے ثوری اور ابن جریج نے روایت کیا اور ابراہیم بن میسرہ نے حضرت انس سے روایت کیا۔

(۲۳۱) صفوان بن سلیم[3]

مجتہد، عابد، تخی اور تصوف کے شہسوار صفوان بن سلیم اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد بزرگ تھے (پورا نام صفوان بن سلیم زہری ہے۔

۳٦۴۴- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابوامیہ، یعقوب بن محمد، عبدالعزیز بن ابی حازم سے منقول ہے کہ

مکہ تک کے لئے صفوان بن سلیم میرے ساتھ ہی سوار ہوئے اور واپسی تک انہوں نے اپنا پہلو ایک دفعہ بھی نہ رکھا"

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ۳۵۳/۱۲. ومجمع الزوائد ۱۳۸/۳. ۱۸۳. والمطالب العالية ۲۵۹۱. وتاريخ بغداد ۲۱۴/۹. وتذكرة الموضوعات ۷۹. واللآلي المصنوعة ۴۷/۲. والفوائد المجموعة ۷٦. وكشف الخفا ۳۷۱/۲. وتنزيه الشريعة ۱۳۸/۲. والموضوعات لابن الجوزي ۱۷۴/۲. ۱۷۵، ۱۷٦. والكامل لابن عدى ۱۱٦۷/٦.

[2] سنن أبي داؤد ۴۷۲۷. والاحاديث الصحيحة ۱۵۱. ومجمع الزوائد ۸۰/۱. ۱۳۵/۸. والمطالب العالية ۳۴۴۹. وتاريخ بغداد ۱۹۵/۱۰. ومشكاة المصابيح ۵۷۲۸، واتحاف السادة المتقين ۱۰/۲٦۳، ۲٦۵، والدر المنثور ۳۴٦/۵. وتفسير ابن كثير ۲۳۹/۸.

[3] التاريخ الكبير ۴/ت۲۹۳۰. والجرح ۴/ت۱۸۵۸. والجمع ۲۲۳/۱. وسير النبلاء ۳٦۴/۵. والكاشف ۲/ت۲۴۱۷. وتذكرة الحفاظ ۱۳۴/۱. وتاريخ الاسلام ۲۲۲/۵. وتهذيب التهذيب ۴۲۵/۴. والتقريب ۳٦۸/۱.

۳۶۴۵-عبداللہ بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، ابوامیہ، یعقوب بن محمد سلیمان بن سالم سے منقول ہے کہ

حضرت صفوان بن سلیم گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے تھے اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ آنکھ نہ لگ جائے"

۳۶۴۶=ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، علی بن حسین (ہجائی) اسحٰق بن محمد بن فروی اور حضرت مالک ابن انس سے روایت ہے:

حضرت صفوان سردیوں میں گھر کی چھت پر نماز پڑھتے اور گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے وہ اپنے آپ کو جگائے رکھتے سردی اور گرمی سے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی، پھر کہتے: یااللہ! اتنی کوشش صفوان سے تھی آپ تو زیادہ جانتے ہیں انکے پاؤں میں ورم آجاتا یہاں تک کہ وہ سوکھی لکڑی کی طرح ہو جاتے رات کو کھڑے رہنے کی وجہ سے اور ان میں سبز رگیں ظاہر ہو جاتیں۔

۳۶۴۷-حسین بن علی وراق، عبیداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بن یزید الآدمی، ابوضمرہ انس بن عیاض کہتے ہیں:

"میں نے صفوان بن سلیم کو دیکھا ہے اگر ان سے کہا جاتا کہ کل کو قیامت ہے تب بھی وہ اس سے زیادہ عبادت نہ کر سکتے جو وہ کیا کرتے تھے"۔

۳۶۴۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد ایوب مقری، ابوبکر بن صدقہ، احمد بن یحیٰی صوفی، ابوغسان مالک بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ، محمد کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے صفوان بن سلیم نے قسم کھائی کہ وہ پہلو نہ لگائیں گے جب تک کہ اللہ سے ملاقات ہو جائے جب ان کو موت آئی تو وہ کھڑے ہوئے تھے ان کی بیٹی نے ان سے کہا:

پیارے ابا جان! اگر اسی حالت میں آپ کو موت آجائے تو؟ کہنے لگے: بیٹی! اگر ایسا ہوا تو میں نے اپنا قول پورا کر دیا۔

۳۶۴۹-محمد بن احمد، ابراہیم، احمد بن عاصم، ابومصعب اور ابن ابی حازم کہتے ہیں میں اور میرے والد صفوان بن سلیم کے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر تھے میرے والد وہاں انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو بستر کی طرف لے آئے بعد میں ان کی باندی نے بتایا جب ہم نکلے تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

۳۶۵۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن عبدالوہاب، حسین بن ولید کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے فرمایا:

صفوان بن سلیم قمیص میں نماز پڑھتے تاکہ سوئیں نہ"

۳۶۵۱-ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، محمد بن اسحٰق سراج، ابراہیم بن سعید جوہری کہتے ہیں:

مجھ سے علی بن مدینی نے کہا: صفوان کا تذکرہ کیا پھر ان کی عبادت و فضل کو ذکر کیا

۳۶۵۲-احمد بن محمد بن عبدالرحیم امدحی، سعید بن محمد بغدادی، محمد بن یزید الآدمی، ابوضمرہ انس بن عیاض کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے۔

حضرت صفوان اور انکے ایک دوست عید الفطر یا اضحیٰ میں گھر آئے اور اس کے سامنے روٹی اور زیتون رکھا اس دوران ایک سائل آیا حضرت صفوان اٹھے اور اسے ایک دینار دیا۔

۳۶۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن راشد، محمد بن عبادہ، یعقوب بن محمد زہری، ابومروان مولیٰ بنی تمیم سے روایت ہے کہ

میں صفوان بن سلیم کے ساتھ عید کے دن انکے گھر آیا تو وہ روٹی اور نمک لائے ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے صدا لگائی حضرت صفوان گھر میں ایک روشندان کی طرف گئے اور وہاں سے کچھ لیا اور سائل کو دے دیا۔

میں بھی سائل کے پیچھے چل پڑا تاکہ دیکھوں کہ اسے کیا دیا ہے وہ کہے جارہا تھا آج مجھ کو سب سے بہتر چیز دی ہے اور ان کے لئے دعا کئے جارہا تھا۔ میں نے ان سے کہا:

انہوں نے کیا دیا ہے؟ کہنے لگا: دینار انہوں نے عطا فرمایا ہے"۔

۳۶۵۴-عبداللہ بن محمد بن ناجیہ ،ابوعمرو قطیعی اور ابن عیینہ کہتے ہیں:

صفوان بن سلیم نے حج کیا ان کے پاس سات دینار تھے اس سے انہوں نے ایک اونٹ خرید لیا ان سے کہا گیا: آپ کے پاس تو بس سات دینار تھے آپ نے ان سے اونٹ خرید لیا کہنے لگے:

میں نے اللہ عزوجل کا کلام سنا" لکم فیھا خیر "ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں (الحج:۳۶)

۳۶۵۵-صفوان بن سلیم کا پانچ سو دینار قبول کرنے سے اعراض کرنا...... محمد بن احمد بن ابراہیم ،احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر بن یحیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا اور مدینہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی ان کے ساتھ تھے اس نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور "باب المقصورہ" کھولا اور محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور لوگ اس کے پاس آنے لگے۔

اچانک اس نے صفوان بن سلیم کو دیکھا وہ انہیں جانتا نہیں تھا کہنے لگا: اے عمر! یہ شخص کون ہے؟ میں نے اس جیسا منور چہرہ نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا: امیرالمؤمنین! یہ صفوان بن سلیم ہیں۔اس نے اپنے غلام سے کہا:

وہ تھیلی لے آ جس میں پانچ سو دینار ہیں۔وہ پانچ سو دینار والی تھیلی لے آیا امیرالمؤمنین نے خادم سے کہا

تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو یہ جو نماز پڑھ رہا ہے اس کو اچھی طرح دکھلایا اور پہچان کروایا وہ غلام تھیلی لے کر گیا اور انکے پاس جا کر بیٹھ گیا جب صفوان کی نظر اس پر پڑی تو نماز مختصر کر کے سلام پھیرا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے امیرالمؤمنین نے حکم دیا ہے اور وہ آپ کی طرف دیکھ بھی رہے ہیں کہ میں یہ تھیلی آپ کو دوں اس میں پانچ سو دینار ہیں انہوں نے کہا ہے ان دینار کو اپنے عیال پر خرچ کرو۔حضرت صفوان نے غلام سے کہا: میں وہ نہیں ہوں جس کی طرف تم بھیجے گئے ہو اس نے کہا: کیا آپ صفوان بن سلیم نہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں میں ہی صفوان بن سلیم ہوں اس نے کہا: مجھے آپ ہی کی طرف بھیجا گیا ہے۔انہوں نے کہا:

جاؤ! پوچھ کر آؤ! اگر یقین ہو جائے تو دوبارہ چلے آنا اس غلام نے کہا: اچھا یہ تھیلی اپنے پاس رکھیں اور میں آتا ہوں انہوں نے کہا: نہیں کیونکہ اگر میں نے رکھ لی تو گویا کہ لے لی اسے لے جاؤ اور پوچھ کر چلے آنا۔میں یہیں بیٹھا ہوں غلام واپس آ گیا ادھر صفوان بن سلیم نے جوتے اٹھائے اور نکل پڑے اور اس وقت تک مدینہ میں انہیں کسی نے نہ دیکھا جب تک سلیمان مدینہ سے نکل نہ گیا"

۳۶۵۶-بوحامد بن جبلہ ،ابوالعباس سراج ،اسماعیل بن اسحٰق ،علی بن عبداللہ اور سلیمان کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ:

ایک شخص ملک شام کا آیا اور اس نے کہا: مجھے بتاؤ صفوان بن سلیم کون ہے میں نے اسے جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے اس سے پوچھا گیا کس عمل کی بناء پر؟ اس نے کہا: ایک قمیص کی وجہ سے جو انہوں نے کسی کو پہنائی۔حضرت صفوان کے بھائیوں میں سے کسی نے ان سے قمیص کا قصہ پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ایک دن میں مسجد سے نکلا سردی بہت تھی اور رات ہو چکی تھی میں نے ایک ننگے شخص کو دیکھا تو اپنی قمیص اتار کر اس کو دیدی۔

۳۶۵۷-ابوحامد ،محمد بن اسحٰق ثقفی ،اسماعیل بن علی ،علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں ایک شخص سے پوچھا: مجھے صفوان بن سلیم کی طرف رہنمائی کردو اس شخص نے کہا: جب تم مغرب کی نماز پڑھ لو تو منارہ کے سامنے دیکھنا تم انہیں وہیں بیٹھا ہوا پاؤ گے میں نے اس شخص سے کہا:

مجھے ان کا حلیہ بتادو! اس نے کہا تم ان کو ان کے تواضع کی وجہ سے پہچان لوگے سو میں نے منارہ کے سامنے دیکھا تو ایک

بڑی عمر کے بزرگ کو بیٹھے دیکھا میں انکے پاس آیا اور ان کے ایک طرف بیٹھ گیا اور میں نے ان سے پوچھا: بزرگو! کیا آپ اہل مدینہ میں سے ہیں انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: آج رات کو میں ان سے ان کا نام نہیں پوچھتا ہوں کہ یہ کون ہے پس میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے ان کا نام نہیں پوچھا۔

۳۶۵۸-حسین بن غیلان، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، عبید اللہ بن ابی جعفر اور حضرت صفوان سے مروی ہے۔

جو بھی فرشتہ زمین پیلا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے "لا حول و لا قوۃ الا باللہ"

۳۶۵۹-حسن بن سلام، جعفر، عبید بن معاذ، محمد بن عمرو، اور صفوان سے منقول ہے کہ ابو مسلم خولانی کہا کرتے تھے:

پہلے لوگ پتے تھے جن میں کوئی کانٹا نہیں تھا اور تم لوگ کانٹے ہو جن میں کوئی پتہ نہیں۔ حضرت صفوان نے یہ حدیث صحابہ سے مسنداً روایت کی، انہوں نے ان کی زیارت بھی کی ان میں سے چند یہ ہیں: انس، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عمرو، ابو امامہ بن سہل بن حنیف، ثعلبہ بن مالک القرظی اور کبار تابعین سے انہوں نے حدیث سنی ان میں سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، عروہ بن زبیر، سالم بن عبداللہ بن عمر، حمزہ بن عبداللہ بن عمر، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، عطاء بن یسار، سلمان بن یسار، نافع بن جبیر، قاسم بن محمد طاؤس، عکرمہ، نافع، ذکوان، ابو صالح ان کے علاوہ اور قریش، انصار اور انکے موالی وغیرہ ہیں اور ان سے ان تابعین نے روایت کیا: محمد بن منکدر، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن عجلان، زید بن اسلم۔

۳۶۶۰-ابو بحر محمد بن حسین، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، مسلم بن خالد زنجی، زیاد بن سعد، محمد بن منکدر، صفوان بن سلیم اور حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری بعثت ہوئی آٹھ ہزار نبیوں کے بعد ان میں سے چار ھزار بنی اسرائیل سے تھے۔[1]

یہ روایت زیاد کے طریق سے غریب ہے، زکریا اس میں متفرد ہیں اور احمد بن حازم نے صفوان اور محمد نے انس سے روایت کیا ہے۔

۳۶۶۱-(سلیمان بن احمد) یحییٰ بن عثمان بن صالح، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر، صفوان اور حضرت انس کے اسنادی حوالہ سے حضور ﷺ کا قول مروی ہے،

تمام عمر خیر سیکھو اور اللہ کی رحمت کے جھونکوں کو تلاش کرو اس لئے کہ اللہ کی رحمت کے جھونکے ہوتے ہیں وہ جس کو چاہتا ہے اسے پہنچتے ہیں اور اللہ سے اپنے پردوں کو مستور رکھنے کی دعا کرو اور یہ کہ وہ تمہیں خوف سے امان دلائے۔

یہ روایت صفوان کے طریق سے غریب ہے عمرو حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۲-حسین بن علی وراق، احمد بن محمد بن زیاد بن عجلان، محمد بن احمد بن حسن قطوانی، یحییٰ بن زید بن عبدالملک نوفلی، صفوان، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو"۔[2]

یہ حدیث غریب ہے صفوان کے طریق سے

۳۶۶۳-احمد بن محمد بن یوسف اور مطہر بن سلیمان، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبداللہ بن عمر بن ابان، عبدالرحیم بن سلیمان، ایوب افریقی، صفوان، سعید بن المسیب اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱ـ طبقات ابن سعد ۱/۱/۱۲۸. والبداية والنهاية ۲/۱۵۲. وتفسير ابن كثير ۲/۴۲۳. وكنز العمال ۳۲۲۸۰.

۲ـ صحيح البخاري ۲/۱۲۶. ۴/۲۴۴. ۲۴/۴. ۸/۸. ۱۴۰. ۱۴۴. ۹/۱۸۱. وصحيح مسلم كتاب الزكاة ۶۸. وفتح الباري ۱۰/۴۴۸. ۱۱/۱۲. ۴۰۰. ۴۱۷.

عنقریب کچھ لوگ تم کو نمازیں پڑھائیں گے اور اگر وہ پوری طرح پڑھائیں تو تمہاری بھی ہوگی اور ان کی بھی اور اگر وہ غلط پڑھائیں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔"

یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے صفوان سے صرف ابوایوب عبداللہ بن علی افریقی نے روایت کیا۔

۳۶۶۴-عبداللہ بن علی، محمد بن جعفر بن قاسم، محمد بن احمد بن عوام، احمد بن عوام داؤد بن عطاء عمر بن صہبان، صفوان، ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ہر آنکھ رو رہی ہوگی سوائے اس کے جو بند ہوگئی ہو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے۔ اور وہ آنکھ جو راتوں کو جاگی ہو اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے۔[1]

یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ابوسلمہ سے روایت کرنے میں عمر بن صہبان متفرد ہیں۔

۳۶۶۵-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات صرافۃ، معمر، ابن مبارک، اسامہ، صفوان، عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت کا مبارک ہونا یہ ہے کہ اسکی شادی میں آسانی ہو اور اس کے مہر میں آسانی ہو۔[2]

صفوان اور عروہ کے طریق سے یہ حدیث ثابت ہے اور اسامہ اس میں متفرد ہیں اور ان سے ابن لہیعہ اور ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۳۶۶۶-محمد بن عمر بن سلم حافظ، حسین بن عبداللہ بن مہران، عبدالسلام بن عبدالمجید ابراہیم بن ابی یحیٰ، صفوان، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھاتے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔

۳۶۶۷-سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، عبداللہ بن محمد عمری، عبدالعزیز اویس، محمد بن سلیمان ہاشمی، احمد بن عمرو بزار محمد بن عبدالرحیم، یعقوب بن ابراہیم بن سعید، عبدالعزیز بن مطلب، صفوان، عطا، حمید اور حضرت ابوہریرہؓ کے حوالہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جب شراب پیتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جب کسی شرافت دار مسلمان کو لوٹتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا۔[3]

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالعزیز بن المطلب اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۸-عمر بن محمد بن سری، موسیٰ بن سہل جونی، محمد بن ربیع، ابن لہیعہ، عبداللہ بن ابی جعفر، صفوان، حمزہ بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: جو بندہ ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک لوتھڑا تک نہیں ہوتا۔[4]

یہ حدیث حمزہ کے طریق سے ثابت ہے اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور ان سے عبداللہ بن ابی جعفر، ابراہیم بن ابی یحیٰ اسلمی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۶۹-احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زبیر بن سعید، صفوان، عطاء بن یسار، ابوہریرہ آپ

---

[1] الدر المنثور ۱/۲۴۷، ۲/۲۵۱، ۳/۳۴، ۴/۲۳۰، ۵/۴۱. وکنز العمال ۴۳۴۶۸، ۴۳۸۴۲، ۴۳۳۵۷.

[2] المستدرک ۲/۱۸۱. وکنز العمال ۴۵۵۷۳، ۴۵۵۷۴.

[3] فتح الباری ۵/۱۱۹، ۱۲/۸۱، ۱۱۴، ۱۱/۳۲۸.

[4] کشف الخفا ۱/۲۸۵. ومجمع الزوائد ۳/۹۶. والترغیب والترہیب ۱/۵۷۲. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۳۰۴.

ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

انسان کوئی بات کرتا ہے جس سے اسکے ہم نشین ہنستے ہیں اور یہ ثریا سے زیادہ دور پڑ جاتا ہے''۔[۱]

حضرت صفوان کے طریق سے حدیث غریب ہے اور زبیر اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۷۰- ابوبکر بن خلاد محمد بن یونس کدیمی، عبداللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو غفاری، عبداللہ بن ابی بکر بن منکدر، صفوان، سلیمان بن یسار، ابوہریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے:

اللہ تعالیٰ کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی بندہ کہتا ہے ''لاالـــٰہ الااللہ'' یہ ستون ہلتا ہے اللہ عزوجل اسے فرماتے ہیں ساکن ہوجاوہ کہتا ہے: کیسے ساکن ہو جاؤں؟ آپ نے ابھی تک اس کے کہنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں نے اسکی مغفرت کردی پس وہ ساکن ہوجاتا ہے''۔[۲]

صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن منکدر اس میں متفرد ہیں اور محمد بن اشرس سے عبدالصمد بن حسان، سفیان ثوری، اور صفوان کی سند سے اسی طرح منقول ہے۔

۳۶۷۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، ہیثم بن یمان، حسین بن محمد بن رزین، محمد بن سلیمان، ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم، اسماعیل بن جعفر، عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس، صفوان، نافع بن جبیر، سہل اور سعد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہوجائے تاکہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کردے''۔[۳]

اسی طرح نقل کیا اسماعیل سہل نے حضرت سعد سے اور ان کی متابعت کی عبیداللہ بن ابی جعفر نے صفوان سے آگے اختلاف ہے ابن عیینہ نے صفوان، نافع اور سہل سے روایت کیا جبکہ یزید بن ھارون شعبہ، واقد بن محمد نے صفوان اور محمد بن سہل ابن حنیف سے روایت کیا۔

۳۶۷۲- سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن خالد، روح بن صلاح، سعید بن ابی ایوب، صفوان، طاؤس، معاذ بن جبل حضور ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس کی طلاق نہیں جو مالک نہیں اور اسکا عتاق نہیں جو مالک ہی نہیں''۔[۴]

حضرت صفوان کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۳- قاضی محمد بن احمد ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، سعید بن کثیر، یحییٰ اسحٰق بن ابراہیم، صفوان، نافع اور عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا کا بھی خیال رکھے اور اللہ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کو دو اجر ملیں گے''۔[۵]

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۲، ۴۰۲. والجامع الكبير للسيوطي ۵۵۳۷، ۵۵۴۴. والزهد لابن المبارك ۳۳۲. واتحاف السادة المتقين ۴۶۸/۷، ۴۹۶، ۵۳۰. وتخريج الاحياء ۱۱۲/۳. والكامل لابن عدى ۱/۳ز۸. والضعفاء للعقيلي ۲۰۲/۳.

۲۔ الترغيب والترهيب ۴۱۶/۲. ومجمع الزوائد ۸۲/۱۰. وتنزيه الشريعة ۳۱۹/۲.

۳۔ سنن أبي داؤد ۶۹۵. ومسند الامام أحمد ۲/۴. وسنن النسائي ۶۲/۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۷۲/۲. والمعجم الكبير للطبراني ۱۱۹/۶، ۱۴۶، ۲۵۱. ومشكاة المصابيح ۷۸۲. وصحيح ابن حبان ۴۰۹. والتاريخ الكبير ۷/ ۲۹. ومجمع الزوائد ۵۹/۲. ونصب الراية ۸۲/۲.

۴۔ المستدرك ۴۱۹/۲، ۴۲۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۳۱۹/۷. والمعجم الكبير للطبراني ۱۹۳/۱۱. ومجمع الزوائد ۳۳۴/۴. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲۹۵/۱.

۵۔ صحيح البخاري ۱۹۶/۳. ومسند الامام أحمد ۲۰/۲. وتاريخ أصفهان للمصنف ۱۱۳/۱. وتاريخ بغداد ۳۶۵/۱۲.

یہ حدیث حضرت صفوان کے طریق سے غریب ہے اور اسحق اس میں متفرد ہیں۔

۳۶۷۴-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن موسیٰ کدیمی، غانم بن حسین، محمد بن ابراہیم اسلمی، صفوان، سعید بن یسار اور حضرت ابو ہریرہؓ سے آپ کا فرمان منقول ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے بس چاہیے کہ وہ دیکھ لے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔[1]

یہ حدیث سعید اور صفوان کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن ابراہیم اسلمی اس میں متفرد ہیں۔

(۲۳۲) عامر بن عبداللہ[2]

خادمان حدیث نبوی میں عبداللہ بن زبیر جیسی ڈٹ جانے والی ہستی کے فرزند ارجمند مبلغ، عاقل، حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر بھی ہیں۔

اور کہا گیا ہے "تصوف نام ہے عمل پر جھک جانے کا سبب اور وجہ پوچھے بغیر"

۳۶۷۵-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، عبداللہ بن سلمہ قعنبی، مالک بن انس فرماتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر جنازے کی جگہ کے سامنے کھڑے رہتے اور دعا کرتے ان پر ایک چادر ہوتی تھی اور بعض اوقات وہ گر جاتی جس کا انہیں پتہ ہی نہ چلتا۔

۳۶۷۶-ابوحامد بن جبلہ محمد بن اسحق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید، معن، حضرت مالک بن انس کی سند سے منقول ہے کہ

بعض اوقات عامر بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے عشاء کی نماز پڑھ کر نکلتے تو انہیں کوئی دعا یاد آ جاتی گھر پہنچنے سے پہلے تو اپنے ہاتھ اسی وقت اٹھا لیتے یہاں تک کہ صبح کی اذان ہو جاتی دوبارہ مسجد کو لوٹ جاتے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے۔

۳۶۷۷-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ ایک شخص کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے عامر نے کہا: والد کی وفات کے بعد ایک سال تک میں نے اللہ سے کسی حاجت کا سوال نہیں کیا سوائے ان کے لئے۔

۳۶۷۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں۔ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اللہ عزوجل کو اپنا آپ چھ مرتبہ بیچا۔

۳۶۷۹-عمرو بن احمد بن عثمان، محمد بن احمد بن شیبان رملی، احمد بن شیبان، عمران بن ابی عمران کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنا نفس اللہ کو فروخت کیا سات دیتوں کے بدلے۔

۳۶۸۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق سراج، اسماعیل بن ابی حارث، محمد بن یزید الآدمی، معن بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ

حضرت عامر بن عبداللہ بعض اوقات دس ہزار درہم کی تھیلی لے کر نکلتے اور اسے تقسیم کرتے چلے جاتے اور عشاء تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہ بچتا۔

---

[1] ومسند الامام أحمد ۲/۳۰۳، ۳۳۴. والمستدرک ۴/۱۷۱. ومشكاة المصابيح ۵۰۱۹، واتحاف السادة المتقين ۱۹۸/۶. ۳۳۴/۶، ۳۶۹. الدر المنثورة للسيوطى ۱۴۱.

[2] طبقات ابن سعد ۹ق/۱۵۳، والتاريخ الكبير ۶/ت ۲۹۵۱. والجرح ۶/ت ۱۸۱۰. والجمع ۱/۳۷۷. وسير النبلاء ۲۱۹/۵. والكاشف ۲/ت ۲۵۶۰. وتهذيب التهذيب ۷۴/۵. والتقريب ۳۸۸/۱. وتهذيب الكمال ۳۰۴۹. (۵۷/۱۴)

۳۶۸۱-محمد بن اسحٰق، محمد بن احمد بن یزید، ابوغسان، اصمعی کے حوالہ سے ثابت ہے کہ
حضرت عامر بن عبداللہ کے چپل چوری ہوئے تو انہوں نے جوتے نہیں پہنے یہاں تک کہ وفات ہوگئی''

حضرت عامر بن عبداللہ کی مسند روایات ...... عامر بن عبداللہ نے اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے مسنداً روایت کیا ہے اور تابعین سے روایت کی ان میں سے چند یہ ہیں: عمرو بن سلیمؓ عوف بن حارث بن طفیلؓ اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین بھی ہیں جیسے عمرو بن دینار، یحییٰ بن سعید انصاری اور ائمۂ اعلام نے بھی ان سے روایت کیا جیسے ابوالاسود، عثمان بن ابی سلیمان، زیاد بن سعید عبداللہ بن سعید، ابن ابی سند، ربیع بن عثمان، عثمان بن حکیم، مالک بن انس، محمد بن ابی حمید وغیرہ۔

۳۶۸۲-محمد بن علی بن سہل بن امام، احمد بن ابراہیم بن ملکان، عمرو بن خالد حرانی، ابن لہیعہ، ابواسود اور حضرت عامر بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عصا لے کر خطبہ دیا کرتے''۔

۳۶۸۳-مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، محمد بن عجلان، عامر بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنا ایک ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور دوسرا ہاتھ بائیں ران پر اور پھر انگلیوں سے اشارہ کرکے بتایا۔

لیث بن سعد، زیاد بن سعید اور سلیمان بن بلال نے ابن عجلان سے روایت کیا اور عمرو بن دینار، عثمان بن حکیم، حجاج بن ارطاۃ نے عامر سے اسی طرح روایت کیا۔

۳۶۸۴-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، زبیر بن بکار، عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر، عامر بن عبداللہ بن زبیر) کہتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے پاس آیا انہوں نے پوچھا: کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن سے بہتر کوئی نہیں تھا وہ اللہ کا ذکر کرتے ان میں سے ایک کو کپکپی طاری ہوجاتی خشیت الٰہی کی وجہ سے اور پھر وہ بیہوش ہوجاتا تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے کہا: اب کے بعد ان کے ساتھ نہ بیٹھنا! جب انہوں نے دیکھا کہ اثر نہیں ہوا ہے تو کہا: میں نے حضور ﷺ کو تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو قرآن تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کو تو ایسی حاجت پیش نہیں آتی تھی۔ کیا تم ان کو ابوبکر و عمر سے زیادہ خشیت والا سمجھتے ہو؟

میں نے غور کیا تو یہی لگا جیسے انہوں نے کہا تھا سو میں نے ان کو چھوڑ دیا۔

۳۶۸۵-محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، ابراہیم بن زبیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن سعید بن ابی ھند، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم ابوقتادہ انصاری، ان سب حضرات کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت نہ پڑھ لے''۔[1]
ابوالاسود نے عامر سے روایت کیا۔

۳۶۸۶-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، نصر بن عبدالجبار، بکر بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابوالاسود، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم، ابوقتادہ کے حوالہ سے بھی یہی قول آپ ﷺ کا منقول ہے۔

۳۶۸۷-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابوبکر محمد بن حسین بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابوعاصم نبیل، مالک بن انس، عامر بن عبداللہ بن زبیر عمرو بن سلیم اور ابوقتادہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح البخاری ۲/۷۰. وفتح الباری ۲/۱۰۴.

جب کوئی تم میں سے مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

سفیان ثوری نے مالک بن انس اور عامر سے اسی طرح روایت کیا اور عامر سے زیاد بن سعد، علی بن ابی سلیمان، عثمان بن حکیم، ربیعہ بن عثمان وغیرہ نے روایت کیا۔

۳۶۸۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابومسلم کشی، قعنبی، سعید بن مسلم بن نابک، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عمرو بن حارث اور حضرت عائشہ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

عائشہ! چھوٹے سمجھے جانے والے گناہوں سے خصوصاً بچنا اس لئے کہ اللہ کی طرف سے اس کا مطالبہ ہوگا"۔[1]

سعید عامر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۲۳۳) سعد بن ابراہیم زہری[2]

جلیل القدر محدثین میں اپنے زمانہ کے فقیہ اور صائم الدھر، عابد، قاری، زاہد سعد بن ابراہیم زہری ہیں۔

۳۶۸۹-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق زہری، عبیداللہ بن سعد ابراہیم زہری، احمد بن ابراہیم بن سعد کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بتلایا:

میں ابوسعید کے پاس پڑھتا تھا میرے ساتھ عبداللہ بن فضل ہاشمی تھے اور یہ ان معدودے چند لوگوں میں سے تھے جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا۔

یعقوب کہتے ہیں میرے والد نے مجھے اشعار سنائے ایک شخص کے جس میں اس نے سعد بن ابراہیم کی مدح کی تھی (انکا ترجمہ یوں ہے)

(۱) ام حاجب! مجھے ملامت کم کرو اور سعد کے بارے میں ایسا گمان کرو جیسا غائب شخص کے بارے میں کیا جاتا ہے (۲) اور میرے بارے میں بھی ہر اس معاملے میں نیک گمان کرو جس معاملے میں میں ان کے شریک رہا۔ (۳) ان کے والد حضور ﷺ کے حواری اور ساتھی تھے اور سعد گھڑ سوار جماعتوں کے سردار ہیں۔

(۴) اللہ کی راہ میں پہلے پہل رمی کرنے والے، عظیم اجر حاصل کرنے والے صائب الرائے شخص

۳۶۹۰-محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید، ابن مسعر بن کدام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

میں نے سعد بن ابراہیم سے پوچھا: اہل مدینہ میں کون سب سے زیادہ فقیہ ہے انہوں نے فرمایا:

سب سے بڑا فقیہ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

۳۶۹۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان کہتے ہیں:

سعد بن ابراہیم قاضی تھے پھر معزول کر دیئے گئے وہ زمانہ عزلت میں تقویٰ کے اس مقام پر تھے جس مقام پر وہ زمانہ قضا میں

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/ ۷۰. وسنن الدارمی ۲/ ۳۰۳. وسنن ابن ماجة ۴۲۴۳. وصحیح ابن حبان ۲۴۹۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۳/ ۲۲۹. والزهد للامام أحمد ۱۴. وفتح الباری ۱۱/ ۳۲۹. ومشكاة المصابیح ۶۰۴۰. والترغیب والترهیب ۳/ ۲۱۲.

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق ۱۶۹. والتاریخ الكبیر ۴/ت ۱۹۲۸. والجمع ۱/ ۱۶۰. وسیر النبلاء ۵/ ۴۱۸. والكاشف ۱/ت ۱۸۳۶. وتذكرة الحفاظ ۱/ ۱۳۶. وتهذیب الكمال ۲۱۹۹. (۱۰/ ۲۴۰)

فائز تھے

۳۶۹۲-ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس سراج، عبید اللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد سعد بن ابراہیم نے چالیس سال تک روزہ رکھا۔"

۳۶۹۳-محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوداؤد اور شعبہ سے منقول ہے کہ

"حضرت سعد بن ابراہیم صوم الدہر رکھتے تھے"

۳۶۹۴-احمد بن محمد بن فضل صائغ، محمد بن اسحٰق ثقفی، ابوکریب، ابراہیم بن عیینہ اور سعید بن ابراہیم کہتے ہیں:

میرے والد پیٹ اور پنڈلیوں کو کپڑے سے باندھ دیا کرتے اور قرآن پڑھتے جاتے۔

۳۶۹۵-احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحٰق، عبید اللہ بن سعد اپنے چچا اور والد ابراہیم بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

میرے والد کا ایک حزب سورہ بقرہ سے "یا ایھا النبی اتق اللہ و لاتطع الکافرین والمنافقین " اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا (احزاب:۱) تک ہوتا۔"

۳۶۹۶-احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحٰق، عبید اللہ بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

میرے والد سعد بن ابراہیم اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں کو جب تک ختم قرآن نہ ہو جاتا افطار نہ کرتے وہ مغرب اور عشاء کے درمیان آخرت کے متعلق سوچتے اور اکثر جب وہ افطار کرتے تو مجھے مساکین کے پاس بھیج دیتے وہ بھی ان کے ساتھ کھاتے۔

۳۷۹۷-سعد بن ابراہیم کو قراء انتہا درجہ محبوب تھے...... ابو حامد بن جبلہ، ابو عباس ثقفی، عبید اللہ بن سعد زہری اپنے چچا اور والد سے نقل کرتے ہیں:

کچھ قراء سعد بن ابراہیم کی عیادت کرنے کے لئے آئے ان میں ابن ہرمز اور صالح جو توءمۃ کے مولیٰ تھے وہ بھی تھے۔ ابن ہرمز کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں تو حضرت سعد نے کہا:

کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا: بخدا میں کل کو ایک کہنے والی کی سن رہا ہوں جو کہے گی: واسعداہ!!! حضرت سعد نے کہا: اگر کوئی کہے بھی تو میں نے بھی چالیس سال تک خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کی" پھر حضرت سعد نے فرمایا:

کیا میرے پروردگار نہیں جانتے کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو یعنی قراء حضرات۔

حضرت سعد بن ابراہیم کی مسند روایات...... حضرت سعد نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، انس بن مالک، محمد بن حاطب، ابی امامہ بن سہل سے مسند روایت کیا انہوں نے حضرت ابن عمر کی زیارت کی اور یہ اپنے والد، ابوسلمہ عبید بن عبدالرحمٰن بن عوف سعید بن مسیب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، حفص بن عاصم اور نافع سے روایت کرتے ہیں:

۳۶۹۸-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، سلیمان بن داؤد ہاشمی، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے یہی نقل کرتے ہیں

۳۶۹۹-محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعد اپنے والد سعد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے:

میں نے حضور ﷺ کو کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا۔'

یہ حدیث عبداللہ بن جعفر سے صحیح اور ثابت ہے۔

۳۷۰۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ابراہیم بن سعدؒ سعد اور حضرت انس بن مالک کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ائمہ قریش کے ہیں جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں، جب عہد کریں تو وفا کریں۔ جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جو اس طرح نہ کرے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ایسے لوگوں سے نہ نفل قبول ہیں نہ فرض۔[1]

حدیث مشہور اور ثابت ہے حضرت انس سے۔ سعد سے صرف ابن ابراہیم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۰۱-فاروق بن عبدالکبیر، ابومسلم کشی، سلیمان بن حرب، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ:

جب بنو قریظہ کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ کے قول فیصل کا فیصلہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس پیغام بھیجا وہ قریب ہی میں تھے جب وہ آئے تو دراز گوش پر سوار تھے جب قریب پہنچے تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ! راوی فرماتے ہیں وہ حضور کے قریب ہی بیٹھ گئے۔

حضور نے ان سے فرمایا: یہ لوگ آپ کے فیصلے پر اترتے ہیں انہوں نے فرمایا تو میرا فیصلہ ان کے بارے میں یہ ہے کہ جنگ میں حصہ لینے والوں کو قتل کر دیا جائے اور اولاد کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ نے فرمایا:

"آپ نے فیصلہ کیا بادشاہ (یعنی اللہ عزوجل) کے فیصلے کے مطابق"۔[2]

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے سلیمان بن حرب اور شعبہ کے طریق سے تخریج کی ہے۔

۳۷۰۲-ابوبکر محمد بن حسین، محمد بن فرج ازرق، عبیداللہ بن موسیٰ، مسعر، سعد بن ابراہیم اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ کے دائیں بائیں دو شخص دیکھے جو سفید کپڑوں میں تھے میں نے نہ اس سے پہلے انکو دیکھا اور نہ اس کے بعد"

حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسعر سے ابوامامہ نے روایت کیا اور علی بن مسعر، محمد بن بشر شعیب ابن اسحٰق نے بھی روایت کیا۔

۳۷۰۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، زکریا ابن ابی زائدہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ اور صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ابن آدم کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ قرضہ ادا کر دیا جائے۔"[3]

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۱۸۳، ۱۲۹، ۴/۴۲۱، ۳۴۵. والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۱۲۱، ۸/۱۴۳، ۱۴۴. والمستدرک ۴/۷۶:. والمعجم الكبير للطبراني ۱/۲۲۴. وفتح الباري ۷/۳۲، ۱۳/۱۱۹. والصغير ۱/۱۵۲. ومجمع الزوائد ۵/۱۹۲، ۱۹۴.

[2] صحيح البخاري ۴/۸۱، ۵/۴۳، ۷/۴۲، ۱۴۴. وصحيح مسلم، كتاب الجهاد باب ۲۲، وفتح الباري ۱/۳۲۰، ۵/۱۵۱، ۷/۴۱۱، ۸/۴۷۱، ۱۱/۴۹.

[3] مسند الامام أحمد ۲/۵۰۸.

حضرت سعد سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے صالح بن کیسان نے زکریا کی روایت کی طرح اسے روایت کیا سعد عن ابیہ کے طریق سے، ان دونوں کی ثوری اور ابراہیم نے مخالفت کی یہ دونوں سعد عن عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے نقل کرتے ہیں۔

۳۷۰۴- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن الہاد، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"کبیرہ گناہوں میں سے اپنے والدین کو برا بھلا کہنا ہے" صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کسی کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے تو وہ اس کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے کسی کی ماں کو برا کہتا ہے وہ اس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے۔[1]

اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے اسے ثوری، شعبہ، مسعر، حماد بن سلمہ، ابراہیم بن سعد وغیرہ نے روایت کیا۔

۳۷۰۵- ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوطیب محمد بن حمدان نصیبی، ابوحسین رہاوی، یحیٰی بن ادم، مسعر، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، سعید بن میتب اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ

آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے پوچھا: کب وتر پڑھتے ہیں انہوں نے عرض کیا: سونے سے پہلے حضرت عمرؓ سے پوچھا: وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نیند سے اٹھ کر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: تمہاری مثال میرے نزدیک اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی نذر شروع کی اور اس سے مقصود نوافل ہے۔

اور دوسرے سے فرمایا: آپ نے عمل کیا قوی لوگوں کے عمل کی طرح"

مسعر سے یہ حدیث غریب ہے اور سعد سے بھی اور شعبہ نے سعد، ابوسلمہ اور سعید سے مرسلاً روایت کیا مصعب بن مقدام نے مسعر، سعد، سعید وغیرہ سے مرسلاً روایت کیا۔

۳۷۰۶- حسن بن محمد بن احمد بن کیسان نحوی، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، سلیمان بن داؤد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ نے منیٰ میں خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا:

"اچھا ہوتا اگر آپ اس کو مدینہ پہنچنے تک مؤخر کر دیں انہوں نے کہا: ٹھیک ہے مدینے پہنچے اور خطبہ دیا اپنے خطبہ میں انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا۔

حضرت عبداللہ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۰۷- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، ضرار بن صرد، عبدالعزیز بن محمد داروردی، عبدالواحد بن ابی عون، سعد بن ابراہیم، قاسم بن محمد، اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے امر میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"[2]

عبدالواحد بن ابی عون نے یہ حدیث بیان کی اور سعد سے چند حضرات نے روایت کیا جیسے عبداللہ بن جعفر مخرمی، ابراہیم بن سعد وغیرہ۔

۳۷۰۸- سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن غسان، ابوحذیفہ، سفیان ثوری، سعد بن ابراہیم، عبداللہ بن کعب بن مالک، اور کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال تسمہ کی طرح ہے جس کو ہوا ایک دفعہ یہاں پھینکتی ہے اور دوسری دفعہ وہاں اسکو

۱۔ صحیح البخاری ۳/۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۴۶. وفتح الباری ۱۰/۴۰۳.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۲۴۱. وصحیح مسلم، کتاب الأقضیة، ۱۷. وفتح الباری ۵/۳۰۱، ۱۳/۲۵۳.

مکمل پچھاڑتی نہیں ،اور کافر کی مثال درختوں کے درمیان اس درخت کی طرح ہے جو جڑ پکڑ لے جس کو کوئی چیز پلٹا نہیں دیتی یہاں تک کہ اس کا جڑ سے اکھڑ نا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔[1]

حضرت سعد سے یہ حدیث غریب ہے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی۔

۳۷۰۹-احمد بن قاسم بن ریان ،اسحق بن حسین حربی ،ابوحذیفہ ،سفیان ثوری ،سعد بن ابراہیم ،نافع اور حضرت ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر عذاب قبر سے کوئی نجات پاسکتا تو سعد بن معاذ یقیناً نجات پالیتے اور پھر اپنی تین انگلیوں کی طرف اشارہ کیا اور انہیں جمع کیا۔ گویا کہ کمی دکھلانا چاہتے ہوں۔ پھر فرمایا: بھینچا گیا پھر چھوڑ دیا گیا''۔[2]

اسی طرح اسے ابوحذیفہ نے ثوری عن سعد سے روایت کیا اور غندر وغیرہ نے شعبہ ،سعد ،نافع ،سنان ،عائشہؓ سے اس کے مثل روایت کیا۔

(۲۳۴) محمد بن حنفیہ[3]

اپنے وقت کے امام ،خطیب ،آسمان علم کے شہاب ثاقب ابوالقاسم محمد بن حنفیہ ہیں۔

۳۷۱۰-احمد بن محمد بن عبدالوہاب ،محمد بن اسحق ،حاتم بن لبیب ،ہوزہ بن خلیفہ عوف اعرابی ،میمون ،وردان سے منقول ہے کہ

میں اس جماعت میں تھا جو محمد بن حنفیہ کے اردگرد ہوگئی تھی اور حضرت ابن زبیر نے ان کو مکہ میں داخل ہونے سے روک رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بیعت نہ کرلیں ،انہوں نے بیعت ہونے سے انکار کردیا۔ جب ملک شام کا ارادہ کیا تو عبدالملک بن مروان نے کہا کہ پہلے بیعت کریں میرے ہاتھ پر۔ ہم ان کے ساتھ چل پڑے اگر وہ قتال کا فرماتے تو یقیناً ہم کرتے ایک دن انہوں نے ہمیں جمع کیا اور کچھ فئی تقسیم کیا پھر اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: اپنی سواریوں کے پاس جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور معروفات کو لازم پکڑو اور منکرات سے اپنے کو بچاؤ۔ تم اپنے موقف پر مضبوط رہو او دوسرے لوگوں کو چھوڑ دو اور ہمارے امر پر برقرار رہنا جیسا کہ آسمان وزمین قرار پکڑے ہوئے ہیں اس لئے کہ ہمارا معاملہ چمکتے سورج کی طرح واضح ہے۔

۳۷۱۱-محمد بن احمد بن محمد بن عبدالوہاب ،محمد بن اسحق ،حاتم بن لیث بن جوہری موسیٰ بن اسماعیل ،ابوعوانہ ،ابوحمزہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ میں محمد بن علی کے ساتھ تھا' حضرت ابن عباس کی وفات کو چالیس سے زائد دن گزر چکے تھے ہم طائف سے ایلہ کو روانہ ہوئے دراصل عبدالملک نے محمد بن علی بن حنفیہ سے عہد لیا تھا کہ جب تک ایک آدمی پر اتفاق نہ ہو جائے وہ اور انکے اصحاب ان کے پاس آجائیں جب محمد بن علی شام پہنچے تو محمد بن علی کو پیغام بھیجا کہ میرے اصحاب کو امان دو اس نے دے دی۔

انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر فرمایا:

۱۔ مسند الامام أحمد ۴۵۴/۳، ۱۴۲/۵. وسنن الدارمی ۳۱۰/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۴/۱۹. والمصنف لابن أبی شیبة ۲۰/۱۱، ۲۵۲/۱۳. ومجمع الزوائد ۲۹۳/۲. ومشکاة المصابیح ۱۵۴۱. وشرح السنة ۲۴۷/۵. وفتح الباری ۱۰۶/۱۰.

۲۔ کنز العمال ۴۲۹۵۶. واتحاف السادة المتقین ۴۲۳/۱۰.

۳۔ طبقات ابن سعد ۹۱/۵. والتاریخ الکبیر ۱/ت ۵۱۱. والجرح ۸/ت ۱۲۶. والجمع ۴۴۵/۲. ووفیات الاعیان ۱۶۹/۴. والکاشف ۳/ت ۵۱۴۱. والعبر ۹۳/۱. وتاریخ الاسلام ۲۹۴/۳. وسیر النبلاء ۱۱۰/۴. وتهذیب الکمال ۵۴۸۴. (۱۴۷/۲۶).

اللہ ہی تمام امور کا والی اور حاکم ہے جو اللہ چاہتے ہیں وہ ہوتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا ہر وہ چیز جو آنے والی ہے قریب ہے تم لوگوں نے جلد بازی کی اور خدا کی قسم! میں تمہاری پشتوں میں ایسے لوگ دیکھ رہا ہوں جو آل محمد کے ساتھ مقاتلہ کرے۔ مشرکین پر آل محمد کا معاملہ مخفی نہیں رہا تھا۔ آل محمد کا معاملہ متاخر رہا اور بخدا! تم میں اسی طرح لوٹ کر آئے گا جس طرح شروع ہوا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے تمہارے خون کو بہنے سے بچالیا۔ تم میں سے جو شخص مامون ومحفوظ ہو کر مامون شہر میں داخل ہونا چاہے وہ ضرور ایسا کرلے۔ تو ان کے کچھ اصحاب ان سے علیحدہ ہو گئے اور یہ نو سو آدمی انکے ساتھ رہ گئے، انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور حج کا جانور ساتھ لے چلے مکہ کو اور ہم بھی ان کے ساتھ ہی تھے۔ جب ہم نے مکہ میں داخل ہونا چاہا تو حضرت ابن زبیر کے گھڑ سوار ہم سے ملے اور ہمیں مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے ان کو پیغام بھیجا کہ میں جب یہاں سے جا رہا تھا تو میں نے آپ سے قتال کا ارادہ تک نہیں کیا اور اب جب لوٹ آیا ہوں تو میرا اب کوئی ارادہ نہیں ہمیں چھوڑ دیں کہ ہم حج کریں پھر چلے جائیں گے لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ہمارے جانوروں کو روک دیا محمد بن علی بھی مدینہ چلے گئے اور ہم بھی یہاں تک کہ ابن زبیر کو شہید کر دیا گیا تو وہ مکہ کو نکل کھڑے ہوئے اور ہم بھی ان کے ساتھ تھے تو وہ گھاٹی (مکہ) پر اترے اور حج کیا۔ میں نے جوؤں کو محمد بن علی سے گرتے دیکھا ہم نے جب مناسک ادا کر لیے تو مدینہ لوٹ آئے۔ اس کے بعد محمد بن علی تین مہینے زندہ رہے پھر وفات ہوگئی، رحمہ اللہ۔

۳۷۱۲-سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، عبید اللہ بن عائشہ، عبداللہ بن مبارک، حسین بن محمد عمر تیمی، منذر ثوری سے ثابت ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

وہ دانا نہیں ہے جو معروف طریقے سے معاشرت نہ کر سکے۔ جو شخص کہ کوئی چارہ کار نہ پائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو کشادگی عطا فرماتے ہیں اور نکلنے کا راستہ بتلاتے ہیں۔

۳۷۱۳-ابو حامد بن جبلہ، ابوعباس ثقفی، محمد بن صباح، جریر اور عمرو بن ثابت سے منقول ہے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے ہمارا معاملہ تو اس سورج سے زیادہ واضح ہے جلدی نہ کرو اور نہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو

۳۷۱۴-ابو حامد، ابوعباس، علی بن سعید بغدادی، ضمرہ بن ربیعہ، سعید بن حسین کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن حنفیہ نے کہا:

جو شخص اپنی زبان بند رکھے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھے تب بھی بنو امیہ کے گناہ مسلمانوں کی تلواروں سے زیادہ بخشے جاتے ہیں۔

۳۷۱۵-احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق سراج ثقفی، عمر بن حسین، حماد بن سلمہ، علی بن زید، علی بن حسین سے مروی ہے کہ:

روم کے بادشاہ نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا جس میں اسے دھمکیاں دیں اور ڈرایا دھمکایا اور اس سے حلفاً کہا: لے آؤ ایک لاکھ خشکی سے اور ایک لاکھ سمندری راستے سے یا پھر جزیہ ادا کرو اس کے تو ہوش اڑ گئے اس نے حجاج کو خط لکھا کہ ایسا کرو کہ محمد بن حنفیہ کو خط لکھوا سے ڈراؤ، دھمکاؤ، وہ جو جواب دیں اس پر مجھے مطلع کرو۔ حجاج نے ایک خط لکھا جس میں اس نے بہت ڈرایا، دھمکایا اور قتل کی دھمکی دی تو محمد بن حنفیہ نے اسے لکھا۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے تین سو ساٹھ آنکھیں رکھتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ایسی نظر سے دیکھتا ہے کہ مجھ کو تجھ سے محفوظ رکھے گا۔ حجاج نے یہ خط عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا تو عبدالملک نے بعینہ یہی بات روم کے بادشاہ کو بھیج دی اس نے دیکھ کر کہا:

یہ کلمہ نہ تو تم سے نکلا ہے اور نہ تم ایسا لکھ سکتے ہو۔ یہ خانوادۂ نبوت میں سے کسی کا ہے"

۳۷۱۶-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، سعید بن عمرو سکونی حمصی، بقیہ بن ولید، صفوان بن رستم صوری، سفیان ابن سعید

ثوری، ابویعلی محمد بن حنفیہ سے نقل کرتے ہیں:

پہلے زمانے میں ایک قوم تھی جو بہت زیادہ بحث ومباحثہ کرتی اور کھوج کرید کرتی تھی یہاں تک کہ وہ سرگشتہ اور گمراہ ہو گئے ان میں جب کسی کو پیچھے سے بلایا جاتا تو وہ سامنے سے جواب دیتا اور جب سامنے سے بلایا جاتا تو پیچھے سے جواب دیتا۔

۳۷۱۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن مصعب، عبدالجبار بن علاء مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر، اپنے والد منذر سے نقل کرتے ہیں: محمد بن حنفیہ مجھ سے فرمایا: منذر! میں نے کہا: لبیک! انہوں نے کہا: ہر وہ چیز جس سے اللہ کی رضامندگی حاصل نہ کی جاتی ہو وہ ختم ہو جاتی ہے

۳۷۱۸- عبداللہ، ابوحسین بن ابان، ابوبکر بن عیین، حسین بن عبدالرحمن، ابوعثمان موذن محمد بن حنفیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

جس کا نفس اس کے لئے زیادہ مکرم ہو گا دنیا کی اس کے سامنے کوئی قید نہیں ہو گی''

۳۷۱۹- عبداللہ، ابوحسین، ابوبکر بن عیین، محمد بن عبدالمجید حضرت محمد بن حنفیہ کے قول نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جنت کو تمہارے نفوس کی قیمت قرار دیا ہے ان کو اس کے علاوہ کے بدلے نہ بیچو۔

محمد بن حنفیہ نے صحابہؓ کی ایک تعداد سے روایت نقل کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں اکثر ان کے بیٹے ہیں اور ان سے روایت کی ہے عمرو بن دینار، منذر ثوری عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن قیس بن مخرمہ نے۔

۳۷۲۰- محمد بن احمد بن حسین، محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب، عبداللہ بن جعفر رقی، عبداللہ بن عمرو، یحییٰ بن سعید انصاری زہری، عبداللہ اور حسن ابی محمد بن حنفیہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ نے غزوۂ خیبر میں نکاح متعہ حرام کیا تھا''

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی صحت پر تمام کا اتفاق ہے یحییٰ بن سعید سے حماد بن زید عبدالوہاب ثقفی نے روایت کیا از زہری سے معمر مالک، ابن عیینہ، عبیداللہ بن عمر، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، اسحق بن راشد نے مختلف روایتوں سے نقل کیا عن زہری سے حسین اور عبداللہ میں اختلاف کرتے ہوئے بعض نے دونوں سے روایت کی ہے اور بعض نے ایک سے اور بن قاسم نے سفیان ثوری، مالک بن انس اور زہری سے نقل کیا ہے۔ ابوسعد سعید بن مرزبان البقال، عبداللہ عن ابیہ عن علی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۷۲۱- سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد ملطی، ابراہیم بن یاسین عجلی، ابراہیم بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایک رات میں ان کی اصلاح فرما دیں گے یا فرمایا دو دنوں میں''[۱]

حضرت محمد سے یہ حدیث غریب ہے وکیع ابن نمیر، ابوداؤد حفری، یاسین اور محمد نے اسے روایت کیا۔

۳۷۲۲- احمد بن یحییٰ بن زہیر، ابوکریب، یونس بن بکیر، محمد بن اسحق، ابراہیم بن محمد، محمد بن علی بن حنفیہ اپنے والد اور دادا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ماریہ (جو حضور ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی والدہ تھیں) کے پاس ان کا ایک چچازاد بہت آتا اور ان کے پاس ہوتا۔ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار لو اور اس کے پاس جاؤ اور اگر تم اس کو ماریہ کے پاس پاؤ قتل کر دینا۔

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے حکم میں ایسا رہوں جیسے بل کا گرم بھار جس کو کوئی شیء واپس نہ لوٹائے یہاں تک کہ میں وہ کام کر گزروں جس کے لئے آپ نے مجھے بھیجا ہے یا ایسا رہوں جیسے ایک موجود آدمی وہ دیکھ لیتا ہے جو غائب آدمی نہیں دیکھ سکتا (یعنی لازما قتل ہی کر دوں یا جیسا دیکھوں ویسا فیصلہ کروں) آپ نے فرمایا: بلکہ ایسے رہو جیسے موجود شخص کہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھ

[۱] سنن ابن ماجة ۴۰۸۵. المصنف لابن أبي شيبة ۱۵/۱۹۷، والدر المنثور ۶/۵۸، والضعفاء للعقيلي ۴/۲۶۶.

پاتا" پس میں نے تلوار کندھے کے ساتھ لٹکائی تو میں نے اس کوان کے پاس پایا میں نے تلوار سونتی اور اس کی طرف بڑھا اس نے جان لیا کہ میرا ارادہ کیا ہے؟ تو وہ کھجور کے ایک درخت پر چڑھ گیا پھر وہاں سے اپنے آپ کو گدی کے بل گرایا اور اپنی ایک ٹانگ اوپر کرلی میں نے دیکھا تو وہ ذکر کٹا ہوا شخص تھا مردوں والی علامت نہ تو زیادہ تھی اور نہ کم (یعنی خنثی تھا) سو میں نے اپنی تلوار نیام میں ڈالی اور حضور کے پاس آیا اور ان کو اس کی خبر دی آپ نے فرمایا: الحمدللہ! وہ اہل بیت سے ایسی چیزیں پھیر دیتا ہے"۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے اس سیاق سے مسند نہیں ہے سوائے محمد بن اسحاق کے حدیث کے۔

۳۷۲۳- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، ابوجعفر نفیلی، یونس بن راشد، عون بن محمد بن حنفیہ اپنے والد اور دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اثمد سرمہ کو لازم پکڑ لو اس لئے کہ یہ بال اگاتا ہے گندگی دور کرتا ہے اور بینائی کو صاف کرتا ہے"[۲]

ابن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عون اور عون سے صرف یونس نے اسے روایت کیا۔

۳۷۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن محمد بن عقبہ شیبانی، حسین بن علی، محمد بن حنفیہ، حضرت علیؓ کے حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں فقراء کا اتنا حصہ رکھا ہے جو ان کی گنجائش کے مطابق ہے اگر وہ یہ روکیں گے یہاں تک کہ وہ بھوکے رہ جائیں یا ننگے ہو جائیں یا مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سخت حساب لیں گے اور انکو شدید ترین عذاب ہوگا"[۳]

محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے"۔

۳۷۲۵- محمد بن احمد بن حسین، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالاعلیٰ بن حماد، داؤد بن عبدالرحمٰن عطار، ابوعبداللہ مسلم رازی، ابوعمرو بجلی، عبدالملک بن سفیان ثقفی، ابوجعفر محمد بن علی، محمد بن حنفیہ اور ان کے والد کی اس طویل سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مؤمن محتاج توبہ کرنے والے بندہ کو پسند فرماتا ہے"[۴]

محمد بن حنفیہ کے طریق سے حدیث غریب ہے اور داؤد عطار اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۲۶- **حضور ﷺ کی شفاعت کا حق ہونا**...... ابوبکر طلحی، جعفر بن محمد بن عمران، محمد بن احمد بن یزید بصری، عمرو بن عاصم حرب بن شریح کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن حسین سے کہا: آپ پر فدا ہو جاؤں۔ آپ کی کیا رائے ہے اس شفاعت کے متعلق جس کا اہل عراق تذکرہ کرتے ہیں، کیا یہ حق ہے؟ انہوں نے پوچھا: کونسی شفاعت میں نے کہا: مجھے میرے چچا ابن محمد بن علی بن حنفیہ نے حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہوئے یہ حدیث بتائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل مجھے کہیں گے "اے محمد! کیا آپ راضی ہو گئے" میں کہوں گا ہاں یا اللہ! میں راضی ہو گیا۔[۵] پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے اہل عراق: تم لوگ کہتے ہو کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت کتاب اللہ میں یہ ہے" یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم

۱۔ مجمع الزوائد ۴/۲۲۹. و کنز العمال ۱۳۵۹۳. والاحادیث الصحیحة ۱۹۰۴.

۲۔ المستدرک ۴/۲۰۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۷. ومجمع الزوائد ۵/۹۶. وسنن ابن ماجة ۳۴۹۵. وسنن الترمذی ۱۷۵۷. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۲۶۱. ۹/۳۴۶. وفتح الباری ۱۰/۱۵۷.

۳۔ امالی الشجری ۲/۱۷۰. وتاریخ بغداد ۵/۳۰۸. والجامع الکبیر ۳۸۸۵. و کنز العمال ۱۵۸۸۴.

۴۔ کنز العمال ۹/۱۹۱. ۹۲۳۹. وکشف الخفا ۱/۲۹۱.

۵۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۷۷. والدر المنثور ۶/۳۶۱. والترغیب والترهیب ۴/۴۴۶. واتحاف السادة المتقین ۹/۷۵ و کنز العمال ۳۹۷۵۸.

تقنطوا من رحمه الله ان الله يغفر الذنوب جميعاً (الزمر:۵۳) اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا خدا تو سب گناہ بخش دیتا ہے تو میں نے کہا: ہاں ہم یہ کہتے ہیں انہوں نے فرمایا: لیکن ہم اہل بیت کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت یہ ہے ''ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

(الضحیٰ ۵) اور یہ شفاعت ہی ہے۔

ہم نے اسے صرف حرب بن شریح کے طریق سے نقل کیا اور ان سے صرف عمرو بن عاصم نے روایت کیا۔

۳۷۲۷- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن نصر ترمذی، ابراہیم بن منذر، ہشام بن سلیمان، ابراہیم بن یزید مکی، عمرو بن دینار، حسن بن محمد اپنے والد اور حضرت علی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو اللہ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے کہ اللہ تعالیٰ بیری کے درخت کاٹنے والے پر لعنت فرماتے ہیں![1]

حسن محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف عمرو نے اور ان سے صرف ابراہیم نے نقل کیا اور یہ جوزی سے معروف ہیں۔

۳۷۲۸- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالواحد بن عتاب، عنبسہ بن عبدالرحمٰن، علاق، محمد بن علی بن حنفیہ حضرت علی سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: کرسی بھی موتی ہے اور قلم بھی موتی ہے اور قلم کی طوالت سات سو سال کی ہے اور کرسی کا طول جاننے والے ہی جان سکتے ہیں۔[2]

محمد بن علی کے طریق سے حدیث غریب ہے اور عنبسہ علاق سے اس میں متفرد ہیں اور یہ ابومسلم سے معروف ہیں۔

۳۷۲۹- حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، عبدالاعلیٰ، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، معاویہ بن ابی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ جائز ہے اس کے لئے جس کو دیا ہے''[3]

اور یہ حدیث ثابت ہے حضور ﷺ سے اس سند کے علاوہ سند سے اور یہ محمد بن حنفیہ کے طریق سے غریب ہے اور اس میں ابن عقیل متفرد ہیں اور ابن عقیل سے احمد بن اسحٰق وغیرہ نے نقل کیا۔

(۲۳۵) محمد بن علی باقرؒ[4]

ان خوش قسمت ہستیوں سے جنہوں نے دین اور ابوۃ کو جمع کیا۔ خاشع اور صابر بیدار دل اور ذاکر، جنہوں نے اپنے آنسو بہائے اور جھگڑوں اور لڑائیوں سے منع کیا نام ان کا ابوجعفر محمد بن علی باقر ہے۔

۳۷۳۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن موسیٰ، عبدالسلام بن حرب، حلف بن حوشب، حضرت ابوجعفر محمد بن علی

---

[1] السنن الكبرى للبيهقي ۱۴۰/۶.

[2] مسند الفردوس للديلمي ۴۹۳۹. والدر المنثور ۳۲۸/۱.

[3] صحيح البخاري ۲۱۶/۳. وصحيح مسلم، كتاب الهبات، ۳۰، ۳۲. وفتح الباري ۲۳۸/۵.

[4] التاريخ الكبير ۱/ت۵۶۴. وطبقات ابن سعد ۳۲۰/۵. والجرح ۸/ت۱۱۷. وتاريخ بغداد ۵۴/۳. والجمع ۴۴۶/۲. وسير النبلاء ۴۰۱/۴. والكاشف: ۳/ت۵۱۳۸. وتهذيب الكمال ۵۴۷۸ (۱۳۶/۲۶).

حـ: وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے دے دیا جائے۔

سے نقل کرتے ہیں:

ایمان دل میں راسخ ہوتا ہے اور یقین کو خطرات لاحق رہتے ہیں جب یقین کا گزر دل پر ہوتا ہے تو وہ لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اس سے نکلتا ہے تو وہ پرانے ٹھیکرے کی طرح ہوتا ہے۔

۳۷۳۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابوربیع، عبداللہ بن وہب، ابراہیم بن نشیط، عمر مولی عفرۃ اور محمد بن علی سے منقول ہے: انہوں نے فرمایا:

جتنا کچھ تکبر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اتنا ہی اس کی عقل گھٹ جاتی ہے جتنا کہ تکبر داخل ہوا ہے چاہے قلیل ہو یا کثیر۔

۳۷۳۲-قول باری تعالیٰ ''لولا ان رای برھان ربہ'' کی تفسیر.....محمد بن احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عمران ہمدانی، عبدالرحمن بن منصور حارثی، احمد بن عیسی علوی، ابن فدیک، عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے منقول ہے کہ

میں اپنے ماموں محمد بن علی کے پاس بیٹھا تھا انکے پاس یحیی بن سعید اور ربیعہ الرائے بھی بیٹھے تھے کہ دربان آیا اور کہا عراق کے کچھ لوگ آئے ہیں تو ابواسحق سبیعی، جابر جعفی، عبداللہ بن عطاء، حکم بن عیینہ اندر آئے اور باتیں کرنے لگے:

محمد علی جابر آئے اور کہا: اہل عراق کے فقہاء اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں کیا روایت کرتے ہیں ''ولقد ھمت بہ وھم بھا لولا ان رای برھان ربہ'''' اور عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے'' انہوں نے کہا: حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھا کہ انگوٹھا چبارہے ہیں آپ نے فرمایا: نہیں مجھے والد نے دادا اور حضرت علی سے نقل کرتے ہوئے بتلایا کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ازار بند کھولیں تو زلیخا نے ایک بت پر جو موتیوں اور یاقوت سے لدا ہوا تھا سفید کپڑا ڈال لیا حضرت یوسف نے پوچھا: کیا کررہی ہو؟ وہ کہنے لگی! میں اپنے معبود سے حیا کرتی ہوں کہ مجھے اس حالت میں دیکھ لے تو حضرت یوسف نے فرمایا: تم بت سے حیا محسوس کررہی ہو جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور میں حیا نہ کروں اپنے اس پروردگار سے جو ہر اس شخص پر نگہبان ہے جو وہ کیا کرتا ہے پھر فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھ سے اپنی خواہش پوری نہ کرسکو گے بس یہی وہ برھان ہے جو انہوں نے دیکھا۔

۳۷۳۳-عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن ابی حسن ابوعلی روذباری، ابوعباس مسروقی، بشر بن حارث، ابن داؤد، سفیان ثوری اور منصور، محمد بن علی بن حسین سے انکا قول نقل کرتے ہیں:

مالداری اور عزت مؤمن کے دل میں گھومتے رہتے ہیں جب اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں توکل ہوتا ہے تو اس کو اپنا مستقر بنا لیتے ہیں۔

۳۷۳۴-محمد بن علی بن حبیش، میمون بن محمد بن سلیمان، محمد بن عباد، عبدالسلام بن حرب، زیاد بن خیثمہ، ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں: مصیبتیں اور عذاب مؤمن اور غیر مؤمن دونوں کو پہنچتے ہیں ذکر کرنے والے کو نہیں پہنچتے۔

۳۷۳۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن سوار، ابوبلال اشعری، محمد بن مروان، ثابت محمد بن حسین سے اللہ عزوجل کے قول ''اولئک یجزون الغرفۃ بماصبروا'' (الفرقان: ۷۵) ان صفات کے لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیے جائیں گے کے بارے میں نقل کرتے ہیں دنیا میں فقر اختیار کرنے کی وجہ سے۔

۳۷۳۶-حبیب بن حسن، عبداللہ بن صالح بخاری، احمد بن محمد بن محمد بن سعید صیرفی محمد بن کثیر کوفی، ابوحمزہ ثمالی، ابوجعفر سے اللہ عزوجل کے قول'' وجزاھم بماصبروا جنۃ وحریرا '' اور ان کے صبر کے بدلے ان کو بہشت (کے باغات) اور ریشم کے ملبوسات عطا کرے گا (الدھر ۱۲) کے بارے میں نقل کرتے ہیں'' بوجہ ان کے صبر کرنے کے فقر پر اور دنیا کی مصیبتوں پر''

۳۷۳۷-عبداللہ، ابوحسن احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد، سلمہ بن شبیب، عبداللہ بن عمرو اسطی، ابوربیع اعرج، شریک اور جابر جعفی کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے کہا: اے جابر! میں غمگین ہوں اور میرا دل پراگندہ ہے میں نے کہا: آپ کیوں غمگین ہیں اور کیوں ہیں پراگندہ دل؟ انہوں نے فرمایا:

جس کا دل صاف اور خاص ہو اور اس میں اللہ کا دین داخل ہو جائے تو وہ اس کو ماسوا سے غافل کر دیتا ہے اے جابر! دنیا کیا ہے؟ اور کیا اس کی وقعت ہے؟ یہ تو بس یا تو سواری ہے جس پر تم سوار ہو یا کپڑے ہیں جو تم نے پہن لئے یا کوئی عورت ہے جس کو تم نے پالیا۔ جابر! مؤمن کبھی اس پر خوش نہیں ہوئے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور نہ کبھی وہ بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے بے خوف ہوئے آخرت کے آنے سے اور نہ وہ اللہ کے ذکر سے بہرے ہوئے ان فتنوں کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے کانوں سے سنے اور نہ وہ اندھے ہوئے اللہ کے نور سے اس زینت کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھی۔

بس وہ نیکوکاروں کا ثواب لے گئے۔ بیشک تقویٰ والے دنیا والوں سے زیادہ آسانی میں ہیں بوجھ کے اعتبار سے اور ان سے زیادہ تمہارے معاون ہیں اگر تم ان کو بھول گئے تو وہ تمہیں یاد رکھیں گے اور اگر تم ان کو یاد کرو تو وہ تمہاری اعانت کریں گے۔

انہوں نے اپنی محبتوں کو قطع کر دیا اللہ کی محبت کی بناء پر اور انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کی محبت کو دل کی آنکھوں سے دیکھا، اللہ کی حق بات کہنے والے اور اللہ کے امر کو قائم کرنے والے اور اپنے آقا کی اطاعت کی وجہ سے دنیا سے بے زار ہو گئے اور انہوں نے یقین کر لیا کہ یہی ان کے لئے بہتر ہے تو دنیا ایسی ہو گئی جیسے ابھی تم ایک جگہ اترے اور وہاں سے کوچ کر گئے یا اس مال کی طرح جس کو تم نے نیند میں پایا اور پھر تمہاری آنکھ کھلی تو کچھ بھی نہ تھا اور اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرو دین اور اس کی حکمت کی''

۳۷۳۸-احمد بن اسحٰق، جعفر بن محمد بن شریک، محمد بن سلیمان، ابویعقوب قوام کہتے ہیں کہ

میں نے ابوجعفر محمد بن علی کو پیلی ازار پہنے دیکھا وہ ہر دن میں فرض نمازوں کے ساتھ پچاس رکعتیں پڑھا کرتے تھے''

۳۷۳۹-حسن بن عبداللہ بن سعید، عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی، محمد بن زکریا، قیس بن حفص، حسین بن حسن سے منقول ہے کہ محمد بن علی فرماتے: ''کمینوں کا سلام بس گندی گفتگو ہے''

۳۷۴۰-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابواحوص، منصور، محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں:

''ہر چیز کے لئے آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت اسے بھول جانا ہے''

۳۷۴۱-حبیب بن حسن، ابوبکر محمد بن صیرفی، زہیر بن محمد، موسیٰ بن داؤد، مندل حیان، سعد اسکافی، ابوجعفر محمد بن علی سے منقول ہے کہ: ''ایک عالم جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابدوں سے افضل ہے''

۳۷۴۲-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر بن عیاش، سعد اسکافی، ابوجعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ

بخدا! ایک عالم کی موت ابلیس کو ستر عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے''

۳۷۴۳-احمد بن محمد، محمد بن عثمان، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب اپنے بھائی کے واسطے سے ابوجعفر بن علی سے نقل کرتے ہیں:

ہمیں تین اصناف نے بوڑھا کر دیا ایک وہ قسم جو کہ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں لوگوں میں سے دوسری وہ جو شیشے کی طرح ٹوٹ جاتی ہے اور تیسری وہ جو سرخ سونے کی طرح ہے جب بھی آگ میں ڈالو تو اور زیادہ عمدہ ہو جاتا ہے''

۳۷۴۴-احمد بن محمد بن مقسم، دُرید، ریاشی، اصمعی نقل فرماتے ہیں کہ محمد بن علی نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

پیارے بیٹے! سستی اور بے قراری سے بچنا اس لئے کہ یہ دونوں ہر شر کی چابی ہیں اس لئے کہ اگر سستی دکھاؤ گے تو حق ادا نہیں کرسکو گے اور اگر بے قراری دکھاؤ گے تو حق پر صبر نہیں کرسکو گے"

۳۷۴۵-عبداللہ بن محمد، احمد بن جارود، ابوسعید اشج، ابو خالد احمر، حجاج ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں:

تین اعمال زیادہ شدید ہیں: اللہ کا ذکر ہر حال میں، اپنے آپ سے انصاف اور بھائی کے ساتھ مال کے معاملے میں وسعت قلبی۔

۳۷۴۶-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یوسف بن ضحاک، محمد بن یزید، محمد بن عبداللہ قرشی، محمد بن عبداللہ زبیری، ابوحمزہ ثمالی، ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی

پانچ آدمیوں کے ساتھ نہ رہنا اور نہ ان سے باتیں کرنا اور نہ راستے میں ان کے ساتھ گفتگو کرنا میں نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ پانچ اشخاص کون ہیں؟ انہوں نے کہا:

"فاسق کے ساتھ نہ اٹھنا نہ بیٹھنا اس لئے کہ وہ تجھے ایک لقمہ یا اس سے بھی کم کے بدلے میں بیچ دے گا میں نے کہا ایک لقمہ سے کم سے کیا مراد ہے فرمایا: وہ لقمہ کی طمع کرے گا پھر اس سے بھی محروم رہے گا میں نے کہا: محترم! دوسرا کون ہے فرمایا: بخیل کے پاس نہ اٹھنا بیٹھنا اس لئے کہ وہ ایسے وقت میں مال روک لے گا تجھ سے جب تجھ کو حاجت ہوگی۔ میں نے کہا: تیسرا کون ہے؟ فرمایا: جھوٹے کے ساتھ میل ملاپ نہ رکھنا اس لئے کہ وہ شراب کی طرح ہے قریب کو دور اور دور کو قریب کر دیتا ہے میں نے کہا: والد بزرگوار! چوتھا کون ہے؟ فرمایا: احمق سے بچنا اس لئے کہ وہ چاہے گا کہ تجھے نفع پہنچائے وہ تمہیں نقصان دے بیٹھے گا میں نے کہا: پانچواں؟ رشتہ داری کا تعلق ختم اور قطع کرنے والوں کے ساتھ میل جول نہ رکھنا اس لئے کہ ایسے شخص کو میں نے کتاب اللہ میں تین مقامات پر ملعون پایا ہے"

۳۷۴۷-حبیب بن حسن، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید، ابوداؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن علی سے سنا:

جب تم قاری کو دیکھو کہ وہ مالداروں سے محبت رکھتا ہے تو وہ دنیا دار ہے اور جب تم دیکھو کہ بادشاہ کو لازم پکڑے ہوئے ہے تو وہ چور ہے"

۳۷۴۸-محمد بن احمد جرجانی، عمران بن موسیٰ سختیانی، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد جعفی، جابر اور حضرت ابوجعفر سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے دلوں میں رعب ڈالتے ہیں جب ہمارا قائم مقام کھڑا ہوگا اور مہدی ظاہر ہوں گے تو ایک شخص تیر سے سے زیادہ جرأت مند اور نیزہ سے زیادہ تیز ہوگا"

۳۷۴۹-محمد بن احمد، عمران بن موسیٰ، عثمان بن ابی شیبہ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، جابر، حضرت ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں:

وہ ہماری جماعت میں ہے جو اللہ کی اطاعت کرے"

۳۷۵۰-ابراہیم بن احمد بن حصین، ابوحصین قاضی، عون بن سلام، عنبسہ بن مخلد عابد، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

جھگڑے سے بچو! اس لئے کہ یہ دلوں کو فاسد کر دیتا ہے اور نفاق کو پیدا کر دیتا ہے"

۳۷۵۱-مخلد بن جعفر دمشقی، حسین بن ابی احوص، احمد بن یونس ابوشہاب، لیث، حکم، حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

"الذین یخوضون فی ایات اللہ" میں جھگڑالو لوگ مراد ہیں"

۳۷۵۲-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک اسدی، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، ابوعبداللہ جعفی، عروہ بن عبداللہ کہتے ہیں:

میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے تلوار کو مزین کرنے کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا:

"اس میں کوئی حرج نہیں حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو مزین کیا تھا میں نے کہا۔ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ اچھل پڑے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: ہاں صدیق! جو ان کو صدیق نہ کہے، نہ سچا کرے اللہ اس کا قول دنیا میں اور آخرت میں"

۳۷۵۳-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، عمرو بن شمر اور حضرت جابر سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن علی نے کہا:
اے جابر! مجھے خبر ملی ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہیں اور وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کو کچھ برا بھلا کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اس کام کا حکم دیا ہے ان کو یہ بات پہنچا دو کہ میں اللہ کے روبرو ان سے بری ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر مجھے زمام کار دے دی جائے تو میں اللہ کا تقرب حاصل کروں ان کے خون سے اور مجھے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں ان (ابوبکر و عمرؓ) کے لئے دعائے خیر اور دعائے رحمت نہ کروں۔ یہ اللہ کے دشمن ان دو حضرات سے بے زار ہیں''۔

۳۷۵۴-محمد بن عمر بن سالم، عباس بن احمد بن عقیل، منصور بن ابی مزاحم، شعبہ خیاط مولی جابر جعفی سے منقول ہے کہ جب میں نے ابوجعفر محمد بن علی کو رخصت کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: اہل کوفہ کو یہ بتلا دو کہ میں بری ہوں ان سے جو ابوبکرؓ و عمرؓ پر تبری کرتے ہیں''

۳۷۵۵-محمد بن علی بن حبیش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر اور محمد بن اسحٰق سے ابوجعفر محمد بن علی کا قول مروی ہے:
جو شخص حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کی فضیلت کو نہ پہچانے تو وہ سنت نبوی سے جاہل شخص ہے۔

۳۷۵۶-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق سراج، ابوھمام، عیسیٰ بن یونس، عبدالملک بن ابی سلیمان کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں پوچھا'' ولیکم اللہ رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون'' تمہارے دوست تو خدا اور اس کے پیغمبر اور مؤمن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (خدا کے آگے) جھکتے ہیں۔ (المائدہ ۵۵) انہوں نے فرمایا:
اس سے اصحاب محمد مراد ہیں'' لوگوں نے کہا: حضرت علی مراد ہیں؟ فرمایا: حضرت علی ان میں سے ایک ہیں''

۳۷۵۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن ابان، عبداللہ بن نمیر، خالد بن دینار سے مروی ہے کہ:
''' حضرت ابوجعفر جب ہنستے تو فرماتے: اے اللہ! مجھ سے ناراض نہ ہونا''

۳۷۵۸-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن ابی میمون، ابومالک جنبی، عبداللہ بن عطاء سے نقل کرتے ہیں:
میں نے علماء میں سے کسی کا علم ابوجعفر سے بڑھ کر نہیں دیکھا میں نے حاکموں کو ان کے سامنے طالب علم بنے بیٹھے دیکھا ہے۔

۳۷۵۹-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق ثقفی، ابوعباس سراج، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، جعفر بن محمد کہتے ہیں:
میرے والد کی انگوٹھی پر نقش تھا'' القوۃ للہ جمیعاً'' (تمام تر قوت اللہ کی ہے)

۳۷۶۰-احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد قرشی، احمد بن محمد کہتے ہیں: مجھ سے محمد بن علی نے کہا:
میرا ایک بھائی تھا جو میری نگاہوں میں عظیم تھا اور اس کی عظمت کی وجہ اس کی آنکھوں میں دنیا کی بے وقعتی تھی۔

۳۷۶۱-عبداللہ اصفہانی، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن عبید اموی، محمد بن ادریس، سوید بن سعید، موسیٰ بن عمیر، جعفر بن محمد اپنے والد محمد بن علی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ آدھی رات کو کہا کرتے: اے اللہ! آپ نے حکم دیا اور میں نے نہ مانا اور آپ نے منع کیا میں نہ مانا، یہ بندہ آپ کے سامنے ہے اور کوئی عذر بھی نہیں''

۳۷۶۲-عبداللہ احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن ابی دنیا، سوار بن عبداللہ، محمد بن مسعر، محمد بن علی کے صاحبزادے جعفر نقل کرتے ہیں کہ میرے والد کا ایک خچر کھو گیا انہوں نے کہا:
اگر اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹا دے تو میں اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ راضی ہو جائے گا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے

وہ ملا دیا اس کی زین اور اس کی لگام کے ساتھ اس پر سوار ہوئے اور جب اس پر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے تو اپنا سر آسمان کو اٹھایا اور کہا: الحمدللہ! اس پر مزید کچھ نہیں کہا ان سے جب کہا گیا اس بارے میں تو انہوں نے کہا: کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا اور کچھ باقی رکھا میں نے تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے کر دی ہیں''

۳۷۶۳-ابوعبداللہ مہدی بن ابراہیم بن مہدی، محمد زکریا غلابی، عبداللہ بن محمد بن مبارک محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ:

جس کو اخلاق اور نرمی دے دی گئی اسے تمام خیر اور راحت دی گئی اور دنیا اور آخرت میں اس کی حالت بہتر ہوگی اور جو اخلاق اور نرمی سے محروم کر دیا گیا تو اس کے لئے شر کا راستہ کھلا ہے اور مصیبت کا بھی ہاں یہ کہ اللہ ہی بچالیں''

۳۷۶۴-عبداللہ، ابوحسن عبدی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن سلیمان، اسحٰق بن کثیر اور عبیداللہ بن ولید کہتے ہیں:

مجھ سے ابوجعفر محمد بن علی نے کہا: کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے اور لے سکتا ہے جتنا اس کو ضرورت ہے؟ ہم نے کہا: نہیں فرمایا:

پھر تم بھائی نہیں ہو جیسے تم گمان کرتے ہو''

۳۷۶۵-عبداللہ، ابوحسن، ابوبکر بن عبید، عبدالرحمٰن بن صالح، حکم بن یعلی قاسم بن فضل حضرت ابوجعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

اپنے بھائی کے دل میں محبت کو پہچان لو گے اس محبت سے جو تمہارے دل میں اس کے لئے ہے''

۳۷۶۶-عبداللہ بن محمد بن زکریا: سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن عمرو اسطی، ابوربیع اعرج، شریک جابر کہتے ہیں:

مجھ سے محمد بن علی نے فرمایا: جابر دنیا کو ایک پڑاؤ جانو' جہاں تم اترے اور پھر کوچ کر جاؤ گے یا اس مال کی طرح جو تم نے نیند میں پایا اور جب بیدار ہوئے تو کچھ بھی نہ تھا۔ دنیا عقلمندوں اور اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے والوں کے لئے ایک سایہ کی طرح ہے بس اس دین اور حکمت کی حفاظت کرو جو اللہ نے تمہارے کو عطا کیا ہے۔

۳۷۶۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسماعیل بن موسیٰ حاسب، عبدالملک بن عبدربہ طائی حسین بن قاسم، ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن علی نے کہا:

چڑیاں چہچہارہی تھیں انہوں نے کہا: ابوحمزہ! جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا:

اپنے رب کی تسبیح بیان کر رہی ہیں اور آج کے دن کی روزی طلب کر رہی ہیں۔

۳۷۶۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینۂ عمرو بن دینار محمد بن علی کا قول نقل کرتے ہیں:

ہم اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اپنی پسندیدہ چیزوں میں اور جب ایسی بات واقع ہو جس کو ہم پسند نہیں کرتے تو ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اس چیز میں جس کو وہ پسند کرتا ہے''

۳۷۶۹-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن حسن، علی بن محمد بن ابی خطیب' اسماعیل بن ابان، صباح مزنی، ابوحمزہ، ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں:

اللہ کے ہاں سب سے محبوب چیز یہ ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور قضاء کو دعا ہی رد کر سکتی ہے اور نیکی میں سب سے جلد ثواب والی نیکی صلہ رحمی ہے اور گناہ جو جلدی عقوبت اور سزا کو کھینچ لائے وہ بغاوت ہے اور انسان میں یہ عیب کافی ہے کہ وہ دوسرے میں ایسا عیب نکالے جو اس میں ہے اور وہ اس سے اندھا ہے اور لوگوں کو اس چیز کا امر کرے جس سے خود منہ نہیں پھیر سکتا اور اپنے ہم نشین کو تکلیف دے لایعنی باتوں سے''

۳۷۷۰-عبداللہ اصفہانی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن یعقوب یوسف بن مسلم، خالد بن یزید قسری، ابوحمزہ ثمالی

حضرت ابوجعفر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوگیا مکہ تک کے لئے وہ راستے ہی میں مرگیا حضرت عمر راستے میں رک گئے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اسے دفن کردیا۔ کوئی دن نہیں گزرتا تھا کہ حضرت عمر نہ کہتے ہوں

وہ پہنچا ایسے امر تک کہ اس سے کم کی امید رکھتا تھا اور اس امید سے پہلے ہی اس کا انتقال ہوگیا''۔

۳۷۷۱- علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حامی، ابونعیم، بسام صیرفی کہتے ہیں میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے قرآن کے بارے میں سوال کیا: انہوں نے فرمایا: اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے''۔

۳۷۷۲- ابوالقاسم زید بن ابوبلال مقری، ابی حارث کلابی، عباس بن عبدالعظیم رویم بن یزید، عبداللہ بن عباس خراز، یونس بن بکیر، جعفر بن محمد بن علی بن حسین، عبداللہ بن محمد بن علی سے منقول ہے کہ علی بن حسین سے قرآن کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: نہ تو خالق ہے نہ مخلوق وہ تو بس خالق کا کلام ہے''۔

حضرت ابوجعفر محمد بن علی نے حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً روایت کیا اور ابوجعفر نے ابن عباس اور ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اور ابوسعید خدری، انس، حسین، حسن سے بھی اور سعید بن میتب اور عبیداللہ بن ابی رافع سے مسنداً روایت کی ہے اور ابوجعفر سے تابعین نے روایت کیا ہے جیسے عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح اور ائمہ اعلام نے بھی جیسے ابن جریج، لیث نے۔

۳۷۷۳- احمد بن قاسم بن ریان، محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی، ابوحذیفہ بن مسعود، سفیان بن سعید ثوری، جعفر بن محمد بن علی اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے نفاس والی عورتوں کو حکم دیا احرام باندھنے کا اور یہ کہ وہ اپنے اوپر پانی بہالیں (غسل کرلیں)

فریابی نے ثوری سے روایت کیا اور امر اسماء کے الفاظ سے روایت کی یعنی اسما بنت عمیس کو حکم دیا گیا۔

۳۷۷۴- **حضور ﷺ کا خطبہ دینے کا انداز**..... محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عتبہ بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک سفیان، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے پھر فرماتے:

جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا سچی ترین بات کتاب اللہ کی ہے اور سب سے بہتر راستہ محمد کا ہے اور بدترین امر وہ ہے جو گھڑ لی جائے اور ہر گھڑی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی آگ میں لیجانے والی ہے پھر فرمایا: میں اور قیامت بھیجے گئے ہیں اس طرح اور جب قیامت کا تذکرہ کیا جاتا تو آپ کے رخسار سرخ ہوجاتے اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ شدید ہوجاتا گویا کہ وہ ایسے لشکر سے ڈرانے والے ہیں جو صبح یا شام کو حملہ کرے۔

اور پھر فرمایا:

جس شخص نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے اہل کو ملے گا اور جو شخص لاوارث مرا یا قرض چھوڑ کر مرا تو وہ مجھ پر ہے اور میں مؤمنوں کے زیادہ قریب ہوں''[1]

محمد بن علی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ وکیع وغیرہ نے ثوری سے اسے روایت کیا ہے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ ۴۵، ۴۶. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۵۰، ۳۹۲، ۳/ ۳۷۱. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۲۱۴، ودلائل النبوۃ له ۲/ ۲۲۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۸۵.

۳۷۷۵- سلیمان بن احمد، مطر بن شعیب ازدی، محمد بن عبدالعزیز رملی، فریابی، سفیان، جعفر بن محمد، حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے خوش عیش رہوں! صور والا صور لئے ہوئے ٹھوڑی اٹھائے ہوئے کان لگائے ہوئے ہے انتظار میں ہے کہ کب حکم ہو اور وہ صور پھونکے صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو! حسبنا اللہ ونعم الوکیل"[1]

حضرت ابو جعفر نے ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اس میں رملی فریابی سے متفرد ہیں اور مشہور طریق یہ ہے کہ ابو نعیم وغیرہ نے ثوری، اعمش، عطیہ اور ابو سعید خدری سے روایت کی ہے۔

۳۷۷۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، مفضل بن عبداللہ، جابر، ابو جعفر محمد بن علی، حضرت جابرؓ سے مروی ہے: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا: ابن آدم اس چیز سے غفلت میں رہتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے اللہ وحدہ لاشریک جب اسکی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتے ہیں:

اسکا رزق اسکا اثر اسکی مدت عمر لکھ لو، لکھدو کہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت، پھر یہ فرشتہ اوپر کو چلا جاتا ہے اور اس کی طرف دوسرا فرشتہ مبعوث فرماتے ہیں وہ اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جاتا ہے پھر اس کی طرف دو فرشتے مبعوث فرماتے ہیں جو اس کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں جب اس کو موت آتی ہے تو یہ دو فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آجاتا ہے جو اس کی روح قبض کرتا ہے جب اسکو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر موت کے فرشتے اوپر کو چلے جاتے ہیں پھر قبر کے دو فرشتے آتے ہیں اور اسکا امتحان لیتے ہیں پھر وہ دو بھی اوپر کو چلے جاتے ہیں۔

پھر جب قیامت قائم ہوگی تو نیکیوں کا فرشتہ بھی اترے گا اور گناہوں والا فرشتہ بھی۔ اور دونوں کتاب کھول دیں گے جو اس کی گردن سے بندھی ہوگی پھر دونوں اس کے ساتھ چلیں گے ایک آگے ہوگا اور ایک پیچھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے"" لقد کنت فی غفلة من هذا فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید"(ق:۲۲)(یہ وہ دن ہے) اس سے تو غافل ہو رہا تھا اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھادیا تو آج تیری نگاہ تیز ہوگئی۔

"آج میں اس بات کی دل سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں"

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول ہے" لترکبن طبقاً عن طبق" حال ہے ایک کے بعد دوسرا"

پھر آپ نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک عظیم معاملہ ہے تو اللہ عظیم سے استعانت طلب کرو"[2]

حضرت جابر اور ابو جعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے جابر بن یزید جعفی اور مفضل اس میں متفرد ہیں۔

۳۷۷۷- محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن احمد، ہیثم بن احمد بن مؤمل تمیمی، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، نضیر بن سعید اسلمی، سوید، ابو جعفر، حضرت جابرؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص عمدہ نسب والا ہو اور وہ اسے عیب دار نہ بنائے متواضع ہو تو قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا"[3]

۱۔ سنن الترمذی ۲۴۳۱. ومسند الامام احمد ۱/۳۲۶. ۳/۷۳، ومجمع الزوائد ۱۳۱/۷. ۳۳/۱۰. ۳۳۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۲/۵. والمعجم الصغیر له ۲۴/۱. والکنی للدولابی ۵۰/۲. والمصنف لابن أبی شیبة ۳۵۲/۱۰. وشرح السنة ۱۰۳/۱۵.

۲۔ تفسیر ابن کثیر ۳۸۲/۸، وتفسیر القرطبی ۱۴/۷. ۲۷۸/۱۹. والحبائک للسیوطی ۷۱. والدر المنثور ۱۰۶/۶.

۳۔ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۵۸/۱. والفوائد المجموعة ۴۷۳، وکنز العمال ۵۷۴۳.

حضرت شیخ نے فرمایا: میری کتاب میں اسی طرح نصیر بن سعید، سوید سے نقل کرتے ہیں اور اوروں نے اسے سفیان بن سعید اور سمی سے نقل کیا ہے۔

۳۷۷۸-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان، قتیبہ بن مرزبان، عبداللہ بن ابراہیم غفاری، سفیان بن سعید اسلمی، بسام صیرفی، محمد بن علی اور حضرت جابر کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھے حسب نسب کے باوجود تواضع اور مسکنت اختیار کرے وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے مخلصوں میں سے ہوگا۔

ابوجعفر محمد بن علی کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے غفاری اسلمی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں:

۳۷۷۹-محمد بن علی بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر بن زکریا رملی، قسیم بن منصور، یحیٰ بن صالح حاتلی، محمد بن عبداللہ کندی، بسام صرفی، ابوجعفر محمد بن علی اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ

آپ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا۔

یہ حدیث ابوجعفر کے طریق سے غریب ہے اور بسام کے طریق سے عزیز ہے اور یہ ان میں سے ہیں جو اہل کوفہ سے حدیثیں جمع کیا کرتے تھے۔

۳۷۸۰-محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن علی، علی بن حسین بن علی اور حضرت امیر المؤمنین حضرت علیؓ کے حوالہ سے آنحضور ﷺ کا قول منقول ہے آپ نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ عزوجل گناہوں کی ذلت سے تقویٰ کی عزتوں کی طرف منتقل کردے اسے مالدار کر دیتے ہیں بغیر مال کے اور اس کو عزت دیتے ہیں بغیر کنبہ قبیلہ کے اور اسے مانوس کر دیتے ہیں بلا کسی انیس و غمخوار کے۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈراتے ہیں اور جو اللہ سے نہ ڈرے اسے اللہ تعالیٰ ہر چیز سے ڈراتے ہیں اور جو شخص تھوڑے رزق پر راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو جاتے ہیں اور جو شخص گزر بسر کی طلب میں حیاء نہ کرے اسکا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کا دل آسودہ ہو جاتا ہے اور اسکا عیال خوش ہو جاتا ہے اور جو شخص دنیا سے بے پروائی برتے اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل پر ثابت کر دیتے ہیں جس حکمت سے اللہ تعالیٰ اس کی زبان چلاتے ہیں اور اسے دنیا سے سالم نکال لیتے ہیں ہمیشگی کے گھر کی طرف"

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوع اور مسند صرف عترۂ طیبہ نے نقل کیا ہے۔

۳۷۸۱-ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق معدل، ابوعلی احمد بن علی انصاری نیشاپوری، ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی، علی بن موسیٰ رضا، ابوموسیٰ بن جعفر، جعفر بن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین بن علی، علی بن ابی طالبؓ اور وہ حضور ﷺ سے اور حضور حضرت جبرئیل سے اللہ عزوجل کا قول نقل فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میری عبادت کرو جو میرے پاس آیا اور وہ "لاالـٰہ الااللہ" کی گواہی دیتا ہوا اخلاص کے ساتھ تو وہ میری پناہ میں آگیا اور جو میری پناہ میں آگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔[1]

یہ حدیث مشہور ہے اس سند سے اور طاہرین روایت کرتے ہیں اپنے قابل فخر آباؤ اجداد سے اور ہمارے بعض اسلاف جب یہ اسناد بیان کرتے تو کہتے: اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو اسے افاقہ ہو جائے انصاری کہتے ہیں مجھ سے احمد بن رزین نے کہا کہ میں نے رضا سے پوچھا کہ اخلاص سے مراد ہے؟ فرمایا: اللہ کی اطاعت۔

۳۷۸۲-یوسف بن ابراہیم بن موسیٰ سہمی جرجانی، علی بن محمد قزوینی، داؤد بن سلیمان قزاز، علی بن موسیٰ رضا، جعفر، محمد بن علی، حسین بن علی علی بن ابی طالبؓ سے آپ ﷺ کا فرمان منقول ہے: علم ایک خزینہ ہے سوال اس کی چابی ہے اللہ تم پر رحم کرے، سوال کیا کرو اس لئے کہ

۱- اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۶۷۹. والدر المنثور ۶/ ۲۹۳، ۳۱۶. وتذکرۃ الموضوعات ۱۸۹. والفوائد المجموعۃ ۲۵۲.

اس میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے: سوال کرنے والا، معلم، سننے والا اور جواب دینے والا۔[۱]

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

شیخ ابونعیم فرماتے ہیں کہ جعفر اپنے والد کا اتباع کرتے ہیں اگر چہ انکا طبقہ مؤخر ہے ان لوگوں سے یہ اس لئے کہ اصول کے ساتھ فروع کو بھی ملحق کر دیا جائے۔

(۲۳۶) جعفر بن محمد صادق[۲]

محدثین میں جعفر صادق کے نام سے مشہور ہیں انکا سلسلۂ نسب بھی بہت پیارا ہے جعفر صادق جو بیٹے ہیں محمد باقر کے جو بیٹے ہیں علی زین العابدین کے جو بیٹے حسین شہید کے، اپنے وقت کے امام، عبادت کے دلدادہ، خشوع وخضوع اور تنہائی پسند۔ پورا نام ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادق ہے۔

۳۷۸۳-علی بن محمد بن محمود بن مالک، احمد بن محمد بن سعید، جعفر بن ہشام، محمد بن حفص بن راشد عمرو بن مقدام کہتے ہیں۔

جب میں نے ابوجعفر بن محمد کو دیکھا تو جان کہ یہ نبیوں کی پشت سے ہیں"

۳۷۸۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، محمد بن عبدالرحمن بن غزوان، مالک بن انس، جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے منقول ہے کہ جب سفیان ثوری نے کہا: میں نہیں جاؤں گا جب تک آپ کوئی حدیث بیان کردیں تو ان سے فرمایا: میں تم کو حدیثیں بیان کروں لیکن زیادہ حدیثیں تو اچھی نہیں ہیں اے سفیان! بس جب اللہ تم کو کسی نعمت سے نوازیں اور تم چاہو کہ وہ باقی اور ہمیشہ رہے تو شکر اور حمد زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں "لئن شكرتم لا زيدنكم" اگر شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دوں گا (ابراہیم:۷) اور جب تم رزق میں تاخیر پاؤ تو استغفار زیادہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں "استغفروا ربكم انه كان غفاراً يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم باموال وبنين ويجعل لكم جنت ويجعل لكم انهرا" اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا انصاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا۔ اور مال و بیٹوں میں تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا۔ (نوح:۱۲-۱۰)

اے سفیان! جب بادشاہ یا کوئی اور پریشان کرے تو "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" زیادہ پڑھو' اس لئے کہ یہ کشادگی کی کنجی ہے اور جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کا حلقہ بنایا اور کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین تین باتیں ہیں حضرت جعفر کہتے ہیں:

بخدا! ان باتوں کو ابوعبداللہ نے سمجھ لیا اور وہ یقیناً اس سے مستفید ہوں گے"۔

۳۷۸۵-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن احمد بن مکرم ضبی، علی بن عبدالحمید، موسیٰ بن مسعود، سفیان ثوری کہتے ہیں:

"میں جعفر بن محمد کے پاس گیا انہوں نے اون اور ریشم کا سیاہی مائل جبہ اور ایرجانی ریشم کی چادر اوڑھ رکھی تھی' میں ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا تو مجھ سے کہا: اے ثوری! اس طرح کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کو تعجب ہو رہا ہے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول کی

۱- اتحاف السادة المتقين ۱/۹۹. وتخريج الاحياء ۱/۱۰. وكشف الخفا ۲/۸۵. والدر المنثرة ۱۱۵. وكنز العمال ۲۸۶۶۲. والاحاديث الضعيفة ۲۷۸.

۲- التاريخ الكبير ۲/ت۲۱۸۳. والجرح ۲/ت۱۹۸۷. والجمع ۱/ت۲۷۱. وسير النبلاء ۶/۲۵۵. وتذكرة الحفاظ ۱/۱۶۶. والميزان ۱/۴۱۴. والكاشف ۱/۱۸۶. وتهذيب الكمال ۹۵۰ (۵/۷۴)

بنا ولا داتنہ تو آپ کا لباس ہے اور نہ آپکے اباء کا یہ لباس رہا ہے تو مجھ سے کہا: اے ثوری وہ زمانہ تنگی و ترشی کا تھا اور لوگ اپنی تنگی و ترشی کو دیکھ کر کام کیا کرتے تھے اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ ہر چیز اپنے پورے حشر و سامان کے ساتھ دستیاب ہے اسکے بعد اپنی آستین سے کپڑا اٹھایا تو نیچے اون کا بنا ہوا سفید جبہ تھا جس کا دامن بھی بہت چھوٹا تھا اور آستین بھی تنگ تھی مجھ سے کہا:

ثوری! یہ ہم نے اللہ کے لئے پہنا ہوا ہے اور یہ تمہارے لئے جو اللہ کے لئے ہے اسے ہم نے پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور جو تمہارے لئے ہے اسے ہم نے ظاہر کر رکھا ہے۔

۳۷۸۶-احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس، حسین بن عبدالرحمٰن بن ابی عباد، محمد بن بشر، جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ اللہ نے دنیا کی طرف وحی بھیجی کہ:

اس کی خدمت گزار رہنا جو میری خدمت کرے اور اس کو تھکا نا جو تمہاری خدمت کرے"

۳۷۸۷-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن احمد بن ثابت، محمد بن اسحٰق بن ابی عمارۃ، حسین بن معاذ، عمران بن ابان، اور جعفر بن محمد سے اللہ عزوجل کے قول ان فی ذالک لآیات للمتوسمین " بے شک اس (قصے) میں اہل فراست کے لئے نشانی ہے (الحجر: ۷۵) کے بارے میں مروی ہے: متوسمین سے مراد متفرسین ہے"

۳۷۸۸-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن ادریس، محمد بن علی، محمد بن قاسم سے منقول ہے کہ حضرت جعفر بن محمد فرمایا کرتے "میں کیسے عذر پیش کروں میں تو پہلے ہی عذر تراش چکا ہوں اور میں کیسے دلیل بیان کروں میں تو جانتا ہوں جو کچھ کہ میں نے کہا ہے"

۳۷۸۹-عبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین جرجانی، یحیٰی بن ابی بکیر، ہیاج بن بسطام سے مروی ہے کہ:

حضرت جعفر بن محمد کھلاتے یہاں تک کہ ان کے گھر والوں کے لئے کچھ باقی نہ رہتا"

۳۷۹۰-ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابوالحسن عاقولی، عیسیٰ بن صاحب الدیوان کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت جعفر کے بعض اصحاب نے بتلایا حضرت جعفر سے پوچھا گیا:

اللہ تعالیٰ نے ربا کیوں حرام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "تاکہ لوگ معروف و مشروع چیز سے نہ رک جائیں"

۳۷۹۱-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن قاسم، عباد بن یعقوب، یونس بن ابی یعقوب عبداللہ بن ابی یعقوب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں:

انسان کی بنیاد چند خصلتوں پر ہے اور ان میں سے جس پر اس کی بناء ہے وہ یہ بھی ہے کہ وہ کبھی جھوٹ اور خیانت پر بنا نہیں کرے گا"

۳۷۹۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن عباس، احمد بن بدیل، عمر یامی، ہشام بن عباد کہتے ہیں میں نے جعفر بن محمد سے یہ سنا کہ

فقہاء رسولوں کے امانت دار ہیں جب تم فقہاء کو سلاطین کے پاس جاتا دیکھو تو ان کو متہم سمجھو۔

۳۷۹۳-سلیمان بن احمد، احمد بن زید بن جریش، عباس بن فرج ریاشی، اصمعی حضرت جعفر کا قول نقل کرتے ہیں:

نماز ہر متقی کے لئے ذریعہ تقرب ہے حج ہر ضعیف کا جہاد ہے، بدن کی زکاۃ روزہ ہے اور داعی بغیر عمل کے ایسا ہے جیسا تیر مارنے والا بغیر کمان کے اور رزق میں زیادتی کرو صدقہ کر کے اور اموال کو محفوظ کرا و زکوۃ سے اور وہ کچھ بھی تنگ دست نہ ہوگا جو میانہ روی اختیار کرے اور تدبیر کرنا آدھا معیشت کا اور محبت نصف عقل ہے اور عیال کا کم ہونا آدھی مالداری ہے اور جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا تو بھی اس نے نافرمانی کی اور جس نے معصیت کے وقت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا تو اس کے اجر میں کمی ہوئی اور احسان اس وقت احسان ہوگا جب ذی حسب اور دین والے کے ساتھ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ مصیبت کے بقدر صبر عطا فرماتے ہیں اور

رزق مشقت کے بقدر دیتے ہیں اور جس نے اپنی معیشت کو جانچ پڑتال سے رکھا اسے اللہ تعالیٰ نواز تے ہیں اور جو فضول میں خرچ کرے اللہ اس کو محروم کرتے ہیں''

۳۷۹۴-حضرت جعفر کا حضرت موسیٰ کو وصیت فرمانا...... احمد بن محمد بن مقسم، ابوالحسین بن علی بن حسن، ہیثم کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد صادق کے اصحاب میں سے کسی نے کہا:

میں حضرت جعفر کے پاس گیا انکے پاس موسیٰ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ان کو وصیت کر رہے تھے جو کچھ میں ان سے یاد کر سکا وہ یہ ہے۔ اے بیٹے! میری وصیت کو قبول کرو! اور میری بات رکھو اسلئے کہ اگر تم نے ان کو یاد رکھا تو تمہاری زندگی بہتر گزرے گی اور تمہاری موت قابل رشک ہوگی۔

بیٹے! جو شخص اس پر راضی ہو جائے جو اس کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے تو وہ غنی ہے جس شخص نے اپنی آنکھیں اس پر لگا دیں جو دوسرے کے پاس ہے تو وہ فقیر ہو کر مرے گا جو شخص اس پر راضی نہ ہوا جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے تو وہ اللہ کو متہم ٹھہرائے گا قضاء میں اور جو شخص اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھے وہ دوسروں کی غلطی کو بڑا سمجھے گا اور جو اپنی غلطی کو بڑا سمجھے گا وہ دوسرے کی غلطی کو چھوٹا سمجھے گا۔

بیٹے! جو شخص دوسرے کا پردہ اٹھائے گا اس کے اپنے گھر کے پردے اٹھیں گے جو شخص بغاوت کے لئے تلوار نکالے گا وہ اسی تلوار سے قتل ہوگا اور جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا خود اس میں گرے گا، جو بیوقوفوں کے ساتھ میل جول رکھے وہ حقیر ہو جائیگا اور جو علماء کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا وہ ذی وقار ہو جائے گا اور جو گناہوں کے اڈے میں جائے گا وہ متہم ضرور ہوگا۔

بیٹے! لوگوں پر عیب لگانے سے بچو ورنہ تم پر عیب لگے گا اور لایعنی کاموں میں داخل ہونے سے گریز کرنا ورنہ ذلت اٹھانا پڑے گی۔

بیٹے! حق بات کہو چاہے تمہارے فائدے میں ہو یا نقصان میں، تمہیں اپنے دوستوں سے ہی عیب لگے گا

بیٹے! کتاب اللہ کی پیروی کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور معروف کا حکم کرو اور برائی سے روکو، قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرو، اور جو تم سے بات نہ کرے اس کے ساتھ بات کرنے میں پہل کرو اور مانگنے والے کو دو، چغلی سے بچو اس لئے کہ یہ مردوں کے دلوں میں بغض پیدا کر دیتا ہے، لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنے سے بچو اس لئے کہ لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑنا اپنے آپ کو ہدف بنانا ہے۔

بیٹے! جب بخشش کے طلب گار ہو تو اس کے لئے لازم ہے اس کی اصل جگہ اس لئے کہ بخشش کی بھی جگہ ہوتی ہے اور اس کی کوئی اصل اور جڑ ہوتی ہے اس کی شاخیں ہوتی ہیں ان شاخوں کے پھل ہوتے ہیں اور پھل اس وقت تک اچھا نہیں ہوگا جب تک کہ اسکی جڑ نہ ہو اور جڑ اس وقت مضبوط ہوگی جبکہ عمدہ اور مناسب ہو۔

بیٹے! اگر ملنے جاؤ بھی تو اچھے لوگوں سے ملو اور برے لوگوں سے میل ملاپ نہ رکھو اس لئے کہ وہ مثل چٹان کے ہیں جو کبھی نہیں پھوٹتی اور ایسا درخت ہیں جو کبھی ثمر دار نہیں بنتا اور ایسی زمین ہے جس پر گھاس تک نہیں اگتی۔

علی بن موسیٰ کہتے ہیں اتنی وصیت کی تھی کہ وفات ہوگئی۔

۳۷۹۵-محمد عمر بن سلم، احمد بن زیاد، حسن بن بزیع، حسن بن علی کلبی، عائذ بن حبیب حضرت جعفر بن محمد کا قول نقل کرتے ہیں:

تقویٰ سے افضل تو شہ نہیں ہے اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں اور جہالت سے زیادہ بڑا دشمن کوئی نہیں، اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں''

۳۷۹۶-عبداللہ، ابوالحسن عبدی، ابوبکر قرشی، فضل بن غسان، مدینہ کے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن محمد دعا کرتے تھے

یا اللہ! مجھے عزت دیجئے آپ کی اطاعت سے اور مجھے رسوا نہ کیجئے معصیت سے" ابو معاویہ کہتے ہیں یہ بات میں نے سعید بن سلم کو بتائی انہوں نے فرمایا" یہ اشراف کی دعا ہے"

۳۷۹۷- ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، اسحٰق بن ابراہیم نحوی، جعفر بن صائغ، عبید بن اسحٰق، نصر بن کثیر کہتے ہیں میں اور سفیان ثوری جعفر بن محمد بن محمد کے پاس گئے میں نے کہا: میں بیت اللہ کا قصد کرتا ہوں آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیں جس کی میں دعا کیا کروں انہوں نے فرمایا:

"جب تم بیت الحرام پہنچو تو اپنا ہاتھ دیوار پر رکھو اور پھر کہو:" یا سابق الفوت ، یا سامع الصوت، ویا کاسی العظام لحما بعد الموت" پھر جو دعا بھی کرلو" پھر حضرت سفیان نے ان سے کچھ کہا جو میں نہ سمجھ سکا انہوں نے سفیان سے کہا:

سفیان! جب کوئی پسندیدہ امر پیش آئے تو الحمدللہ کہو اور جب کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے تو" لاحول ولا قوۃ الا باللہ" زیادہ پڑھو اور جب رزق میں تاخیر ہو تو کثرت سے استغفار پڑھو"

۳۷۹۸- عبید اللہ بن محمد، حسن بن محمد، سعید بن عنبسہ، عمرو بن جمیع کے طریق سے مروی ہے کہ میں اور ابن ابی لیلیٰ اور ابو حنیفہ حضرت جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے اور پھر محمد بن حبیش، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار، محمد بن عبد اللہ قرشی، عبد اللہ بن شبرمۃ کے طریق سے بھی مروی ہے کہ میں اور ابو حنیفہ جعفر بن محمد کے ہاں داخل ہوئے۔ ابن ابی لیلیٰ نے کہا: آپ کے ساتھ یہ کون ہے انہوں نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے جسکی گہری نظر اور نفاذ ہے دین کے امر میں۔ ابن ابی لیلیٰ نے کہا شاید یہ وہ ہے جو دین کے امر کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے انہوں نے فرمایا: ہاں" حضرت جعفر نے ابو حنیفہ سے فرمایا: آپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا: نعمان۔ انہوں نے کہا:

"کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟ کہا: میں کیسے اپنے سر کو ناپوں۔ انہوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم کچھ کر سکو ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ آنکھوں کی نمکینی، کانوں کی کڑواہٹ اور نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ حضرت ابو حنیفہ نے فرمایا:

"نہیں" انہوں نے فرمایا: میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم کچھ کر سکو پھر پوچھا: کیا ایسا کلمہ جانتے ہو جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے؟ تو حضرت ابن ابی لیلیٰ نے کہا آپ ہی بتادیں وہ چیزیں جو آپ نے ان سے پوچھی ہیں فرمایا: میرے والد نے مجھے دادا سے حضور ﷺ کا یہ قول سنایا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ابن آدم کی آنکھوں میں نمکینی رکھی ہے اسلئے کہ یہ چربی کے ٹکڑے ہیں پگھل نہ جائیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جو ابن آدم پر کیا ہے کانوں میں کڑواہٹ رکھی ہے جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے اس لئے کہ کوئی کیڑا اگر داخل ہوجائے کانوں میں تو وہ دماغ کو پہنچ جائیگا لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے نتھنوں میں حرارت رکھی ہے جس سے آدمی ہوا حاصل کرتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دماغ بدبودار ہوجائے اور اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر احسان کیا ہے کہ ہونٹوں میں مٹھاس رکھی ہے جس سے ہر چیز وہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں:

پھر فرمایا: مجھے اس کلمہ کے بارے میں بتایئے جس کا شروع کفر ہے اور آخر ایمان ہے انہوں نے فرمایا: اگر بندہ کہے کہ" لا الٰہ" تو یہ کفر ہے اور اگر ساتھ کہہ دے" الا اللہ" تو یہ ایمان ہے پھر حضرت جعفر نے ابو حنیفہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

اے نعمان! مجھے میرے والد اور دادا سے حضور کا فرمان پہنچا ہے کہ: جس نے سب سے پہلے دین کے معاملے میں رائے سے کام لیا وہ ابلیس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا:

آدم کو سجدہ کرو اس نے کہا انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین
پس جو شخص دین کو اپنی رائے سے قیاس کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ابلیس کے ساتھ کھڑا کریں گے اس لئے کہ اس نے ابلیس کی پیروی کی۔

ابن شبرمہ کہتے ہیں پھر حضرت جعفر نے فرمایا: کونسا گناہ بڑا ہے قتل یا زنا؟ انہوں نے فرمایا: قتل حضرت جعفر نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قتل کے سلسلے میں دو گواہوں کی گواہی کو قبول کیا ہے اور زنا کے بارے میں چار گواہوں کی گواہی کو! پھر پوچھا نماز اہم ہے یا روزہ؟ فرمایا نماز" انہوں نے فرمایا: حائضہ روزہ رکھتی ہے لیکن نماز اسے معاف ہے اللہ بھلا کرے آپ کیسا قیاس کرتے ہیں زیادہ قیاس میں نہ پڑیں اور تقویٰ کو لازم پکڑیں۔

۳۷۹۹- محمد بن عمر بن سلم، حسین بن عصمہ، احمد بن عمرو بن مقدام رازی سے منقول ہے کہ

ایک مکھی منصور پر بیٹھی اس نے اسے ہٹایا وہ دوبارہ آبیٹھی انہوں نے دوبارہ دفع کیا یہاں تک کہ اسے زچ کر کے رکھ دیا ادھر جعفر بن محمد دربار میں داخل ہوئے منصور نے ان سے کہا ابو عبداللہ! اللہ نے مکھی کو کس لئے پیدا کیا انہوں نے فرمایا:

تا کہ ذلیل کریں اس سے جابر حکمرانوں کو"

۳۸۰۰- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، منصور بن ابی مزاحم، عنبسہ خثعمی کہتے ہیں:
میں نے جعفر بن محمد سے سنا: دین کے معاملے میں جھگڑوں سے بچو اس لئے کہ یہ دل کو مشغول اور نفاق کو پیدا کرتا ہے"

۳۸۰۱- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعۃ، عبدالرحیم بن مطرف، عمرو بن محمد، ابو عبداللہ، جعفر بن محمد سے نقل کرتے ہیں:

جب حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں سونے سے بنا ایک بت تھا تو اس نے کہا: آپ یہیں رہو میں بت کو ڈھانپ دوں اس لئے کہ مجھے اس سے حیا آتی ہے تو حضرت یوسف نے کہا: یہ بت سے حیاء محسوس کرتی ہے تو تجھے اللہ سے زیادہ حیاء کرنا چاہیے سو اس سے رک گئے اور چھوڑ دیا اس کو"

۳۸۰۲- عبداللہ بن محمد، علی بن رستم، ابو مسعود حضرت ابو جعفر کا قول نقل کرتے ہیں جب تم کو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تم کو بری لگے تو غمگین نہ ہونا اس لئے کہ اگر ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو وہ ایک سزا تھی جو جلدی مل گئی اور اگر ویسا نہ ہوا تو یہ ایک نیکی تھی جو اس نے انجام نہیں دی۔

ایک دفعہ موسیٰ نے کہا: پروردگار! میں آپ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ کوئی میرا تذکرہ نہ کرے مگر اچھے الفاظ کے ساتھ تو حضرت جعفر نے کہا: میں نے کبھی اپنے لئے یہ دعا نہیں کی

۳۸۰۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبداللہ، ولید بن شجاع، ابراہیم بن اعین، یحییٰ بن فرات سے منقول ہے کہ حضرت جعفر نے سفیان ثوری سے فرمایا:

نیک کام تین امور سے انجام پاتا ہے جلدی انجام دینے سے، اسکو مختصر کرنے سے اور پھر اس کو مخفی کرنے سے"

جعفر بن محمد اپنے والد، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ، عبیداللہ بن رافع، عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت کرتے ہیں اور خود ان سے تابعین نقل کرتے ہیں جیسے یحییٰ بن سعید انصاری، ایوب سختیانی، ابان بن تغلب، ابو عمرو بن علاء، یزید بن عبیداللہ بن ہاد اور ان سے ائمہ اعلام نے نقل کیا ہے جیسے مالک بن انس شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، ابن جریج عبداللہ بن عمر، روح بن القاسم سفیان بن عیینہ، سلمان بن بلال اسماعیل بن جعفر، حاتم بن اسماعیل، عبدالعزیز بن مختار وغیرہ اور ان سے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں تخریج کی ہے اور ان کی حدیث سے استدلال کیا ہے

۳۸۰۴-عبداللہ، صہبان بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، یحییٰ بن سعید، جعفر بن محمد اپنے والد سے حضرت جابر کی حدیث نقل کرتے ہیں جس میں حضرت اسماء بنت عمیس ذوالحلیفہ میں نفاس سے ہوگئی تھیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کو فرمایا کہ انکو غسل کا حکم دیں اور پھر وہ تہلیل کریں''۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم نے اپنی صحیح میں ابوغسان محمد بن عمرو عن جریر کی سند سے اس کی تخریج کی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری تابعین اہل مدینہ سے ہیں۔

۳۸۰۵-ابوبکر طلحی، عبداللہ بن محمد بن صبیح، محمد بن عمر بن ولید، اسحق بن منصور، سلام بن ابومطیع، ایوب سختیانی، جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ: جب حضرت عمر کو نیزہ مارا گیا تو آپ نے اہل بدر کے پاس پیغام بھیجا جو کہ منبر اور قبر رسول کے پاس بیٹھے تھے فرمایا: عمر تم سے کہتے ہیں کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ یہ تمہاری تمنا سے ہوا تو سب رونے لگے پھر حضرت علی بن طالب کھڑے ہوئے اور کہا:
ہم نے تو یہ جانا کہ ہماری عمریں بھی انکو لگ جائیں''

یہ ایوب کے طریق سے حدیث غریب ہے جعفر اور ایوب بصرہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۶-محمد بن ابراہیم و تمیم العزوی الریحی، محمد بن خلف قاضی وکیع، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر، ابوالحسین بن موسیٰ علی بن جعفر، ابان بن تغلب جعفر بن محمد اپنے والد و دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ ستر کی عمر والے کو محبوب رکھتے ہیں اور اسی کی عمر والے سے حیاء کرتے ہیں''[1]

حدیث جعفر غریب ہے ابان سے بھی غریب ہے ابان بن تغلب کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۳۸۰۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، جعفر بن محمد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا'' لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک''[2]

یہ حضرت جعفر اور ثوری کی حدیث صحیح ہے۔

۳۸۰۸-ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، شعبہ، جعفر بن محمد، حضرت جابر اسی طرح مخول، ابوجعفر اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کے غسل جنابت کا ذکر کیا اور پھر آپ نے فرمایا: ''میں تو اپنے سر پر تین دفعہ پانی بہاتا ہوں''۔

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے ہم نے اسے شعبہ اور روح کے طریق سے ذکر کیا ہے''۔

۳۸۰۹-فاروق خطابی، ابومسلم کشی۔ عبداللہ بن مسلم تعنبی مالک بن انس، جعفر بن محمد اور حضرت جابر سے منقول ہے کہ:

میں نے حضور ﷺ سنا جب وہ مسجد سے نکلے اور ارادہ صفا کو جانے کا تھا: ہم وہاں سے ابتداء کریں گے جہاں سے اللہ عزوجل نے کی: پھر آپ نے صفا سے شروع کیا''[3]

حضرت جعفر کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے ان سے جم غفیر نے روایت کیا ہے کسی نے مختصر اور کسی نے قدرے طوالت کے ساتھ''

---

[1] الجامع الکبیر ۵۱۹۳، ۱۸۹۱. وکنز العمال ۴۲۶۳۸. ۴۲۶۳۹. ۴۲۶۶۹. وتاریخ ابن عساکر ۲/۲۲۷. (التھذیب)

[2] صحیح البخاری ۲/۱۷۰. ۷/۲۰۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۳. وفتح الباری ۱/۳۶۰.

[3] سنن الترمذی ۸۶۲، ۲۹۶۷، وسنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۵۷. ۱۶۲. ۱۶۶. وسنن ابن ماجة ۳۰۷۴. ومسند الامام احمد ۳/۳۲۰. ۳۸۸. وشرح السنة ۷/۱۳۶. والسنن الکبری للبیھقی ۱/۸۵. ۳/۳۱۵. ۵/۹۳.

۳۸۱۰-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، امیہ بن بسطار، یزید بن زریع، روح بن قاسم، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ

''آپ ﷺ نے پڑھا واتخذو امن مقام ابراھیم مصلی'' اور جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔(البقرۃ ۱۲۵)

یہ جعفر کی حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے حدیث حج ہے اور ان سے لوگوں نے روایت کیا ہے ہم نے اسے روح عن یزید بن زریع کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، محمد بن ثابت، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے حضور ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں والوں کے لئے ہے۔[1]

راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے فرمایا: جو اہل کبائر میں سے نہیں انکو شفاعت کی ضرورت نہیں ہوتی''

جعفر اور محمد بن ثابت کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اسکو صرف ابوداؤد نے ذکر کیا ہے اور ابوداؤد، عمر بن علی اور متقدمین سے انکے طبقہ کے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

۳۸۱۲-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن احمد بن مخلد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، یحیی بن علاء، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں ایک اعرابی حضور ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: اے محمد! مجھ پر اسلام پیش کریں آپ نے فرمایا:

تم''' اشھدان لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداعبدہ ورسولہ '' کی گواہی دو اس نے کہا: آپ مجھ سے اجرت لیں گے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں البتہ رشتہ داروں سے محبت۔ اس نے کہا: اپنے رشتہ داروں سے یا آپ ﷺ کے رشتہ داروں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ داروں سے۔ اس نے کہا لائیں میں بیعت کرتا ہوں جو آپ سے محبت نہ رکھے اور نہ آپ کے اقرباء سے اس پر اللہ کی لعنت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: آمین''[2]

یہ حدیث حضرت جعفر بن محمد کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے یحیٰ بن علاء کوفی کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۳-ابوبکر بن خلاد، ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن یونس شامی، حماد بن عیسی جہنی، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ ''آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی بن ابی طالبؓ سے:

اے دو چھوٹے فرزندوں کے باپ! میں تمہیں اپنے پھولوں جیسے فرزندوں کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں عنقریب ہی تمہارے بازو اٹھ جائیں گے اللہ تم پر خلیفہ ہیں میرے بعد''[3] جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو علیؓ نے فرمایا: یہ ایک بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا جب حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی نے فرمایا یہ دوسرا بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۷۳۹. وسنن الترمذی ۲۴۳۶. ومسند الامام أحمد ۲۱۳/۳. والسنن الکبری للبیھقی ۱۷/۸. ۱۹۰/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۲/۱. ۱۱۸۹. ۱۱. ومجمع الزوائد ۳۷۸/۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۵۵۹۸. والترغیب والترھیب ۴۴۶/۴. وکشف الخفا ۱۴/۲. والدرر المنتثرۃ ۱۰۰.

۲۔ سنن الدارمی ۱۰/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۹۳/۲. وصحیح ابن حبان ۲۱۱۰. ومجمع الزوائد ۲۹۲/۸. ومشکاۃ المصابیح ۵۹۲۵. وتاریخ بغداد ۱۹۵/۱.

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۲۲۱/۴. وکنز العمال ۳۳۰۴۴. ۳۷۶۸۸.

فرمایا تھا۔

یہ حدیث جعفر غریب ہے حماد بن عیسی متفرد ہیں ہم نے اسے محمد بن یونس کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۱۴-عبداللہ، احمد بن حسین انصاری، ابراہیم بن حبیب بن سلام مکی، ابن ابی فدیک، جعفر بن محمد اپنے والد اور حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(محرم) حسین عورت کے چہرے اور سبزے کو دیکھنا بینائی میں اضافہ کرتا ہے''۔[1]

حدیث جعفر غریب ہے ابن ابی فدیک متفرد ہیں مرفوعاً اور متصل ہونے میں۔

۳۸۱۵-عمر بن احمد بن عمر قاضی قصبانی، علی بن سراج مصری، عبید اللہ بن محمد فریابی، عبداللہ بن میمون قداح، جعفر بن محمد اپنے والد حضرت جابر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔[2]

یہ حدیث جعفر غریب ہے اسکو صرف قداح نے روایت کیا۔

۳۸۱۶- فاروق خطابی، عباس بن فضل اسفاطی، ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحق حربی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سعید بن سلیمان، منصور بن ابی سلیمان اسود، صالح بن حسان، جعفر بن محمد اپنے دادا اور حضرت علی کے سلسلہ سند سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

''علی! مظلوم کی بددعا سے بچو اس لئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ حق والے کو حق سے محروم نہیں کرتا''۔[3]

جعفر بن محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور صالح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۸۱۷- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم حافظ، محمد بن حسین بن حفص، علی بن ولید بن جابر، علی بن حفص بن عمر، حسن بن حسین، زید بن علی، جعفر بن محمد اپنے والد سے علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالبؓ کے سلسلہ سند سے منقول ہے:

آپ ﷺ نے فرمایا:

مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: محمد! آپ جس سے چاہتے ہیں محبت کرلیں اسلئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور عمل کرلیں جتنا چاہے اسلئے کہ آپ آگے جا کر اس سے ملنے والے ہیں اور خوش عیش رہئے جتنا چاہے اسلئے کہ آپ مرنے والے ہیں''

راوی کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

حضرت جبرائیل نے خطبہ میں اختصار سے سب کچھ جمع کردیا''۔[4]

یہ حدیث جعفر غریب ہے یہ اپنے اسلاف سے متصلاً نقل کرتے ہیں۔

۳۸۱۸- قاضی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم، قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے اور حضرت جعفر بن محمد

---

[1] تنزیہ الشریعۃ ۲۰۱/۱. و کشف الخفا ۳۸۷/۱. والاحادیث الضعیفۃ ۱۳۳.

[2] سنن أبی داؤد، کتاب الصیام باب ۴۳. وسنن النسائی ۱۷۶/۴، ۱۷۷. وسنن ابن ماجۃ ۱۶۶۴، ۱۶۶۵. وسنن الترمذی ۷۱۰. ومسند الامام احمد ۳۱۹/۳. ۴۳۴/۵. والمستدرک ۴۳۳/۱. والسنن الکبری للبیہقی ۲۴۲/۴. ۲۴۳. وفتح الباری ۱۸۴/۴.

[3] تاریخ أصبہان للمصنف ۲۸۹/۲.

[4] کنز العمال ۲۲۲۲.

سے علی بن حسین، حسین بن علی سے روایت ہے کہ

''میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ﷺ صحابہ کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''اے لوگو! ایسا لگتا ہے کہ موت ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے لکھی ہے اور گویا کہ حق ہمارے علاوہ دوسرے لوگوں پر واجب ہوا ہے اور گویا کہ میتوں کو رخصت کرنا کچھ سفر ہے دوبارہ لوٹ آنا ہے ہم ان کی میراث کھاتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم ان کے بعد ہمیشہ رہنے والے ہیں'' ہم نے ہر نصیحت کو بھلا دیا اور ہم ہر زخم سے مامون ہو گئے خوشخبری ہے اس کے لئے جس کو اپنے عیوب لوگوں کے عیوب سے غافل کر دیں، خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی کمائی طیب ہے اور اس کے پوشیدہ امور صحیح ہیں اور علانیہ امور اچھے ہیں اور اس کا طریقہ مستقیم ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے کسی منفعت کے بغیر اللہ کے لئے تواضع اختیار کی اور جو کچھ اس نے جمع کیا اس سے اس نے خرچ کیا بغیر کسی گناہ کے اور اہل فقہ اور اہل حکمت کے ساتھ مجالست اختیار کی اور مسکینوں اور پست لوگوں پر اس نے رحم کیا اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے مال میں سے زائد کو خرچ کیا اور زائد قول سے وہ رک گیا اور اس نے سنت کی پیروی کی اور مڑ کر بدعت کی طرف نہیں گیا۔ پھر آپ ﷺ اتر آئے''[1]

حدیث غریب ہے ہم نے اسے قاضی حافظ سے سنا اور حضرت انس سے بھی منقول ہے

۳۸۱۹-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن حسین بن حفص، علی بن حفص عبسی، حسن بن حسین، جعفر بن محمد، علی بن حسین، حسین بن علی بن ابی طالبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد انتہائی عقلمندی لوگوں سے محبت کرنا ہے''[2]

حضرت جعفر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۰-حدیث اشہد باللہ واشہد للہ...... قاضی ابوالحسن بن علی بن محمد بن علی بن محمد قزوینی، محمد بن احمد بن عبداللہ بن قضاعہ، قاسم بن علاء ھمدانی، حسن بن محمد بن علی بن رضا، ابوجعفر بن محمد، ابن محمد، محمد بن علی، علی بن حسین، حسین بن علی، علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام رواۃ اشہد باللہ واشہد للہ کا قول کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اشہد باللہ واشہد للہ'' مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! شراب پر دوام اختیار کرنے والا بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے''[3]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے عترۃ طیبہ نے اس کو روایت کیا اور یہ حضور کے روایتوں میں سے الگ طریقہ سے بھی مروی ہے۔

۳۸۲۱-ابوبکر حسن بن محمد بن کوثر، احمد بن یونس، ابراہیم بن حسن علاف بصری، عمر بن حفص مازنی، بشر بن عبداللہ، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا حضرت حسین بن علی رضوان اللہ علیہم کے سلسلۂ سند سے نقل فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بنفشہ کی فضیلت تیل پر ایسی ہے جیسے اسلام کی فضیلت تمام ادیان پر اور کاسنی کے پتوں میں کوئی پتہ نہیں ہوتا جس پر جنت کے پانی کا قطرہ نہ ہو''[4]

۱۔ کنز العمال ۴۴۱۷۵. والجامع الكبير ۹۵۶۳. ولسان الميزان ۴۱۸/۴. ۱۲۷/۵.

۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ۳۱۱/۸. وتاریخ بغداد ۱۲۵/۱۴. واتحاف السادة المتقين ۲۵۷/۶. وتخريج الاحياء ۱۹۳/۲. ۱۰۹/۱۰. والدرر المنتثرة ۸۸. وكنز العمال ۵۱۷۳. ۵۱۷۴. ۲۴۲۶۲. ۴۳۵۸۱. ومسند الشهاب للديلمي ۲۰۰.

۳۔ کنز العمال ۱۳۱۶۰. ۱۳۶۹۸. ولسان الميزان ۴۳۶/۱.

۴۔ تاریخ بغداد ۲۷۲/۷. والاسرار المرفوعة ۲۸۶. وتنزيه الشريعة ۲۴۶/۲. ۲۷۱. وتذكرة الموضوعات ۱۴۸. واللآلئ المصنوعة للسيوطي ۱۲۰/۲. ۱۴۹. والفوائد المجموعة ۱۲۵، ۱۹۶. والموضوعة لابن الجوزی ۶۴/۳. ۶۵، ۶۶.

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے۔

۳۸۲۱-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ابوبکر احمد بن محمد سعدی، موسیٰ بن ہارون حافظ، ابراہیم بن منذر حزامی، ابن ابی فدیک، سعید بن سفیان مولی اسلمین، جعفر بن محمد، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قرض دینے والے کے ساتھ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے جب تک ایسی چیز میں نہ پڑے جسے اللہ ناپسند کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے خازن سے کہا کرتے تھے جاؤ اور قرض ادا کر لاؤ اسلئے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رات گزاروں اور اللہ میرے ساتھ نہ ہو بعد اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن لیا۔

یہ حدیث حضرت جعفر کے طریق سے غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر سے صرف سعید نے نقل کیا اور ان سے صرف ابن ابی فدیک نے نقل کیا ہے۔

۳۸۲۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عمر بن حفص بن غیاث، جعفر بن محمد اور حضرت ابوسعید خدری کے طریق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے سینگوں والے کالے زمینڈھے کی قربانی کی جو کھاتا بھی کالے میں پیتا بھی کالے میں دیکھتا بھی کالے سے اور چلتا بھی کالے میں (یعنی یہ جگہیں کالی تھیں)

حضرت جعفر کی یہ حدیث اپنے والد سے غریب ہے ہم نے اسے صرف حفص کے طریق سے لکھا ہے۔

۳۸۲۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنی، قعنبی جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، جعفر بن محمد، عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا:

''حضور ﷺ جب ہوا چلتی یا بادل ہوتے تو انکے چہرے سے جان لیا جاتا آپ آگے جاتے پیچھے کو جاتے جب بارش ہو جاتی خوش ہو جاتے اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ میری امت پر عذاب مسلط نہ ہو جائے''۔[۲]

یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے عطاء اور حضرت عائشہ کے طریق سے امام بخاری نے ابن جریج عطاء، اور مسلم نے قعنبی سلیمان بن بلال کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

۳۸۲۴-نجدہ کا ابن عباس سے پانچ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا......سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز قعنبی، سلیمان بن بلال جعفر بن محمد، یزید بن ہرمز سے منقول ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس کو خط لکھا وہ ان سے پانچ باتیں پوچھ رہا تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا: اگر یہ کتمان علم نہ ہوتا تو میں اسکو جواب نہ دیتا۔ نجدہ نے ان کو لکھا تھا: امابعد! آپ مجھے بتلایئے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو لے کر جنگ کو جاتے؟ اور کیا ان کا حصہ بھی مقرر کرتے؟ کیا آپ بچوں کو بھی قتل کرتے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور خمس کس کو ملے گا؟ حضرت ابن عباس نے لکھا:

حضور ﷺ غزوہ میں عورتوں کو بھی لے جاتے وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں حضور ان کو مال غنیمت میں سے کچھ دیتے لیکن مقرر حصہ انکا نہیں تھا اور رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تم نے پوچھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو بخدا! آدمی تو بوڑھا

---

[۱] سنن الدارمی ۲/۲۶۳. والمستدرک ۲/۲۳. وکنز العمال ۱۵۴۳۰. والجامع الکبیر ۵۰۶۲. والترغیب والترهیب ۲/۶۰۳. والتاریخ الکبیر ۳/۴۷۶. وتاریخ ابن عساکر ۷/۳۳۶. وفتح الباری ۵/۵۴.

[۲] صحیح مسلم ۶۱۶. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۳۶۱.

ہو جاتا ہے تب بھی وہ اپنے لئے لینے کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے اور دینے میں ضعیف ہوتا ہے بس جب وہ بہتر چیز لے لے جو لوگ لیتے تو یتیمی ختم ہوگئی اور تم نے لکھا ہے خمس کے بارے میں تو وہ ہمارے لئے ہے اور ہماری قوم سے کچھ لوگوں نے روک دیا ہے"

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے قعنبی سے اس کو نقل کیا ہے اور حاتم بن اسماعیل نے حضرت جعفر سے اور ان سے روایت کرنے والوں میں محمد زہری کے علاوہ یزید بن ہرمز، وقیس بن سعد وسعید المقری اور مختار بن صفین ہیں اور ابو اسحق نے ابو جعفر محمد بن علی اور یزید سے اسکو نقل کیا ہے۔

۳۸۲۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب سختیانی، اسحق قروی، عبداللہ بن جعفر مخرمی، جعفر بن محمد، عبداللہ بن ابی رافع، مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے جو چیز مجھے تنگ کرتی ہے اسے بھی تنگ کرتی ہے اور جو مجھے خوش کرتی ہے وہ اسے بھی خوش کرتی ہے"[1]

یہ حدیث علی بن حسین اور ابن ابی ملیکہ کے طریق سے متفق علیہ ہے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا اور ان سے زہری نے نقل کی اور ابن ابی ملیکہ سے لیث بن سعد نے۔

۳۸۲۷- قاضی محمد بن عمر بن سلم، محمد بن احمد بن اسماعیل عسکری، احمد بن جارود عسکری، ابو عامر اسماعیل بن محمد انصاری، ابراہیم بن محمد اسلمی جعفر بن محمد، عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد اور حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ

"آپ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے ذبح کی"

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے حضرت قاسم کی حضرت عائشہؓ سے اور یہ حدیث جعفرؒ کے طریق سے غریب ہے۔

۳۸۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن رشدین، ھانی بن متوکل، معاویہ بن ابی صالح، جعفر بن محمد، عکرمہ، ابن عباس سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے کہا "جزى الله محمدا بما هو اهله" اس نے ستر لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک تھکائے رکھا۔[2]

یہ حدیث غریب ہے عکرمہ، جعفر، اور معاویہ کے طریق سے اور ہانی بن متوکل اسکندرانی اسمیں متفرد ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۹۳. وسنن الترمذی ۳۸۶۹. والمستدرک ۳/ ۱۵۴. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۲/ ۱۲۶.

۲۔ الترغیب والترهیب ۲/ ۵۰۴. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۶۳. وتاریخ أصبهان ۲/ ۲۳۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۲۰۶. وتاریخ بغداد ۸/ ۳۸۸.

(۲۳۷) علی بن عبداللہ بن عباس [1]

۳۸۲۹- احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، مؤمل، سلیمان بن احمد، یحیٰ بن عبدالباقی، ابوعمیرنحاس، ضمرہ بن ربیعہ، علی بن ابی جملہ، اوزاعی سے منقول ہے کہ علی بن عباس ہر دن ایک ہزار سجدے کیا کرتے۔ مراد ان کی پانچ سو رکعتیں ہیں۔

۳۸۳۰- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، صفوان بن نافع، ولید بن مسلم، محمد بن محمد بن کریب سے بھی منقول ہے کہ دن میں ایک ہزار سجدے کیا کرتے یعنی پانچ سو رکعتیں پڑھتے۔

۳۸۳۱- احمد بن محمد فضل، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن زکریا، محمد بن عبدالرحمٰن تیمی، ہشام بن سلیمان مخزومی کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

علی بن عبداللہ بن عباس جب مسجد حرام تشریف لاتے حج یا عمرہ کے لئے قریش مسجد حرام میں اپنی مجالس کو معطل کر دیتے اور اپنے حلقوں کی جگہ کو چھوڑ دیتے اور حضرت علی بن عبداللہ بن عباس کی مجلس کو لازم پکڑ لیتے ان کی عظمت وجلال اور فضیلت کی وجہ سے اگر وہ بیٹھتے تو یہ بھی بیٹھ جاتے اگر وہ کھڑے ہوتے تو یہ بھی کھڑے ہوتے اگر وہ چلتے تو یہ چلنے لگ جاتے اور کوئی بھی قریشی مسجد حرام میں ذکر کی مجلس نہ جماتا جب تک حضرت علی بن عبداللہ مسجد حرام سے تشریف نہ لے جاتے"

۳۸۳۲- ابواحمد بن جبلہ، ابوعباس سراج، عبیداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر، جعفر بن سلیمان سے مروی ہے۔

حضرت علی بن عباس کی کنیت ابوالحسن تھی ایک مرتبہ جب وہ عبدالملک کے پاس آئے تو اس نے کہا اپنے نام اور کنیت کو تبدیل کرلیں اس لئے کہ یہ کنیت اور نام میں برداشت نہیں کرسکتا انہوں نے فرمایا:

نام تو نہیں تبدیل کروں گا ہاں میری کنیت ابومحمد ہے آج سے"

عامر نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس سے نقل کی تابعین میں سے زہری، سعد، منصور معتمر وغیرہ نے نقل کی ہے۔

۳۸۳۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، زہری عن بن عبداللہ، ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے گوشت یا دستی کھایا پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا" ہشام کہتے کہ یہ حدیث محمد بن علی، ابن عباس، وہب بن کیسان، محمد بن عمرو، عطاء اور ابن عباس سے بھی مروی ہے۔

انہوں نے اکثر احادیث اپنے والد عبداللہ بن عباس سے نقل کی ہیں تابعین میں سے زہری، سعد بن ابراہیم منصور بن معتمر وغیرہ نے ان سے روایت کی ان کی اولاد نے بھی ان سے حدیث نقل کی ہے۔

۳۸۳۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، یونس بن ابی اسحٰق، منہال بن عمرو، علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

مجھے حضرت عباس نے حکم دیا فرماتے ہیں: میں رات کو آپ ﷺ کے پاس گیا اور مسجد چلا گیا آپ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی یہاں تک کہ مسجد میں کوئی باقی نہ رہا پھر میرے پاس آپ کا گزر ہوا پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: عبداللہ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے حضرت عباس نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے ہاں رات گزاروں آپ نے فرمایا: چلو پھر' جب آپ لوٹے اور گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا عبداللہ کے لئے بھی بستر بچھادو میرے لئے ٹاٹ کا ایک تکیہ لایا گیا اور مجھے عباس کہہ چکے

---

[1] طبقات ابن سعد ۵/۳۱۲. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۴۰۷. والجرح ۶/ت ۱۰۵۶. والجمع ۱/۳۵۹. وسیر النبلاء ۵/۲۵۲. والکاشف ۲/ت ۳۹۹۴. وتهذیب الکمال ۷/۹۰۴ (۲۱/۳۵)

تھے کہ سونا نہیں حضور کی نماز دیکھنا آپ ﷺ آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی نیند کی حالت میں تیز آواز سننے لگا پھر آپ بستر پر بیٹھ گئے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا" سبحان الملک القدوس "تین مرتبہ کہا پھر سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی یہاں تک اس سورۃ کو ختم کر دیا"ان فی خلق السموٰت والارض" (بقرۃ:۱۶۴) پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسواک فرمائی پھر اپنے جائے نماز کی طرف گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر آپ اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کی آواز سنی پھر بستر پر بیٹھ گئے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کر چکے تھے (پہلی دفعہ میں، پھر آپ نے مسواک کی اور اپنے جائے نماز کو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں جو نہ زیادہ لمبی تھیں اور نہ زیادہ چھوٹی پھر اپنے بستر کو آئے اور سو گئے یہاں تک کہ میں آپ کی آواز سننے لگا پھر آپ بیٹھے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا پھر آپ نے نماز پڑھی پھر آپ نے وتر ادا کئے جب آپ نے نماز ادا کر لی تو میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

اللھم اجعل فی بصری نوراً، واجعل فی سمعی نوراً، واجعل فی لسانی نورا، واجعل فی افمی نورا، واجعل عن یمینی نورا. واجعل عن یساری نوا، واجعل من امامی نوراً، واجعل من خلفی نورا، واجعل من فوقی نوراًواجعل من تحتی نورا، واجعل لی یوم القیامۃنوراً واعظم لی نوراً"

یہ حدیث ابن عباس سے صحیح اور کئی طریقے سے مروی ہے یونس سے ابو احمد زبیری نے اسی طرح نقل کی اور داؤد بن عیسیٰ نخعی، منصور بن معتمر اور علی نے اس کو روایت کیا اور ان سے حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں اسے احوص بن حکیم، علی بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور ان تمام روایات میں ابو کریب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کریب سے مخرمہ بن سلمان، عمرو بن دینار، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، سلمہ بن کہیل، بکیر طائی نے روایت کیا امام مسلم رحمہ اللہ حبیب بن ابی ثابت اور محمد بن علی کے طریق میں متفرد ہیں۔

۲۸۳۵-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر صائغ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ:

مجھے حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا میں ان کے پاس شام کو آیا وہ میری خالہ میمونہ کے گھر میں تھے فرماتے ہیں آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے جب فجر سے پہلے دو رکعت پڑھ لیں تو یہ دعا فرمائی:

""اللھم انی اسألک رحمۃ من عندک تھدی بھادینی" وتحفظ بھاغائبی، وترفع بھاشاھدی، وتزکی بھاعملی، وتبیض بھاوجھی، وتلھمنی بھارشدی، وتعصمنی بھا من کل سوء، اللھم اعطنی ایمانا صادقا، ویقینا لیس بعدہ کفر، ورحمۃ انال بھا شرف کرامتک فی الدنیا والأخرۃ، اللھم انی اسألک الفوز عندالقضاء، ومنازل الشھداء، وعیش السعداء، والنصر علی الاعداء، اللھم انی انزل بک حاجتی وان قصر رأی، وضعف عملی، وافتقرت الی رحمتک، فاسألک یاقاضی الاموروباشافی الصدور، کماتجیر بین البحور ان تجیرنی من عذاب السعیر، ومن دعوۃ الثبور، وفتنۃ القبور.

اللھم وما عنہ رائی وضعف عنہ عملی، ولم تنلہ مسألتی. ولم تبلغہ امنیتی من خیر وعدتہ احداً من عبادک، اوخیرانت معطیہ احداً من خلقک، فانی ارغب الیک فیہ، واسألک یارب العالمین.

اللھم اجعلنا ھادین مھدین غیر ضالین ولا مضلین حرباً لاعدائک سلما لأولیائک، نحب بحبک محبیک، ولعادی بعداوتک من خالفک من خلقک.

اللهم هذا الدعاء وعليك الاجابة، واللهم وهذا الجهد وعليك التكلان، ولاحول ولاقوة الابالله، اللهم ذالحبل الشديد، والأمر الرشيد، اسالك الامن يوم الوعيد، والجنة يوم الخلود، مع المقربين الشهود، الركع السجود، الموفين بالعهود انك رحيم ودود، تفعل ماتريد، سبحان الذى ليس العزوتكرم به، سبحان الذى تعطف بالمجدوقال به سبحان الذي لاينبغي التسبيح الاله، سبحان ذى العزوالبهاء، سبحان ذى القدرة، والكرم، سبحان الذى، احصى كل شيء بعلمه.

اللهم اجعل لي نوراً في قلبي، ونوراً في قبري، ونوراً في سمعي، ونوراً في بصري ونوراً في شعري، ونوراً في بشري، ونوراً في لحمي، ونوراً في دمي، ونوراً في عظامي، ونوراً بين يدي، ونوراً من خلفي، ونوراً عن يميني، ونوراً عن شمالي، ونوراً من تحتي ونوراً من فوقي، اللهم زدني نوراً، واعطني نوراً. واجعل لي نوراً"

اس حدیث کو اس سیاق اور دعا کے ساتھ صرف انکے بیٹے داؤد نے نقل کیا ہے اور ان سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ متفرد ہیں۔

۳۸۳-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ہشام بن یوسف عبداللہ بن سلیمان، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تم کو اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ کا مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو میری ان سے محبت کی بناء پر۔[۱]

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے حضور سے ماثور نہیں ہے سوائے علی بن عبداللہ بن عباس کے طریق سے اور ان سے ہشام بن یوسف، عبداللہ سے متفرد ہیں اور ہشام بن یوسف قاضی صنعاء تھے ان سے بھی علی بن بحر نے یحییٰ بن معین کی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۸۴-حبیب بن حسن، حسن بن محمد بن سلمان شغوی، ہشام بن عمر، ولید بن مسلم، حکم بن مصعب، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد اور دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو استغفار کو لازم پکڑے اللہ تعالیٰ اس کا ہر غم دور کردینگے اور تنگی سے اس کا راستہ نکالیں گے اور اسکو رزق ملے گا جہاں سے وہ گمان بھی نہ کرتا ہوگا۔[۲]

یہ حدیث غریب ہے محمد بن علی کے طریق سے اور اس میں حکم بن مصعب متفرد ہیں۔

۳۸۵-عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، ابوبکر احمد بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ہاشم، عبداللہ بن نمیر، عتبہ بن یقظان، داؤد بن علی اپنے والد اور دادا ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کو ناپسند، توبہ کرنے والا، اور بھول جانے والا پیدا کیا گیا ہے جب نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول کرلیتا ہے۔"[۳]

۱: سنن الترمذی ۳۸۷۹. والمستدرک ۱۴۹/۳. والمعجم الكبير للطبراني ۳۴۲/۱۰. ۳۹/۳. والتاريخ الكبير ۱۸۳/۱. وتاريخ بغداد ۱۶۰/۴. والعلل المتناهية ۲۶۶/۱.

۲: السنن الكبرى للبيهقي ۳۵۱/۳. والمعجم الكبير للطبراني ۳۴۲/۱۰. وسنن أبي داؤد ۱۵۱۸. وسنن ابن ماجة ۳۸۱۹. والترغيب والترهيب ۴۶۸/۲. وشرح السنة ۷۹/۵. ومشكاة المصابيح ۲۳۳۹.

۳: المعجم الكبير للطبراني ۳۴۲/۱۰. ۳۰۴/۱۱. والكامل لابن عدى ۹۵۸/۳ واتحاف السادة المتقين ۵۹۵/۸، كشف الخفا ۴۳۷/۱.

یہ حدیث داؤد بن علی کے الفاظ سے غریب ہے ان سے صرف ابن نمیر اور عتبہ نے نقل کیا۔

۳۸۳۹-ابوعمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، نصر بن علی جہضمی، وہب بن جریر، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی بکر، علی بن عبداللہ بن عباس، اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ فتح والے دن داخل ہوئے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے ابلیس نے ان کے قدموں کو پیتل سے گاڑ دیا تھا آپ ﷺ آئے آپکے پاس ایک شاخ تھی آپ ان سب سے ہر بت کی طرف اشارہ کرتے تو وہ اوندھے منہ آ گرتا اس دوران آپ فرما رہے تھے: (وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبٰطِلُ ، اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوْقًا) اور کہہ دو حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔(اسرا،۸۱)

یہاں تک کہ آپ نے وہ شاخ تمام پر پھیر دی۔"[1]

یہ حدیث علی بن عبداللہ کے طریق سے غریب ہے اور محمد بن اسحٰق، اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۴۰-سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عمرو، ابن ہاشم بیروتی، اوزاعی، اسماعیل بن عبداللہ مخزمی، علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

آپ ﷺ پر پیش کیا گیا اس کو جو آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے کھول دیا جائے گا ایک ایک کر کے تو آپ اس سے بہت خوش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی" ولسوف يعطيك ربك فترضى "اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔(الضحیٰ:۵) یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ہزار محلات عطا فرمائے ہر محل میں بے شمار بیویاں اور حشم و خدم ہوں گے"۔

یہ حدیث علی بن عبداللہ بن عباس کے طریق سے غریب ہے ان سے صرف اسماعیل نے روایت کیا اور ان سے سفیان ثوری، اوزاعی، اسماعیل نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۸۴۱-(سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، حفص بن عمر مزنی، جعفر بن سلیمان، ابی سلیمان) بن علی بن عبداللہ بن عباس (علی بن عبیداللہ بن عباسؓ) سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے کہ

جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی رکاب پکڑی نہ اس کو اس سے کوئی امید تھی اور نہ کوئی ڈر تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے"۔[2]

یہ علی کی احادیث میں سے ہے اور علی اس میں متفرد ہیں اور ان سے سلیمان اور سلیمان سے انکے بیٹے جعفر متفرد ہیں۔

(۲۳۸) محمد بن کعب قرظی[3]

محدثین کی مبارک جماعت میں شامل ایک مبارک ترین ہستی قرظی، ابوحمزہ محمد بن کعب کی ہے دنیا سے اکثر نفرت دلاتے رہتے اور برائیوں کے نقصانات اور ان کے عواقب پر اکثر گفتگو کرتے۔

۳۸۴۲-عبداللہ بن محمد بن علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، یونس بن عبدۃ اور محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۷۸، ۱۰۸/۲، وصحیح مسلم، كتاب الجهاد ۸۴، ۸۷، وفتح الباری ۵/۱۲۱، ۸/۱۶، ۲۰۰.

۲۔ انظر الحديث فی: المعجم الكبير للطبرانی ۱۰/۳۴۷، ومجمع الزوائد ۸/۱۲، ولكن للدولابی ۲/۹۹.

۳۔ طبقات ابن سعد ۹/ق ۱۶۱، والتاريخ الكبير ۱/ت ۶۷۹، والجرح ۸/۳۰۳، والاستيعاب ۳/۱۳۷۷، والجمع ۲/۴۴۸، وسير النبلاء ۵/۶۵، الكاشف ۳/ت ۵۲۱۰، وتهذيب الكمال ۵۵۷۳، (۲۶/۳۴۰).

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتے ہیں' دین میں تفقہ' دنیا سے بے رغبتی و بیزاری، اور اپنے عیوب پر نظر"

۳۸۴۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسن بن علی، عبایۃ بن کلیب، محمد بن نصر حارثی سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب قرظی فرمایا کرتے تھے:

دنیا فناء کا گھر ہے اور منزل ہے اس سے نیک بخت لوگوں نے اعراض کیا اور بدبختوں کے ہاتھوں سے یہ نکل بھاگی' بس بدبخت لوگ وہ ہیں جو اس کی رغبت رکھتے ہیں اور نیک بخت وہ ہیں جو اس سے زہد اختیار کرتے ہیں' یہ تکلیف میں ڈالنے والی ہے اس کو جو اس کی بات مانے اور ہلاک کرنے والی ہے اسکو جو اس کی پیروی کرے اور خیانت کرنے والی ہے اس سے جو اس کے سامنے جھک جائے اسکا علم جہل ہے اس کی مالداری فقر ہے اس کی زیادتی نقصان ہے اور اس کے ایام گردش میں ہیں"

۳۸۴۴- ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن المبارک، داؤد بن قیس کہتے ہیں میں نے ابن کعب سے سنا:

زمین ایک شخص کے لئے روتی ہے اور ایک شخص کے خلاف روتی ہے روتی تو اس کے لئے ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی اطاعت کے اعمال انجام دیتا ہے اور روتی اس کے خلاف ہے جو اس کی پشت پر اللہ کی معصیت کے کام کرتا تھا اور اس نے اسے مشقت میں ڈال رکھا تھا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

"فمابکت علیھم السماء والارض وما کانوا منظرین" پھر نہ تو ان پر آسمان وزمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی (الدخان:۲۹)

۳۸۴۵- احمد بن جعفر بن مالک، یحیٰی بن محمد عزی، محمد بن خداش، محمد بن یزید واسطی، محمد بن سلم طائفی، عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے پوچھا اس آیت کے بارے میں "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ. ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ" تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا . اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا (الزلز :۸۷)

انہوں نے فرمایا:

کافر جو بھی نیکی کا ایک ذرہ بھی کرے گا تو اس کا ثواب وہ اپنے آپ یا اپنے اہل اپنے مال میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ وہ جب اس دنیا سے جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی . اور جو مومن بھی ایک ذرہ بھی گناہ کا انجام دے گا وہ اس کی عقوبت اپنے آپ میں یا اپنے اہل میں یا اپنے مال میں ضرور پائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس دنیا سے جائے گا تو ایک گناہ بھی اس کے ذمہ نہیں ہوگا"

۳۸۴۶- عبداللہ ابوالحسن بن ابان، ابوبکر اموی، ابوعبدالرحمٰن زہیر بن عباد، ابوبکر بصری سے منقول ہے کہ حضرت ابن کعب کی والدہ نے اپنے بیٹے سے کہا:

بیٹے! اگر میں تمہیں بچپنے اور پھر اب جوانی میں تجھے نہ جانتی کہ تو اچھا انسان ہے تو میں تو یہ سمجھی کہ تو نے کوئی گناہ ایجاد کرلیا ہے اس لئے کہ تم دن رات کیا کرتے ہو انہوں نے فرمایا:

امی جان! میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر مطلع ہوں اس حال میں کہ میں گناہوں میں ہوں پھر وہ مجھ سے ناراض ہو جائے اور کہے: جاؤ! تمہاری مغفرت نہیں کرتا۔ مجھ پر قرآن کریم کے عجائب سے ایسے ایسے امور منکشف کرتا ہے کہ رات پوری گزر جاتی ہے اور میں اس سے فارغ تک نہیں ہو پاتا

۳۸۴۷- محمد بن علی، محمد بن حسن بن زیاد، ابراہیم بن ہشام بن یحیٰی غسانی، اپنے والد اور دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے حضرت محمد بن کعب کو خط لکھا کہ اپنا غلام سالم مجھے فروخت کردیں وہ بڑا عبادت گزار تھا انہوں نے فرمایا: میں تو اسے مدبر بنا چکا ہوں

انہوں نے کہلا بھیجا کہ اچھا اسے صرف میرے پاس بھیج دیں حضرت سالم ان کے پاس آئے تو حضرت عمر نے کہا: آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہوں اور مجھے اندیشہ اس بات کا ہے کہ میری نجات نہ ہوگی تو حضرت سالم نے ان سے کہا: اگر بات ایسی ہی ہے جیسے آپ کہہ رہے ہیں ایک تو یہی نجات ہے آپ کے لئے ورنہ معاملہ وہی ہے جو آپ اندیشہ کر رہے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: سالم! ہمیں کوئی نصیحت کیجئے حضرت سالم نے کہا:

حضرت آدم نے ایک غلطی کی تو جنت سے نکال دیئے گئے اور تم غلطیوں پر غلطیاں کرتے ہو اور یہ امید کرتے ہو کہ جنت میں جاؤ گے بس اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے۔

۳۸۴۸-محمد بن محمد بن عبداللہ بن زید، احمد بن اسحق قاضی، محمد بن قاسم، اصمعی، ابو مقدام ہشام بن زیاد سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن کعب سے پوچھا گیا:

رسوائی کی جگہ کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ آدمی اس کو برا سمجھنے لگے جس کو وہ اچھا سمجھتا تھا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے جس کو وہ برا سمجھتا تھا۔

۳۸۴۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک عبیداللہ بن وہب حضرت ابن کعب کا قول نقل فرماتے ہیں:

میں پوری رات یہاں تک کہ صبح ہو جائے سورۃ زلزال اور سورۃ قارعہ پڑھوں اور اس سے زائد کچھ نہیں انکو پڑھتا ہوں اور ان میں غور کرتا ہوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں پورا قرآن پڑھ لوں۔

۳۸۵۰-محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، محمد بن بکار، ابو معشر، محمد بن کعب قرظی سے منقول ہے کہ:

اگر ذکر کو چھوڑ بیٹھنے کی رخصت کسی کو ملتی تو حضرت زکریا کو ضرور دے دی جاتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا" نشانی یہ کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے تو اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد کرنا۔ (ال عمران: ۴۱)

اور کسی کو چھوٹ دی جاتی تو ان کو دی جاتی جو اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یاایھا الذین امنوا اذالقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً" مؤمنو جب تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو۔ (الانفال: ۴۵)

۳۸۵۱- ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب ابوصخر، محمد بن کعب قرظی سے اللہ کے قول "اصبروا وصابروا ورابطوا" کے بارے میں منقول ہے:

صبر کرو اللہ کے دین پر اور صبر شعار رہو اس وعدے کے لئے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور میرے دشمن کے مقابلے میں حفاظت کا فریضہ سرانجام دو اور اللہ سے ڈرو آپس کے معاملات میں "لعلکم تفلحون" اس وقت جب تم مجھ سے آملو گے"

۳۸۵۲-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ قطبہ ابن علاء، ابو معشر، محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں نقل کرتے ہیں

"لولا ان رآی برھان ربه" کہ اللہ نے قرآن میں جو حلال کیا ہے اسے اس نے جان لیا اس سے جو حرام کیا ہے اس نے

۳۸۵۳-حبیب، حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، محمد بن رفاعہ، محمد بن کعب قرظی سے "اذیغشی السدرة مایغشی" جبکہ اس بیری پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (النجم: ۱۶) کی تفسیر منقول ہے کہ:

"وہ سونے کی تتلیاں تھیں جو بیری کو ڈھانپے ہوئی تھیں"

۳۸۵۴-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن رستم، ہیثم بن خالد، یحیٰ بن صالح، ابومعشر، محمد بن کعب سے "منھا قائم وحصید" ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہو گیا۔ (ھود۱۰۰) کے بارے میں ہے قائم سے مراد وہ نبات ہے جو کھڑی رہے اور حصید سے مراد وہ ہے جو کاٹ دی گئی ہو"

۳۸۵۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰ، ابوکریب، وکیع، ابومودود کہتے ہیں میں نے کعب قرظی سے سنا:

حضرت یوسف نے اپنا سر چھت کی طرف بلند کیا تو گھر کی دیوار پر لکھا تھا: و لاتقربوا الزنا انه کان فاحشة وساء سبیلا" اور زنا کے بھی پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور برائی کی راہ ہے۔ (اسراء:۳۲)

۳۸۵۶-ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، سعید بن سلیمان، ابومعشر، اور محمد بن کعب سے "ان عذابها کان غراما" بے شک اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ (الفرقان:٦٥) کے بارے میں مروی ہے کہ یہ سزا ہے اس کی کہ جو دنیا میں عیش میں رہے"

۳۸۵۷-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن سویہ، حسین بن علی بن اسود، عمر وعبقری، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن کعب سے "ان عذابها کان غراما" کے بارے میں منقول ہے کہ: اللہ نے ان سے اپنی نعمتوں کی قیمت مانگی وہ ادا نہ کر سکے تو اللہ نے ان کو اپنی نعمتوں کے قیمت کے قرض کے طور پر جہنم میں داخل کر دیا"

۳۸۵۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن ابی اموالی کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اس آیت کے متعلق پوچھا: "وما اٰتیتم من ربا لیربو فی اموال الناس فلا یربوا عند الله" اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی۔ (الروم،۳۹) انہوں نے فرمایا:

وہ شخص جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ اسکو اسکا بدلہ ملے اور زیادہ ملے تو یہ اللہ کے ہاں بڑھوتری نہیں پاتا اور وہ مال جو اللہ کی رضا کے لئے دیا جائے اور اس سے بدلہ مقصود نہ ہو تو ایسے مال کو اللہ دگنا کرتے ہیں"

۳۸۵۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، محمد بن مثنی، ابوبکر حنفی، عمیر بن ھانی مدنی، کہتے ہیں میں نے محمد بن کعب سے اللہ عزوجل کے قول "ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق" مجھے اچھی طرح (مدینے میں) داخل کیجیو اور (مکہ سے) اچھی طرح نکالیو (الاسراء:۸۰) کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا:

بندہ کہتا ہے: میرے خفیہ اور اعلانیہ امور کو اچھا کر دیجئے"

۳۸۶۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰ مروزی، عاصم بن علی، ابومعشر محمد بن کعب، اللہ تعالیٰ کے اس قول "او القی السمع وھو شھید" یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے (ق:۳۷) کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وہ قرآن پاک سنتا ہے اور اس کا دل اس کے ساتھ ہوتا ہے کہیں دوسری جگہ نہیں ہوتا۔

۳۸۶۱-ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابوایوب، نعمان، موسیٰ بن عبیدۃ اور محمد بن کعب سے منقول ہے "فاسعوا الیٰ ذکر الله" تو اللہ کی یاد کے لئے جلدی کرو۔ (الجمعہ:۹) سعی سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام ہاتھ سے نہ کر رہا ہو۔

۳۸۶۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن ابی الموالی اور محمد بن کعب سے منقول ہے:

کبیرہ گناہ تین ہیں: تو اللہ کے عذاب سے مامون ہو جائے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے اور تو اللہ کی رحمت ومہربانی سے ناامید ہو جائے پھر حضرت قرظی نے یہ آیات تلاوت فرمائیں "افامنوا مکر الله ولا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون" کیا یہ لوگ خدا کے داؤں کا ڈر نہیں رکھتے (سن لو) خدا کے داؤں سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔ (الاعراف:۹۹) "ومن یقنط من رحمة ربه الا الضالون" خدا کی رحمت سے مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے (الحجر:۵٦) اور حضرت یعقوب علیہ

السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (" لاتیأسوا من روح اللہ،انہ لاییأس من روح اللہ الاالقوم الکٰفرون "اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ خدا کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں۔(یوسف: ۸۷)

۳۸۶۳-محمد بن علی، احمد بن جعفر بن موسیٰ، ابوہشام رفاعی، یحیٰی بن یمان اسماعیل بن رافع اور حضرت ابن کعب قرظی سے منقول ہے:

صاحب قرآن کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت سے مشرق ومغرب روشن ہوجائیگی"

۳۸۶۴-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہشام بعلبکی، محمد بن شعیب اور عمر مولی عفرہ سے منقول ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظی کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم زمین والوں کا کوئی ستارہ آسمان پر نہیں بلکہ یہ لوگ کاہنوں کی پیروی کرتے اور ستاروں کو علت بناتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی"ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم "میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پراترتے ہیں۔ ہر جھوٹے گناہگار پراترتے ہیں۔(الشعراء:۲۲۱-۲۲۲)

۳۸۶۵- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، قاسم بن عبداللہ، موسیٰ بن عقبہ حضرت قرظی سے نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی ابتداء تخلیق ہی کفر پر کی تھی اس نے ملائکہ کی طرح عمل کیا بس اللہ نے اس کو ابتدائے تخلیق کی طرف لوٹا دیا اور جادوگروں کی تخلیق ہی نیک بختی پر تھی انہوں نے جادوگروں کے جیسے اعمال کئے پھر اللہ نے ان کو اس ابتدائے تخلیق کی طرف لوٹا دیا یعنی نیک بختی کی طرف یہاں تک کہ انکی وفات بھی نیک بختی اور سعادت کی حالت میں ہوئی۔

۳۸۶۶-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، حیوۃ، ابوصخر محمد بن کعب قرظی سے نقل کرتے ہیں:

"جب مؤمن کی جان نکالی جاتی ہے تو فرشتے موت کے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ کے ولی!السلام علیکم، اللہ بھی تم کو سلام کہتے ہیں پھر اس کو یہ آیت سناتا ہے"الذین تتوفھم الملئکۃ طیبین یقولون سلم علیکم" جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ(کفروشرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (النحل ۳۲)

محمد بن کعب نے صحابہ سے روایت کیا جیسے زید بن ارقم، عبداللہ بن عباس، مغیرہ بن شعبہ، ابوہریرہ، انس بن مالک اور تابعین نے بھی ان سے روایت کی ہے جیسے حکم بن عیینہ، محمد بن منکدر۔

۳۸۶۷-ابوعمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان، عبداللہ بن معاذ، شعبہ، حکم بن عیینہ اور محمد بن کعب قرظی حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ

میں نے عبداللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا:"لاتنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا" (المنافقون)

میں حضور ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی۔ عبداللہ بن ابی بھی آیا اور اس نے حلف اٹھایا کہ میں نے یہ نہیں کہا ہے میرے پاس صحابہ آئے اور مجھے ملامت کی میں گھر آیا اور سو گیا گویا کہ غمگین تھے فرماتے ہیں:

حضور نے میرے پاس پیغام بھیجا میں خود گیا تو آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم کو سچا کر دیا ہے اور تمہارے عذر کو اور پھر یہ دو آیتیں تلاوت فرمائیں

"ھم الذین یقولون لاتنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا" یہی ہیں جو کہتے ہیں جو لوگ رسول خدا کے پاس (رہتے) ہیں ان پر (کچھ) خرچ نہ کرو (المنافقون ۷) [1]

۱۔ فتح الباری ۸/۶۴۴، ۶۴۶۔

یہ حدیث معاذ صحیح اور متفق علیہ ہے اور دونوں اماموں نے اسے عبیداللہ بن معاذ سے روایت کیا ہے زید بن ارقم سے ایک جماعت نے روایت کی خلیفہ بن حصین، ابو حمزہ انصاری، ابو اسحٰق سبیعی، ابو سعید ازدی وغیرہ حضرات''

۳۸۶۸-عبداللہ بن شعیب بن مُہران، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابوالمقدام، علی بن احمد مصیصی، ہیثم بن خالد، عبدالکبیر بن معافی موسیٰ بن خلف، ابومقدام، ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامۃ، شریح بن یونس، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ہشام بن زیاد، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید قاسم بن سلام عباد بن عباد، ہشام بن زیاد ابی المقدام کے طویل سلسلۂ سند سے محمد بن کعب قرظی اور ابن عباس کے حوالہ سے حضور ﷺ کا قول منقول ہے:

جو چاہے کہ سب سے طاقتور ہو جائے وہ اللہ پر توکل کرے اور جو شخص چاہے کہ سب سے زیادہ اکرام والا ہو وہ اللہ سے ڈرے اور جو چاہے کہ سب سے زیادہ مالدار ہو جائے وہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس کو زیادہ قابل بھروسہ سمجھے اس سے جو اس کے اپنے ہاتھ میں ہے سنو! میں تم کو تمہارے بدترین لوگوں پر متنبہ نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا

جو لوگوں سے بغض رکھے اور لوگ اس سے بغض رکھیں'' کیا میں تم کو ان سے زیادہ برا نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا:

جو شخص لغزش سے درگزر نہ کرے اور معذرت کو قبول نہ کرے اور گناہ کو بخشتا نہیں پھر آپ نے فرمایا:

میں تمہیں اس سے برا بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: جس سے خیر کی امید نہ ہو اور اس کے شر سے مامون نہ ہوا جائے۔

عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! حکمت کو جاہلوں کے سامنے بیان نہ کرو تم اس پر ظلم کرو گے اور اہل لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے نہ رکو اس پر ظلم کرو گے اور طالب پر ظلم نہ کرو اور ظالم سے بدلہ نہ لو تمہارا فضل تمہارے پروردگار کے ہاں باطل چلا جائیگا اے بنی اسرائیل! امور تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جس کا اچھا ہونا واضح ہو چکا ہو تو اس کی تو پیروی کرو اور ایک وہ جس کا برا ہونا واضح ہو چکا ہو اس سے بچو اور ایک وہ جس میں معاملہ مختلف ہو گیا ہو اس کو اللہ کی طرف لوٹاؤ۔

عیسیٰ کے الفاظ ہیں محمد بن کعب سے عیسیٰ بن میمون نے اسی طرح روایت کیا اور حدیث اس سیاق کے ساتھ محمد بن کعب اور ابن عباس کے واسطہ سے حضور سے اسی طرح مروی ہے۔

۳۸۶۹-ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن شیبان بن فروخ، عیسیٰ بن میمون اور محمد بن کعب حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں: بدترین بخل، خواہش نفسانی جس کی پیروی کی جائے اور ہر شخص کا اپنی رائے کو پسند کرنا۔[1]

۳۸۷۰-احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، سعید بن سلیمان، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: موسیٰ بن عمران نے جب بنی اسرائیل کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں تو کہا: اے بنی اسرائیل!

1- انظر الحدیث فی: الکنی للدولابی ۱/۱۵۱. ومجمع الزوائد ۱/۹۰، ۹۱. ومشکاة المصابیح ۵۱۲۲. وأمالی الشجری ۲/۲۱۸ واتحاف السادة المتقین ۸/۱۶۴، ۱۹۲، ۳۷۷، ۹/۱۷۸، ۲۷۸، وتخریج الاحیاء ۳/۲۳۵. وکشف الخفا ۱/۳۸۲: والاحادیث الصحیحة ۱۸۰۲. وکنز العمال ۴۳۵۹۴. ۴۳۶۰۸. ۴۳۸۶۶،

تم کتنا علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی علم حاصل کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے ۔[1]

(یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے سعید اور عیسیٰ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۳۸۷۱-سلیمان بن احمد، ابوزرعۃ دمشقی، آدم بن ابی ایاس، عیسیٰ بن میمون، محمد بن کعب اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا فساد نہیں مچاتے جتنا ابن آدم کا عزت اور مال کی محبت اس کے دین کو تباہ و برباد کرتے ہیں ۔[2]

یہ حدیث ابن عباس سے محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے

۳۸۷۲-ابوبکر محمد بن فتح حنبلی، علی بن حسن بن سلمان، یعقوب بن ماہان، سعید بن محمد، صالح بن حسان، محمد بن کعب حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دین کا خلق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔[3]

یہ حدیث محمد بن کعب کے طریق سے غریب ہے سعید صالح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۳-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق خطابی، ابوقاسم کشی، ابوالمنہال، شعبہ، محمد بن جبار، محمد بن کعب اور حضرت ابوہریرہؓ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

رحم رحمٰن کا ہی ایک حصہ ہے کہتا ہے: پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا، پروردگار! میرے ساتھ بری طرح پیش آیا گیا اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں ملاؤں اس کو جو تجھے ملائے اور قطع کروں اسے جو تجھ کو قطع کرے"۔[4]

محمد بن عبدالجبار مدنی ہیں اور انصار میں فقیہ تھے ان سے شعبہ متفرد ہیں۔

۳۸۷۴-علی بن احمد بن علی مصیصی، ایوب بن سلیمان مصیصی، علی بن زیاد مقری، عبدالعزیز بن ابی حازم، موسیٰ بن عبیدہ، قرظی اور حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا دین نہیں جس کی عقل نہیں"۔[5]

یہ حدیث قرظی کے طریق سے غریب ہے اور موسیٰ بن عبیدہ اس میں متفرد ہیں۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱/۳۷۵. وتنزية الشريعة ۱/۲۴۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۷۶. ومسند الامام أحمد ۳/۴۵۶، ۴۵۷، ۴۶۰. وسنن الدارمی ۲/۳۰۴، ۳۰۴. والمستدرک ۳/۴۲۰. والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/۹۶. والصغير ۲/۱۱. واتحاف السادة المتقين ۸/۱۴۴، ۱۴۵، ۲۳۸، ۹/۹۲. والترغيب والترهيب ۲/۵۴۰. ۳/۵۴۸، ۴/۱۷۷.

۳۔ سنن ابن ماجة ۴۱۸۱، ۴۱۸۲. والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۲. ومسند الشهاب للديلمی ۱۰۱۸، ۱۰۱۹. ومشكاة المصابيح ۵۰۹۰. ۵۰۹۱. والترغيب والترهيب ۳/۳۳۹. والعلل المتناهية ۲/۲۲۱. وأمالی الشجری ۲/۱۹۶. وكنز العمال ۵۷۵۷.

۴۔ سنن الترمذی ۱۹۴۲. والسنن الكبرى ۷/۲۶. والمستدرک ۲/۳۰۲. ۴/۱۵۸. ۱۵۹. والأدب المفرد ۵۴، ۵۵، وصحيح ابن حبان ۲۰۳۵. وأمالی الشجری ۲/۱۲۶. والدر المنثور ۲/۶۵. واتحاف السادة المتقين ۶/۳۱۲.

۵۔ المعجم الكبير للطبرانی ۸/۲۳۰. ۱۰/۲۸۰. ومسند الامام أحمد ۳/۱۳۵. ۱۵۴. ۲۱۰. ۲۵۱. والمصنف لابن ابی شيبة ۱۱/۱۱. ومجمع الزوائد ۱/۹۶. ۲۹۲. ۳/۸۳. ومشكاة المصابيح ۳۵. والترغيب والترهيب ۳/۴۰۰. وأمالی الشجری ۲/۱۵۴. وصحيح ابن خزيمة ۲۳۳۵. وصحيح ابن حبان ۴۷.

۳۸۷۵-سلیمان بن احمد، جبیر بن عرفہ، ہانی بن متوکل، ابو ربیعہ سلیمان بن ربیعہ، موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن کعب قرظی حضرت ابو ہریرہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں: جس نے دنیا میں صدقہ اچھی طرح کیا وہ پل صراط سے گزر جائیگا اور جس نے ضعیف محتاج کی حاجت پوری کی اللہ تعالیٰ اس کے ترکے میں اسکو بدلہ دیں گے"۔[1]

محمد بن کعب سے یہ حدیث غریب ہے سلیمان اور موسیٰ اس میں متفرد ہیں۔

۳۸۷۶-ابو احمد محمد بن احمد قاضی، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، ھاشم بن ہاشم، عمر بن ابراہیم محمد بن کعب، مغیرہ بن شعبہ سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اس کے اور جنت میں داخلے میں مرنا حائل ہے جب مرے گا تو سیدھا جنت میں داخل ہوگا"۔[2]

یہ مغیرہ کے طریق سے غریب ہے ھاشم بن ہاشم عمر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۲۳۹) زید بن اسلم[3]

حلیم و بردبار، سلیم الطبع، عدل کے قائل، جہالت سے کوسوں دور اور نوافل میں مشغول حضرت ابو اسامہ زید بن اسلم کا شمار بھی خدام حدیث نبوی میں ہوتا ہے۔

۳۸۷۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعید، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے جہالت کو چھوڑا اور زائد کو بھی بجالایا اور عدل کے ساتھ عمل کیا۔[4]

۳۸۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم اور حضرت زید بن اسلم کے صاحبزادے زید ہی سے منقول ہے کہ حضرت زید بن اسلم نے فرمایا:

جو اللہ کا اکرام اس کی اطاعت کر کے کرتا ہے اللہ اس کا اکرام جنت سے کرتا ہے اور جو اللہ کا اکرام ترک گناہ سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام اس سے کرتا ہے کہ اسکو جہنم سے بچالیتا ہے۔

اللہ سے مدد مانگو اللہ اپنے سوا ہر ایک سے مستغنی کردیگا اور تجھ سے زیادہ کوئی اللہ کو لیکر تجھ سے زیادہ مالدار نہ ہوجائے اور کوئی تجھ سے زیادہ اس کا محتاج نہ ہوجائے"۔

۳۸۷۹-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین مروزی، ابن مبارک، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں وہ ریاء کے بارے میں بتارہے تھے:

جو تیرے اپنے نفس سے ہو اور تیرا نفس اس سے خوش ہو تو وہ تیرے نفس کے لئے ہے اس سے رک جا اور جو تیری طرف سے ہو اور تیرے نفس کو اس سے کراہت ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اس سے پناہ مانگو اللہ کی"۔[5]

---

[1] تفسیر القرطبی ۵/ ۵۱

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۸/ ۱۳۴. ومجمع الزوائد ۲/ ۱۴۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۲۰، ۱۲۱. والکنی للدولابی ۱/ ۱۹۱، ۱۲۰.

[3] طبقات ابن سعد ۹/ ق ۲۱۶. والتاریخ الکبیر ۳/ ت ۱۲۸۷. والجرح ۳/ ت ۲۵۱۱. والجمع ۱/ ۱۴۴، واسد الغابۃ ۲/ ۲۲۰. وسیر النبلاء ۵/ ۳۱۶. والکاشف ۱/ ۳۳۶. وتہذیب الکمال ۲۰۸۸ (۱۰/ ۲).

[4] کنز العمال ۴۳۲۸۸.

۳۸۸۰-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ہشام بن سعد، زید بن زید اسلم سے منقول ہے کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے پوچھا فرمایا: پروردگار! مجھے اپنے اہل کے بارے میں بتائیں جو تیرے اہل ہیں اور تو ان کو پناہ دیگا اس دن جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا سوائے تیرے سائے کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
وہ پاک دلوں والے، انکے ہاتھ تخی، محبت کریں میرے حلال کی وجہ سے آپس میں وہ لوگ ہیں کہ جب میرا تذکرہ ہوتا ہے تو مجھے یاد کرنے لگ جاتے ہیں اور جب ان کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کی وجہ سے میرا بھی تذکرہ ہو جاتا ہے اور جو میرے ذکر کو ایسے آتے ہیں جیسے پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیے جانے پر غصہ ہو گے ہیں ایسے جیسے چیتا جب چھپے وہ میری محبت کی وجہ سے عاشق زار ہوتے ہیں جیسے بچہ لوگوں کی محبت سے"۔

۳۸۸۱-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، یزید بن بشر حضرمی، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نقل کرتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے:
بیٹے! تم اپنے آپ کو کیسے اچھا سمجھتے ہو؟ اور تم نہیں چاہتے کہ اپنے سے بہتر کو دیکھو مگر یہ کہ اللہ کے بندوں میں ایسا کوئی دیکھ لیتے ہوا ے بیٹے! یہ نہ سمجھو کہ تم ایسے آدمی سے بہتر ہو جو لا الہٰ الا اللہ کہتا ہو یہاں تک کہ تم جنت میں چلے جاؤ اور وہ جہنم میں جب تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ جہنم میں تب ظاہر ہوگا تم اس سے بہتر تھے۔

۳۸۸۲-محمد بن علی، ابوعباس بن قتیبہ، محمد بن ابان، ابن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم سے منقول ہے کہ
جو اللہ سے ڈرے اور تقویٰ اختیار کرے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اگرچہ اس کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہو"

۳۸۸۳-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ
پچھلے وقتوں میں ایک عبادت گزار تھا جو عبادت میں بہت زور لگاتا اور اس نے اپنے اوپر سختی کر رکھی تھی لوگوں کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس کرتا جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ سے پوچھا پروردگار میرے لئے کیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا: آگ کہنے لگا تو میری عبادت ومشقت کیا ہوئی؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید کیا کرتا تھا آج کے دن تجھے اپنی رحمت سے میں مایوس کرتا ہوں۔

۳۸۸۴-عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز محمد بن بکار، ابومسعر، اور زید بن اسلم سے منقول ہے کہ
نبیوں میں سے ایک نبی نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ وہ اللہ عزوجل کو قرضہ دیں ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ میرے پاس میرے گدھے کے چادر کے علاوہ کچھ نہیں اگر آپ کا بھی گدھا ہے تو آپ میرے چارے سے اپنے گدھے کو کھلائیں یہ شخص نماز میں یہ دعا کیا کرتا تو ان نبی نے اس کو منع کیا تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ کیوں منع کیا اسکو؟ وہ دن میں اتنی اتنی بار مجھے ہنسایا کرتا۔
حضرت شیخ فرماتے ہیں: حضور ﷺ سے دوسرے حضرات نے مسنداً نقل کیا ہے اس عبارت کو "چھوڑ دو اسے میں بندوں کو انکی عقلوں کے مطابق نوازتا ہوں"۔

۳۸۸۵-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ہشام بن سعد اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ
اللہ کے ایسے بندے ہیں جو خیر کی کنجی اور شر کے لئے تالے ہیں اور اللہ کے بندے ایسے ہیں جو خیر کے لئے تالے اور شر کی کنجی ہیں۔

۳۸۸۶-ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید اور یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری کہتے ہیں میں نے حضرت زید بن اسلم سے "المستغفرین بالاسحار" کی تفسیر پوچھی تو فرمایا:

جولوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔"

۳۸۸۷-محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، سعید بن عبدالجبار، مالک بن انس اور حضرت زید بن اسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول "سواء علینا اجزعنا ام صبرنا مالنا من محیص" کے بارے میں مروی ہے انہوں نے سو سال جزع کیا ہوگا اور سو سال صبر اس کے بعد یہ کہیں گے۔

۳۸۸۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن سہل اشنانی، داؤد بن رشید، بقیہ، مبشر بن عبید، زید بن اسلم سے" وقالوا لجلودهم لم شهدتم علینا" اور وہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی (فصلت:۲۱) کے بارے میں نقل ہے وہ اپنی شرمگاہوں سے کہیں گے کیوں تم نے ہمارے خلاف گواہی دی؟

۳۸۸۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد ابن عجلان زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں: حضرت لقمان سے پوچھا گیا: آپ کا کونسا عمل آپ کو زیادہ پسند ہے فرمایا: لایعنی کا ترک۔

۳۸۹۰-محمد بن علی، موسیٰ بن حسن بن موسیٰ، حارث بن مسکین، ابوالقاسم، مالک اور حضرت زید بن اسلم سے منقول ہے کہ
ایک شخص قبرستان میں رہنے لگا کسی نے کچھ کہا تو کہنے لگا یہ سچے دوست ہیں اور ان سے میں عبرت لیتا ہوں"

حضرت زید بن اسلم نے صحابہ سے روایت کیا اور عبداللہ بن عمر بن خطاب سے سنا اور مالک بن انس سے بھی اور ان سے روایت کرنے والوں میں تابعین اور ائمہ کبار ہیں جیسے زہری، ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر، محمد بن عجلان روح بن قاسم، محمد بن اسحٰق ثوری مالک بن انس، ابن عیینہ، سلیمان بن بلال وغیرہ حضرات۔

۳۸۹۱-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:
جو شخص بغیر امام کے مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس شخص نے اپنا ہاتھ اطاعت سے چھڑا لیا قیامت کے دن وہ آئے گا اور اس کے لئے کوئی حجت نہیں ہوگی"[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے عمرو بن علی، ابن مہدی، ہشام بن سعد، زید کے طریق سے اور زید سے تابعین اور ائمہ نے نقل کیا جیسے زہری، سعید بن ھلال، ابن عجلان، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار، داؤد بن قیس، حفص بن میسرۃ یحییٰ بن علاء

۳۸۹۲-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب قعنبی، مالک بن انس، زید بن اسلم عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں:
مشرق کی طرف سے دو شخص آئے اور خطبہ دیا لوگوں کو ان کے خطبہ نے تعجب میں ڈالا آپ ﷺ نے فرمایا:
"بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں"[2]

یہ حدیث ثابت ہے۔امام بخاری نے صحیح میں عبداللہ بن یوسف عن مالک بن انس عن زید کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے اور زید سے

---

[1] مسند الامام أحمد ۹۶/۴. والمعجم الكبير للطبراني ۳۸۸/۱۹. وكنز العمال ۴۶۴، ۱۴۸۶۳.

[2] سنن أبي داؤد ۵۰۰۷، ومسند الامام أحمد ۲۶۹/۱، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۳۳۲، ۴۴۵، ۱۶/۲، ۵۹، ۶۲، ۹۴، ۳۰۳، ۴۷۰/۳، ۲۶۳/۴. والمستدرك ۶۱۳/۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۸۰/۳. وموطا مالك ۹۸۶. وشرح السنة ۲۶۳/۱۲. ومشكاة المصابيح ۴۷۸۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۲۰۹. وفتح البارى ۲۳۷/۱۰، ۵۴۰. ومجمع الزوائد ۱۱۶/۸، ۱۱۷، ۱۲۳.

ائمہ میں سے روح بن قاسم، سفیان ثوری، عبدالعزیز دراوردی، اسماعیل بن جعفر، ظہیر بن محمد، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، عبداللہ بن عمر العمری نے روایت کی ہے

۳۸۹۳-ابوبکر خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، نافع، عبداللہ بن دینار زید بن اسلم ابن عمر سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جو اپنے کپڑے کو کھینچتا پھرے تکبر سے"۔[۱]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اپنی صحیح میں اسے ذکر کیا ہے یحیٰ مالک بن انس کے طریق سے اور ائمہ اور مشاہیر نے زید بن اسلم، روح بن قاسم، معتمر، دراوردی، اسماعیل بن جعفر ہشام بن سعد، داؤد بن قیس، زہیر بن محمد، حفص بن میسرہ وغیرہ۔

۳۸۹۴-حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں وہ داخل ہوگا جو جنت کی امید رکھتا ہو اور جہنم سے وہ بچے گا جو اس سے خوف رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں رحم کرنے والے پر رحم کرتا ہے۔[۲]

یہ حدیث غریب ہے مرفوع متصل ہے حفص اسمیں متفرد ہیں ابن عجلان نے زید سے مرسلاً نقل کیا ہے۔

۳۸۹۵-سعید بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن طارق واشی، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت ابن عمر کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے کہ اللہ نے ان کو لوگوں کی حاجات کے لئے پیدا کیا ہے لوگ ان کی پناہ لیتے ہیں اپنی حوائج کے سلسلے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ عزوجل کے عذاب سے مامون ہوں گے"۔[۳]

ابن عمر کے طریق سے حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہم نے اسے احمد بن طارق سے ذکر کیا ہے۔

۳۸۹۶-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبدالملک بن سلمہ اموی، سلیمان بن بلال زید بن اسلم اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس دو اشخاص اپنا جھگڑا لے کر آئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو بشر ہوں بس اور میں وہی فیصلہ کروں گا جو تم سے سنوں گا اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک دلیل کو زیادہ اچھے طریقے سے بیان کرے دوسرے سے، بس جس شخص کو میں اپنے دوسرے بھائی کا حق دے دوں تو میں اسکو آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔[۴]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے عروہ بن زبیر، زینب بنت سلمہ کے طریق سے اور زید بن اسلم کے طریق سے بھی غریب ہے اور سلیمان بن بلال اسمیں متفرد ہیں۔

۳۸۹۷-ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن عبید ازدی، حسین بن میمون، هذیل بن حبیب، مقاتل بن سلیمان، زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

جب وہ آیات اتریں جن میں اللہ تعالیٰ نے آگ کو واجب کیا ہے جو اس کے اعمال کرے یعنی "لاتاکلوا اموالکم

۱۔ صحیح البخاری ۱۸۲/۷. وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۹، وفتح الباری ۲۵۲/۱۰، ۲۷۳/۱۳.

۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ۲۳۲/۱۳. والدر المنثور ۳۱۱/۶. وکنز العمال ۵۸۹۶.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۵۸/۱۲. ومجمع الزوائد ۱۹۲/۸. والترغیب والترهیب ۳۹۰/۳.

۴۔ صحیح البخاری ۱۶۲/۳، ۸۹/۹، ۹۰. وصحیح مسلم، کتاب الأقضیة ۵

بینکم "ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ (النساء:۲۹) ومن یقتل مؤمنا متعمداً" اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے (النساء ۹۳)

"ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلماً" جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں (النساء:۱۰) اور اسی طرح کی آیتیں تو ہم اس کی گواہی دیا کرتے تھے کہ جس نے اس میں سے کچھ بھی کیا تو آگ اس کے لئے واجب ہو گئی یہاں تک کہ آیت "ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء" خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے (النساء:۴۸) اتری تو ہم حلفاً شہادت دینے سے رک گئے تو ہم اس کی گواہی نہیں دیتے تھے کہ اس کے لئے آگ واجب ہو گئی اور ہم ان پر تخفیف کیا کرتے بوجہ اسکے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے واجب کیا تو حضرت مقاتل نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے تھے: فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے اور اللہ عزوجل کی نافرمانی کے لئے بھی انکو کھلا چھوڑ نہ دے"

یہ حدیث مقاتل اور زید کے طریق سے غریب ہے اور نعمان بن عبداللہ نے حماد بن قراظ عن مقاتل کی سند سے اس طرح روایت کی ہے

۳۸۹۸-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، حبیب کاتب مالک، ہشام بن سعد، زید بن انس اور حضرت انس بن مالک سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے: "تین قسم کے لوگ جمع نہیں ہوئے دعا کے لئے مگر یہ کہ اللہ پر حق ہے کہ وہ ان کے ہاتھ نہ لوٹائے"[1]

زید سے یہ حدیث غریب ہے اسے صرف حبیب نے ہشام سے روایت کیا ہے۔

۳۸۹۹-حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو معشر، یعقوب بن زید بن طلحان، زید بن اسلم اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے ثابت ہے کہ

ہم حضور ﷺ کے پاس تھے تو لوگوں نے ایک شخص کا تذکرہ کیا اور دشمن پر غالب آنے کا اور غزوہ میں جان مارنے کا آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! کیوں نہیں اس کی یہ صفت ہے آپ نے فرمایا میں اسے نہیں جانتا؟ وہ برابر اس کے بارے میں بیان کرتے رہے آپ فرماتے میں اسے نہیں جانتا؟ یہاں تک کہ وہ شخص آ گیا تو صحابہ نے کہا: یہی ہے وہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا؟ یہ پہلا قرن ہے جو میں اپنی امت میں دیکھ رہا ہوں اس شخص میں شیطان کی طرف سے مرض ہے وہ آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس سے کہا:

میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ جب ہمارے پاس آئے تو تم نے نہ سوچا کہ مجلس میں کوئی ایسا موجود نہیں جو تم سے بہتر ہو؟ اس نے کہا: واقعی یہ بات ہے پھر وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا جاؤ اسے قتل کر دو۔ حضرت ابوبکر گئے تو اسے نماز پڑھتے پایا تو اپنے جی میں کہا: نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے میں پہلے حضور سے مشورہ کر لوں؟ تو حضور ﷺ کے پاس آئے آپ نے پوچھا: کیا اس شخص کو قتل کر دیا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا: نہیں میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا اور نماز پڑھنے والے کا حق ہوتا ہے اور اسکی عزت و حرمت ہوتی ہے اگر اس وقت چاہتا تھا قتل کر سکتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہیں ہو قتل کرنے والے؟ آپ نے فرمایا: عمر! تم جاؤ اسے قتل کر دو حضرت عمر مسجد میں داخل ہوئے تو اسے سجدہ میں پایا اسکا کافی انتظار کیا تا کہ سر اٹھائے تو قتل کریں تو اس نے سر نہ اٹھایا حضرت عمرؓ نے جی میں کہا:

سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اگر میں حضور سے مشورہ کر لوں تو اچھا ہے کہ مشورہ ہو جائے گا ایسے شخص سے جو مجھ سے بہتر ہیں تو آپ کے پاس آئے۔ آپ نے استفسار فرمایا: قتل کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں میں نے اسے سجدہ میں پایا اور سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے اور اس کی عزت، یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کر دوں؟ آپنے فرمایا تم نہیں ہو وہ جو اسکو قتل کرنے علی! تم جاؤ تم اسے قتل

[1] الکامل لابن عدی ۲ / ۸۲۰.

کردو گے اگر تم نے اسے پالیا حضرت علیؓ داخل ہوئے تو اسے نہ پایا تو آپ ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا:
اگر آج قتل ہو جاتا تو میری امت کے دو شخصوں میں اختلاف واقع نہ ہوتا یہاں تک کہ دجال کا خروج ہو پھر آپ نے امتوں کے بارے میں گفتگو کی، فرمایا:
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت اکہتر فرقوں میں بٹ گئی''[1]
''حضرت انس سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یعقوب سے ابو معشر کی یہ حدیث لکھی ہے اور حضرت انسؓ سے چند لوگوں نے روایت کیا۔

۳۹۰۰-عبداللہ بن محمد، ابو حفص قفلائی، عبداللہ بن شبیب، یحیٰ بن محمد جاری، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت انس کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں''[2]
حضرت زید کی یہ حدیث غریب ہے اس میں یحیٰ جاری متفرد ہیں۔

۳۹۰۱-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم قطان مقری، سعید بن ابی مریم، ابو غسان محمد بن مطرف، زید بن اسلم اپنے والد اور حضرت عمر بن خطاب کے سلسلۂ سند سے نقل کرتے ہیں:
آپ ﷺ کے سامنے قیدیوں کو پیش کیا گیا قیدیوں میں ایک عورت تلاش کرتی پھر رہی تھی اس نے قیدیوں میں اپنے چھوٹے بچہ کو پایا تو اسے فوراً لیا اپنے ساتھ چمٹایا اور اسے دودھ دینے لگی آپ نے فرمایا:
کیا تم سوچ سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم نہیں جب تک کہ یہ قدرت رکھے نہ پھینکے گی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کا بچہ پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا ہے''[3]
یہ حدیث متفق علیہ ہے امام بخاری نے اسے سعید بن ابی مریم سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے حلوانی سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۲-احمد بن عبدالرحمٰن بن عوف، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اور حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے۔
ایک شخص تھا جسے حمار کے لقب سے بلایا جاتا وہ حضور ﷺ کے پاس گھی کا ڈبہ لاتا اور کبھی شہد کا ڈبہ جب مالک آتا اور اس سے طلب کرتا تو وہ اسکو حضور ﷺ کے پاس لے آتا اور کہتا: اس کے سامان کی قیمت ادا کر دیجئے تو آپ ﷺ فرماتے اور حکم دیتے تو اس کو قیمت دے دی جاتی ایک دفعہ اسے اس حال میں لایا گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرمایئے کیا کیا چیزیں لے آتا تھا حضور ﷺ کے پاس آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے
حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں یحیٰ بن بکیر، لیث، خالد بن زید سعید بن ابی ہلال زید بن اسلم کے طریق سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۳-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، محمد بن مطرف زید بن اسلم، عطاء بن یسار، اور حضرت ابو ہریرہ کے سلسلۂ سند سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے
جو صبح کو مسجد جائے یا شام کو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مہمان نوازی کرتے ہیں جنت سے جب بھی صبح جائے یا شام کو۔[4]

۱۔ مجمع الزوائد ۷/۲۵۸. والدر المنثور ۲/۲۹۸ والشريعة للآجري ۲۰.
۲۔ صحيح البخاري ۷/۲. وصحيح مسلم كتاب النكاح ۵، وفتح الباري ۹/۱۰۴. صفحة ۲۲۸.
۳۔ صحيح البخاري ۸/۹. وصحيح مسلم، كتاب التوبة ۲۲. وفتح الباري ۱۰/۴۲۶.
۴۔ صحيح البخاري ۱/۱۶۸. وصحيح مسلم كتاب المساجد ۲۸۵.

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری نے علیؒ بن عبداللہ سے اسے نقل کیا ہے اور مسلم نے اسے ابوبکر، ابوخیثمہ اور یزید بن ھارون سے اسے ذکر کیا ہے۔

۳۹۰۴-ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، محمد بن بکیر، قاسم بن عبداللہ عمری، یزید بن اسلم، عطاء بن یسار اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبر سے بری کر دیتا ہے اون کا پہننا، مسلمان فقراء کے ساتھ بیٹھنا، دراز گوش پر سوار ہونا اور بکری کا دودھ دوہنا"۔[1]

یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے مرفوعاً قاسم سے زید سے نقل کیا ہے اور وکیع نے خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم سے مرسلاً ذکر کیا ہے"۔

(۲۴۰) سلمہ بن دینار[2]

محدثین کی جماعت میں شامل ایک مبارک ہستی سلمۃ بن دینار کی ہے حکمت کی باتیں اور تصوف کے نکات ان کے منہ سے ایسے جھڑتے جیسے پھول جھڑ رہے ہوں جسکی خوشبو چہار سو پھیل جاتی اور بلاتعریف یہ خوشبو ہر ایک کو متاثر کرتی۔ کنیت ان کی ابوحازم ہے۔

۳۹۰۵-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، سفیان بن عیینہ، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سے منقول ہے کہ:

میں نے حکمت کو ابوحازم کے منہ سے زیادہ قریب کسی کے نہیں دیکھا"

۳۹۰۶-احمد بن محمد سنان، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

میں نے عون بن عبداللہ سے سنا: میں نے دنیا سے اتنا تیز بھاگتے کسی کو نہیں دیکھا جتنا اس اپاہج کو یعنی ابوحازم کو۔

۳۹۰۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن حضرت ابوحازم سے منقول ہے کہ"

دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے مشغول کر دیتا ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو دوسرے کے غم میں مشغول کر دیتا ہے یہاں تک کہ صاحب غم سے زیادہ غمگین ہوتا ہے"

۳۹۰۸-عبداللہ بن ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن بشیر، عبدالرحمٰن بن جریر، اور ابوحازم سے منقول ہے کہ:

پوشیدہ گناہوں کی تصحیح سے بڑے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جب بندہ گناہوں کو چھوڑنے کا عزم کرتا ہے تو اس پر فتوحات ہونے لگتی ہیں"

۳۹۰۹-محمد بن احمد بن محمد بن کثیر بعض اہل حجاز سے حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں۔

ہر وہ نعمت جو اللہ عزوجل کے تقرب کا ذریعہ نہ ہو وہ مصیبت ہے"

۳۹۱۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابومعمر قطیعی، سفیان حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

مؤمن کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کی ٹھوکر سے زیادہ بچے بنسبت پاؤں کی ٹھوکر کے"

۳۹۱۱-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، ابوحاتم، ولید بن زبیر حضرمی، بقیہ، عبدالرحمٰن بن معن حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں:

---

[1] الترغیب والترھیب ۳/۱۱۰. واللآلی المصنوعۃ ۲/۱۴۲. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۲۵۴.

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق. ۲۲۰. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۱۶. والجرح ۴/ت ۷۰۱. والجمع ۱/۱۹۱. وسیر النبلاء ۶/۹۶. وتاریخ الاسلام ۵/۲۵۷. والکاشف ۱/ت ۲/ز ۴۹، وتھذیب التھذیب ۴/۱۴۳، وتھذیب الکمال ۲۴۵۰. (۱م۲۷۴)

بیٹے! ایسے شخص کی نہ ماننا جو تنہائی میں اللہ سے ڈرتا نہ ہو، عیب سے بچتا نہ ہو اور بڑھاپے میں بھی اصلاح نہ کر سکے"

۳۹۱۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن جنید، یعقوب بن عیسیٰ زہری، اسماعیل بن داؤد کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا کہ:
اگر آسمان سے کوئی پکارے کہ زمین والے دخول نار سے مامون ہو چکے تب بھی ان کو اس جگہ حاضر ہونے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈرنا چاہیے"۔

۳۹۱۳- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، مروان بن محمد حضرت ابو حازم سے ان کا قول نقل کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے تھے اے اپاہج! قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ اے فلاں فلاں گناہ والو!، تو ان کے ساتھ کھڑا ہو جائیگا پھر پکارا جائے گا اے فلاں گناہ والو تو ان کے ساتھ بھی کھڑا ہو جائے گا پس اے لولے لنگڑے! کیا تو چاہتا ہے کہ ہر گناہ والوں کے ساتھ کھڑا ہوتا رہے"۔

۳۹۱۴- ابو حامد محمد بن احمد بن غطریفی، ابوبکر بن خزیمہ، ابن عبدالحکم، ابن وہب، حفص بن عمر، سعید بن عبدالرحمٰن حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:
جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو ابن آدم کے ساتھ اسکا ضمیر اور اس کی خواہشات بھی بیدار ہوتی ہیں پھر دونوں اس کے سینے میں لڑتے رہتے ہیں پس کسی دن اسکا ضمیر اسکی خواہشات پر غالب آجاتا ہے اور کسی دن اس کی خواہشات اسکے ضمیر پر غالب آجاتی ہیں اور یہ اسکے جرم کا دن ہوتا ہے پھر فرمایا: تم اللہ کے ایسے بندوں کو بھی پاؤ گے جن کے ضمیر نے انکی خواہشات کو فتح کر لیا ہے جیسا کہ دو لڑنے والوں میں ایک دوسرے پر غالب آجاتا ہے۔

۳۹۱۵- محمد بن علی، محمد بن محمد بن زید، عبدالرحمٰن بن یونس، سفیان بن عیینہ، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:
اپنی خواہشات سے لڑنا دشمن سے برسرپیکار ہونے سے زیادہ مشکل ہے"

۳۹۱۶- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، محمد بن ہانی اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو حازم سے کہا:
آپ بہت متشدد ہیں انہوں نے فرمایا:
میں کیسے متشدد نہ ہوں میرے پیچھے چودہ دشمن لگے ہوئے ہیں چار تو یہ ہیں شیطان جو مجھے فتنوں میں ڈالتا ہے مؤمن جو مجھ سے حسد کرتا ہے، کافر جو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے، منافق جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دس یہ ہیں بھوک پیاس، سردی، گرمی، بے لباسی، بڑھاپا، مرض، فقر، موت، آگ اور میں انکا سامنا نہیں کر سکوں گا سوائے اس کے کہ مکمل اسلحہ ساتھ ہو اور میں تقویٰ سے زیادہ بہترین اسلحہ نہیں پاتا"

۳۹۱۷- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد بن عطشی، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن ایوب، سعید بن عبدالرحمٰن جمحی کہتے ہیں میں نے ابو حازم سے سنا:
جب شیطان اس کی عصمت پر قادر ہو جاتا ہے تو اسے نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیا کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑتا ہے شیطان اس (نماز) سے زیادہ ناپسند کسی چیز کو نہیں کرتا۔

۳۹۱۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ
ابو حازم سے پوچھا گیا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ فرمایا: اللہ پر بھروسہ اور مایوسی اس سے جو لوگوں کے پاس ہے"۔

۳۹۱۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ:

"تم ایک شخص کو گناہ کرتا ہوا پاؤ گے اگر اس سے کہا جائے کہ تم موت کو پسند کرتے ہو وہ کہے گا نہیں اور کیسے میرے پاس سب کچھ ہے اس سے کہا جائے کہ کیا تم گناہ چھوڑنا نہیں چاہو گے؟ تو وہ کہے گا: میں اسے چھوڑنے کا ارادہ تک نہیں کر سکتا اور میں نہیں چاہتا کہ مر جاؤں اسلئے کہ اسے چھوڑنا پڑے گا"

۳۹۲۰-عبداللہ، ابوالحسن ابن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحیٰی بن ابی خاتم، ابوداؤد صدیر ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم لوگ چاہتے ہیں کہ توبہ سے پہلے مر جائیں اور توبہ اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک موت نہ آ پہنچے اور جان لو تمہارے مرنے سے بازار بند نہیں ہو جائیں گے تمہاری شان تو بہت صغیر ہے اپنے نفس کو پہچانو

۳۹۲۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق، ضمرہ بن ربیعہ، بلال بن کعب نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم کا گزر ہوا ابوجعفر مدنی پر وہ غمگین اور پریشان بیٹھے تھے ان سے کہا میں تمہیں کیوں غمگین اور پریشان دیکھ رہا ہوں اور میں تمہیں بتاؤں کہ تم غمگین کیوں ہو؟ اس نے کہا ہاں مجھے خبر دیجئے حضرت ابوحازم نے فرمایا:

اپنے بعد اپنی اولاد کو سوچ کر؟ انہوں نے کہا: ہاں فرمایا: غمگین نہ ہو اس لئے کہ اگر وہ اللہ کے دوست ہوئے تو ان پر ضیاع کا اندیشہ کرو ہی نہ اور اگر وہ اللہ کے دشمن ثابت ہوئے تو اس کی پروانہ کرو کہ وہ تمہارے بعد کیا کریں گے"

۳۹۲۲-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن یحیٰی ازدی، حسین بن محمد، عبداللہ بن عبدالملک فہری کہتے ہیں میں نے حضرت ابوحازم سے سنا جب کہ وہ سلیمان بن عبدالملک بن ہشام کو نصیحت کر رہے تھے کہ:

میں نے ایسا یقین نہیں دیکھا کہ جس میں کوئی شک نہ ہو اور یہ یقین مشابہ ہے ایسے شک کہ جس میں یقین کی کوئی آمیزش تک نہیں یعنی وہ جس میں ہم خود پڑے ہوتے ہیں"

۳۹۲۳-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، یحیٰی بن محمد اور حضرت شعبہ بن عبدالرحمٰن حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

"دنیا کا قلیل آخرت کے کثیر سے غافل کر دیتا ہے اور اسکا کثیر آخرت کا قلیل تک مجھے بھلا دے گا اور اگر دنیا طلب کرنی بھی ہے تو اتنی کرو جو تمہارے لئے کافی ہو اور بقدر کفایت تجھے مستغنی نہ کرے تو یہاں کوئی ایسی چیز نہیں جو تجھے مستغنی کر سکے۔

۳۹۲۴-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن سعد دشتکی حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

ہم بادشاہوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور ہمارا دین فرشتوں کا سا دین ہے"

۳۹۲۵-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، ابووہب، عبدالرحمٰن بن زید سے منقول ہے کہ حضرت ابن منکدر نے حضرت ابوحازم سے کہا:

ابوحازم! اکثر لوگ جو مجھ سے ملتے ہیں وہ میرے لئے دعائے خیر کرتے ہیں میں ان کو جانتا تک نہیں اور نہ کبھی ان کے ساتھ کوئی بھی بھلائی کرنے کی نوبت آتی ہے حضرت ابوحازم نے فرمایا:

"یہ گمان نہ کرنا کہ یہ آپ کے عمل کی بدولت ہے بلکہ دیکھو جس کی طرف سے ایسا ہوا اسکا شکر ادا کرو اور ابن زید نے پھر یہ آیت پڑھی "ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن ودا"

۳۹۲۶-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، ابوبکر بن ابی نصر، سعید بن عامر اپنے بعض احباب سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوحازم فرماتے تھے: اللہ کی نعمت ہے کہ اس نے دنیا کو مجھ سے پھیر دیا اور یہ اللہ کی نعمتوں میں عظیم نعمت ہے اس لئے کہ نعمت جن قوموں کو دی گئی تو وہ نیست و نابود ہو گئے۔

۳۹۲۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جنید، عمرو بن ہاشم دمشقی، سہل بن ھاشم، ابراہیم بن ادہم، ابو حازم مدنی سے منقول ہے:

''مؤمن کی جو خصلت ہونی چاہیے وہ یہ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس سے ڈرتا ہو اور لوگون میں سب سے زیادہ مسلمان کے لئے خیر خواہ ہو''

۳۹۲۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن عیینہ حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا ان کے سامنے آشکارا ہوئی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑنے''

۳۹۲۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ابن زیاد بن ایوب، یعقوب، یحییٰ بن عبدالملک بن عتبہ، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ زہری نے سلیمان بن ہشام سے کہا: آپ ابو حازم سے نہیں پوچھتے؟ انہوں نے علماء کے بارے میں کیا کچھ فرمایا ہے؟ سلیمان بن ہشام نے کہا:

میں تو علماء کے بارے میں اچھے کلمات ہی کہتا ہوں۔ میں نے ایسے علماء کو پایا ہے جو اپنے علم کی وجہ سے دنیا والوں سے مستغنی تھے جبکہ دنیا والے اپنی مال و متاع کے باوجود علماء کے علم کے محتاج تھے جب انہوں نے یہ دیکھا تو اپنے علم کی پونجی لے کر دنیا والوں کے پاس آ گئے لیکن ان اہل دنیا نے ان کو پھر بھی کچھ نہ دیا یہ اور اس طرح کے لوگ حقیقاً علماء نہیں بلکہ بس روایتیں بیان کرنے والے ہیں زہری نے کہا:

''میرے پڑوسی ہیں اور مجھے علم تک نہیں کہ آپ کے پاس یہ کچھ ہے تو سلیمان بن ہشام نے کہا: سچ کہا اگر میں مالدار ہوتا تو آپ کو علم ہوتا سلیمان نے ان سے پوچھا: اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا:

کہ تم کرتے جاؤ جس کا تمہیں امر کیا گیا ہے اور رک جاؤ اس سے جس سے تم کو منع کیا گیا ہے انہوں نے کہا: سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو جنت کی طلب رکھے اور جہنم سے بھاگے اور یہی تو ہے جو آپ طلب کرتے ہیں اور جس سے آپ بھاگتے ہیں۔

۳۹۳۰-**سلیمان بن عبدالملک کا ابو حازم سے مختلف امور دریافت کرنا**...... ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی، یونس محمد بن احمد بن مدینی، ابو حارث عثمان بن ابراہیم بن غسان، عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

ایک دفعہ سلیمان بن عبدالملک حج کرنے گیا تو مدینہ بھی گیا اس نے کہا: کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو صحابہ کی زیارت کر چکا ہو۔ لوگوں نے کہا: ہاں ابو حازم ہے کہا اسے میرے پاس بھیج دو آئے تو کہا: ابو حازم یہ کیا ظلم ہے انہوں نے فرمایا:

امیرالمؤمنین! کیا ظلم اور بے وفائی آپ نے مجھ میں دیکھی؟ اس نے کہا: سب معززین شہر آئے لیکن آپ نہیں آئے۔ فرمایا:

بخدا اس سے پہلے آپ مجھے نہ جانتے تھے اور نہ میں نے کبھی آپ کو دیکھا تو بے وفائی کیسی؟ تو سلیمان نے حضرت زہری کی طرف دیکھ کر کہا: بزرگوار نے ٹھیک کہا میں غلطی پر تھا پھر اس نے کہا: ابو حازم کیا بات ہے کہ موت ہمیں ناپسند ہے؟

انہوں نے فرمایا: تم نے دنیا کو آباد کر رکھا ہے اور آخرت کو ویران اسلئے آبادی سے ویرانے کو جانے میں وحشت ہو رہی ہے اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: ابو حازم! کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کل کو ہمارے لئے ہمارے پروردگار کے ہاں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اپنے اعمال کو کتاب اللہ سے پرکھو اس نے کہا: میں کتاب اللہ میں اس کو کہاں پاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم'' بے شک نیکوکار بہشتوں میں ہوں گے اور بدکردار دوزخ میں پھر سلیمان

نے پوچھا: اللہ کی رحمت کہاں ہے؟ فرمایا: نیک کام کرنے والوں کے قریب ہے پھر اس نے کہا: کاش کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کل کو کس طرح پیشی ہوگی فرمایا: نیکو کار تو اس غائب شخص کی طرح ہوگا جو کہ گھر آجائے اور بدکار ایسے ہوگا جیسے بھاگے ہوئے غلام کو دوبارہ آقا کو لوٹا دیا جائے سلیمان یہ سن کر رونے لگا اتنا کہ اس کی آواز بلند ہوگئی اور داڑھی تر ہوگئی پھر پوچھا: ابو حازم! ہماری اصلاح کیسے ہو؟ فرمایا: ڈینگیں مارنا چھوڑ دو مروت کو لازم پکڑو تقسیم میں برابری کرو اور فیصلے میں عدل سے کام لو پوچھنے لگا: اس کا طریقہ کیا ہو فرمایا: حق سے کام لو اور اہل حق کو حق دو" پھر اس نے پوچھا: مخلوق میں کون افضل ترین ہے فرمایا: مروت اور عقل والے کہا: سب سے بہتر بات کیا ہے؟ فرمایا: سچی بات ہر ایک کے سامنے جس سے کوئی امید یا اندیشہ ہو تو بھی پھر پوچھا: سب سے جلد قبول ہونے والی دعا؟ فرمایا نیکو کاروں کی نیکو کاروں کے لئے سلیمان نے کہا: سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: پریشان اور فقیر کے ہاتھ پر کچھ رکھنا اور اس پر نہ احسان جتلایا جائے اور نہ تکلف سلیمان نے پوچھا: ابو حازم! سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس نے اللہ کی اطاعت کو معلوم کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر لوگوں کو اس کی طرف رہنمائی کی اس نے پوچھا: اچھا تو سب سے احمق کون؟ فرمایا وہ شخص جو اپنے بھائی کی خواہش میں لگا رہا حالانکہ وہ ظالم ہے سو اس نے اپنی آخرت اس کی دنیا کے بدلے دے دی۔ پھر اس نے کہا: ابو حازم! کیا یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں آپ ہم سے اور ہم آپ سے استفادہ کریں؟ انہوں نے فرمایا: ہرگز نہیں اس نے پوچھا کیوں؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری طرف تھوڑا سا بھی جھک جاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے لمبی زندگی اور دگنی موت کا مزا چکھائیں اور پھر اس سے بچانے والا مجھے کوئی نہ ہو اس نے کہا ابو حازم! کسی چیز کی حاجت ہو انہوں نے فرمایا: ہاں ہے وہ یہ کہ مجھے جہنم سے بچالو اور جنت میں داخل کروادو اس نے کہا: یہ تو میرے اختیار میں نہیں فرمایا: میری اس کے علاوہ کوئی حاجت ہی نہیں اس نے کہا: ابو حازم! میرے لئے اللہ سے دعا فرمادیں آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ! اگر سلیمان تیرے دوستوں میں سے ہے تو اس کے لئے دنیا اور آخرت کی خیر کے کام آسان فرمادیجئے اور اگر یہ تیرے دشمنوں میں سے ہے تو اس کو اس کی پیشانی سے پکڑ کر اپنی مرضیات پر چلائیے سلیمان نے کہا: کافی ہے حضرت ابو حازم نے فرمایا جو کچھ میں نے کہا وہ کافی اور کثیر ہے اگر آپ اس کے اہل ہوئے اگر آپ اس کے اہل نہیں تو آپ کو کیا ضرورت تھی کہ ایسی کمان سے تیر پھینکیں جس کی تانت ہی نہ ہو۔

سلیمان نے کہا: ابو حازم! ہماری موجودہ حالت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں حضرت ابو حازم نے فرمایا: امیر المؤمنین آپ مجھے معاف فرمائیں اس نے کہا: کوئی نصیحت ہی ہم کو کر دیں انہوں نے فرمایا:

تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں سے امارت کو غصب کیا ہے اور اسے چھینا ہے تلوار کی زور پر نہ کوئی مشورۃ اور نہ لوگوں کو جمع کیا گیا اور انہوں نے بہت خون خرابہ کیا اور پھر اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں کاش کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ان سے کیا سوال جواب ہوا ہے اس کے درباریوں میں سے کسی نے کہا: برا کیا تم نے ابو حازم نے فرمایا: جھوٹ بولتے ہو اللہ تعالیٰ نے علماء سے عہد لیا ہے "لتبیننه للناس ولاتکتمونه" کہ اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس کو نہ چھپانا (آل عمران: ۱۸۷) اس نے کہا ابو حازم مجھے کوئی وصیت کر دیں آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں میں آپ کو مختصر وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہہ اور عظمت کے خلاف ہے کہ وہ تجھ کو ایسی جگہ دیکھے جس جگہ سے تجھ کو منع کیا ہے اور ایسی جگہ نہ پائے جہاں موجود ہونے کا اس نے حکم دیا پھر حضرت ابو حازم کھڑے ہوئے اور جانے لگے تو سلیمان نے کہا: ابو حازم! یہ سو دینار ہیں اور آپ چاہیں تو اور دیدیں انہوں نے وہ تھیلی دور پھینک دی اور فرمایا: جو چیزیں تیرے لئے پسند نہیں کرتا ہوں اس اپنے لئے کیسے پسند کرسکتا ہوں؟ میں آپ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس بات سے کہ آپ کا مجھ سے یہ کہنا ایک مذاق ہو اور میرا آپ کو لوٹانا بخشش ہو حقیقت یہ ہے کہ جب موسیٰ بن عمران علیہ السلام مدین کے کنویں پر پہنچے تو کہا" رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر " پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے

(القصص: ۲۴) تو انہوں نے رب العزت سے مانگا اور لوگوں سے سوال نہیں کیا دولڑکیوں نے جان لیا اس بات کو جس کو دوسرے چرواہے نہ جان سکے وہ دونوں اپنے باپ کے پاس آئیں یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس اور ان کو خبر دی حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا:

''میرے خیال میں وہ بھوکے ہوں گے پھر ان میں سے ایک سے کہا جاؤ! اسے بلالا ؤ جب وہ ان کے پاس آئی تو ان سے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی اور اپنے چہرہ کو ڈھانپ لیا پھر کہا: ان ابی یدعوک لیجزیک اجر ماسقیت لنا'' تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اجرت دیں تو حضرت موسیٰ کو یہ بات ناگوار گزری اور ارادہ کیا کہ اسکے ساتھ نہ جائیں لیکن اور چارۂ کار بھی نہ پایا، اس لئے کہ وہ اجنبی اور خوف کی جگہ میں تھے تو اس کے ساتھ چل پڑے وہ بڑے سرین والی تھیں تو ہوا چلتی تو کپڑے ادھر ادھر ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور اعراض کرتے آخر فرمایا: اے اللہ کی بندی! میرے پیچھے چلو یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاں داخل ہوئے تو رات کا کھانا تیار تھا انہوں نے فرمایا: کھایئے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں حضرت شعیب نے فرمایا: کیا بھوکے نہیں ہیں انہوں نے کہا: کیوں نہیں لیکن میں ایسے خاندان سے ہوں کہ جو آخرت کے تھوڑے سے تھوڑے عمل کو بھی زمین بھر سونے کے عوض نہیں بیچا کرتے اور مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اجر ہو اس کا کہ میں نے ان دونوں کو پانی بھر کر دیا تھا حضرت شعیب نے فرمایا: نہیں نوجوان.. ہمارے آباؤ اجداد کی عادت یہی رہی ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اسکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھے اور کھانا کھایا

پس یہ سو دینار اگر عوض ہیں انکا جن کو میں نے بیان کیا ہے تو مردار اور خنزیر کا گوشت اضطرار کی حالت میں اس سے زیادہ حلال چیز ہے اور اگر یہ مسلمانوں کے بیت المال سے ہو تو میری طرح اور بھی لوگ ہیں آپ ان میں تقسیم کر دیں مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ بنی اسرائیل ہمیشہ رشد وفلاح پر گامزن رہے اس لئے کہ انکے بادشاہ اور امراء علماء کے پاس آتے علم میں رغبت کی وجہ سے جب وہ سرنگوں ہوئے اور اللہ کے ہاں انکا مرتبہ گھٹ گیا اور انہوں نے شیطان اور بتوں کی پوجا کی ان کے علماء انکے امراء کے پاس آتے اور انکی دنیا میں انکے ساتھ شریک ہوتے لہذا وہ انکی تباہی و بربادی میں بھی ان کے شریک رہے۔

ابن شہاب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا: ابو حازم کیا آپکا اشارہ میری طرف ہے کہ آپ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا ارادہ تک نہیں کیا لیکن حقیقت وہی ہے جو آپ سن رہے ہیں سلیمان نے ابن شہاب سے پوچھا کیا تم انہیں جانتے ہو اس نے کہا ہاں، یہ میرا پڑوسی ہے لیکن میں نے اس سے تیس سالوں میں ایک دفعہ بھی بات نہیں کی تو حضرت ابو حازم نے فرمایا: تم اللہ کو بھول گئے تو مجھے بھی بھول گئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے تو مجھ سے بھی محبت کرتے ابن شہاب نے کہا: اے ابو حازم! تم نے مجھے برا بھلا کیوں کہا: سلیمان نے کہا بلکہ ضمیر تم کو برا بھلا کہہ رہا ہے کیا تجھ کو نہیں معلوم تھا کہ پڑوسی کا حق ہوتا ہے جیسے رشتہ دار کا ہوتا ہے۔

جب ابو حازم تشریف لے گئے تو ایک درباری نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ چاہیں گے کہ تمام لوگ ابو حازم کی طرح ہو جائیں اس نے کہا: نہیں''

۳۹۳۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عبدالرحمن، زمعہ بن صالح سے منقول ہے کہ بنوامیہ میں سے کسی نے ابو حازم کو خط لکھا اور ان کو قسم دی کہ آپ اپنی حوائج بتلائیں انہوں نے جواب میں لکھا:

''امابعد! آپ کا خط آیا جس میں آپ نے حاجات بتلانے کا کہا ہے میں نے تو دنیا سے بہت ہی کم قبول کیا ہے اور جو میرے پاس موجود نہ ہو اس سے میں نے صبر کر لیا ہے''

۳۹۳۲- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبیدة اور سفیان بن عیینہ سے

ثابت ہے کہ

امیر المؤمنین سلیمان نے امیر حازم سے خط میں کہا اپنی حاجت بتلایئے انہوں نے کہا: میں نے اپنی حاجت اس ذات کو پیش کردی ہے جو حاجات پوری کرتا ہے بس اس نے جو دے دیا اس پر قناعت کر لی اور جو اس نے عطا نہیں کیا اس پر میں نے صبر کر لیا ہے"

۳۹۳۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان سے منقول ہے کہ حضرت ابوحازم نے فرمایا:

میں نے دنیا کو دو چیزیں پایا کہ کوئی بھی چیز میری ہوگی یا دوسرے کی اگر دوسرے کی ہو تو میں زمین آسمان کے حیلوں سے نہیں لے سکتا اور جس طرح میرا رزق دوسرے کو نہیں مل سکتا اسی طرح دوسرے کا رزق بھی مجھے نہیں مل سکتا

۳۹۳۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم اشجعی، داؤد بن ابی وازع مدنی، حضرت ابوحازم کا قول نقل کرتے ہیں:

میں نے روزی روزگار میں غور کیا تو میں نے دو چیزیں دیکھیں وہ چیز جو میرے حصے میں ہے اور اس کی مدت مقرر ہے میرے تک پہنچنے کے لئے تو اس میں تو میں ہرگز جلدی نہیں مچاؤں گا اور ایک چیز وہ ہے جو میری ہے ہی نہیں جو مجھے پہلے بھی نہیں مل سکتی تھی اور بعد میں بھی نہیں ملے گی جو میری ہے وہ کسی اور کے پاس نہیں جائے گی اور جو دوسرے کی ہے وہ مجھ تک نہیں آسکتی تو کیوں میں اپنی عمر عزیز اس میں لگا دوں!

۳۹۳۵-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ کہتے ہیں میں نے ابوحازم سے سنا:

اگر جو چیز تجھے کفایت کرے تو ایسی زندگی اچھی ہے جس میں کفایت ہو اور اگر کوئی ایسی چیز نہیں جو تیرے کو کفایت کرے تو پھر دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تیرا پیٹ بھر دے۔

۳۹۳۶-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن صباح، سفیان ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

دنیا اور آخرت کا بوجھ بھاری ہو چکا لوگوں نے کہا: دین کی حد تو ٹھیک ہے کہ بوجھ اور مشقت ہے لیکن دنیا کا بوجھ کیسے ہے؟ فرمایا:

اس لئے کہ جب بھی تم کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو تو تم سے پہلے کوئی سبقت کر چکا ہوتا ہے"

۳۹۳۷-ابومحمد احمد جرجانی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، ابن عبدالحکم نے ابن وہب، حفص بن عمر، زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

میں ابوحازم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھا۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے ابوحازم کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں بھی تشریف لائیں تاکہ آپ سے سوال وجواب کریں اور آپ سے ایک مجلس ہو جائے تو حضرت ابوحازم نے فرمایا:

معاذاللہ! میں نے اہل علم کو دین دنیاداروں کے ہاں لے جاتے نہیں دیکھا تو میں بھی اس کا آغاز کرنے والا نہیں بننا چاہتا اگر آپ کو کوئی حاجت ہے تو ہمیں بتلائیں تو عبدالرحمٰن ان کے ہاں گیا اور ان سے سوال جواب کیا اور آخر میں کہا:

ہمارے اوپر اس سے آپ کی کرامت وشرافت بڑھ گئی"

۳۹۳۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن ابوحازم فرماتے ہیں: اس چیز کی فکر کرو جسے آپ چاہتے ہیں کہ آخرت میں ہمارے ساتھ ہو (یعنی کام آئے) اور اسے آج کر لو۔ اور اس چیز کی فکر کرو جسے آخرت میں اپنے ساتھ ناپسند کرتے ہو اور اسے آج چھوڑ دو۔

۳۹۳۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف ضمرہ، ثوابہ بن رافع حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

جو زندگی گزر چکی وہ ایک خواب تھا اور جو باقی ہے وہ آرزوئیں اور تمنائیں ہیں۔

۳۹۴۰-ابو محمد بن حیان، بہلول بن اسحٰق، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ
حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا: ہر وہ عمل جس کی وجہ سے تم موت سے ڈرنے لگو اسے چھوڑ دو پھر تمہیں موت کوئی نقصان نہیں دے گی"۔

۳۹۴۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن عیاش، محمد بن مطرف، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ
"جو شخص اللہ کے ساتھ معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اور ایک کو دوست بنالینا تمام انسانوں کو دوست بنانے سے آسان ہے اگر تم اللہ سے دوستی لگاؤ گے تو تمام لوگوں کا رخ تمہاری طرف ہو جائے گا اور اگر اس سے بگاڑ بیٹھو گے تو تمام لوگ تم سے بگاڑنے کی ٹھان لیں گے"۔

۳۹۴۲-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمود، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیش، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ ابو حازم کے پاس آئے اور شکایت کی کہ زیت بڑھ گئے ہیں انہوں نے فرمایا: تمہیں اس کے غم کی کیا ضرورت؟ جو ذات ہمیں سستائی کے زمانے کھلاتی ہے وہی ہمیں مہنگائی میں بھی کھلائیگی۔

۳۹۴۳-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، حارث بن محمد، ابوحسن مدائنی سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:
جو دنیا کی حقیقت جان لے وہ اس میں خوش نہیں رہ سکتا اور نہ کسی مصیبت پر وہ پریشان و مضطرب ہوگا"۔

۳۹۴۴-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن زکریا سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، داؤد بن مہران، شہاب بن حراش، محمد بن مطرف اور حضرت ابو حازم سے منقول ہے کہ
دنیا میں جو بھی چیز خوش کرنے والی ہے ضرور بالضرور اس کے ساتھ ایسی چیز جڑی ہوئی ہے جو غم زدہ کر دینے والی ہے۔

۳۹۴۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا:
"میں تم سے اس بات پر بھی خوش ہوں کہ تم اپنے دین کی حفاظت اتنی کرلو جتنی تم اپنے جوتوں کی حفاظت کرتے ہو"۔

۳۹۴۶-عبداللہ، ابراہیم بن سوید، سفیان بن وکیع، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:
"تمہارا نیکیوں کو چھپانا تم کو زیادہ شاق گزرتا ہے گناہوں کو چھپانے سے"

۳۹۴۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰ بن عثمان حربی، بقیۃ بن ولید رشید بن سعد، یحیٰ بن سلیم سے منقول ہے کہ
حضرت ابو حازم فرمایا کرتے: ابن آدم! موت کے بعد تمہیں معلوم ہوگا"۔

۳۹۴۸-ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، سے منقول ہے "بادشاہ تو بازار ہیں جو چیز خرچ کریں گے وہی ان کے پاس لائی جائیگی"۔

۳۹۴۹-محمد بن احمد، محمد بن عبداللہ بن زستہ، ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:
" حاکم تو بازاروں میں سے ایک بازار ہے اگر حق آئے گا تو اسے خرچ کرے گا اگر باطل چیز آئیگی تو اسے خرچ کرے گا ایک دفعہ فرمایا: اگر باطل کو خرچ کریگا تو باطل ہی اسکے پاس آئے گا اگر حق کو خرچ کرے گا تو حق اس کے پاس آئے گا"۔

۳۹۵۰-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، سے منقول ہے کہ ایک دفعہ ابو حازم! امیر مدینہ کے پاس گئے اس نے کہا کچھ ارشاد فرمائیں انہوں نے کہا: اپنے دروازے پر رکنے والوں کو دیکھو اس لئے کہ اگر اہل خیر کو قریب کرو گے تو اہل شر خود دور ہو جائیں گے تم سے اور اگر اہل شر کو قریب کرو گے تو اہل خیر تم سے دور ہو جائیں گے"

۳۹۵۱-احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس ثقفی، ابراہیم بن سعید، حجاج، سفیان ثوری ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

لوگ باتوں کے شیر ہیں اور عمل کچھ نہیں کرتے

۳۹۵۲-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد، محمد بن یحیٰ مازنی، حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

لوگ عمل کے بجائے معلومات کے پیچھے پڑ گئے اور کام کرنے کے بجائے باتوں میں لگ گئے"۔

۳۹۵۳-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے فرمایا:

میں نصیحت کرتا ہوں اور میں اپنے آپ کو خطاب کر رہا ہوتا ہوں"۔

۳۹۵۴-عبداللہ، ابراہیم بن محمد، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

مجھے دعا سے زیادہ اس کے قبول ہونے کی فکر کھائے رہتی ہے"

۳۹۵۵-عبداللہ، ابو حسن بن ابان ابو بکر بن عبید، عصمۃ، ابن فضل، یحیٰ، داؤد بن مغیرہ حضرت ابو حازم کا قول نقل کرتے ہیں:

"پوشیدہ راز کو ظاہر کرنا آسان ہے کسی بات کو راز رکھنے سے اور کرنے سے زیادہ کہنا آسان ہے"۔

۳۹۵۶-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابو حازم نے ایک دفعہ فرمایا:

دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر جان لو تو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو سمیٹ لوگے ہیں بھی بہت مختصر۔ کسی نے پوچھا وہ دو کونسی ہیں فرمایا: برداشت کرو اس کو جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر اللہ اسے محبوب رکھتے ہوں اور جس کو تم محبوب رکھتے ہو اس سے محبت کرو اگر اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۳۹۵۷-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، زید بن بشر، ابن وہب، ابن زید عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں: "لوگوں نے حلال کو بہت زیادہ چھوڑ رکھا ہے اس میں مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے تو ایسے لوگوں کے بارے میں تم کیا گمان رکھتے ہو جو حلال کو چھوڑ بیٹھے ہیں تا کہ حرام کو سمیٹیں؟

۳۹۵۸-محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، یونس بن یحیٰ اموی، محمد بن مطرف سے منقول ہے ابو حازم کی موت کا وقت آیا تو ہم ان کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے ہم نے پوچھا: کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: سب ٹھیک ہے امید لگائے ہوئے ہوں حسن ظن بھی ہے فرمایا:

خوش قسمت وہ ہے جو صبح شام گزارتا ہے اس حالت میں کہ اپنی آخرت کو آباد کرتا ہے اور اسے آگے بھیج دیتا ہے موت سے پہلے یہاں تک کہ جب وہ بھی پہنچتا ہے تو یہ آخرت کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے اور آخرت اس کے لئے اور جو شخص دنیا کو گزارتا ہے اسطرح کہ اس کو دوسرے کے لئے آباد کرتا ہے جب وہ آخرت کو لوٹتا ہے تو اس کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا اور وہ محروم رہتا ہے۔

۳۹۵۹-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، احمد بن سعید، ابن وہب، حفص بن عمر سعید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے ابو حازم کو دنیا کی مذمت کرتے ہوئے سنا:

دنیا کا کچھ حصہ جو ہمیں پہنچا اگر ہم اس کے شر سے نجات پالیں جو حصہ ہمیں نہ ملا ہو وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں دے گا اس کے باوجود ہم اس کے کیچڑ میں پھنس گئے ہیں تو جو شخص باقی کو بھی طلب کریگا وہ احمق ترین ہے"۔

۳۹۶۰-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، محمد بن اسحٰق، جعفر موصلی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

آخرت کا سازو سامان بہت سستا ہے تو جتنا چاہو سمیٹ لو اس لئے کہ جس دن اس کے خرچ کا دن آئیگا تو کچھ بھی نہیں دستیاب ہوگا نہ تھوڑا نہ زیادہ

۳۹۶۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع سفیان بن عیینہ، سے منقول ہے حضرت ابو حازم فرماتے ہیں:

ایک آدمی گناہ کرتا ہے اس نے کوئی نیکی نہیں کی ہوتی یہ اس کے لئے بہتر اور سود مند رہتا ہے اور کوئی نیکیوں پر نیکی کرتا ہے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا لیکن آخر کار اسکا انجام صحیح نہیں ہوتا''۔

۳۹۶۲-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید ابن وہب، جعفر بن عمر، سعید بن عبدالرحمٰن، ابوحازم سے نقل کرتے ہیں کہ:

بعض اوقات بندہ نیکی کرتا ہے تو یہ اس کے لئے مضر ہوتا ہے اور بعض اوقات کوئی گناہ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے سود مند ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ کوئی نیکی کرتا ہے تو خوشی سے اتراتا ہے اور تکبر کرتا ہے اور اس نیکی کی وجہ سے وہ اپنے کو دوسروں پر فوقیت دینے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کی نیکی کو اور بعض دفعہ سارے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے اور جب بندہ گناہ کرتا ہے تو بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکے دل میں خوف پیدا فرما دیتے ہیں اور یہ خوف پھر اس میں موجود رہتا ہے''۔

۳۹۶۳-ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ہیثم بن جمیل، سفیان بن عیینہ سے منقول ہے کہ حضرت ابوحازم نے فرمایا:

مجھے اپنے اللہ سے کوئی چیز مانگتے ہوئے حیاء آتی ہے ایسا نہ ہو کہ میں اس مزدور کی طرح ہوں جو فوراً اپنی اجرت مانگتا ہے میں تو اللہ کی تعظیم کی وجہ سے اسکی عبادت کرتا ہوں''۔

۳۹۶۴-محمد بن احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم ازدی، محمد بن ہانی نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابوحازم سے پوچھا: آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر خیر کی بات دیکھو تو اس کو ظاہر کرو اور اس کا اعلان کرو اور اگر عیب دیکھو تو چھپاؤ اس نے پوچھا: کانوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا اگر خیر ہو تو محفوظ کرلو اگر شر ہو تو اس کو سنا ان سنا کر دو اس نے پوچھا: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: ان سے کوئی ایسی چیز نہ چھینو جو تمہاری نہ ہو اور ایسے حق سے منع نہ کرو ان دونوں کو جو واجب ہیں تم پر۔ اس نے پوچھا پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اسکا نچلا حصہ کھانے سے اور اوپری حصہ علم سے بھرا ہوا ہو اس نے پوچھا: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا شکر وہی ہے جو اللہ نے فرمایا ہے

والذین هم لفروجهم حفظون الا علی ازواجهم او ماملکت ایمانهم' الی قوله ''اولئک هم العادون'' اس نے پوچھا: پاؤں کا شکر کیا ہے فرمایا: اگر تم ایسی میت دیکھو جس پر تم کو رشک ہو تو ان دونوں سے اسکے عمل کے موافق اعمال کرو اور اگر ایسی میت دیکھو جس سے تم کو عبرت ہو تو ان دونوں کو روک لو اس کے جیسے اعمال سے اور اللہ کا شکر ادا کرو پس جو زبان سے شکر کرتا ہے اور باقی اعضاء سے شکر نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس چادر ہے لیکن وہ صرف اسکا کنارا اوڑھتا ہے پس یہ اسکو سردی، گرمی، بارش اور برفباری سے نہیں بچاتی''۔

۳۹۶۵-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن احمد بن اسحٰق، حسن بن صباح براز، یزید بن حباب، مبارک بن فضالہ، عبیداللہ بن عمر، حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں:

تم اس وقت عالم نہیں جب تک تین خصلتیں تم میں نہ ہوں اپنے سے بڑے کی نافرمانی نہ کرو، اپنے سے چھوٹے کی تحقیر نہ کرو اور اپنے علم سے دنیا نہ کماؤ۔

۳۹۶۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب اور ابوحازم کے صاحبزادے اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: علماء پہلے زمانے کے تھے جب کسی عالم سے ملاقات ہوتی اور وہ اس سے علم میں آگے ہوتے تو وہ ان کی خوش قسمتی کا دن ہوتا اور اگر اپنے برابر کے سے ملاقات ہوتی تو اس سے مذاکرہ کرتے اور اگر اپنے سے کم علم سے ملاقات ہوئی تو اس کا استہزاء نہ اڑاتے اور یہ زمانہ انہیں تو لوگ ہلاکت میں پڑے ہوئے ہیں''۔

۳۹۶۷-عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، فرج بن سعید صوفی، یوسف بن اسباط نقل کرتے ہیں کہ ایک بتلانے

والے نے بتلایا کہ

کسی امیر نے ابو حازم کو بلاوا بھیجا آپ تشریف لائے تو وہاں افریقی اور زہری بھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا: آپ کچھ فرمائیے! حضرت ابو حازم نے فرمایا: سب سے بہترین امیر ہیں وہ جو علماء سے محبت رکھتے ہیں اور بدترین علماء ہیں وہ جو امراء سے محبت رکھتے ہیں اور پہلے زمانے میں امراء جب بلاوا بھیجتے تو وہ نہ آتے اگر کوئی چیز دیتے تو قبول نہ کرتے، اگر وہ کوئی بات پوچھتے تو ان کو کوئی رخصت نہ دیتے اور امراء علماء کے گھروں پر حاضری دیتے اور ان سے مسائل دریافت کرتے اسی میں امراء اور علماء کی خیر خواہی تھی بس جب یہ دیکھا لوگوں نے تو انھوں نے کہا کہ ہمیں بھی علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہم کو یہ بھی شان حاصل ہو اور انہوں نے علم حاصل کیا تو خود چل کر امراء کے پاس آئے اور ان کے ساتھ مجلس جماتے اور انہیں رخصتوں پر چلاتے اگر وہ کچھ دیتے تو قبول کر لیتے تو امراء علماء پر جری ہو گئے اور علماء امراء پر"

۳۹۶۸-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ، سہل، یحیٰی بن محمد مدنی، عبدالرحمٰن بن یزید بن اسلم کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن ابو حازم سے کہا: ایک چیز مجھے پریشان کیے رکھتی ہے انہوں نے پوچھا کیا؟ میں نے کہا: دنیا سے میری محبت: انہوں نے مجھ سے فرمایا:

بھتیجے! یہ ایسی چیز ہے کہ میں اپنے نفس کو اس چیز پر عتاب نہیں کرتا جو اللہ نے میرے لئے محبوب کر دی ہے اسلئے کہ اللہ نے اس دنیا کی محبت ہمارے دل میں ڈالی ہے عتاب تو اس کے بجائے اس پر ہونا چاہیے کہ اس کی محبت ایسی چیز کے لینے کی دعوت نہ دے جو اللہ کو ناپسند ہو اور یہ کہ ہم ایسی چیز سے نہ رکیں کہ جس کو اللہ نے محبوب کر رکھا ہے اگر ہم نے اتنا بھی کر لیا تو اسکی محبت ہمیں نقصان نہیں دے گی۔

۳۹۶۹-عبداللہ بن محمد، عبداللہ، سلمۃ، سہل، محمد بن ابی معشر، ابو معشر، حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جب تم کسی سے اللہ کے لئے محبت کرو تو دنیا کے سلسلے میں اس سے میل جول کم رکھو"

۳۹۷۰-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، سلمۃ بن شبیب، سہل بن عاصم، عبداللہ بن ضریس حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں:

جب تم دیکھو کہ تمہارا پروردگار تم پر نعمتوں کی بارش برسا رہا ہے اور تم اس کی نافرمانیوں میں لگے ہوئے ہو تو اس سے ڈرتے رہا کرو"

۳۹۷۱-عبداللہ 'ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن نقل کرتے ہیں کہ

ابو حازم سے پوچھا گیا کہ قرابت کیا ہے؟ فرمایا محبت ان سے کہا گیا لذت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا: اتفاق کو، ان سے پوچھا گیا راحت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا سنجیدگی کو۔

۳۹۷۲-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عباس، عمرو بن عبداللہ قیسی حضرت ابو حازم سے نقل کرتے ہیں کہ "عالم اور جاہل کی مثال مستری اور مزدور کی ہے تم مستری کو بلندی پر بیٹھا دیکھو گے اور ساز و سامان اسکے ساتھ ہی ہوتا ہے اور مزدور اپنے کندھے پر اینٹیں اور ریت اٹھائے لکڑی کے تختے پر چڑھتا ہے جس کے نیچے خالی فضاء ہوتی ہے اگر تھوڑا سا پھسلے تو مر جائے پھر ڈرتے ڈرتے اوپر کو چڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ مزدور مستری کے پاس پہنچ جاتا ہے تو مستری اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا کہ اپنے اوزار اور اپنے اندازے سے ان کو نصب کر دیتا ہے جب فارغ ہو چکتے ہیں تو مستری کو اجرت پھر بھی دوگنی ملتی ہے مزدور سے بس اسی طرح ہے عالم اپنے علم کی وجہ سے ڈبل ثواب حاصل کرتا ہے"۔

۳۹۷۳-ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق طالقانی، کہتے ہیں میں نے ایک شیخ کو حارث بن عمر کی مسجد میں کہتے ہوئے سنا:

میں نے ابو حازم سے سنا جو شخص اللہ کی بنسبت لوگوں سے زیادہ ڈرے اسکو جو کچھ پہنچے گا وہ اس سے زیادہ نہیں ہے جو اس شخص

کو پہنچے گا جو صرف اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے''۔

۳۹۷۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ھارون بن معروف، ولید بن شجاع، ضمرۃ، ثعلبۃ بن رافع، حضرت ابوحازم سے نقل کرتے ہیں: ابلیس کیا ہے؟ اگر بخدا اس کی نافرمانی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر اس کی اطاعت کی جائے تو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا''۔

۳۹۷۵- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، سعدان بن زید، سہل بن ابی حلیم، سفیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوحازم نے فرمایا:
تمہیں تمہارا مسلمان دشمن نفرت کرے یہ بہتر ہے کہ فاجر وفاسق دوست تجھ سے محبت رکھے''۔

۳۹۷۶- ابو زرعۃ محمد بن ابراہیم استرا باذی، ابونعیم بن عدی، ابویعلی اصمعی، ابن ابی حازم نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوحازم سے پوچھا گیا۔
لذت کیا ہے؟ فرمایا: اتفاق۔

۳۹۷۷- محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، حسین بن فرج، زکریا بن منصور قرظی کہتے ہیں میں نے ابوحازم سے سنا:
''تو حاملِ قرآن کو پچاس آدمیوں میں بھی دیکھے گا تو پہچان لے گا قرآن نے اسے تھکا ڈالا ہے اور میں نے جن قراء کو پایا وہ واقعی قراء تھے آج تو قراء نہیں رہے یہ تو خراء ہیں (یعنی گرے پڑے لوگ)

۳۹۷۸- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، حاتم بن لیث، ابن حمید، جریر سے منقول ہے کہ حضرت ابوحازم جب بازار جاتے اور پھل کی لذت ہوتی تو اپنے آپ سے کہتے تجھے جنت میں ملیں گے''۔

۳۹۸۰- ابوحازم کا زہریؒ کو نصیحت کرنا..... ابوحسین احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر بن محمد بن احمد بن ھارون وراق اصبہانی احمد بن عبداللہ صاحب ابی ضمرۃ، ھارون بن حمید دیکی، فضل بن عیینہ، عبدالحمید بن سلیمان، فریال بن عباد نقل کرتے ہیں کہ ابوحازم نے حضرت زہری کو لکھا: ابوبکر اللہ آپ کی اور ہماری فتنوں سے حفاظت فرمائے اور آگ سے حفاظت فرمائے اب تم عمر کے اس حصے میں ہو کہ جو تم کو دیکھے گا تم پر رحم کرے گا بڑھاپے کو پہنچ چکے ہو اور اللہ کی نعمتوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے، اس نے تمہارے بدن کو صحیح وسالم رکھا اور تمہیں لمبی لمبی عمر دی، تو نے اللہ کی ان دلیلوں کو جانا جو تم نے قرآن میں دیکھیں اور اللہ نے تمہیں دین میں فقاہت دی اور پیارے نبی کی سنتوں کی فہم دی پس اللہ تعالیٰ نے تم پر انتہائی حد تک اپنی نعمتیں اور دلیلیں ظاہر کردی ہیں وہ اس میں تمہارے شکر کو آزمائے گا اور اپنے فضل کو زیادہ کرے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' لئن شکرتم لأزیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید'

دیکھو تو تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اللہ کے روبرو پیش ہوگے تو وہ تم سے اپنی نعمتوں اور دلیلوں کے بارے میں پوچھے گا کہ کیسے برتا اس کی نعمتوں اور دلیلوں کو اور غفلت میں پڑے رہنے سے ہرگز نہ سمجھنا کہ اللہ تم سے راضی ہے اور تمہاری توقیر کو قبول کرے گا ہرگز ایسا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء سے ''لتبیننه للناس ولا تکتمونه فنبذوه وراء ظهورهم''

تم کہتے ہو کہ میں بڑے ماہر اور کٹ حجتی میں آگے آگے ہو تم نے لوگوں کو اپنی باتوں سے مغلوب کیا اُن سے تم نے جھگڑا کیا اور تم غالب رہے اپنی فہم اور عقل ورائے پر اعتماد کی وجہ سے بتائیں کہ اللہ کے اس قول سے کیسے چھٹکارا پاؤ گے؟

ھانتم ھٰؤلاء جادلتم عنھافی الحیٰوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ عنھم یوم القیٰمۃ' اور کان کھول کر سن لو کہ سب سے بڑا گناہ اور جرم یہ ہے کہ تم ظالم کے لئے مددگار بنو اس کے لئے راستے آسان کرو اپنی قرب سے یا قبول کر کے اگر وہ بلاوا بھیجے، میں نہیں چاہتا کہ کل کو تم اپنے گناہ کیساتھ اسکا جرم بھی لادکر آرہے ہو یا کل تجھ سے چشم پوشی کی وجہ پوچھی جائے کہ ظالم کے ظلم سے چشم پوشی کیوں کی کہ جو کچھ تم نے بٹورا وہ اس کا ہے ہی نہیں جس نے تم کو دلادیا اور یہ کہ کیوں قریب ہوئے ایسے لوگوں کے جو دوسروں کا حق نہیں لوٹاتے اور نہ کوئی گناہ چھوڑتے ہے اور تو نے شریک کار ہو کر دھوکہ دینے والے کو پسند کیا اور مجھے انہوں نے چکی کی کیل بنادیا ہے انکے گناہوں کی چکی تیرے اردگرد گھومتی ہے اور پل بنادیا ہے جس سے گزر کر اپنے گناہوں کو جاتے ہیں اور سیڑھی بنا رکھا ہے جسے پھلانگ کر اپنی راہ گم کردہ کو جاتے ہیں انہوں نے تجھے اپنے گمراہیوں اور راستے کے لئے راہبر اور داعی بنالیا ہے۔ تیرے ذریعہ وہ علماء کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ وہ جاہلوں کو ان علماء کے پیچھے لگاتے ہیں۔ تم اب تک انکے خاص وزراء تک نہیں بنے اور نہ انکے قریب ترین ہمنشین، بس تم نے تو ان کی دنیا کو سنوارا ہے اور عوام وخواص کو ان کے گرد جمع کیا ہے سو انہوں نے تمہارے پچھلے کے بہانے تمہارا کیا کچھ بگاڑ دیا ہے اور تجھ سے کتنا زیادہ چھین کر کتنا قلیل دیا ہے۔

اپنی فکر کرو اسلئے کہ تمہارے سوا کون تمہاری فکر کرے گا اور اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور دیکھو کہ کیا شکر کرتے ہو اس رات کا جس نے تم کو چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے اور دیکھ تجھے اس نے کتنا رتبہ دیا دین کی وجہ سے کہ تیرے جیسے کم ہیں لوگوں میں اور تم اس کا کتنا لحاظ رکھتے ہو جس نے تم کو چھپانے والا لباس دیا ہے اور دیکھو کہ تم اس کے کتنے قریب ہو اور کتنے دور"

تمہیں کیا ہو گیا کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے؟ اور اپنے گناہ کی معافی نہیں مانگتے خدا کی قسم مجھے تو جب بھی موقع ملا میں اس کے دین کا سب سے زیادہ احیاء کرنے والا اور باطل کا تعاقب کرنے والا ہوں گا

تمہیں تو شکر کرنا چاہیے اس ذات کا جس نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل بنالیا اور تمہیں علم سے نوازا ورنہ ان لوگوں میں ہوئے جن کے بارے میں ارشاد باری ہے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یأخذون عرض ھٰذا الادنیٰ" پھر ان کے بعد ناخلف ان کے قائم مقام ہوئے جو کتاب کے وارث بنے یہ (بے تامل) اس دنیائے دنی کا مال ومتاع لے لیتے ہیں۔ (الاعراف:۱۶۹)

کیا تم ایسی جگہ نہیں ہو جہاں کوچ کا نقارہ بجادیا گیا ہے؟

آدمی اپنے ہم عمروں کے بعد نہیں رہتا"

خوشخبری ہے اس کے لئے جو دنیا میں خوف کی حالت میں رہا اور بدنصیب ہے وہ جو برا اور اپنے پیچھے گناہ چھوڑ گیا تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ تم وارثوں کی فکر کرو اپنے آپ کو چھوڑ کر کوئی بھی ایسا نہیں جو تیری پیٹھ پر سوار ہو لذت ختم ہو گئی صرف تھکاوٹ باقی ہے بدبخت ہے وہ کہ جس کی کمائی سے دوسرے لوگ خوش بخت ہیں اب ڈرنا! اس لئے کہ تم ارتکاب کر چکے ہو اور نکلنے کی فکر کرو اس لئے کہ تم پھنس چکے ہو یہ امور اس کے ساتھ کر رہے ہو جو جاہل نہیں ہے اور جو تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہے وہ غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو اس لئے سفر درپیش ہے اور اپنے دین کی فکر کرو اس لئے کہ بہت پرمردہ ہو چکا ہے اور یہ نہ سمجھنا کہ ڈانٹ ڈپٹ یا تحقیر وتذلیل کر رہا ہوں بلکہ بھولا ہوا سبق یاد کر رہا ہوں اور یہ کہ تمہیں بتلادی جائے وہ بات جو تمہارے حلم کی وجہ سے تم پر مخفی ہو گئی اور میں نے اللہ کا یہ قول یاد کیا "وذکر فان الذکر تنفع المؤمنین" اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو نفع دیتی ہے (الذاریات:۵۵)

تم نے زبردستی کو بھلا رکھا ہے اپنے ساتھ والوں کے لئے جو گزر چکے اور تم رہ گئے ہو ان کے بعد جیسے دو سینگوں میں ایک رہ جائے پس غور کرو کیا وہ بھی اس میں مبتلا کے گئے جس میں تم کو مبتلا کیا گیا یا وہ بھی گزرے ایسے حالات سے جس سے تم گزر رہے ہو اور کیا

تم سمجھتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی نعمت ملی ہے جس سے وہ محروم رہ گئے؟ یا یہ کہ تم نے ایسی چیز کا علم حاصل کر لیا جس سے وہ بے خبر ہے بلکہ تو ہی ناواقف رہا بوجہ اس کے جس میں تو مبتلا رہا لوگوں کے دلوں میں تمہاری وقعت اور ان کا تم سے انسیت اس درجہ ہوگئی کہ وہ تمہاری رائے کو وقعت دینے لگے اور تمہارے امر کے پیچھے چلنے لگے اگر تم حلال کہتے تو وہ حلال سمجھتے اور تم نے حرام کہا تو انہوں نے حرام سمجھا اور خود ان کو اس کی صلاحیت نہیں تھی لیکن ان کا سارا رجوع تمہاری طرف تھا اور یہ سارا رجوع کی وجہ تھی ان کا عمل کو خیر باد کہنا، اور تم پر اور ان پر جہالت کا غلبہ اور حکومت اور حاکیت کی محبت، کیا تم غور نہیں کرتے کہ جہالت اور غفلت میں پڑے ہو؟ اور لوگ کس فتنے اور مصیبت میں مبتلا ہیں تم نے اپنے رویے سے ان کو فکر معاش سے آزاد کر دیا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہوئے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے تجھ پر علم کے آثار ملاحظہ کئے ہیں وہ بھی اس کے مشتاق ہوئے کہ وہ بھی علم حاصل کریں جس طرح اور جتنا تو نے علم حاصل کیا پس تیری وجہ سے وہ ایسے سمندر میں غوطہ لگا بیٹھے جس کی گہرائی کا ادراک نہ کر سکے اور اس مصیبت میں گرفتار ہوئے جس کو دفع کرنے پر قادر نہیں پس اللہ ہمارا تمہارا اور سب کا حامی و ناصر ہے۔

جان لو کہ مرتبہ کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ مرتبہ ہے جو اپنے اولیاء کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے وہ جو غیر مشہور اور مخفی لوگ ہوتے ہیں انکی توصیف رسول اللہ ﷺ کی زبانی یوں آئی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے مخفی لوگوں، متقی، اور پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو غائب ہوں تو کوئی نہ پوچھے، اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں انکے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو نکل آتے ہیں ہر سیاہ اور اندھیرے فتنہ سے۔[1]

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون“ اور دوسرا مرتبہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کے ذریعہ اپنے دوستوں کو عنایت فرماتا ہے اور وہ ناراضگی کا باعث ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ان دوستوں کے لئے ڈال دیتا ہے لوگ ان کی تعظیم کرتے ہیں حکمرانوں کا انکو تعظیم کرنے کی وجہ سے اور لوگ بھی اس میں رغبت کرتے ہیں جو ان کے پاس ہوتی ہے حکمرانوں کی ان میں رغبت کی وجہ سے ”اولئک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ھم الخاسرون“

مجھے خوف ہے اس کا کہ تو بھی اس طرح کہ تیرا دین مستور، تیرے رزق میں تنگی ہو، عنفوان شباب، کمال قوت اور تمام شہوت میں تو مصیبتیں اور فتنے اس کے قریب نہ پھٹکیں جب زیادہ عمر کو پہنچے، ہڈیاں چٹخنے لگیں قویٰ ضعیف ہو جائیں اور شہوت ولذت اپنے اختتام کو پہنچ جائے تو کیا اس کو زیر کر لیتی ہے اسکو اپنے پیچھے دوڑتی ہے اور اسے مبتلائے فتن رکھتی ہے اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر رہتی ہے اور اپنی منفعت باور کراتی ہے۔

سبحان اللہ!!! کیا عظیم دھوکہ ہے کتنا بڑا خسارہ ہے اور جب دنیا نے تجھے مبتلائے فتن کیا تو کیوں حضرت عمرؓ کا قول یاد نہ کیا جو انہوں نے حضرت سعد کو لکھا تھا اسی خوف کی وجہ سے جس میں تو پڑا ہوا ہے انہوں نے لکھا تھا:

امابعد! دنیا کی رنگینی سے اعراض کرو یہاں تک کہ تمہاری ملاقات ہو جائے ان گزرے ہوئے لوگوں سے جو اپنے ناموں کے ساتھ پیوند خاک ہوئے، ان کے پیٹ ان کی پٹھوں سے مل گئے اللہ اور ان کے درمیان اب کوئی حجاب نہیں ہے دنیا نے ان کو فتنے میں نہ

---

[1] سنن ابن ماجة ۳۹۸۹. والمستدرک ۴/۱، ۳۲۸/۴. والمعجم الصغير للطبرانی ۴۵/۲. والترغيب والترهيب ۶۸/۱. والأولياء لابن ابی الدنيا ۶. والدر المنثور ۲۵۷/۴. واتحاف السادة المتقين ۲۳۶/۸. ۲۶۴. وتخريج الاحياء ۲۷۱/۳. وتاريخ ابن عساكر ۲۲۵/۶.

ڈالا اور نہ وہ دنیا کے فتنوں میں پڑے انہوں نے رغبت ظاہر کی تو انہیں طلب کر لیا گیا پس کچھ ہی عرصے میں وہ اللہ سے مل گئے"
پس دنیا تجھ جیسی عمر، تجھ جیسے ذی علم، ذی رائے اور عقل والے کو متاثر کر سکتی ہے؟انا للہ و انا الیہ راجعون ، کس پر اعتماد کیا جائے؟ کس کو کہا جائے؟
اللہ ہی سے اپنی مصیبت کا بدلہ چاہتے ہیں اور اپنے غم کا شکوہ کرتے ہیں اور اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں بچائے رکھا اس سے کہ جس میں تم کو مبتلا کیا والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابو حازم کی مسند روایات ...... ابو حازم نے سہل بن سعد ساعدی، ابن عمر، انس بن مالک سے مسنداً نقل کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کی زیارت کی اور سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، محمد بن کعب قرظی، اعرج، ابو صالح سمان نعمان بن عیاش، عبیداللہ بن مقسم، سعید مقبری، طلحہ بن عبیداللہ بن کریز بعجہ بن عبداللہ وغیرہ سے سنا ہے
اور ان سے تابعین نے نقل کیا ہے ان میں عبیداللہ بن عمر عمری، عمارۃ بن غزیہ ۔ محمد بن عجلان، سعید بن ابی ھلال ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ائمہ اور امام ہیں جیسے مالک، ثوری، حمادان، بن عیینہ، معمر، سلیمان بن بلال مسعودی، زائدہ، خارجۃ بن مصعب وغیرہ۔

۳۹۷- محمد بن احمد بن جرجانی، قاسم بن زکریا مطرز، محمد بن عبداللہ بن زریع، عبدالاعلیٰ، عبیداللہ بن عمر، ابو حازم، سہل بن سعد، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یونس بن محمد، حماد بن زید، عبیداللہ بن عمر، ابو حازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت حماد نے فرمایا کہ میں ابو حازم سے ملا انہوں نے مجھے حدیث سنائی کہ حضور ﷺ بنو عمرو بن عوف کے پاس تشریف لائے تاکہ ان نے صلح صفائی کرائیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا
اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں تو ابو بکر کو کہنا کہ وہ نماز پڑھا دیں جب نماز کا وقت ہوا اور اقامت کہہ دی گئی تو ابو بکر کو کہا تو وہ آگے ہو گئے جب آگے بڑھ چکے تو حضور بھی تشریف لے آئے تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں حضرت ابو بکر جب نماز شروع کر لیتے تو ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ وہ خاموش نہیں ہو رہے تو توجہ کی تو آپ پر نظر پڑی آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو نماز جاری رکھنے کا حکم فرمایا تو حضرت ابو بکر الٹے پاؤں لوٹے اور نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا:
ابو بکر! کس چیز نے روکے رکھا نماز جاری رکھنے سے جبکہ میں اشارہ کر رہا تھا فرمایا قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسول اللہ کی امامت کرائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:
"جب نماز میں کچھ امر پیش آ جائے تو مرد تسبیح پڑھیں اور عورتیں تالیاں پیٹیں" حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابو حازم کی احادیث میں سے مسلم نے ابن بزیع عبدالاعلیٰ سے اسے ذکر کیا ہے اور مسلم اور بخاری مالک، یعقوب قاری، اور ابو حازم سے نقل کرنے میں متفق ہیں امام بخاری ثوری کی روایت میں ابو حازم حماد بن زید، محمد بن جعفر ابن کثیر سے منفرد ہیں اور ابو حازم سے روایت کرنے میں معمر، ابو غسان بن مطرف، عبدالعزیز بن الجشون، محمد بن عجلان، ہشام بن سعد، عبدالرحمن بن اسحٰق، سفیان بن عیینہ، حمادان وغیرہ حضرات ہیں۔

۳۹۸- ابو بکر احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤذب، شریح بن نعمان، اسماعیل بن عیاش عمارہ بن غزایہ انصاری، ابو حازم، سہل بن سعد، حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
تلبیہ پڑھنے والوں کے دائیں بائیں جو بھی چیز ہے وہ تلبیہ پڑھتی ہے پتھر ہوں، مٹی کے ڈھیلے یا درخت یہاں تک زمین یہاں سے بھی

ختم ہو جاتی ہے اور وہاں سے بھی اور اوپر کے درجات والے نیچے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان پر تارے دیکھتے ہو"۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے ابو حازم سے عمارۃ بن غزیہ متفرد ہیں اور یہ اہل مدینہ کے تابعین میں سے ہیں اور عمارۃ سے معاویہ بن صالح اور عبید بن حمید روایت کرتے ہیں:

۳۹۸۲- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، خالد بن قاسم، سعید بن عبدالرحمن ابو حازم، سہل بن سعد حضرت نبی کریم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں: روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے جب آخری شخص ان کا داخل ہو جائے گا تو وہ بند کر دیا جائیگا اور جو اس سے داخل ہوگا وہ پیئے گا اور جو پی لے گا کبھی پیاسا نہیں ہوگا"۔[۲]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری اور مسلم اس میں سلیمان بن بلال عن ابو حازم میں متفق ہیں اور ابو حازم سے روایت کرتے ہیں: سفیان ثوری، حماد بن زید، ہشام بن سعید، عبدالرحمن بن اسحق وغیرہ۔

۳۹۸۳- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین محمد بن حسین، یحیٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، ابو حازم، سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

جب حضور ﷺ کے سامنے نحوست کا تذکرہ آتا تو فرماتے "اگر یہ کسی شئے میں ہوتی تو گھوڑے، عورت، اور گھر میں ہوتی"۔[۳]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک ابو حازم سے نقل کرتے ہیں، مسلم اس میں ابو حازم عن ہشام بن سعید کی سند سے متفرد ہیں ابو حازم سے امام بخاری و مسلم کے علاوہ حضرات محمد بن جعفر، عبدالحمید بن سلیمان، عمرو بن محمد بن صہبان کے طریق سے نقل کرتے ہیں:

۳۹۸۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عدی بن فضل، ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں:

حضور ﷺ کے پیچھے عام طور پر گرہ والے نماز پڑھتے تھے میں نے کہا: گرہ والے کون؟ فرمایا ان میں سے کسی کے پاس ایک سے زائد کپڑا نہ ہوتا وہ اس کی گرہ لگا دیتے تھے گردن سے"۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے ابو حازم، ثوری اور سہل بن سعد کے طریق سے اسکو ذکر کیا ہے اور عبدالرحمن بن اسحق مدنی ابو حازم سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۳۹۸۵- ابو احمد بن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی، عمر بن علی، ابو حازم حضرت سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے آپ نے فرمایا:

جو شخص اپنے دو جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری نے مقدمی اور عمر سے اسکو روایت کیا ہے اور اس حدیث کو احمد بن حنبل نے عفان اور عمر سے روایت کیا ہے۔

۳۹۸۶- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، منجاب بن حارث، علی بن مسعر قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ولید، متوکل بن ابی سورۃ، خالد بن زید، سفیان ثوری، ابو حازم، اور سہل بن سعد نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ اللہ مجھ سے محبت کرنے لگیں اور لوگ بھی آپ نے فرمایا: دنیا سے زہد اختیار کرو اللہ محبت کرنے لگیں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زہد اختیار کرو تو لوگ محبت کرنے لگیں گے"۔[۴]

۱۔ سنن ابن ماجۃ ۴۲۹۱. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴۳/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۰/۶. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۶۳۴. والترغیب والترھیب ۱۸۸/۲. والدر المنثور ۲۱۹/۱.

۲۔ صحیح البخاری ۳۲/۳. وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۲۶. وفتح الباری ۱۱۱/۴.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب السلام ۱۲۰. وصحیح البخاری ۱۱/۱۳. وفتح الباری ۱۳۷/۹. ص: ۲۸۹.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۴۱۰۲. والمستدرک ۳۱۳/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۷/۶. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۸۷. والاحادیث الصحیحۃ ۹۴۴, ۹۴۴، وکشف الخفا ۱۲۷/۱. والترغیب والترھیب ۱۵۶/۴. وتخریج الاحیاء ۲۱۳/۳, ۲۱۵/۴. والعلل المتناھیۃ ۳۲۳/۲. والدرر المنتثرۃ ۳۶. واتحاف السادۃ المتقین ۳۰۹/۸, ۳۲۶/۹, ۳۳۳. وتاریخ أصبھان للمصنف ۲۴۵/۲.

یہ حدیث غریب ہے اسے مرفوعاً صرف سفیان ثوری نے نقل کیا ہے اور سفیان سے ابن قتادہ اور محمد بن کثیر نے نقل کیا ہے۔

۳۹۸۷-علی بن ھارون، موسیٰ بن ھارون، قتیبہ بن سعد، علی بن عبدالحمید بن سلیمان ابوحازم حضرت سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول منقول ہے:

اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ہرگز اس سے کافر کو ایک گھونٹ تک نہ پلاتے''۔[۱]

ابوحازم سے عبدالحمید بن سلیمان کی یہ حدیث غریب ہے

۳۹۸۸-ابوعبداللہ محمد بن عیسیٰ ادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، محمد بن عیینہ، ابوحازم اور حضرت سہل بن سعد ہی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! جی لیں جتنا چاہیں اس لئے کہ آپ وفات پانے والے ہیں اور کرلیں محبت جس کو چاہیں اس لئے کہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور کرلیں عمل جتنا چاہیں اسلئے کہ اس کا بدلہ آپ کو دیا جانے والا ہے پھر کہا: اے محمد! مؤمن کا شرف اس کا رات کو قیام کرنا ہے اور اس کی عزت لوگوں سے مستغنی ہونا ہے''۔[۲]

محمد بن عیینہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے زافر بن سلیمان اور محمد بن حمید اس میں متفرد ہیں

۳۹۸۹-محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن بشار، یحیٰ بن محمد بن سکن اسحٰق بن ادریس، عبدالرحمٰن بن زید، ابوحازم اور حضرت سہل بن سعد کے اسنادی حوالہ سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

جو پسند کرے کہ اپنے بیٹے کو آگ کے کنگن پہنائے وہ اسے سونے کے کنگن پہنائے، لیکن چاندی سے تو جو چاہے کرو۔[۳]

ابوحازم سے یہ حدیث غریب ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اسمیں متفرد ہیں۔

۳۹۹۰-محمد بن مظفر احمد بن حسن بن جعد، یعقوب بن کاسب، عبدالعزیز بن ابی حازم سہل بن سعد سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

''جو میری اس مسجد میں داخل ہوا اور وہ کوئی حرف سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور جو اس کے علاوہ کے لئے داخل ہوا تو وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو کوئی چیز دیکھتا ہے اسے اچھی لگتی ہے اور ہوتی وہ دوسرے کی ہے''۔[۴]

یہ حدیث ابوحازم کے طریق سے غریب ہے اور عبدالعزیز اس میں متفرد ہیں۔

۳۹۹۱-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، مروان بن محمد بخاری، ابوداؤد نخعی، ابوحازم، سہل بن سعد سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی غیبت کی پھر اس کے لئے استغفار کیا تو یہ اس کا کفارہ ہوجائے گا''۔[۵]

حضرت سہل سے ابوحازم اس میں غریب ہیں ابوداؤد سلیمان بن عمر نخعی اس میں متفرد ہیں۔

۱- الاحادیث الصحیحۃ ۲۸۶، ۹۴۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۸. وسنن ابن ماجۃ ۴۱۱۰. وتاریخ بغداد ۴/۹۲. والمطالب العالیۃ ۳۱۷۲. والدر المنثور ۶/۱۷. وتفسیر القرطبی ۶/۴۱۵، ۱۶/۸۸.

۲- المستدرک ۴/۳۲۴. وکشف الخفاء ۲/۷۷.

۳- المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۸۵. ومجمع الزوائد ۵/۱۴۷. ومسند الامام أحمد ۲/۳۳۴، ۳۷۸. والترغیب والترھیب ۱/۵۵۷. وکنز العمال ۱۷۳۶۵.

۴- مسند الامام أحمد ۲/۳۵۰. والمستدرک ۱/۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۱۵. ومجمع الزوائد ۱/۱۲۳. وکنز العمال ۲۸۸۵۲. وصحیح ابن حبان ۸۱.

۵- کشف الخفا ۲/۱۶۳. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۵۵۸، ۵۵۹. واللآلئ المصنوعۃ ۲/۱۶۳. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۱۹. وکشف الخفا ۲/۱۶۳.

۳۹۹۲- ابوعمرو بن حمدان حسن بن سفیان، حسن بن علی واسطی، ہیثم، ابو یحیی، اور ابو حازم کے صاحبزادے عبدالجبار اپنے والد سے اور حضرت سہل بن سعد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! صحابہ کی مغفرت فرما اور اس کی جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں میں نے کہا: جس نے دیکھا اور جس نے دیکھا کہ کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا: جس نے صحابہ کو دیکھا اور جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے صحابہ کو دیکھا۔[1]

حضرت سہل بن ابوحازم کی یہ حدیث غریب ہے اور عبدالجبار اس میں متفرد ہیں

۳۹۹۳- ابواحمد جرجانی، علی بن اسحق بغدادی، صالح بن سابق، سلیمان بن عمرو، ابوحازم اور سہل بن سعد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی طرف سے اللہ تعالیٰ ادا کریں گے (ایک) وہ جسے مسلمانوں کے ملک پر کسی دشمن کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہوا اور اس کے پاس کچھ قوت نہیں تھی تو اس نے قرض لیا اور اس سے اسلحہ خریدا اور اس کے ذریعہ اللہ کے راستے میں تقویت حاصل کی پھر مرگیا اس دین کو ادا کرنے سے پہلے اور نہ ہی وہ ادا کرنے پر قادر ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرمائیں گے اور (دوسرا) وہ شخص جس کے سامنے دوسرا مسلمان بھائی مرا اور اس نے اتنا کچھ نہ پایا جس سے اسکا کفن دفن کر سکے تو اس نے قرض لیا اور اس سے کفن خریدا پھر یہ مرگیا اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا تو اس کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ ادا کریں گے اور (تیسرا) وہ شخص جسے اپنے اوپر زنا کا اندیشہ ہوا اور اس پر مجردیت شدید ہوگئی تو اس نے قرض لیا اور شادی کی اور اس کو ادا کرنے پر قادر نہ ہوا اور مرگیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بھی ادا کردیں گے"

ابوحازم اور سہل سے اس حدیث میں غرابت ہے

۳۹۹۴- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحق، ابراہیم بن معمر، حاتم بن عباد، یحیی بن قیس کندی، ابوحازم، سہل بن سعد نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے جب مؤمن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں اسکا نور پیدا ہوتا ہے"[2]

سہل اور ابوحازم سے یہ حدیث غریب ہے معمر اور احمد بن یونس اسمیں متفرد ہیں۔

۳۹۹۵- مخلد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، ابوحازم اور سہل بن سعد کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کریم ہیں کرم کو پسند فرماتے ہیں اور بلند اخلاق کو اور افعال ردیہ کو ناپسند کرتا ہے"[3]

حضرت سہل اور ابوحازم سے یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف زکریا نے روایت کیا ہے۔

۳۹۹۶- محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد صائغ، ابراہیم بن منذر حزامی، زکریا بن منظور، ابوحازم، سہل بن سعد آنحضرت ﷺ کا قول نقل

۱۔ المعجم الكبير للطبراني ٢٠٥/٦. والكنى للدولابى ١٦٧/٢. ومجمع الزوائد ٢٠/١٠. والجامع الكبير ٩٩٥٤. وكنز العمال ٣٢٢٨٩.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ٢٢٨/٦. وتاريخ بغداد ٢٣٧/٩. واتحاف السادة المتقين ١٥/١٠. وتخريج الاحياء ٣٥٥/٤. والفوائد المجموعة ٢٥٠. والاسرار المرفوعة ٣٧٥. وكشف الخفا ٤٣٨/٢. والدرر المنتثرة ١٦٦.

۳۔ السنن الكبرى للبيهقى ١٩١/١٠. والمستدرك ٤٨/١. والمعجم الكبير للطبراني ٢٢٣/٦. والمصنف لعبد الرزاق ٢٠١٥٠. وشرح السنة ٨٣/١٣. والتاريخ الكبير ٤٤٧/٤. والاحاديث الصحيحة ١٣٧٨. والجامع الكبير ٤٩٤٦.

کرتے ہیں:

جو شخص ایک جان کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ آزاد فرماتے ہیں اس کے ہر عضو کے بدلے میں اسکا عضو جہنم سے'' ۱

۳۹۹۷-حبیب بن حسن، خلف بن عمرو عکبری، سعید بن منصور، عبدالحمید بن سلیمان، ابو حازم اور حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں:

حضور نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھائے خشک ٹکڑے تک اور تم ہو کہ دنیا اڑائے جا رہے ہو۔

اسی طرح عبدالحمید نے ابو حازم سے نقل کیا ہے اور ابو حازم سے دوسرے روایت کرنے والے اس میں انکے مخالف ہیں اور ابو حازم کا سماع ابو ہریرہ سے نہیں ہے صرف دیکھا ہے۔

۳۹۹۸-احمد بن یعقوب بن مہر جان، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ باہلی، ایوب بن نہیک، ابو حازم حضرت ابن عمر سے نقل کرتے ہیں

میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھ پر آج ایک ایسا فرشتہ نازل ہوا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی پر نہیں نازل ہوا اور نہ میرے بعد کسی پر اترے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں انہوں نے کہا: اے محمد! السلام علیکم! میں آپ کے پروردگار کی طرف سے پیغمبر ہوں' انہوں نے مجھے امر فرمایا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ آپ اگر چاہیں تو نبی اور عام بندہ بنیں اور اگر چاہیں تو نبی اور بادشاہ بنیں، تو میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کریں تو آپ نے اس وقت فرمایا نبی اور بندہ۔ پھر آپ نے فرمایا:

اگر میں کہتا نبی اور بادشاہ پھر چاہتا تو پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ چلتے'' ۲

ابن عمر سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے ایوب بن نہیک اسمیں متفرد ہیں' ابو حازم اس میں مختلف ہیں۔

۳۹۹۹-ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن یونس بن موسیٰ، محمد بن خالد بن عثمہ، سلیمان بن احمد، عمرو بن ابو طاہر، سعید بن ابی مریم، موسیٰ بن یعقوب، ابو حازم، قاسم بن محمد اور حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سے ثابت ہے کہ:

آپ نے کبھی ایک دن میں دو وقت شکم سیر ہو کر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ وفات ہوگئی۔

عروہ سے ابو حازم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۴۰۰۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن مکرم، علی بن جعد، محمد بن مطرف' ابو حازم، عروہ بن حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

''دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی' میں نے کہا: خالہ! پھر کس چیز سے گزارا کرتے تھے فرمانے لگیں: اسودین یعنی کھجور اور پانی سے''

ابو غسان محمد بن مطرف ابو حازم سے اور عروہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں بخاری اور مسلم متفق ہیں اور وہی صحیح ہیں لیکن میں ابو حازم یزید بن ھارون عروہ سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۰۱-ابو احمد بن جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، یزید بن رومان، عروہ، اور حضرت عائشہ سے یہی مروی ہے۔

۴۰۰۲-ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن صباح، عبدالعزیز بن ابی حازم ابو سلمہ، عائشہؓ سے منقول ہے کہ:

وعدہ کیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک وقت آنے کا اور پھر نہیں آئے اس وقت میں جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو چارپائی

---

۱ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۶۸. وطبقات ابن سعد ۸/ ۳۴۱. والکامل لابن عدی ۳/ ۱۰۶۹. وتلخیص الحبیر ۴/ ۲۱۱.

۲ المعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۳۴۸. ومجمع الزوائد ۹/ ۱۹.

کے نیچے کتے کا پلا تھا آپ نے فرمایا:

"مجھے اس کتے نے منع کر رکھا جو آپ کے گھر میں تھا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو"[1]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکو ذکر کیا ہے سوید بن سعید، عبدالعزیز بن ابی حازم اسحق بن راہویہ، مخزومی، وہیب کے طریق سے

۴۰۰۳- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید بن یعقوب کندی، عثمان بن سعید بن کثیر، ابوغسان، ابوحازم، ابوسلمہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے امر فرمایا کہ سات یا نو دینار صدقہ کردوں لیکن آپ کے مرض نے مجھے ان سے غافل کر دیا جب افاقہ ہوا تو استفسار فرمایا:

کیا کر لیا؟ میں نے کہا: آپ کی حالت نے مجھے ان سے غافل کر دیا آپ نے فرمایا: انہیں صدقہ کردو محمد یہ نہیں چاہتا کہ اللہ سے ملاقات ہو اور یہ اس کے پاس ہوں"

ابوسلمہ سے ابوحازم کی یہ حدیث غریب ہے

۴۰۰۴- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابوحازم، سعید مقبری، اور حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: "جس کو اللہ تعالیٰ ساٹھ سال کی عمر دیں تو عمر کے متعلق اسکا عذر ختم کر دیا"[2]

حضرت ابوہریرہؓ سے مقبری کی یہ حدیث صحیح اور ثابت شدہ ہے امام بخاری نے اپنی صحیح میں محمد بن معن غفاری اور مقبری کے طریق سے اسکو ذکر کیا گیا ہے۔

۴۰۰۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن، ابوحازم، ابوصالح سمان اور حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تجھ پر اطاعت لازم ہے خوشحالی میں بھی اور ناگواری میں بھی، تنگی میں بھی آسانی میں بھی اور اسکا اثر تجھ پر ہونا چاہیے"[3]

یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اسکو ذکر کیا ہے قتیبہ سعید بن منصور یعقوب ابوحازم کے طریق سے۔

۴۰۰۶- محمد بن احمد بن جعفر مقبری، موسیٰ بن ہارون حافظ، محمد بن صباح عبدالعزیز بن ابی حازم، ابوصالح اور حضرت ابوہریرہ ہی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو محبوب رکھتے ہیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں:

میں اپنے فلاں سے بندے سے محبت کرتا ہوں تو حضرت جبرائیل بلند آواز سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو بتلاتے ہیں تو عرش والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں تو عرش کے نیچے آسمان والے فرشتے جب یہ سنتے ہیں تو ساتویں آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان در آسمان یہاں تک کہ یہ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتی ہے پھر زمین پر اترتی ہے تو زمین والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور بغض و ناپسندیدگی کا یہی حال ہے"[4]

حضرت ابوہریرہؓ سے ابوصالح کی یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ابوصالح کے طریق

۱۔ فتح الباری ۱۰/۳۹۲، وصحیح مسلم ۱۶۶۴۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۴۱۷، والسنن الکبری للبیھقی ۳/۳۷۰، والمستدرک ۲/۴۲۸، والترغیب والترھیب ۴/۲۵۴، والاحادیث الصحیحۃ ۳/۸۰۔

۳۔ سنن النسائی ۷/۱۴۰، والسنن الکبری للبیھقی ۸/۱۵۵، وتخریج الاحیاء ۲/۱۳۹۔

۴۔ صحیح البخاری ۹/۱۷۳، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۵۷۔

سے اس کو ذکر کیا ہے مسلم نے سہل بن ابی صالح کے طریق سے ابو حازم کی یہ حدیث نقل کی ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۷- ابو عبداللہ بن مخلد، ابو اسماعیل ترمذی، قعنبی، ہشام بن سعید ابن حازم، ابو حازم، زید بن اسلم اور ام درداء سے منقول ہے کہ:

ایک دفعہ وہ عبدالملک بن مروان کے ہاں رات کو ٹھہری ہوئی تھیں اس نے اپنے ایک خادم کو بلایا اس نے تاخیر کی تو اس نے اس کو لعنت دی تو حضرت ام درداء نے فرمایا میں نے ابو درداء سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہی دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والوں میں سے''[1]

ابو حازم کی یہ حدیث مشہور ہے ہم نے اسے صرف ہشام بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

(۲۴۱) ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن[2]

محدثین میں انتہائی عابد و زاہد اور صاحب معارف ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن ابو عثمان تھے۔

۴۰۰۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان سے منقول ہے کہ:

ایک دن ربیعہ بن عبدالرحمٰن بیٹھے ہوئے تھے اس دوران اپنا سر ڈھانپ لیا اور لیٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے پوچھا گیا: کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: ریاء ظاہر اور شہوت خفیہ ہونے کی وجہ سے، لوگ تو علماء کے سامنے ایسے ہوتے ہیں جیسے بچے ماؤں کی گود میں علماء جو امر کریں ان کو مان لیتے ہیں اور جس سے روک دیں اس سے رک جاتے ہیں۔

۴۰۰۹- عبداللہ، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ابن وہب، بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ سے منقول ہے کہ۔

ایک شخص نے ربیعہ سے سوال کیا کہ اے ابو عثمان! زہد کی چوٹی کیا ہے فرمایا: چیزوں کو اپنی جائز جگہوں سے حاصل کرنا اور ان کو انکے جائز حق میں لگانا''۔

۴۰۱۰- سلیمان بن احمد، احمد بن نافع طحان، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں میں نے مالک بن انس کو حضرت ربیعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا: ایک دفعہ ربیعہ امیرالمومنین ابو العباس کے پاس تشریف لائے اس نے آپ کے لئے انعام و اکرام کا اعلان کیا انہوں نے انکار کر دیا پھر اس نے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم دیا تا کہ اس سے باندی خریدیں انہوں نے اس وقت بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا''

۴۰۱۱- ابو عبداللہ محمد بن سہل، احمد بن ابراہیم معافری، یونس بن عبدالاعلیٰ ابن وہب، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: ابوبکر و عمرؓ کے بارے میں کچھ بتلایئے فرمایا: مجھے نہیں سوجھ رہا کہ کیسے ان کے بارے میں کچھ بیان کروں یہ وہی دو ہیں جو اپنے ساتھ والوں سے سبقت کر گئے اور اپنے بعد والوں کو تعب میں ڈال گئے

۴۰۱۲- ابو احمد جرجانی، موسیٰ بن سہل خربی، یونس بن عبدالاعلیٰ، انس بن عیاض سے منقول ہے کہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۲۴. وسنن أبي داؤد ۴۹۰۷. والمستدرک ۴۸/۱. والترغيب والترهيب ۴۶۹/۳. والدر المنثور ۱۴۲/۱. وتخريج الاحياء ۱۲۰/۳.

[2] طبقات ابن سعد ۹/ق ۲۱۷. والتاريخ الكبير ۳/ت ۹۷۶. والجرح ۳/ت ۲۱۳۱. وتاريخ بغداد ۴۲۰/۸. والجمع ۱۳۵/۱. وتاريخ الاسلام ۲۴۵/۵. وسير النبلاء ۸۹/۶. والكاشف ۳۰۷/۱. والميزان ۲/ت ۲۷۵۳. وتهذيب الكمال ۱۸۸۱(۱۲۳/۹).

ایک دفعہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن کچھ لوگوں کے پاس گئے وہ تقدیر کے بارے میں بحث ومباحثہ میں مصروف تھے انہوں نے فرمایا:
اگر تم سچے ہو اور اللہ کی پناہ سے کہ تم سچے ہو اگر خیر وشر تمہارے ہاتھ میں ہو تو جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے، اس سے بڑھ کر ہوگا جو تمہارے پروردگار کے قبضہ میں ہے''۔

۴۰۱۳-ابواحمد محمد بن احمد، موسیٰ بن سہل، یونس بن عبدالاعلیٰ، (انس بن عیاض) کہتے ہیں کہ غیلان حضرت ربیعہ کے پاس آئے اور کہا کہ:
آپ ہی ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ معاصی پر رضا مند ہیں؟ انہوں نے فرمایا غیلان! برا ہو تیرا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ کی نافرمانی اسکے عاجز ہونے کی وجہ سے کی جاتی ہے؟

۴۰۱۴-محمد بن مخلد، ابوجعفر بن کمونۃ، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبدالرحمٰن بن سعید بن نقلاص فرماتے ہیں حضرت ربیعہ نے کہا:
"ایک قدم آگے بڑھا علم کے ایک ہاتھ سے بہتر ہے"

۴۰۱۵-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یونس، احمد بن ابی حواری، ابومسہر، مالک سے منقول ہے کہ
حضرت ربیعہ نے مجھ سے کہا جب وہ عراق جانے کا ارادہ کررہے تھے کہ ابوعبداللہ! مجھے اپنی دیکھی بھالی ہوئی احادیث میں سے سو احادیث لکھ دو میں نے کہا کیا آپ عراق جاکر بیان کریں گے انہوں نے فرمایا:
اگر آپ کو یہ خبر پہنچے کہ میں عراق میں احادیث بیان کرنے لگا ہوں تو جان لینا کہ میں مجنون ہوں۔

۴۰۱۶-محمد بن رحمٰن، احمد بن محمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی داؤد، ابومسہر، مالک حضرت ربیعہ سے نقل کرتے ہیں:
مجھے ابن خلدہ زرقی نے کہا کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو اپنے امور سپرد کردیئے ہیں لہٰذا جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اپنے لئے بھی اس سے نکلنے کا راستہ تلاش کرو اور پوچھنے والے کے لئے بھی''

۴۰۱۷-محمد بن سہل، احمد بن محمد بن حارث، ابراہیم بن داؤد، یحیٰ بن بکیر لیث بن سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن کے ہاں تھا اور میں نے نارنگی رنگ کا جبہ پہن رکھا تھا میں نے ان سے کہا:
ابوعثمان! اگر آپ اپنی زبان کی اصلاح کرلیں فرمایا:
ابوالحارث اگر میں فلاں فلاں غلطی کر جاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرح کے جبے پہنوں۔

۴۰۱۸-محمد بن سہل، محمد بن موسیٰ بن نعمان، زید بن عبدالرحمٰن بن ابی عمر، ضمام، ثعلبہ بن کثیر نقل کرتے ہیں کہ:
حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کا گزر ہوا مالک بن انس کے پاس سے تو ان سے فرمایا:
اے مالک میں جو آپ سے کہہ رہا ہوں وہ بہت عمدہ بات ہے مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ امامت میں ایسے ائمہ ہوں گے جو خود گمراہ ہوں گے اور وہ دوسروں کو گمراہ کریں گے اللہ سے پناہ مانگو کہ تم ان میں سے ہو''

۴۰۱۹-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی سے منقول ہے کہ حضرت ربیعہ نے فرمایا:
ایک ہزار ایک ہزار سے نقل کریں یہ بہتر ہے کہ فرد واحد فرد واحد سے نقل کرے''

۴۰۲۰-محمد بن عبدالرحمٰن بن مخلد، احمد بن ابراہیم، یونس بن عبدالاعلیٰ، اشہب، مالک اور ربیعہ کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ:
''وہ شخص جو اچھی بات کہے اور عمل کرے وہ زیادہ بہتر نہیں ہے اس سے جو اچھی بات کو سنے اور سنتے ہی قبول کرلے''۔

۴۰۲۱-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن یحیٰ، احمد بن ابی حواری، ولید بن مسلم، مروان بن محمد، ابن خلدۃ، سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس نے حضرت ربیعہ سے فرمایا: ربیعہ! لوگ آپ کے اردگرد ہوتے ہیں تو آپ کو فکر یہ ہونی چاہیے کہ جب آپ کے پاس کوئی سائل آئے تو آپ کوئی راستہ نکالیں اپنے لئے بھی اور اس کے لئے بھی۔

۴۰۲۲-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، عبید اللہ بن عمر قواریری، عبداللہ بن رجاء مکی یونس بن زید سے منقول ہے کہ:

میں نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا: صبر کا منتہیٰ کیا ہے؟ فرمایا: ”جس دن کوئی مصیبت پہنچے اس دن تمہاری وہی حالت ہو جو اس سے پہلے والے دن تھی“

۴۰۲۳-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انس بن عیاض، ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں:

میں نے مدینہ میں مخصوص طبیعت کے بوڑھوں کو دیکھا جو گیرو سے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کے ہاتھوں میں مخصوص قسم کی لاٹھیاں تھیں اور انکے ہاتھوں پر مہندی کے اثرات تھے نوجوانوں کے روپ میں تھے لیکن جب دین کا پتہ کیا جائے تو انکا دین ثریا سے بھی دور ہے۔

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے درج ذیل صحابہ سے مسند روایات کی ہے: انس بن مالک، اسے حدیث کی سماعت بھی کی، سائب بن یزید اور سعید بن مسیّب، سلیمان بن یسار، سعید بن یسار، ابی الحباب، عطاء بن یسار، قاسم بن محمد بن ابی بکر، سالم بن عبداللہ بن عمر، حنظلہ بن قیس الزرقی، عبداللہ بن دینار، عبدالملک بن سعید بن سوید، یزید مولیٰ منبعث، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کی اور تابعین میں سے درج ذیل حضرات نے ربیع بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت کی یحیٰ بن سعید انصاری، عبدربہ بن سعید اور ائمۂ اعلام میں سے: نافع بن ابی نعیم مالک بن انس ثوری، مسعر، اوزاعی، قاسم بن معن، فلیح بن سلیمان، سلیمان بن بلال وغیرہ نے حضرت ربیع سے روایت کی ہے۔

۴۰۲۴-جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحیٰ بن عبدالحمید، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو حضور پرنور نبی کریم ﷺ کی توصیف کرتے ہوئے سنا:

درمیانے قد کے تھے نہ بہت زیادہ لمبے اور نہ بہت ہی چھوٹے، چھوٹا ہوا رنگ مبارک تھا نہ تو گندمی تھا اور نہ بالکل چٹ سفید، سیدھے بالوں والے تھے نہ تو بالکل سیدھے، اور نہ بہت زیادہ گھونگھریالے، چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی دس سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ میں اور ساٹھ سال کی عمر میں وفات ہوئی آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سے زیادہ سفید بال نہیں تھے۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے ربیعہ سے اسے روایت کیا ہے یحیٰ بن سعید انصاری، عمرو بن یحیٰ مازنی، عمارہ بن غزیہ، سعید بن ابی ہلال، اسامہ بن زید وغیرہ نے اور نافع بن نعیم، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن عمرو، فلیح، ابو یونس، عبدالعزیز بن ماجشون، دراوردی، مالک، اوزاعی، مسعر، ابوبکر بن عیاش، قرہ بن جیبر لی منصور بن ابی ابو مسعود وغیرہ نے۔

۴۰۲۵-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، حبیب کاتب مالک ہشام بن سعید، ربیعہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت انس بن مالک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سخی اور کریم ہیں اور وہ اس بات سے حیا فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب دعا کرے تو اس کے ہاتھ خالی لوٹائے اور ان میں کوئی شئ نہ ہو جب بندہ دعا کرتا ہے اور پھر انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو پروردگار فرماتے ہیں:

میرے بندے نے خلوص سے نام لیا اور جب وہ ہاتھ اٹھا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”مجھے حیاء آتی ہے اپنے بندے سے کہ میں اسے رد کر دوں“[1]

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے حبیب اور ہشام کے طریق سے لکھا ہے۔

۴۰۲۶-محمد بن مظفر، احمد بن یحیٰ بن زکریا، عبدالرحمٰن، اور حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] ۔ کنز العمال ۳۱۴۴۔

اللہ تعالٰی کسی بندے کو دعا کی توفیق اسلئے دیتے ہیں کہ اسکی دعا قبول کرتے ہیں''[1]

۴۰۲۷- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ، نضر بن مروان، ابو حازم عبدالغفار بن حسن، محمد بن منصور، ابوالفرج، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تین قسم کے لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ عزوجل سے ہمکلام ہوں گے ایک وہ جو دو شخصوں میں جھگڑے کے لئے دخیل نہ ہوا، دوسرا وہ جس نے اپنے آپ سے بھی زنا کے متعلق بات نہیں کی اور تیسرا وہ شخص جس نے کبھی اپنی کمائی کو سود کے ساتھ خلط نہیں کیا۔[2]

حدیث ربیعہ غریب ہے ہم نے اسے ابوحازم اور ابوالفرج کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۲۸- **مرض الوفات میں حضور کا خطبہ**...... قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عباس بن احمد بن ابی شحمہ، ولید بن شجاع، عمر بن حفص بن عمرو بن ثابت انصاری، عبدالرحمٰن بن ابی الرجال، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور حضرت انس بن مالکؓ سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو آواز دی جس نے جمع ہونا تھا وہ جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل فرمائی تو اس نے اس کے حلال کو حلال کہا اور حرام کو حرام، بس جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حلال ہے وہ قیامت تک کے لئے حلال ہے اور جو نبی کی زبانی اس کی کتاب میں حرام ہے وہ قیامت تک حرام ہے۔

اے لوگو! مجھے کچھ بھی برا بھلا نہ کہنا اور خوب اچھی طرح سن لو کہ ہر نبی کا ترکہ اور جائیداد ہوتا ہے اور میرا ترکہ اور جائیداد انصار ہیں تم میری وجہ سے انکا خیال رکھنا۔

یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن حفص، ابوالرجال سے اسمیں متفرد ہیں''

۴۰۲۹- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، سعید بن المسیب، ابن عمر اپنے والد حضرت عمر سے آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں:

میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[3]

ربیعہ کی یہ حدیث غریب ہے محمد بن سلیمان اسمیں متفرد ہیں مالک سے۔

۴۰۳۰- محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن بکر ھذانی، مسدد، حماد بن زید، مطر وراق، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، سلیمان بن یسار اور حضرت ابورافع سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا آپ غیر احرام میں تھے اور آپ نے بناء فرمائی آپ غیر احرام میں تھے اور میں آپکے اور انکے درمیان قاصد تھا۔ ربیعہ کی یہ حدیث مشہور ہے مطر وراق اس سے منفرد ہیں اور نصر بن مرزوق عبدالرحمٰن خراسانی سے نقل کرتے ہیں۔ اور نسائی اسے قتیبہ، حماد، مطر، یحیٰی بن سعید، ربیعہ بن سلیمان سے نقل کرتے ہیں۔

۴۰۳۱- ابومحمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمٰن، یحیٰی بن منصور، عبداللہ بن جعفر برمکی، معن، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، ابوحباب سعید بن یسار اور حضرت ابوہریرہ کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

۱۔ کنز العمال. ۳۱۴۴

۲۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۲/۲۹۴.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۷۲. ۳/۲۹. ۸/۱۵۱. ۹/۱۲۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲. وفتح الباری ۴/۹۹. ۱۰۰، ۱۱/۴۶۵. ۱۴/۳۰۹.

آپ ﷺ نے فرمایا:" مؤمن بندے کو برابراس کے مال اوراس کی بقیہ روح میں تکلیف پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے ابو ہریرہؓ سے اور موطا مالک میں ہے لیکن ربیعہ کا نام ذکر نہیں کیا ہے اور معن انکے نام لینے میں متفرد ہیں۔

۴۰۳۲- قاضی ابواحمد، محمد بن موسیٰ حلوانی، نصر بن علی، عیسی بن یونس خالد بن ایاس، ربیعہ، قاسم بن محمد حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

اس نکاح کا اعلان کرو اور دف بجاؤ۔[2]

یہ حدیث مشہور ہے قاسم حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں اور خالد ربیعہ سے متفرد ہیں۔

۴۰۳۳-جعفر بن محمد الحمسی، ابوحصین بن یحیٰ حمانی، سلیمان بن بلال، ربیعہ، عبدالملک بن سعید، ابی حمید ساعدی سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی طلب میں عمدگی سے کام لو؛ اس لئے کہ ہر ایک کے لئے آسان کردیا گیا ہے وہ جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔"[3]

ربیعہ کے طریق سے یہ حدیث مشہور ہے اسے عمارہ غزیہ اور دراوردی نے بھی ان سے نقل کیا ہے۔

۴۰۳۴-الواح موسی علیہ السلام...... محمد بن عبدالرحمٰن بن مخلد، احمد بن ہلال تستری، محمد بن احمد بن ابی عوانم یحیٰ بن سابق مدنی، خیثمہ بن عبدالرحمٰن جعفی، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، ابوجعفر محمد بن علی بن حسین، جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پہلے پہل کی جو الواح عطا فرمائیں تھیں اس میں سے پہلی میں دس ابواب لکھے گئے تھے اس میں تھا: اے موسیٰ! میرے ساتھ کسی کو شریک نہ اسلئے کہ میری طرف سے یہ قول مہر بلب کردیا گیا ہے کہ مشرکین کے چہروں کو آگ سے جھلسا دیا جائیگا ضرور بالضرور، اور میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر و تمہیں ہلاکت سے بچاؤں گا اور تمہاری عمر زیادہ کروں گا اور حیات طیبہ سے نوازوں گا اور اس سے بہتر کی طرف تجھے پلٹاؤں گا اور نہ کسی نفس کو قتل کرنا جس کو حرام کردیا گیا ہے سوائے حق کے ساتھ ورنہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائے گی اور آسمان اپنی وسعتوں کے باوجود تجھ پر تنگ ہو جائیگی

اور تم میری ناراضگی لیکر آگ میں جاؤ گے اور میرے نام سے جھوٹی قسم نہ کھانا اور نہ گنہگار ہو کر اس لئے کہ میں اسے پاک نہیں کرتا اور نہ تزکیہ کرتا ہوں اس کا جو میری تنزیہہ نہیں کرتا اور نہ میرے ناموں کی تعظیم کرتا ہے اور جو کچھ میں نے لوگوں کو دیا ہے اپنے فضل سے اس پر تو حسد نہ کر ان سے اور نہ میری نعمت ان پر مکدر کر اس لئے کہ حاسد شخص میری نعمت کا دشمن ہے میری قضا کو رد کرنے والا ہے اور میری تقسیم سے ناراض ہے اور جو اس طرح ہو نہ میں اس کا ہو اور نہ وہ میرا اور گواہی نہ دینا ایسی بات کی جس کو تمہارے کانوں نے اچھی طرح سنا نہ ہو اور تمہاری عقل نے محفوظ نہ کیا ہو اور تمہارا دل اس پر پختہ نہ ہو اس لئے کہ میں گواہی دینے والوں کی گواہی پر کھڑا ہوں گا قیامت کے دن پھر میں ان سے تیز سوالات کروں گا۔

اور زنا نہ کرنا اور نہ چوری کرنا اور نہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا ورنہ تجھ سے اپنا چہرہ چھپالوں گا اور تجھ پر آسمان کے

[1] موطا مالک ۲۳۶. والدر المنثور ۱/۱۵۸ . تجرید التمهید ۷۸۷.

[2] السنن الکبری ۷/۲۸۸. والمستدرک ۲/۱۸۳. وصحیح ابن حبان ۱۲۸۵. ومجمع الزوائد ۴/۲۸۹، ومشکاة المصابیح ۳۱۵۲. وکشف الخفا ۱/۱۶۲. وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/۱۷۴.

[3] سنن ابن ماجة ۲۱۴۲. والمستدرک ۲/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۲۶۴. واتحاف السادة المتقین ۸/۱۵۹. والترغیب والترهیب ۲/۵۳۴.

دروازے بند ہو جائیں گے اور لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو اور میرے غیر کے لئے ذبح نہ کرنا اس لئے کہ میں وہی قربانی قبول کرتا ہوں جس پر میرا نام لیا گیا ہو اور صرف میری رضا کے لئے ہو اور تو اور تیرے گھر والے سب ہفتہ کے دن اپنے آپ کو میرے لئے فارغ کر دو اور اپنے برتنوں کو فارغ کر دو پھر آپ ﷺ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہفتہ کا دن عید کا بنایا اور ہمارے لئے جمعہ کے دن کا انتخاب کیا اور اسے ہمارے لئے عید کا دن بنایا۔
جعفر اور ربیعہ سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

(۲۴۲) عبید بن عمیر[1]

حضرت ابو عاصم عبید بن عمیر تابعی ہیں اور مکہ کے رہنے والے ہیں عابد، واعظ تھے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے اور ذکر بھی بلند آواز سے فرماتے

۴۰۳۵- محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، داؤد بن سابور حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ:
ہم اپنے فقیہ پر فخر کرتے تھے اور اپنے قاری پر فخر کیا کرتے تھے فقیہ تو حضرت ابن عباسؓ اور قاری عبید بن عمر تھے''

۴۰۳۶- احمد بن محمد بن فضل نیشاپوری، محمد بن اسحق سراج، یوسف بن موسیٰ، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبید بن عمیر وعظ فرما رہے تھے تو اپنے خادم سے کہا کہ مجھے اس کے پاس لے چلو وہ ان کے پاس لے گیا جب ان کے سر پر پہنچے تو فرمایا: ابو عاصم! اللہ بھی یاد دلائیں اور اللہ نے جن کا تذکرہ کیا ہے انہیں بھی ''واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا ''اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔ (مریم:۴۱) اور اسی طرح حضرت موسیٰ وحضرت اسماعیل علیہما السلام۔

۴۰۳۷- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحق ثقفی، یوسف بن موسیٰ، جریر، اعمش، ابو سفیان سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی ملاقات ہوئی حضرت عبید بن عمیر سے تو پوچھا: ابو عاصم! کیا بات ہے کیوں پیلے ہو رہے ہیں۔

۴۰۳۸- عبداللہ بن محمد بن عمر، محمد بن یحیٰ بن سلیمان، عاصم بن علی، سلیمان بن کثیر حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ
اگر تم کو گراں گزرے کہ تم رات کو جاگو اور مشقت ہو کر مال خرچ کرو اور دشمن سے تم اپنے آپ کو عاجز پاؤ تو سبحان اللہ وبحمدہ کا التزام کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ دونوں اللہ کو سونے اور چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

۴۰۳۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اخلف بن ہشام، خالد حصین مجاہد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:
جب سردیاں آتیں تو قرآن والوں سے کہا جاتا تھا
راتیں لمبی ہو گئیں تمہاری نمازوں کے لئے اور دن چھوٹے ہو گئے تمہارے روزوں کے لئے اگر رات کو گراں گزرے کہ تم نماز پڑھو اور مال کو خرچ کرنے سے بخل کرنے لگو اور دشمن کے مقابلے میں اپنے آپ کو بزدل پاؤ تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۰۴۰- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن محمد احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو، عمیر، ابو حصین مجاہد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:
جب سردیاں آتیں تو کہا جاتا اے قرآن والو! رات تمہاری لمبی ہو گئی نماز کے لئے اور دن چھوٹا ہو گیا تمہارے روزوں کے

۱- طبقات ابن سعد ۵/۴۶۳. والتاريخ الكبير ۵/ت ۱۴۷۹. والجرح ۵/ت ۱۸۹۶. والاستيعاب ۳/ ۱۰۱۸. والجمع ۱/ ۳۳۰. وأسد الغابة ۳/ ۳۵۳. وسير النبلاء ۴/ ۱۵۶. والاصابة ۳/ت ۶۲۴۲. وتهذيب التهذيب ۷/ ۷۱. وتهذيب الكمال ۳۷۳۰. (۱۹/ ۲۲۳).

لئے اور جان لو کہ اگر تم کو رات تھکائے اور تمہیں دشمنوں سے خوف محسوس ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل روکتا ہو تو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۰۴۱-ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ھارون بن ابی ابراہیم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میرے والد عبید بن عمیر نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہیں بھولے وہ کچھ بھولے نہیں بھولے، جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ وہی ہے جو اللہ نے فرمایا: اور جو اللہ کے رسول نے فرمایا وہ اللہ کے رسول ہی نے فرمایا ہے تو جو اللہ نے چھوڑ دیا اور اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا اور اسی طرح جو اللہ کے رسول نے چھوڑ دیا اور کچھ نہیں فرمایا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عفو ہے تم بھی اسے چھوڑ دو اور زیادہ کھوج کرید نہ کرو۔

۴۰۴۲-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

بیشک اللہ نے حلال بھی فرمادیا ہے اور حرام بھی، پس جو اس نے حلال کر دیا ہے اس کو حلال سمجھو اور جو اس نے حرام کر دیا ہے اسے حرام سمجھو اور ان کے درمیان کچھ ایسی اشیاء کو چھوڑ دیا ہے جو اس نے نہ حلال فرمائی ہیں اور نہ حرام تو یہ اللہ کی طرف سے عفو ہے اسے اللہ نے معاف کر دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "یاایھا الذین اٰمنوا لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم" مؤمنو! ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں (المائدہ:۱۰۱)

۴۰۴۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمن، اسرائیل زیاد بن فیاض فرماتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا:

"اللہ سے حیاء کو مقدم رکھو لوگوں سے حیاء پر"

۴۰۴۴-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمرو بن دینار اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

"اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس نے مشقت کی حالت میں اچھی طرح وضو کیا اور اس شخص نے اپنا ایمان سچا کر دکھایا جس کو خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی میسر آئی اور اس نے اسے اللہ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا"

۴۰۴۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسی، ابو معاویہ، اعمش، ابی راشد سے منقول ہے کہ عبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا: "انه کان للاوابین غفورا" تو فرمایا: اوّاب وہ شخص ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرے اور پھر اس کی اللہ سے معافی چاہے۔

۴۰۴۶-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، اسماعیل بن عبدالملک سے منقول ہے کہ

جب سورج غروب ہوتا اور حضرت عبید بن عمیر مسجد میں داخل ہوتے اور اذان کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسالک عند حضور اقبال لیلک و ادبار نھارک، وقیام دعاتک، وحضور صلاتک، ان تغفرلی وترحمنی وان تجیرنی من النار" اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا پڑھتے نماز فجر پڑھنے سے پہلے۔

۴۰۴۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، فضیل، عاصم، ایک آدمی کے توسط سے حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

ایک آدمی کے تین دوست تھے ایک سے بڑھ کر ایک خاص تھا ایک دفعہ اس پر مصیبت آن پڑی وہ سب سے خاص دوست کے پاس گیا اور کہا فلاں! مجھ پر یہ مصیبت آن پڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں تو اس نے صاف کہہ دیا: میں کچھ نہیں کر سکتا تو وہ دوسرے عزیز ترین دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ پر فلاں فلاں مصیبت آن پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا میں آپ کے ساتھ جاؤں گا اور جہاں آپ نے جانا ہے وہاں تک آپ کو پہنچادوں گا پھر میں لوٹ آؤں گا وہ تیسرے دوست کے پاس گیا اور کہا مجھ

پر مصیبت آن پڑی ہے آپ میری مدد کریں اس نے کہا آپ جہاں جائیں گے میں وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور جہاں آپ مجھے لے جانا چاہیں میں آپ کے ساتھ ہوں پھر فرمایا: پہلا اس شخص کا مال ہے جو گھر میں ہی رہ گیا اور وہ کچھ بھی ساتھ نہیں لے گیا اور دوسرا اس کے گھر اور خاندان والے ہیں جو اس کے ساتھ قبر تک گئے اور دفنا کر لوٹ آئے اور تیسرا اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا جہاں وہ جائے گا اور اس کے ساتھ داخل ہوگا جہاں وہ داخل ہوگا

۴۰۴۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، اعمش، سلیمان، سفیان اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ جس کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسکو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور سیدھا راستہ اسکو الہام کرتے ہیں

وکیع نے، اعمش، ابووائل، عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۰۴۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعاویہ، اعمش مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں:

تمہارے مجتہد تو گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ کھیل کرتے ہیں''۔

۴۰۵۰-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحق، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، مجاہد حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ:

دنیا اللہ کے نزدیک حقیر چیز ہے اسے بھی عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتے لیکن ایمان صرف اسی کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں''۔

۴۰۵۱-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، محمد بن ہشام ابوعبداللہ، معمر، سلیمان عبداللہ بن بشر، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ دنیا اس کو عطا فرماتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اسکو بھی جس سے محبت نہیں کرتے اور ایمان صرف اسی کو دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب رکھتے ہیں تو اسے ایمان سے نوازتے ہیں''

یہ حدیث بھی حضور ﷺ سے عبداللہ بن مسعود کے واسطہ سے مرفوعاً ثابت ہے

۴۰۵۲-عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر منصور، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حشر کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنے کے اٹھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اپنے خلیل کو عریاں نہیں دیکھنا چاہتا۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ سب سے پہلے شخص ہونگے جن کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

۴۰۵۳-عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

ایک لحیم شحیم اور لمبے آدمی کو لایا جائے گا اور اسے میزان میں رکھا جائے گا لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہوگا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''فلا نقیم لهم یوم القیمة وزنا'' اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ وزن بھی قائم نہ کریں گے'' (الکہف:۱۰۵)

عمرو بن دینار نے عبید بن عمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مغیرہ نے عبدالرحمٰن ابوالزناد، اعرج اور ابوہریرۃ کے طریق سے:

۴۰۵۴-عبداللہ بن محمد جعفر فریابی، ابوکریب، عبداللہ بن مبارک، لیث بن سعد، ابوزبیر حضرت عبید بن عمیر سے ''عتل'' کے بارے میں منقول ہے کہ: وہ زبردست اور قوی جو بہت زیادہ کھانے والا اور بہت پینے والا ہو، اس کو میزان میں رکھا جائیگا تو وہ ایک جو کے دانے کے برابر بھی نہیں ہوگا ایک فرشتہ ایک ہی دفعہ میں ان میں سے ستر ہزار کو جہنم میں پھینکے گا''۔

۴۰۵۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نہر بن اسد، سلیمان بن مغیرہ اور حضرت ثابت سے منقول ہے کہ حضرت عبید بن عمیر اپنے وعظ میں پل صراط کے بارے میں فرمارہے تھے:

وہ ایک پل ہے جو بچھا ہوا ہے اسکے اوپر پھسلن اور لڑھکنے کی جگہ ہے کوئی گزرے گا اور نجات پائے گا اور کوئی تیز دوڑے گا تو گر پڑے گا ملائکہ علیہم السلام اسکے اوپر کھڑے ہوں گے کہہ رہے ہوں گے "اللھم سلم سلم"

۴۰۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، حبیب بن ابی ثابت اور حضرت عبیدۃ بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ بندے کی حاجتوں میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اس کی طرف احتیاج کرتا رہتا ہے۔

۴۰۵۷-حبیب بن حسن، عبداللہ بن ایوب فریابی، عبدالرحمن بن صالح، حسین جعفی مالک بن مغول، عبداللہ بن عبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

قبر کو ایک زبان دی جاتی ہے تو وہ کہتی ہے اے آدم کی اولاد! تو کیسے مجھے بھول گیا کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ میں نوچنے والوں کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں، وحشت کا گھر ہوں۔

۴۰۵۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالملک بن عمیر، اسود نوفل سے منقول ہے کہ:

حضرت عبید بن عمیر نے فرمایا: اگر میں مایوس ہو جاتا کہ اپنے خاندان کے گزرے ہوئے لوگوں سے ملاقات نہیں ہو سکے گی تو میں غمگین ہوتا

۴۰۵۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمہیں لکھا جائے گا تمہارے ناموں کے ساتھ تمہاری نشانیوں کے ساتھ، تمہارے حلیوں اور تمہاری مجلسوں کے ساتھ۔

۴۰۶۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع، قیس بن سعد حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

"قبروں والے میت سے ایسے ملتے ہیں جیسے کسی سوار سے ملا جاتا ہے اس سے حال احوال پوچھتے ہیں جب اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیساتھ کیا ہوا؟ وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ وہ کہتے نہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون"

۴۰۶۱-ابومحمد عبداللہ بن محمد، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، سفیان بن عمرو، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

"قبروں والے خبروں کا تبادلہ کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت آتی ہے تو وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے وہ کہتا ہے ٹھیک ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا وہ کہتا ہے کیا تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" دوسرے راستہ کو چل پڑا۔

۴۰۶۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، قتیبہ بن سعید، جریر، اعمش، حکیم بن حزام، مجاہد اور حضرت عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

فقراء مہاجرین آئیں گے انکی تلواریں اور نیزوں سے خون ٹپک رہا ہوگا ان سے کہا جائے گا، انتظار کرو تمہارا حساب ہوگا وہ کہیں گے: کیا ہم دنیا سے کچھ لائے ہیں کہ تم ہمارا حساب کرتے ہو؟ تو دیکھا جائے گا تو ان کے پاس سوائے ان تھیلوں کے کچھ نہیں ہوگا جن کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی جس میں ان کا زادراہ اور سامان تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

میں ان سے کیا ہوا وعدہ ضرور وفا کروں گا ان کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل کردو تو وہ لوگوں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

۴۰۶۳-عبداللہ، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء ،سفیان، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
قیامت کے دن مؤمن کے اعمال نامے میں ایک سبحان اللہ کا ہونا یہ کہیں بہتر ہے اس سے کہ سونے کے پہاڑ اس کے ساتھ ساتھ چلیں۔

۴۰۶۴-محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن حسن، اسحق بن وہب، محاضر، شعبہ بن حجاج، ثابت بنانی، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
فرشتے مسلسل اس بندہ کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کے چہرے پر سجدوں کا نشان باقی رہے۔

۴۰۶۵-عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمیر، سفیان، اعمش، ابی راشد، عبید بن عمیر، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش مجاہد، عبید بن عمیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں مروی ہے" کل یوم ھو فی شان " وہ ہر روز کام میں مشغول رہتا ہے (الرحمٰن :۲۹) کہ اس کی شان یہ ہے کہ وہ مسافر کے ساتھ ہوتا ہے مریض کو شفاء دیتا ہے اور مصیبت میں مبتلا کو چھٹکارا دیتا ہے"۔

۴۰۶۶-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحق، محمد بن صباح، عبدالجبار بن علاء ،سفیان، عمرو بن دینار، اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
"ایمان تو ہوا ہے"۔

۴۰۶۷-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحق، عبداللہ بن سعید یشکری، ابوحسن عکلی، ابن لہیعہ، عبیداللہ بن ھبیرہ، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ: "ایمان تمناؤں کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان لانے اور اعمال کرنے کا نام ہے"۔

۴۰۶۸-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، ہناد بن سری، محمد بن فضیل، حصین مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ
"عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے تھے درختوں سے کھاتے تھے اور جہاں رات پڑتی وہاں گزار دیتے، نہ تو ان کا کوئی بیٹا تھا کہ مرتا نہ گھر بار تھا کہ خراب ہوتا اور نہ وہ کل کے لئے کچھ رکھ چھوڑ دیتے"۔

۴۰۶۹-حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
"عیسیٰ علیہ السلام اون پہنتے اور درخت سے کھاتے اور جہاں رات آپڑتی وہیں رہ لیتے اور صبح کا کھانا رات کے لئے اور رات کا کھانا صبح کے لئے نہ رکھتے اور فرماتے: ہر دن کا رزق اس کے ساتھ مقرر ہے"۔

۴۰۷۰-محمد بن احمد بن حسن، اسحق حربی، عباد بن موسیٰ، ازرق، محمد بن سلم طائفی عمرو بن دینار، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
دنیا کی ایک مدت ہے اور آخرت تو رہنے والی چیز ہے"۔

۴۰۷۱-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالعزیز بن رفیع اور عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:
حضرت آدم علیہ السلام نے فریاد کی: پروردگار! جس میں مبتلا کیا گیا وہ میں نے اپنی طرف سے کی یا ایسی چیز تھی جو میری تخلیق سے پہلے میرے لئے مقرر کر دی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
نہیں بلکہ وہ تمہاری تخلیق سے پہلے تمہارے لئے مقرر کر دی گئی تھی اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا:" فتلقی آدم من ربہ کلمات" پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (البقرۃ: ۳۷)۔

۴۰۷۲-عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن محمد بن حسن، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور مجاہد، عبید بن عمیر سے انکا قول منقول ہے کہ:
تم لوگوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر جمع کیا جائے گا تو نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی اور بلانے والے کی پکار تم کو سنائی دے گی اور جہنم کے بھڑکنے کی آواز ایسی ہوگی کہ نہ مقرب فرشتہ کوئی رہے گا اور نہ کوئی نبی سب کے سب گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے ہر ایک کہے گا: رب نفسی نفسی'، جہنم پر پل صراط کو بچھا جائے گا جو تلوار کی طرح تیز اور پھلنے، لڑھکنے کی جگہ ہے اس کے دونوں جانب فرشتے کھڑے ہوں

گے ان کے پاس سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔لوگ کوئی بجلی کی مانند گزریں گے کوئی ہوا کی مانند اور کوئی تیز رفتار گھوڑوں کی طرح، ملائکہ بھی کہہ رہے ہوں گے رب سلم رب سلم کوئی تو اس طرح پار ہوگا کہ زخمی ہوگا اور کوئی اس طرح پار ہوگا کہ سالم ہوگا اور کوئی بیڑی پہنا کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا''

۴۰۷۳-عبداللہ بن محمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

جہنم میں سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جو جوتے پہنے ہوئے ہوگا آگ کے اور وہ آگ اس کے دونوں پاؤں کی رگوں سے نکل رہی ہوگی اور اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کا شعلہ ہوں گی اور دماغ اسکا کھول رہا ہوگا اور جنت میں سب سے ادنیٰ وہ ہوگا جسکا گھر ایک ہی موتی سے بنا ہوگا اس کے دروازے اور کمرے سب ایک موتی سے بنے ہوں گے''

۴۰۷۴-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، عمر بن ہارون، سفیان بن عامر، عبدالکریم بن امیہ، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ ایسے قاری کو ناپسند فرماتے ہیں جو بہت زیادہ رکھ رکھاؤ اور زیادہ سوار ہونے والا اور بہت زیادہ داخل ہونے والا اور بہت زیادہ نکلنے والا ہو''

۴۰۷۵-عبداللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، حسین بن محمد، احمد بن محمد بن بکیر، احمد بن روح، سفیان، حمید بن قیس اعرج، مجاہد، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام مامون نہیں ہوں گے قیامت کے دن کہیں گے: پروردگار! میرا گناہ، میرا گناہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے قریب ہو جا تین دفعہ فرمائیں گے تو ایسی جگہ پہنچ جائیں گے کہ سوائے اللہ کے کوئی نہ جانتا ہوگا پھر گویا کہ وہ اپنے آپ کو مامون خیال کریں گے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ''وان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب'' اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔ (ص:۲۵)

۴۰۷۶-حسین بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ عسکری، محمد بن عبدالاعلی، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ

''حضرت داؤد علیہ السلام خوف وخشیت کی وجہ سے چیل کی طرح روتے''

۴۰۷۷-ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ھناد بن سری، ابو معاویہ، لیث حسن بن مسلم، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا ہے اتنا ہی وہ اللہ سے دور ہوتا ہے اور اس کے اتباع اسکے شیاطین سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور اسکا مال جتنا بڑھتا ہے اتنا ہی حساب شدید تر ہو جاتا ہے[۱]

۴۰۷۸-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحٰق، موسیٰ بن سفیان، عبداللہ بن جہم عمرو بن ابی قیس، عاصم، ابو راشد، عبید بن عمر سے منقول ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کی مہمان نوازی کیا کرتے ایک دن وہ نکلے کسی انسان کو تلاش کر رہے تھے تو کسی کو نہ پایا جب گھر واپس لوٹے تو اپنے گھر میں ایک شخص کو پایا اس سے کہا: اللہ کے بندے! میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر کیسے داخل ہوئے؟ اس نے کہا: میں اسکے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں موت کا فرشتہ ہوں اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف مجھ کو بھیجا ہے کہ اسے خوشخبری دوں کہ اللہ نے اسے اپنا خلیل بنا لیا ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے؟ کہا اگر تم مجھے بتادو اس کے بارے میں اور وہ دور دراز کے کسی شہر میں رہتا ہو تب بھی اس کے پاس حاضر ہوں گا اور اس کا خادم ہو جاؤں

[۱] کنز العمال ۱۴۸۸۶

گا یہاں تک کہ موت ہمارے درمیان تفریق ڈال دے اس نے کہا: وہ بندے آپ ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں؟ اس نے کہا: ہاں آپ انہوں نے پوچھا: اللہ نے مجھے اپنا خلیل کیوں بنایا: اس نے کہا اس لئے کہ آپ لوگوں کو دیتے ہیں اور ان سے مانگتے نہیں۔

۴۰۷۹- محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحٰق حربی، عفان مہدی بن میمون، غیلان، عبید بن عمیر کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ کسی کے ساتھ بھائی چارہ اختیار کرتے تو اس کے ہاتھ سے پکڑتے اور کعبہ کا استقبال کرتے اور فرماتے:

"اے اللہ! ہمیں گواہ بنادیجئے اس پر جس کو محمد ﷺ لے کر آئے اور محمد ﷺ کو گواہ بنائیے ہمارے ایمان پر اور ہمارے لئے اچھائی اور حسنیٰ کا فیصلہ آپ کی طرف سے ہو چکا اس طرح کہ ہم آرزوؤں کو لمبا نہ کرتے ہوں دلوں کو سخت نہ کرتے ہوں اور نہ ایسی بات کہنے والے ہوں جو حق نہ ہو اور نہ ہم مانگنے والے ہوں ایسی چیز جس کا ہمیں علم نہ ہو۔"[۱]

عبید بن عمیر نے جن صحابہ سے روایت کیا ان میں ابی بن کعب، ابوذر، ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عمرو بن قتادہ، حضرت عائشہ وغیرہ شامل ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان سے بھی چند تابعین نے مسنداً نقل کیا ان میں مجاہد، عطاء، ابوالزبیر، وہب بن کیسان، ابو حازم، ابوسفیان وغیرہ حضرات شامل ہیں۔

۴۰۸۰- بادل کا مساکین پر خرچ کرنے والے کے کھیت کا سیراب کرنا...... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، عبدالعزیز بن ابی سلمۃ، وہب بن کیسان، عبید بن عمر، ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک شخص ایک بے آب وگیاہ جگہ میں تھا اس نے بادل میں سے کڑک کی آواز سنی اس میں ایک بات سنی کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا' اس کا نام لے کر۔ پھر وہ بادل آیا اور غلہ بونے کے لئے رکھے ہوئے برتن پر برسا پھر وہ وادی کے دو کناروں کو آیا اور اس کے کنارے کو گیا اور سارا پانی برسادیا آدمی بادل کے ساتھ ساتھ چلا یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس پہنچ گیا جو اپنے باغ میں کھڑا سیراب کررہا تھا اس نے پوچھا:

اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے اس نے کہا آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ میں فلاں ہوں۔ اس نے کہا کہ میں نے اس پانی والے بادل کو سنا کہ میں فلاں کے باغ کو سیراب کروں گا تمہارا نام لیکر، تم کیا کرتے ہو اس میں جب تم سب کاٹ چکتے ہو؟ اس نے کہا: جب تم نے یہ کہہ دیا تو میں بتاتا ہوں کہ میں اس کے تین حصہ کردیتا ہوں ایک ثلث میرے اور میرے گھر والوں کے لئے ایک ثلث میں دوبارہ لوٹا دیتا ہوں اسی میں اور ایک ثلث مساکین، مانگنے والے اور مسافروں میں خرچ کرتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے مسلم نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے احمد بن عبدہ ابو داؤد، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ، یزید بن ھارون، عبدالعزیز کے طریق سے۔

۴۰۸۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن احمد، ابوخلیفہ، علی بن مدینی، یحیٰی بن سعید، ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ابن جریج، عطاء، عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: حضور ﷺ نوافل میں فجر کی دوسنتوں سے زیادہ کسی کا اتنا اھتمام نہیں کرتے تھے"

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے بخاری نے بنان بن عمرو یحیٰی بن سعید کے طریق سے ذکر کیا ہے اور مسلم نے ابوخیثمہ، یحیٰی، ابوبکیر حفص کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۱۔ تاریخ اصبهان ۱۹۲/۲. والدر المنثور ۵۲/۴.

۴۰۸۲-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، ابو معمر، حجاج، ابن جریج، عطاء اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ حضور ﷺ حضرت زینب بنت جحش کے ہاں ٹھہرتے اور انکے ہاں شہد نوش فرماتے تو میں نے اور حفصہ نے اتفاق کیا کہ جب حضور ہمارے پاس آئیں تو ہم کہیں گے کہ ہم آپ سے معافیر کی بو پاتے ہیں تو آپ ہم میں سے ایک کے پاس آئے تو اس نے کہا تو آپ نے فرمایا:

بلکہ میں نے تو شہد پی ہے اور ہرگز دوبارہ نہیں پیوں گا'' تو آپ نے چھوڑ دی تو یہ آیت نازل ہوئی ''یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک (التحریم:۱)[1]

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے امام بخاری نے اسکو ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف کے طریق سے ذکر کیا ہے اور امام مسلم نے محمد بن حاتم، حجاج اور ابن جریج کے طریق سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۸۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عبدالعزیز بن ابی حازم، ابو حازم، عبید بن عمیر حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر بیٹھے یہ کہتے سنا کہ جبار عزوجل آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور اپنا ہاتھ کو بند کرلیں گے پھر اپنے ہاتھ کو بند کریں گے اور کھولیں گے پھر فرمائیں گے:

میں ہوں جبار میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جابر لوگ کہاں ہیں متکبر لوگ۔ آپ ﷺ دائیں بائیں ہو رہے تھے بہت زیادہ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ وہ نیچے سے حرکت کر رہا تھا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گر نہ جائیں منبر کے ساتھ[2]

یہ حدیث صحیح ہے امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے عبدالعزیز میں اختلاف ہو گیا تین قول ہیں قعنبی نے کہا عبید بن عمیر، ابن عمر سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن بکیر نے کہا عبید بن عمیر عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبدالعزیز اپنے والد اور عبیداللہ بن مقسم، عبداللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں جیسا کہ مسلم نے فرمایا اور عبدالعزیز کی متابعت کی یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے اور مسلم نے دونوں کی حدیثیں اپنی صحیح میں ذکر کی ہیں سعید بن منصور، عبدالعزیز بن ابی حازم یعقوب کے طریق سے۔

۴۰۸۴-محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، مجاہد، عبید بن عمیر حضرت ابوذرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ

ایک رات میں نے حضور ﷺ کو تلاش کیا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ نے طویل نماز پڑھی پھر فرمایا:

''آج رات پانچ چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: مجھے سرخ اور کالے (سب کی) طرف بھیجا گیا میری مدد کی گئی رعب سے دشمن مجھ سے رعب کھاتا ہے ایک مہینے کی مسافت سے، اور میرے لئے پوری زمین کو سجدے اور طہارت کی چیز بنایا اور غنیمت کو میرے لئے حلال کیا گیا اور مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ کیا گیا اور مجھ سے کہا کہ مانگو! تم کو دیا جائیگا تو میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو مضمر کر دیا اور یہ اس کو ملے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرے گا''[3]

اس حدیث کا متن خصوصیات نبوی میں سے ہے اور حدیث ثابت اور مشہور ہے۔

۴۰۸۵-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، اسماعیل بن مسلمہ، عبداللہ بن عرادہ، زید بن ابی حواری، معاویہ بن قرہ، عبید بن عمیر اور ابی بن کعب سے مروی ہے کہ:

''آپ ﷺ نے وضو فرمایا تین تین دفعہ، دو دو دفعہ، ایک ایک دفعہ''

---

[1] صحیح البخاری ۷/۵۶، ۸/۱۷۶ وصحیح مسلم، کتاب الطلاق ۲۰. وفتح الباری ۱۱/۵۷۴.

[2] صحیح مسلم، ۲۱۴۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۵۵.

[3] المستدرک ۲/۴۲۴. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۱/۴۳۵. وفتح الباری ۱/۴۳۶.

معاویہ بن قرہ پر یہ حدیث مختلف ہے عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عرادہ اس میں متفرد ہیں۔

۴۰۸۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوکامل، عبیداللہ بن عمر، عبدالواحد بن زیاد، اعمش، ابوسفیان، عبید بن عمیر، عائشہؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں مہمان نوازی کیا کرتا اور مصیبت زدہ کو چھڑواتا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا، اور صلہ رحمی کرتا تو کیا اسے نفع دے گا آپ نے فرمایا: نہیں اسلیئے کہ اس نے ایک دن بھی نہ کہا کہ اے اللہ! جزاء کے دن میری غلطیوں کو معاف فرما"۔[1]

حضرت عبید کی حضرت عائشہ سے یہ حدیث غریب ہے اور عروۃ کہتے حضرت عائشہ سے یہ حدیث صحیح وثابت ہے اور متفق علیہ ہے۔

۴۰۸۷- ابلیس کا پروردگار سے اپنی اور بنی آدم کی کتاب اور پیغمبروں کے بارے میں سوال...... سلیمان بن احمد، یحیٰ بن عثمان بن صالح، یحیٰ بن بکیر، یحیٰ بن صالح ایلی، اسماعیل بن امیہ، عبید بن عمیر اور حضرت ابن عباس کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: ابلیس نے پروردگار سے کہا، پروردگار، آدم کو اتارا گیا ہے اور مجھے علم ہوا ہے کہ عنقریب اس کی کتاب بھی ہوگی اور پیغمبر بھی تو ان کی کتاب کیا ہوگی اور انکے پیغمبر؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انکو پیغام پہنچانے والے فرشتے ہوں گے اور نبی ان میں سے ہوں گے اور ان کی کتب توراۃ، زبور، انجیل اور فرقان ہوں گی اس نے کہا: تو میری کتاب کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"تمہاری کتاب دشنام طرازی ہوگی تمہارا قرآن شعر ہوگا تمہارے پیغمبر کاہن ہوں گے اور تمہارا کھانا وہ ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور تمہارے پینے کی چیز ہر نشہ آور چیز ہوگی اور تمہاری بات جھوٹ ہوگی تمہارا گھر حمام ہوگا اور تمہارے شکار کرنے کی چیز عورتیں ہوں گی اور تمہارے مؤذن بانسریاں ہوں گی اور تمہاری مسجدیں، بازار ہوں گی"۔

عبید بن عمیر اور اسماعیل بن امیہ سے یہ حدیث غریب ہے یحیٰ بن صالح ایلی اس میں متفرد ہیں۔

۴۰۸۸- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن بزیع، ابوبحر بکراوی، مرزوق ابوبکر، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر، عبداللہ بن عمرو بن عاص سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پسندیدہ نماز اللہ کے ہاں داؤد علیہ السلام کی نماز ہے رات کا ایک حصہ نماز پڑھتے اور باقی میں سوتے اور اس کے دو ثلث نماز پڑھتے اور ایک ثلث سوتے"۔[2]

یہ حدیث عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے مرزوق، عمرو بن دینار کے طریق سے لکھا ہے۔

(۲۴۳) مجاہد بن جبر رحمہ اللہ[3]

اور اس دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینے والوں میں سے ایک شخصیت، ابوالحجاج مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی بھی ہے۔ آپ قرآن کریم کی تفسیر اور تاویل کے ماہر، فقہی مسائل میں مہارت رکھنے والے اور ایک دلنشین واعظ تھے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۰۳. ومجمع الزوائد ۱/۱۱۴. والدر المنثور ۱/۶۳، وکنز العمال ۴۴۰۵۲. واتحاف السادة المتقین ۷/۲۸۰.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۸۹. وصحیح البخاری ۲/۶۳، ۴/۱۹۶.

۳۔ طبقات ابن سعد ۵/۴۶۶. والتاریخ الکبیر ۷/ت۱۸۰۵. والجرح ۸/ت۱۴۶۹. والجمع ۲/۵۱۰. وسیر النبلاء ۴/۴۴۹. والکاشف ۳/ت۵۳۸۳. وتہذیب التہذیب ۱۰/۴۲. والتقریب ۲/۲۲۹. وتہذیب الکمال ۵۷۸۳(۲۷/۲۲۸)

۴۰۸۹- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ احمد بن جعفر بن حمدان اور عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے ابوعبداللہ بن نمیر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

میں نے جب بھی مجاہد بن جبر کو دیکھا تو خیال کیا: یہ شخص پیاسا ہے اور اپنا گدھا (سواری) گم ہونے کی وجہ سے پریشان ہے۔

۴۰۹۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالربیع، مسلم ابوعبداللہ اور لیث کے سلسلۂ سند سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

جس شخص نے اپنے آپ کو باعزت رکھا تو اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور جس شخص نے اپنے آپ کو ذلیل کیا تو اس نے اپنے دین کو عزت دی۔

۴۰۹۱- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، محمد بن سلمہ حرانی اور عبدالرحمٰن بن محمد محاربی، محمد بن اسحٰق اور ابان بن صالح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کی، کہ میں ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کرتا کہ یہ آیت کس واقعے کے بارے میں نازل ہوئی اور کس طرح نازل ہوئی؟

۴۰۹۲- محمد بن محمد بن یزید، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن ادریس حنظلی، محمد بن عبداللہ انصاری اور فضل بن میمون ابواللیث کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کریم کی تلاوت کی۔

۴۰۹۳- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، شعبہ اور حکم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابوقاری! حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے تک رہے تھے؟ میں نے جواب دیا، نوسو پچاس برس، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے جسموں، اپنی عمروں اور اپنی عقلوں میں نقصان ہی بڑھا رہے ہیں۔

۴۰۹۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابن علیہ، اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

علماء ختم ہو گئے ہیں اور صرف سیکھنے والے باقی ہیں اور تم میں سے اجتہاد کا دعویٰ کرنے والا آدمی بھی تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے کھیل کھود کرنے والے آدمی کی مانند ہے۔

۴۰۹۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس اور لیث کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے فرمایا:

"اگر مسلمان اپنے بھائی کو کچھ بھی نہ کہے، تو بھی اس کا اپنے بھائی سے حیاء کرنا اسے گناہوں سے روک دے گا۔"

۴۰۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، حسین بن علی، اور لیث بن ابی سلیم کے اسنادی واسطے سے نقل کیا گیا ہے، مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

فقیہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

۴۰۹۷- ابوبکر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، قاسم بن مالک اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے ارشاد فرمایا:

جب بندہ اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔

۴۰۹۸-مجاہد سے مروی تفسیری روایات...... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ.

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وتبتل اليه تبتيلاً (المزمل: ۸)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کے لئے خوب اخلاص اختیار کیجئے''

۴۰۹۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، فضیل بن عیاض اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر نے باری تعالیٰ کے ارشاد

''وثيابک فطهر''(المدثر: نمبر۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''اور اپنے عمل کی اصلاح کیجئے''

۴۱۰۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عبسی، جریر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

''واسئلوا اللهَ مِنْ فَضْلِه''(النساء:۳۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیاوی ساز وسامان مت طلب کرو بلکہ توشۂ آخرت طلب کرو''

۴۱۰۱-محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عمرو بن مرزوق، زائدہ اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

''والذى جاءَ بالصِدْقِ وَصَدَّقَ به''(الزمر:۳۳) کا یہ معنیٰ بیان فرمایا، وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور یہ کہیں یہ وہ کتاب ہے جو ہمیں دی گئی اور جو کچھ اس میں ہے ہم نے اس کی پیروی کی''

۴۱۰۲-ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، مسعر اور منصور کے اسنادی واسطے سے منقول ہے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ ارشاد باری،

''والذى جَاءَ بالصِّدْقِ وَصَدَّقَ به''(الزمر آیت نمبر ۳۳)

کا یہ معنیٰ بیان فرمایا کرتے تھے: وہ لوگ جو قرآن کریم لیکر آئیں اور انہوں نے اسکا اتباع کیا ہو، یا جو کچھ اس میں ہے انکا اتباع کیا ہو (راوی کو شک ہے)

۴۱۰۳-ابومحمد بن حیان، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، ابن المبارک، عبداللہ بن میسرہ، ابراہیم بن ابی جرۃ، انکے والد یزید کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے :

قرآن کریم حامل قرآن سے کہتا ہے: جب تک میری اتباع کرو گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور جب میری اتباع نہیں کرو گے تو میں تمھاری اتباع کروں گا۔

۴۱۰۴-احمد بن جعفر بن احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد

"وَلا تنسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنیا" (القصص:۷۷)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دنیا سے آخرت کے لئے زادلو، یعنی دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو"

۴۱۰۵-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، روح، شبل اور ابو نجیح رحمہ اللہ کے اسنادی واسطے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد،
"لَتُسْأَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ" (التکاثر:۸)
کے بارے میں ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر دنیاوی لذت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"

۴۱۰۶-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول
"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ" (الرحمٰن:۴۶)
کے بارے میں ارشاد فرمایا ڈرنے والے شخص سے مراد ایسا شخص ہے جو گناہوں کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرے"

۴۱۰۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ھارون، مجاہد بن موسیٰ، عبدالحمید حمانی، اعمش، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن جندل، فضیل بن عیاض، اور منصور کے حوالے سے منقول ہے کہ:
مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک۔
"سیماهم فی وجوههم" (الفتح:۲۹)۔
کی تفسیر کرتے ہوئے: کہا اس کا مطلب نماز میں خشوع اختیار کرنا ہے"

۴۱۰۸-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین مروزی، عبداللہ بن مبارک، ابو جعفر اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ باری تعالیٰ کے ارشا
"وقوموا للہ قانتین" (البقرۃ:۲۳۸)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: قنوت کے معنی رکوع کرنا، نماز میں خشوع اختیار کرنا، نگاہ کو پست کرنا اور اللہ کے خوف سے تواضع اور پستی اختیار کرنا ہے' اور آپ نے مزید بیان فرمایا علماء میں سے جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتا، تو وہ اپنی نظر کے بھٹکنے اور ادھر ادھر متوجہ ہونے سے ڈرتا، اور جب تک وہ نماز میں ہوتا تو جان بوجھ کر نہ کنکریوں کو ادھر ادھر کرتا، نہ کسی چیز سے کھیلتا اور نہ ہی دل میں دنیاوی کاموں سے کسی کے بارے میں سوچتا۔

۴۱۰۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن ادریس، عقبہ بن اسحٰق اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے ارشا فرمایا:
جب آپ اہل عرب کو دیکھیں گے تو بظاہر انہیں سخت دل پائیں گے اور جب انہیں کریدیں گے، تو انہیں دیندار پائیں گے اور جب یہ لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ یہ بے روح جسم ہیں۔

۴۱۱۰-یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
"فَخَلَفَ مِن بعدهم خلف اضاعوا الصلاۃ" (مریم:۵۹)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اسکا مصداق وہ لوگ ہوں گے جو قیامت کے قریب امت محمدیہ ﷺ کے اس دنیا سے اٹھانے جانے کے بعد آئیں گے، اور آپ نے ''وَاتَّبَعُوا الشھواتِ (مریم:۵۹)

کا مطلب بیان فرمایا ''قیامت کے قریب آنے والے یہ لوگ گلیوں میں کھلم کھلا لوگوں کے سامنے زنا کا ارتکاب کریں گے''۔

۴۱۱۱-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، وکیع اور اعمش، کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا بیان ہے، انسان کا دل بمنزلہ ہتھیلی کے ہے، اور جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو اس ہتھیلی سے ایک انگلی سکڑ جاتی ہے' یہاں تک کہ اس کی تمام کی تمام انگلیاں ایک ایک کر کے سکڑ جاتی ہیں، پھر اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور علماء اسے ہی ران یعنی زنگ سمجھتے ہیں اور باری تعالیٰ کے ارشاد۔

کَلّا بل رانَ علیٰ قُلُوبِهِم ما کانوا یکسبون ''(المطففین ، آیت ۱۴) ترجمہ ''ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے انکے ان اعمال کی وجہ سے جنہیں وہ کیا کرتے تھے، انکے دلوں پر زنگ لگادیا ہے''۔

۴۱۱۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر، انکے والد، ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف بن موسیٰ، قبیصہ، سفیان ثوری اور منصور کے سلسلۂ سند سے منقول ہے:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد ''بَلیٰ مَنْ کَسَبَ سَیِّئَةً وَاَحَاطَتْ بِهِ خَطِیْئَتُهُ'' (البقرہ:۸۱) کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے، گناہ دلوں کا احاطہ کرلیتے ہیں، اور جب بھی آدمی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، تو ان کی مقدار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ آدمی کے دل کو ڈھانپ دیتے ہیں اور یہی ران (زنگ) ہے''۔

۴۱۱۳-عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر بن فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

''یُنبأالانسان یومئذٍبماقدَّمَ وَاَخَّر'' (القیامہ:۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا انسان کے پہلے اور آخری عمل کے بارے میں قیامت کے دن اسے بتلادیا جائے گا''۔

۴۱۱۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

''فَاِذَافَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلیٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ'' (الم نشرح:۶)

کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ''جب آپ دنیاوی کاموں سے فارغ ہوجائیں تو نماز میں مشغول ہوجائیں اور اپنی نیت کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہوئے اسی کی طرف رغبت کا اظہار کریں''

۴۱۱۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

''یاایتھاالنفسُ المطمئنۃُ ارْجِعی اِلیٰ رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً'' (الفجر:۲۷-۲۸)

کا معنی یوں بیان فرمایا ہے وہ نفس جسے یقین ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی اطاعت میں مضطرب اور بے چین ہو۔

۴۱۱۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک اور لیث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مجاہد نے بیان فرمایا:

جس میت کا بھی انتقال ہوتا ہے تو اس کی مجلس والوں کو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ذاکرین میں سے ہو تو ذاکرین کو پیش کیا جاتا ہے اور اگر لھولعب کرنے والوں میں سے ہو تو انہیں پیش کیا جاتا ہے۔

۴۱۱۷-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک سفیان اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے اس وقت نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھنے کی حالت میں اور لیٹنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔

۴۱۱۸-ابوحامد بن محمد بن حسین، حسن بن یحیٰی بن عیاش، حسن بن محمد بن الصباح، یحیٰی بن سلیم اور اسماعیل بن کثیر کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

انسان کے ہم نشین فرشتے بھی ہوتے ہیں اور جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کرتا ہے، تو وہ کہتے ہیں، تمہیں بھی اس جیسا عطا ہو۔ اور جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کا تذکرہ برائی سے کرتا ہے تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اے آدم کے وہ بیٹے جسکے عیبوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے، اپنے آپ پر رحم کرو اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو کہ اس نے تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔

۴۱۱۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ: مجاہد کا بیان ہے:

شیطان کہتا ہے کہ اگر بنی آدم مجھے ناکام و نامراد کردے تب بھی وہ تین باتوں میں مجھ پر غلبہ نہیں پاسکتا، دوسرے کا مال جائز طور پر لینا، مال کو ناحق ضائع کرنا اور حق دار کو نہ دینا۔

۴۱۲۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، ھاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ اور زبید کے سلسلہ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے:

ابلیس نے جب بھی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے سینہ کوبی کی اور ھلاکت کی دعا کی۔ اور پھر کہا، اسکو سجدے کا حکم دیا گیا اور اس حکم کو بجالایا، تو جنت کا حقدار قرار پایا۔ اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا مگر میں نے اس حکم کی بجا آوری نہیں کی تو جہنم کا مستحق قرار پایا۔

۴۱۲۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، عمرو بن سلیمان، مسلم ابوعبداللہ اور لیث کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا گیا ہے:

جو شخص حلال کاموں سے حیا نہیں کرتا ہے تو انکا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو آرام پہنچاتا ہے۔

۴۱۲۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحیٰی بن ادم قطبہ بن عبدالعزیز اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ جب بھی کوئی دن گزر جاتا تو مجاہد بن جبر رحمہ اللہ یوں کہا کرتے تھے، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے نکالا اور اب میں اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

۴۱۲۳-محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"فظنّ ان لن نقدرَ علیه" (الانبیاء:۸۷)

کا معنی یوں بیان فرمایا حضرت یونس علیہ السلام کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس لغزش پر سزا نہیں دیں گے۔

۴۱۲۴-حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبۃ، اور حکم کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

میں زخرف کے معنی اچھی طرح نہیں جانتا تھا، یہاں تک کہ میں نے عبداللہ کی قرأت میں "بیتاً من ذھب" بیتاً من زخرف کی جگہ سنا، تو مجھے معلوم ہوا، کہ آیت میں زخرف کے معنی سونا ہے۔

۴۱۲۵-محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد نے بیان کیا ہے کہ رعد جس کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ایک فرشتہ ہے جو بادلوں کو اپنی آواز سے ہنکاتا ہے۔

۴۱۲۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عطیۃ اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ آدمی کی نیکی کے باعث اسکی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد کو نیکوکار بناتے ہیں۔

مجاہد نے مزید فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمایا کرتے تھے:

مؤمن کے لئے خوشخبری ہے پھر مؤمن کے لئے خوشخبری ہے، اللہ تعالیٰ اسے کس طرح ایسے آدمی کا خلیفہ بناتے ہیں جو نیکی چھوڑ کر اس دنیا سے گیا ہے۔

۴۱۲۷-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابراہیم بن محمد، یوسف قطان، جریر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرز بن عون، عبداللہ بن صندل، فضیل بن عیاض، عبید المکتب کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

وَتَقَطَّعت بھم الاسباب" (البقرہ:۱۶۶)

کا معنی بیان فرمایا: وہ تعلقات جو دنیا میں لوگوں کے مابین تھے وہ منقطع ہو جائیں گے"

۴۱۲۸-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، لوین، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری اور ابن نجیح کے اسنادی واسطے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"لایرقبون فی مؤمن الا و لاذمۃ" (التوبہ:۱۰)

میں "الا" کا معنی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اس سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کا عہد ہے"

۴۱۲۹-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن قحطبہ، محمد بن ولید فحام، حکم، منہ اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"بقیۃ اللہ خیر لکم" (ہود:۸۶)

کا معنی ہے "اللہ تعالیٰ کی اطاعت تمھارے لئے بہتر ہے"۔

۴۱۳۰-ابوحامد محمد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، ابن منصور، ابوعاصم، عثمان بن قرہ اور حمید اعرج کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کا ارشاد منقول ہے:

میں ایک مرتبہ سفر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا۔

دوران سفر جب میں سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کرتا، تو آپ میرے پاس تشریف لاکر میری رکاب کو تھام لیتے اور جب میں

سوار ہوجاتا تو میرے کپڑوں وغیرہ کو درست کرتے، ایک مرتبہ آپ میرے پاس اس غرض سے تشریف لائے تو میں نے سے ناگوار سمجھا اور یہ ناگواری میرے چہرے پر بھی ظاہر ہوگئی یہ دیکھ کر آپؓ نے ارشاد فرمایا اے مجاہد! تم بد اخلاق آدمی ہو۔

۴۱۳۱- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مھدی، سفیان اور ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عمرؓ میری سواری کی رکاب تھام لیتے تھے اور بعض وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ مزاق اور دل لگی کی خاطر اپنی انگلیاں میری بغل میں داخل کردیتے تھے۔

۴۱۳۲- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، عباس الدوری، یحیٰ بن ابی کثیر، شعبہ اور عبیداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اور میں انکی خدمت کرنا چاہتا تھا، لیکن آپ میری خدمت کیا کرتے تھے۔

۴۱۳۳- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک مالک بن مغول اور ابوحصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک ویران مکان کے پاس سے گزرا، تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، اے مجاہد! اس کھنڈر کو مخاطب کرکے پکارو، اے کھنڈر! تمھارے مالکوں کے ساتھ کیا ہوا، وہ کہاں چلے گئے، مجاہد کا بیان ہے کہ میں نے پکارا، تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔ وہ لوگ فنا ہوگئے اور انکے اعمال باقی رہ گئے۔

۴۱۳۴- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث" (لقمان ۔۶)

میں لھو الحدیث کی تفسیر غناء یعنی گانے سے کی ہے۔

۴۱۳۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، سفیان اور منصور کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے

حقیقی صبر (جس صبر پر ثواب کا وعدہ ہے وہ صبر ہے) جو کسی صدمے کی ابتداء میں ہو۔

۴۱۳۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید اور خلف بن خلیفہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ھلال بن حباب کا بیان ہے، میں نے مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مکہ تک ہمرکابی کی، دوران سفر جب بھی قبروں کے پاس سے آپکا گزر ہوتا، تو آپ یہ دعا پڑھتے "اے گھروں والو! تم میں سے جو مؤمن اور مسلمان ہیں اس پر سلامتی ہو، تم میں سے جو لوگ آگے بڑھ گئے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور انشاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے ہی والے ہیں۔

۴۱۳۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق، سفیان ثوری اور ایک مجہول شخص کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

ملک الموت کے لئے زمین کو ایک پلیٹ کی مانند بنادیا گیا ہے۔

وہ اس میں سے جہاں سے چاہتے ہیں جسے چاہتے ہیں لے لیتے ہیں۔ اور انکے کچھ مددگار مقرر کردیتے ہیں۔ جو روحوں کو قبض کرتے ہیں اور پھر ملک الموت ان روحوں کو ان سے لیکر اپنے قبضے میں کرلیتے ہیں۔

۴۱۳۸- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ابراہیم بن نافع اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ

قول نقل کیا گیا ہے کہ
جب حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ ویرانی اور برد باری کا بیٹا اور ختم ہونے کا لڑکا ہے۔

۴۱۳۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی واسطے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔
" ویلعنھم اللاعنون" (البقرۃ:۱۵۹)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کافروں پر زمین کے چوپائے اور سانپ، بچھو لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، ہم ان کے گناہوں کی وجہ سے پانی کے قطرات سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۴۱۴۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔
"ان الانسان لربہ لکنود" (العادیات-٦)
میں کنود کی تفسیر کفور (ناشکرے) سے کی ہے۔

۴۱۴۱-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح بخاری، حسن بن بزاز، علی بن عبداللہ، سفیان اور مسعر کے اسنادی حوالے سے اور ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس غدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سفیان، اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کا یہ قول منقول ہے کہ:
"اس علم یعنی علم دین کو آرام پسند اور متکبر آدمی نہیں حاصل کرسکتا ہے۔"

۴۱۴۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، یعقوب بن ابراہیم ابو الاسباط، عبدالرحمٰن بن ابو حماد المقری الاسدی، قیس اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:
آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان
" عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ" (ق:١٧)
میں قعید کے بارے میں ارشاد فرمایا" یہ گناہوں کو لکھنے والے فرشتے کا نام ہے"۔

۴۱۴۳-عبداللہ بن محمد، حفص بن ابو عمر الضریر، عبید اللہ بن معاذ، انکے والد معاذ، ورقاء اور ابو نجیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان
"مَایُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ (ق:٢٩)
کی تفسیر یوں بیان کی ہے: "مجھے جو کچھ فیصلہ کرنا تھا وہ میں نے کر لیا"

۴۱۴۴-عبداللہ بن محمد، ابو یحییٰ الرازی، سہل بن عثمان، حفص اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے ارشاد باری تعالیٰ
"وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ اَہْلِہَا" (یوسف:٢٦)
میں شاھد کے بارے میں فرمایا: وہ کوئی انسان یا جن نہیں تھا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق تھی"

۴۱۴۵-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر اور منصور کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

''یُرْسَلُ علیکما شواظ من نار'' (الرحمٰن: ۳۵)

میں ''شواظ من نار'' کا معنی بیان کیا ہے'' آگ کا ایسا شعلہ جو آگ سے جدا ہو گیا''۔

۴۱۴۶- یوسف بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود، شبل بن عباد اور نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''زُخْرُفَ القَوْلِ غُرُوراً'' (الانعام: ۱۱۲)

کا معنی بیان فرمایا ہے'' وہ لوگوں کے لئے باطل کو اپنی زبانوں سے مزین کرتے ہیں''۔

۴۱۴۷- قیامت کے دن مالدار، بیمار اور غلام کی پروردگار کے ہاں پیشی...... احمد بن اسحٰق، علی بن عباس، علی بن منذر، محمد بن فضیل اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

قیامت کے دن تین آدمیوں مالدار، بیمار اور غلام کو باری تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، پھر باری تعالیٰ مالدار سے پوچھیں گے، تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، تو وہ جواباً عرض کرے گا' یا اللہ! آپ نے مجھے کثرت سے مال و دولت عطا کی، جسکی وجہ سے میں سرکش ہو گیا۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام کو آپ کی بادشاہت سمیت لایا جائے گا اور اس مالدار سے کہا جائے گا، تم زیادہ مشغول تھے یا یہ؟ وہ کہے گا یہ زیادہ مشغول تھے۔ یہ سن کر ارشاد ہوگا، اسے تو اس کی مشغولیت نے میری عبادت سے نہیں روکا، پھر مریض کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے پوچھیں گے، تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا، وہ کہے گا، یا اللہ! آپ نے مجھے میرے جسم ہی میں مشغول رکھا اور میں بیماری کے باعث آپ کی عبادت نہیں کر سکا، یہ سن کر حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری کی حالت میں لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، تم زیادہ تکلیف میں تھے یا یہ، وہ شخص کہے گا یہ زیادہ تکلیف میں تھے یہ سن کر ارشاد باری ہوگا، اسے تو اس کی تکلیف نے میری عبادت سے نہیں روکا پھر غلام کو لایا جائے گا اور باری تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکا؟ وہ عرض کرے گا، یا اللہ! آپ نے میرے مالک بنا دیئے تھے اور میں ان کی خدمت میں مشغول رہتا تھا یہ سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کو غلامی کی حالت میں لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا تمہاری غلامی زیادہ سخت تھی یا انکی، وہ کہے گا ان کی یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے انہیں تو غلامی نے میری عبادت کے لئے نہیں روکا۔

۴۱۴۸- مجاہد کا ہاروت و ماروت کو دیکھنا...... احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن حمید، عبداللہ بن عبدالقدوس اور اعمش کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ جب بھی کسی عجیب چیز کے بارے میں سنتے تو اسکے دیکھنے کے لئے جاتے تھے، چنانچہ آپ حضرموت شہر میں موجود ایک عجیب و غریب کنویں برھوت کو دیکھنے گئے تھے، اور آپ بابل شہر بھی گئے تھے، اور اس زمانے میں بابل شہر کا والی مجاہد کا دوست تھا، آپ نے اس سے کہا مجھے ہاروت، ماروت دو فرشتوں کے نام ہیں) کو دکھلاؤ، اس نے جادوگروں میں سے ایک شخص کو بلایا، اور اسے کہا انہیں لے جا کر ہاروت و ماروت کو دکھلاؤ، وہ جادوگر جو یہودی تھا اس نے کہا، میں تمہیں اس شرط کے ساتھ انہیں دکھاؤں گا کہ تم ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرو گے، مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ یہودی مجھے لیکر ایک قلعے میں گیا اور اس نے اس قلعے کا ایک پتھر اکھاڑا اور مجھ سے کہنے لگا، میرا پاؤں پکڑو، پھر وہ مجھے لیکر چلا یہاں تک کہ انکے پاس پہنچ گیا، تو میں نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر بے ساختہ میرے منہ سے نکلا، پاک ہے وہ ذات جو انہیں پیدا کرنے والی ہے۔

میرے منہ سے ان الفاظ کے نکلتے ہی انہوں نے حرکت شروع کردی اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ دنیا کے پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اور اس یہودی جادوگر پر بے ہوشی طاری ہوگئی، پھر یہودی کو مجھ سے پہلے ہوش آیا تو وہ مجھے ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگا: اٹھ جاؤ، تم اپنے آپ کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنے والے تھے اور مجھے بھی۔

۴۱۴۹- محمد بن جعفر، محمد بن جریر بن یزید، علی بن سھل، مؤمل بن اسماعیل، ابو حازم اور کثیر اور ابوالفضل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ (النساء. ۷۸) کے تحت ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ پہلی امتوں میں ایک عورت تھی اس کو جب وضع حمل کا وقت شروع ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا

تو اس نے اپنے نوکر کو آگ لینے کے لئے بھیجا، وہ دروازے سے نکل ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ایک آدمی دیکھا اور اس نے پوچھا، یہ عورت کیا جنی ہے؟ ملازم نے جواب دیا ایک لڑکی ہے۔ تو اس آدمی نے کہا آپ یاد رکھئے! یہ لڑکی سو مردوں سے زنا کرے گی، اس سے اس کا ملازم شادی کرے گا اور اس کی موت ایک مکڑی سے واقع ہوگی اس کے بعد اس ملازم نے اور چھری لے کر اس لڑکی کا پیٹ چاک کردیا اور سوچا مرگئی ہے تو سزا کے ڈر سے بھاگ گیا، مگر پیچھے لڑکی کی ماں نے ٹانکے لگا کر اس لڑکی کا پیٹ جوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ لڑکی جواں ہوگئی اور وہ خوبصورت اتنی تھی کہ اس شہر میں وہ بے مثال تھی اور اس کے ملازم نے بھاگ کر سمندر کی راہ لی اور کافی عرصے تک ساحل سمندر پر مال و دولت کماتا رہا۔ پھر وہ شادی کرنے کے لئے شہر آ گیا۔ شہر میں اس کی ملاقات ایک بڑھیا سے ہوئی، تو اس نے اس سے تذکرہ کیا کہ میں ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، جس سے زیادہ خوبصورت اس شہر میں کوئی نہ ہو، اس عورت نے کہا فلاں لڑکی سے زیادہ خوبصورت لڑکی اس شہر میں کوئی نہیں ہے آپ اسی سے شادی کرلیں، آخر کار اس آدمی نے کوشش کر کے اس لڑکی سے شادی کرلی، شادی کے بعد اس لڑکی نے اس مرد سے آہستہ آہستہ اسکے متعلق دریافت کرنا شروع کیا تو ایک دن اس نے پورا واقعہ سنا دیا کہ میں اسی شہر کا رہنے والا تھا لیکن ایک لڑکی کا پیٹ چاک کر کے بھاگ گیا تھا پھر اس نے پورا واقعہ سنا دیا۔ یہ سنکر وہ لڑکی بولی وہ لڑکی میں ہی ہوں، یہ کہہ کر اس نے اپنا پیٹ دکھایا جس پر نشان موجود تھا، یہ دیکھ کر اس مرد نے کہا اگر تو وہی عورت ہے تو تجھے تیرے متعلق دو باتیں بتلاتا ہوں: ایک یہ کہ تو ۱۰۰ مردوں سے زنا کرے گی۔

اس پر اس عورت نے کہا، مجھ سے ایسا ہوا ہے لیکن تعداد یاد نہیں۔ مرد نے کہا تعداد ۱۰۰ ہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک مکڑی سے مرے گی۔

پھر اس مرد نے اس کے لئے ایک عالی شان محل تیار کروایا۔ جس میں مکڑی کے جالے کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ایک دن وہ دونوں اپنے محل میں لیٹے ہوئے تھے کہ دیوار پر ایک مکڑی نظر آئی۔ عورت نے کہا کیا مکڑی یہی ہے جس سے تو مجھے ڈراتا ہے۔ مرد نے کہا ہاں! اس پر وہ فوراً اٹھی اور کہا کہ اس کو تو میں فوراً ماردوں گی، یہ کہہ کر اس کو نیچے گرایا اور پاؤں سے مسل کر ہلاک کردیا۔ مکڑی تو ہلاک ہوگئی لیکن اس کے زہر کی چھینٹے اسکے پاؤں اور ناخنوں پر پڑگئیں جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

۴۱۵۰- ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، عبداللہ بن داؤد حربی اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

ایک دفعہ حضرت نوح علیہ السلام کا گزر ایک شیر کے پاس سے ہوا آپ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا، اس نے جواباً آپ کو ایک پنجہ مارا جس کے نتیجے میں آپ کے جسم مبارک پر خراش پڑگئی اور آپ نے ساری رات جاگ کر گزاری اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں ظلم کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۴۱۵۱-محمد بن محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
روح حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر پیدا کی گئی۔

۴۱۵۲-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک:
"وفی اموالھم حق" (الذاریات:۱۹)
کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے مالی حقوق ہیں"

۴۱۵۳-محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ اور خلاد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
قطن بن خلیفہ نے مجاہد رحمہ اللہ سے باری تعالیٰ کے اس ارشاد پاک "ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون (المؤمنون:۱۰۰) میں "برزخ" کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے کہا "اس سے مراد موت اور دوبارہ زندہ کئے جانے کا درمیانی وقت ہے" اور باری تعالیٰ کے ارشاد "بینھما برزخٌ لایبغیان" (الرحمٰن:۲۰)
میں برزخ کا معنی بیان فرمایا۔ دونوں سمندروں کے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نہ دکھائی دینے والی آڑ پیدا کی ہے جس کے نتیجے میں نہ تو نمکین پانی میٹھے پانی میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی میٹھا پانی نمکین پانی میں۔

۴۱۵۴-مؤلف حلیہ علامۃ ابونعیم رحمہ اللہ اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف قطان، سفیان بن عیینۃ، ابن ابونجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ.
آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک
فَمَا اصبرَھُم علی النَّار" (البقرہ:۱۷۵)
کا معنی بیان فرمایا وہ اہل جہنم کے اعمال کیا ہی مداومت کے ساتھ کر رہے ہیں"۔

۴۱۵۵-مولف اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن صباح، ابن عیینہ، اور حمید کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:
اہل جہنم کے لئے بستر لگائے جائیں گے جن پر وہ آرام کریں گے اور جب وہ ان پر آئیں گے تو سیاہ خچروں جیسے بچھو انہیں ڈسیں گے، اسی طرح مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی گئی ہے اور جریر نے منصور کے حوالے سے یزید بن قرہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۱۵۶-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، ولید بن شجاع، ابن وہب اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے
حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کھانا گھاس ہوتا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس قدر روتے تھے کہ اگر آپ کی آنکھ پر کوئی شیشے کا ٹکڑا بھی رکھا ہوتا تو وہ جل جاتا۔

۴۱۵۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالجبار، علی بن عیسیٰ، عبداللہ بن ادریس اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول منقول ہے:
آپ سے باری تعالیٰ کے فرمان "وللہِ یَسۡجُدُمَن فی السموات والارض طوعا وکرھا" (الرعد:۱۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا: طوعا کا مصداق مؤمنین ہیں کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور کرھا کا مصداق کفار ہیں کہ وہ زبردستی

باری تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔

۴۱۵۸- عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، ابوبکر بن ابی النضر، انکے والد ابوالنضر، ابواسماعیل المؤدب اور حصین کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ "وَھُوَ شدید المحال" (الرعد:۱۳) میں محال کا معنیٰ عداوت سے کیا ہے۔

۴۱۵۹- عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد نہاوندی، جنادۃ، محمد بن طلحۃ اور انکے والد طلحۃ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "بما صنعوا قارعۃ" (الرعد۔۳۱) میں قارعۃ کا معنیٰ بیان فرمایا ہے دیت"

۴۱۶۰- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، یحیٰ ابن محمد بن حبیش، محمد بن موسیٰ مقدسی، جریر اور منصور کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول

"ویخلق مالا تعلمون" (النحل:۸)

میں "مالا تعلمون" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اس سے مراد وہ کیڑا ہے جو لکڑی کے اندر ہوتا ہے۔

۴۱۶۱- ابومحمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن عبدالسلام عنبری، محمد بن خلیل بصری، جریر اور منصور کے حوالے سے منقول ہے:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان مبارک "وَھَنَ العظم منی" (مریم:۴) کا معنیٰ بیان فرمایا ہے کہ "اس آیت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی ڈاڑھوں کے نکل جانے کی شکایت کی ہے"۔

۴۱۶۲- ابومحمد بن حیان، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن یحیٰ بن فیاض، ابوبکر حنفی، اور عبدالوھاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے انکے والد مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "سَاَستغفرُ لَکَ رَبّی انہُ کا ن بی حفیّا (مریم ۴۷) میں حفیا کا معنیٰ بیان فرمایا ہے: مہربان۔

۴۱۶۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن یوسف بن ولید، ابوبشر یحیٰ بن محمد بصری، خالد بن عبدالرحمٰن اور عمر بن ذر کے اسنادی سلسلے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب آدمی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت کا پیامبر آتا ہے اور جب وہ اپنی زندگی کی آخری بیماری یعنی مرض الموت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت خود آتا ہے اور اسے کہتا ہے: تمھارے پاس یکے بعد دیگرے پیامبر آتے رہے لیکن تم نے انکی کوئی پرواہ نہیں کی، اب تمھارے پاس ایک ایسا پیامبر آیا ہے جو اس دنیا سے تمہارے نشان کو ہی مٹا دے گا۔

۴۱۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابو یحیٰ القتات کے حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائیگا تو وہ یہ سن کر کہے گا میرا یہ گمان نہیں تھا، یہ سن کر باری تعالیٰ فرمائیں گے تمھارا کیا گمان تھا؟ تو وہ جواب دیگا میرا گمان تھا کہ آپ مجھے بخش دینگے، یہ سن کر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اسکو چھوڑ دو۔

۴۱۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یوسف صفار، ابوبکر بن عیاش اور ابو یحیٰ القتات کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن ایک آدمی کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے جہنم میں ڈالا جائے، لیکن جب اسے جہنم میں ڈالنے کے لئے لایا جائے گا تو جہنم سکڑنا شروع کر دیگی، یہ حال دیکھ کر جہنم سے پوچھا جائے گا تجھے کیا ہوگیا؟ تجھے کیا ہوگیا؟ جہنم جواب دیگی یہ شخص

دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا، یہ سنکر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، اسے چھوڑ دو۔

۴۱۶۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحیٰ بن یمان اور عثمان ابوالاسود کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا مال بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کام میں خرچ کر لے، تب بھی وہ اسراف کرنے والوں میں سے نہیں ہوگا۔

۴۱۶۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبید اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی دن اس دنیا سے ختم ہوتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے اور دنیا والوں سے راحت بخشی، پھر اس دن کو لپیٹ کر اس پر مہر لگادی جاتی ہے اور یہ قیامت کے دن تک برقرار رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن اس مہر کو توڑتے ہیں۔

معافی نے اس روایت کو طلحہ بن عمرو اور قیس بن سعد کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور یہ سند ہی درست ہے۔

۴۱۶۸-ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، ابوشعیب حرانی، مروان بن عبید، فضیل بن عیاض اور لیث کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"یؤتی الحکمة من یشاء" (البقرة: ۲۶۹)

میں حکمت کا معنی بیان فرمایا ہے، علم اور فقہ۔

۴۱۶۹-ابومحمد بن حسن آجری، احمد بن سہل اشنانی، حسین بن علی بن اسود، یحیٰ بن آدم، شریک اور لیث کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے،

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد: "واولوالامر منکم" (النساء: ۵۹) میں اُولوالامر کا مصداق علماء وفقہاء کو قرار دیا۔

۴۱۷۰- محمد بن احمد، اسماعیل، عبیداللہ بن موسیٰ اور عصمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

آپکے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی، میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں انہیں زبان پر بھی نہیں لاسکتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہی تو ایمان کی علامت ہے۔ عصمان بن اسود کا بیان ہے کہ میں نے مجاہد رحمہ اللہ سے عرض کی، اے ابو الحجاج! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جب آدمی شیطان کے داؤ سے بچتا ہے اور گناہ نہیں کرتا ہو تو شیطان اسکے پاس آکر اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات ڈالتا ہے مثلاً اسے یہ کہتا ہے کہ مجھے ذرا یہ تو بتاؤ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟

۴۱۷۱-ابومحمد بن احمد غطریفی، احمد بن عباس استرآبادی، اسماعیل بن سعید شالنجی فقیہ، یحیٰ بن یمان اور عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ سے سوال کیا، آپکے بندوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے بندوں میں سے سب سے زیادہ مالدار وہ شخص ہے، جو اس پر قناعت کرے جو اسے دیدیا جائے اور مزید کی ہوس نہ کرے۔ پھر سوال کیا، آپکے بندوں میں سب سے زیادہ درست فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کے لئے بھی وہی فیصلہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہو پھر سوال کیا آپکے بندوں سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ ارشاد باری ہوا، میرے بندوں میں سے مجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا۔

۴۱۷۲- ابوبکر بن خلاد اور محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، روح بن عبادہ، یونس بن یعقوب نجیرمی، حسن بن مثنیٰ، ابوحذیفہ، شبل بن عباد اور ابونجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے فرمان

و لاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" (الانعام ۱۵۳)

میں السبل کی تفسیر بدعات اور خواہشات نفسانی سے کی:

۴۱۷۳- ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابومعاویہ اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ بہترین عبادت آنحضرت ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنا ہے۔

۴۱۷۴- محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید علی بن عبید اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

مجھے معلوم نہیں کونسی نعمت افضل ہے اسلام کی ھدایت یا خواہشات نفسانی کی پیروی سے عافیت۔

۴۱۷۵- محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ اور ابن ابی نجیح کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد" و اولی الامر منکم" (النساء: ۵۹) کا مصداق صحابہ کرام کو قرار دیا اور کبھی آپ نے اسکا مصداق دین کی سمجھ رکھنے والوں اور دین کے اعتبار سے فضیلت رکھنے والوں کو قرار دیا۔

۴۱۷۶- محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، وکیع، سفیان اور لیث کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد۔

"فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول" (النساء: ۵۹) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ کی طرف لوٹانے کا مطلب کتاب اللہ کی طرف لوٹانا اور رسول کی طرف لوٹانے کا مطلب آپکی حیات میں آپکی طرف لوٹانا اور آپکے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد، آپکی سنت کی طرف لوٹانا ہے۔

۴۱۷۷- یوسف بن یعقوب، حسن بن مثنیٰ، ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود، شبل اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت مریم علیہا السلام فرمایا کرتی تھیں، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے بطن میں تھے، اس دوران اگر مجھ سے کوئی بات کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتے تھے اور جب میں اکیلی ہوتی اور مجھ سے کوئی بات کرنے والا نہ ہوتا، تو آپ مجھ سے باتیں کیا کرتے تھے۔

۴۱۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، بشر بن ابی السری، احمد بن حفص، انکے والد حفص اور عبدالقدوس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول:" واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ" (لقمان: ۲۰) کے بارے میں ارشاد فرمایا: ظاہری نعمتوں سے مراد اسلام اور رزق ہے جبکہ باطنی نعمتوں سے مراد گناہوں اور عیوب کی پردہ پوشی ہے۔

۴۱۷۹- عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد زہری، احمد بن خلیل، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، سفیان بن حسین اور حکم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی اور اس نے بڑی بڑی لکڑیاں دیکھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے غلام سے کہنے لگی، کیا آپ کے آقا کو ان لکڑیوں کے دھوئیں کا وزن معلوم ہے؟ غلام نے جواب دیا مجھے معلوم ہے تو میرے آقا کو کیسے معلوم نہیں ہوگا یہ سن کر ملکہ سبا نے کہا، ان کا وزن کیا ہے؟ غلام نے جواب دیا لکڑیوں کو وزن کیا جائے پھر ان کو جلایا جائے اور جلانے کے

بعد انکی راکھ کووزن کیا جائے، راکھ کاوزن لکڑیوں کے وزن سے جتنا کم ہوگا وہی دھوئیں کاوزن ہوگا۔

۴۱۸۰-محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، علی بن جعد، ابوحفص رازی اورلیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"تَوْبَةً نَصُوحاً" (التحریم:۸)

میں نصوح کا معنی بیان فرمایا ہے آدمی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اس کااعادہ نہ کرے

۴۱۸۱-مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، صالح بن عبداللہ ترمذی، سفیان بن عامر اورابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے:

جوشخص صبح شام توبہ نہ کرے وہ ظالموں میں سے ہے۔

۴۱۸۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبۃ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد اورعبید بن مہران مکتب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت "قُلْ للذین امنوا یغفروا للذین لایرجون ایام اللہ" (الجاثیہ:۱۴) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام کیا ہے یا نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

"وَلقد ارسلنا موسیٰ بایٰتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور وذکرھم بایام اللہ (ابراہیم:۵)

اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "فقال موسیٰ یقوم اذکرو نعمۃ اللہ" (المائدۃ ۲۰)

ان دونوں آیتوں کے مجموعے سے معلوم ہوا ایام اللہ کا معنی اللہ تعالیٰ نعمتیں کی ہیں۔ لہذا پہلی آیت میں بھی لایرجون ایام اللہ سے مراد ایسے لوگ ہوں گے جنہیں یہ معلوم نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نعمتیں نازل کیں یا نہیں۔

۴۱۸۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبۃ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، اورحسن بن عبداللہ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: جب آدمی اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے، اور جب وہ بسم اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تجھے ھدایت دی گئی، اور جب وہ توکلتُ علی اللہ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے تمھاری کفایت کی گئی۔ اور جب وہ لاحولَ ولاقُوۃَ الابـاللہ کہتا ہے تو کہا جاتا ہے تمھاری حفاظت کی گئی۔ پھر کہا جاتا ہے اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکو ھدایت دی گئی، جسکی کفایت کی گئی اور جسکی حفاظت کی گئی؟

۴۱۸۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبۃ بن سعید، ابوالاحوص اورمسلم ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے ایک آدمی کواپنے لئے قرآن کریم کاایک نسخہ لکھنے کے بدلے میں پانچ سو درھم عنایت فرمائے۔

۴۱۸۵-ابواحمد محمد بن احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، سفیان، اورابونجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

"واجعلنا للمُتقین اماما" (الفرقان:۷۴)

میں اماماً کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا متقین کی پیروی اورانکے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہوں گے اور یہ لوگ ان کے امام اور پیشوا ہوں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیچھے والے بھی ہماری اقتداء کریں گے"

۴۱۸۶-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابوبکر بن عیاش اورابویحیٰ کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے ارشاد فرمایا ہر حال میں باوضو سویا کرو کیونکہ ارواح کو جس حال میں قبض کیا جائے گا اسی حال

میں ہی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

۴۱۸۷-سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر اور عبدالکریم کے اسنادی سلسلے سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔

''ادفع بالتی ھی احسن ''(المومنون:۹۶)

کے بارے میں مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد ملاقات کے وقت سلام کرنا ہے۔

۴۱۸۸-مؤلف حلیہ علامۃ ابونعیم رحمہ اللہ، عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید ابوکریب، محاربی، علاء بن مسیب، عمر بن بزیغ کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تقویٰ اختیار کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ آپ کو کسی گناہ کی پاداش میں پکڑلیں اور پھر آپکی رعایت نہ کریں۔اور آپ اللہ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ آپ کے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔

۴۱۸۹-مولف حلیہ علامۃ ابونعیم رحمہ اللہ، عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، عبدالکبیر بن معافی بن عمران، طلحۃ بن عمرو اور قیس بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ہر دن جب طلوع ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے، اے ابن آدم، تجھ پر آج کا دن داخل ہوا اور آج کے بعد یہ دن کبھی تیرے پاس لوٹے گا نہیں۔لہذا جو کچھ کرنا ہے اس پر غور کرلو، اور ہر رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

۴۱۹۰-مولف حلیہ اپنے والد اور محمد بن حیان کے اسنادی حوالے سے محمد بن یحییٰ، احمد بن اسحٰق، ابواحمد الدینوری ہشیم اور اعمش کے طریق سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان۔''سال سائلٌ''(المعارج:۱)

کا معنی بتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا، ایک دعا کرنے والے دعا کی''

۴۱۹۱-عبداللہ بن محمد، ولید بن ابان، محمد بن عمار، ابوالولید الجارود، ابوسنان، اور لیث کے حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ''ماءً غدقاً لنفتنتھم فیہ''(الجن:۱۶-۱۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یہاں تک کہ وہ جن باری تعالیٰ کی ذات کے بارے میں علم حاصل کر کے لوٹے

۴۱۹۲-ابومحمد بن حیان، الفضل المغازلی، احمد بن اصرم، فرات بن محبوب، اشجعی سفیان اور لیث کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''یعبدوننی لایشرکون بی شیئاً''(النور:۵۵) کے بارے میں ارشاد فرمایا''وہ میرے علاوہ کسی کو پسند نہیں کرتے ہیں اور کسی سے محبت نہیں کرتے ہیں

۴۱۹۳-ابومحمد بن حیان بن محمد، اسحٰق بن احمد، عبداللہ بن عمران، وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر اور انکے والد ابراہیم بن مہاجر کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''وجعلت لہ مالاً ممدوداً وبنین شھوداً''(المدثر:۱۲-۱۳) کے بارے میں ارشاد فرمایا''اس آیت کا مصداق ولید بن مغیرہ ہے''اور اس کے مال کی مقدار ایک لاکھ درھم جبکہ اسکے بیٹوں کی تعداد دس ہے''

۴۱۹۴-ابواحمد محمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، اسحٰق اور ابوسنان کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد:

''والذین یمکرون السیئات لھم عذابٌ شدید''(فاطر:۱۰) کا مصداق ریاکاری کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۴۱۹۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ اور اعمش کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد منقول ہے:

مدینہ میں کچھ حاجت مند لوگ تھے جنہیں ایک مرتبہ بکری کا ایک سر ملا، انہوں نے پہلے تو اس میں سے کچھ کھایا اور پھر انہیں خیال آیا کہ اگر وہ اس سر کو اپنے سے زیادہ حاجت مند لوگوں میں سے کسی کو دیدیں تو زیادہ بہتر ہوگا، اس خیال کے آتے ہی انہوں نے وہ سر کسی گھرانے میں بھیج دیا جو ان سے زیادہ حاجت مند تھا، چنانچہ ان لوگوں کو جب یہ سر ملا تو انہوں نے یہی سوچ کر ایک گھرانے میں بھیج دیا اور یہ سر اسی طرح چکر لگا تا رہا یہاں تک سب سے پہلے جن لوگوں کے پاس تھا انہی کے پاس واپس آ گیا۔

۴۱۹۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب کبھی مؤمن کسی دوسرے مسلمان سے ہنس کر ملتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جس طرح ہوا خشک پتوں کو درخت سے بکھیر کر درخت کو بالکل خالی چھوڑ دیتی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا اس ہو یہ تو ایک معمولی سا عمل ہے، کیا آپ نے باری تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا

"لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبهم ولکنَّ الله الف بینهم" (الانفال:۶۳)

ترجمہ: اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کرتے، تب بھی آپ انکے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو جوڑا"

۴۱۹۷-محمد بن علی، محمد بن حسین بن قتیبہ، نوح بن حبیب، یحیٰ بن سلیم اور ابن نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "فلا نفسهم یمهدون" (الروم:۴۴) میں یمهدون کی تفسیر قبر سے کی ہے۔

۴۱۹۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، ابوالاحوص اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ جب بھی کسی مؤمن کا انتقال ہوتا ہے تو زمین اس کے فراق میں چالیس دنوں تک روتی ہے۔

۴۱۹۹-محمد بن علی، محمد بن حسین، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابراہیم بن محمد فزاری، اور عبدالملک بن سلیمان فروی کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

قیامت کے دن جب حضرت داؤد علیہ السلام کو اٹھایا جائے گا، تو آپ اپنی غلطی کو یاد کریں گے اور اس کی وجہ سے اپنے دل میں خوف محسوس کریں گے اور جب آپ قیامت کے دن کی ہولناکیوں کو دیکھیں گے تو آپ ان سے پناہ دینے والا اور ان سے بچانے والا کسی کو نہیں پائیں گے۔

سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قرب کے، پھر انکی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ وہاں چلے جائیے (اور انہوں نے داہنے ہاتھ سے اپنی داہنی طرف اشارہ کیا اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک: "وان له عندنا لزلفیٰ وحسن مآب" (ص:۲۵)

ترجمہ: اور ان کے لئے ہمارے پاس اونچا درجہ اور بہترین ٹھکانا ہے" کا بھی یہی مطلب ہے۔

۴۲۰۰-احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد اوزاعی اور عبدہ ابن ابی لبابہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو انکے جدا ہونے سے پہلے انکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور ان دونوں کے گناہوں کو بالکل ہی مٹا دیا جاتا ہے"

عبدۃ کا بیان ہے کہ میں نے یہ سن کر کہا یہ تو بہت ہی آسان کام ہے۔ یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ نہ کہو، کیونکہ باری تعالیٰ کا

فرمان ہے۔

"لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبھم" (الانفال:۶۳)

ترجمہ: اگر آپ جو کچھ بھی زمین میں ہے سارا کا سارا خرچ کردیں تب بھی آپ انکے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے"

(مطلب یہ ہے لوگوں کے دلوں کو جوڑنا اور باہمی محبت پیدا کرنا کسی انسان کے لئے ممکن نہیں، اور مصافحہ کرنا اور آپس میں میل جول رکھنا باہمی محبت کے بغیر ممکن نہیں)

عبدۃ کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ مجھ سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والے تھے۔

۴۲۰۱- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، اور عبدۃ بن ابولبابۃ کے اسنادی سلسلے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

بنی اسرائیل میں سے ہر سال ایک لاکھ آدمی حج کرتے تھے۔ اور جب وہ حرم کے قریب پہنچتے تو اپنے جوتے اتار دیتے اور حرم میں ننگے پاؤں داخل ہوتے۔

۴۲۰۲- احمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوحفص عمر بن علی، عبیداللہ بن عمر قواریری کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ:

وہ ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے پاس آئے، اور ان سے کہا مجھے باری تعالیٰ کے ارشاد: "یا مریمُ اقنتی لربک" (آل عمران:۴۳) کے بارے میں مجاہد کا قول سنا تو انہوں نے عرض کیا، مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہوئے بتلایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان میں سے کس نے کہا، لیکن جب ان پر اصرار کیا گیا، تو انہوں نے کہا، مجھ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے:

"یامریمُ اقنتی لربک" کا معنی بیان فرمایا ہے "اے مریم رکوع کو لمبا کرو"

۴۲۰۳- احمد بن اسحٰق، احمد بن یحییٰ بن نصر، ابوعبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن یوسف، ایوب بن سوید، سفیان ثوری اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "واستفزز من استطعت منھم بصوتک" (الاسراء:۶۴) کا مصداق موسیقی کے آلات کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۴- احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس، عبدالرحمٰن بن واقد، شریک اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ: آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "ان لدینا انکالاً وجحیماً" (المزمل:۱۲) کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۲۰۵- ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، احوص بن ہشام عمری، ابراہیم بن ابوحصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن ھذیل عیاد ابواسامۃ اور ابن ابی نجیح کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: لا حجۃ بیننا وبینکم" (الشوریٰ:۱۵) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔

۴۲۰۶- احمد بن جعفر بن سعید، ابومسلم محمد بن حمید، ابوسعید الاشج، ابن یمان اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

آپ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "لتسئلن یومئذ عن النعیم" (التکاثر:۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: نعیم سے مراد "دنیا کی ہر لذت ہے"۔

۴۲۰۷-احمد بن سندی، محمد بن عباس، منصور بن ابومزاحم، ابوسعید مؤدب اور علی بن جذیمہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے۔
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "یوم یسحبون فی النار علیٰ وجوھھم ذوقوا مسَّ سقر" (القمر:۴۸) کا مصداق تقدیر کا انکار کرنے والوں کو قرار دیا ہے۔

۴۲۰۸-احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدیمی، ابوداؤد الطیالسی، ورقاء بن عمر اور ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "یا جبالُ اوبی مَعَهُ" (سبا:۱۰) میں اوبی کی تفسیر تسبیح سے کی ہے۔

۴۲۰۹-ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی خزاز، محمد بن بشیر مولی الانصار، جریر بن عبدالحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے قول: "ادفع بالتی ھی احسن" (المؤمنون:۹۶) کی تفسیر مصافحہ سے کی ہے۔

۴۲۱۰-محمد بن معمر، قاضی ابویوسف، ابوالربیع، جریر بن عبدالحمید اور منصور کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:
جب شیطان پر لعنت کی گئی اور اسے زمین پر اتارا گیا تو اس نے چالیس سال تک فریاد کی اور دھاڑیں مار مار کر روتا رہا، اور اسی طرح جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا گیا اور آپ کو رسولوں کے انقطاع پر مبعوث کیا گیا تھا اور جب "الحمدُ للہ رب العالمین" نازل ہوئی اس وقت بھی شیطان نے فریادیں کیں اور دھاڑیں مار مار کر رویا۔ چنانچہ کہا جاتا تھا کہ فریاد کرنا اور خراٹے لینا یہ شیطانی عمل ہے اور جو شخص دھاڑیں مار مار کر روئے اور خراٹے لے اس پر لعنت کی گئی ہے۔

۴۲۱۱-ابومحمد بن حیان، ابن رستہ، ابراہیم بن محمد الشافعی، مسلم بن خالد، محمد بن عبدالرحمٰن اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:
باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: اتبنون بکل ریع اٰیۃ (الشعراء:۱۲۸) کا معنی حمام کی درمیانی دیوار ہے

۴۲۱۲-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، ربیع بن سلیمان، یحییٰ بن سلام، عاصم بن حکیم، اور ابن نجیح کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد نے باری تعالیٰ کے ارشاد نقل: "ولتبتغوا من فضله" (الروم:۴۶) کا معنی بیان فرمایا ہے "سمندری راستوں سے تجارت کرنا"

۴۲۱۳-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ اور حکم کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "انفقوا من طیبات ما کسبتم" (البقرہ:۲۶۷) میں ما کسبتم کی تفسیر تجارت سے کی ہے۔

۴۲۱۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد اور خصیف کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: جو عورت بھی اپنے بالوں کو ڈھانپے بغیر نماز پڑھے گی، اسکی نماز قبول نہیں کی جائیگی"

۴۲۱۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عبداللہ اور خصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا" (فصلت:۳۰) میں استقامت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایمان لانے کے بعد مرتے دم تک ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا"

۴۲۱۶-ابواحمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، یحییٰ بن سعید، سفیان بن ابجر اور طلحہ بن مصرف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
مجاہد رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "ولم یکن له کفواً احد" (الاخلاص:۴) کی تفسیر بیوی سے کی ہے۔

۴۲۱۷-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزیدی، محمد بن عبدالملک، حسن بصری اور لیث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد کا بیان ہے۔
وہ چیونٹی جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے بات کی تھی ایک بڑے بھیڑیئے جیسی تھی۔

۴۲۱۸-سلیمان بن احمد، محمد بن ہشام، علی بن المدینی، ابو عاصم، عثمان بن اسود، ابن ابی نجیح کے اسنادی حوالے سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: قوم عاد میں سے کوئی لڑکا اس وقت تک بالغ نہیں ہوتا تھا جب تک وہ سو سال کی عمر کو نہ پہنچ جاتا۔

۴۲۱۹-محمد بن احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، سفیان، عبدالکریم کے سلسلۂ سند سے مجاہد رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ہر شخص کے اقوال کو لیا بھی جا سکتا ہے اور ترک بھی کیا جا سکتا ہے لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کی مسانید...... مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے کئی صحابۂ کرامؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

ان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابوسعید خدریؓ، ابوہریرہؓ اور رافع بن خدیجؓ نمایاں ہیں۔

اور آپ سے بہت سے تابعین نے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔

جن میں طاؤس، عطاء، عکرمہ، ابوسعید، عمرو بن دینار، ابوالزبیر، حکم، ابواسحٰق سبیعی، منصور، حماد بن ابی سلیمان، زید، طلحہ، ابو حصین، اعمش، مغیرہ، حصین، سلمہ بن کہیل، حبیب بن ثابت، جابر جعفی، یزید بن ابی زیاد، عمرو بن مرہ، عبدہ بن ابی لبابہ، ابویحییٰ القتات، عبید المکتب، ابراہیم بن مہاجر، حسین بن عبداللہ، عبدالکریم جزری، خصیف جزری، سالم افطس، مطعم بن مقدام، ابوعمرو بن علاء اور مطر وراق شامل ہیں۔

(آپ کی مسانید میں سے کچھ یہ ہیں)

۴۲۲۰-مولف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، ابوالنضر، سعید، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغربی ہوا سے ہلاک کیا گیا''۔[1]

یہ حدیث صحیح، ثابت اور متفق علیہ ہے اور امام شعبہ رحمہ اللہ کے اس حدیث میں تین قول ہیں۔ حکم عن مجاہد عن ابن عباسؓ۔ حکم، عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ اور اس حدیث کی روایت میں بدل بن محبر متفرد ہیں۔

۴۲۲۱-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی بکر مقدمی، محمد بن عبدالرحمٰن طفاری، اعمش، مجاہد اور ابن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے انکے کندھے کو پکڑا اور ارشاد فرمایا، دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا مسافر''۔[2]

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم صبح کرو تو شام کی طرف مت دیکھو اور جب تم شام کرو تو صبح کی طرف مت دیکھو اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے کچھ توشہ حاصل کرو۔

اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور لیث بن سلیم نے اس حدیث کو مجاہد سے روایت کیا ہے اور لیث بن سلیم سے روایت کرنے والوں میں حسن بن حر، سفیان ثوری، حماد بن زید، زائدہ، زھیر، یزید، فضیل بن عیاض، ابومعاویہ اور خالد واسطی شامل ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، ۲۱۷. وصحیح البخاری ۲/۴۱. ۴/۱۳۲. ۱۶۶. ۵/۱۴۰. وفتح الباری ۲/۵۲۰. ۷/۳۹۹.

۲۔ صحیح البخاری ۸/۱۱۰. وسنن الترمذی ۲۳۳۳. وسنن ابن ماجة ۴۱۱۴. وفتح الباری ۱۱/۲۳۳. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۲۳۶، ۲۲۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۹۹. ۳۱۸. والصغیر ۱/۳۰.

۴۲۲۲-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰی، فطر بن خلیفہ، مجاہد ابوالحجاج اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کیجائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔[1]

اس حدیث کو سفیان نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۳- فاروق خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، حسن بن عمرو، فطر بن خلیفہ، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص نہیں جو بدلہ دے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے''[2]

اس حدیث کو حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ نے مجاہد سے مرفوعاً نقل کیا ہے جبکہ اعمش نے اسے مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے، اور اسکی سند محمد بن کثیر، عن ثوری کے طریق سے نقل کی ہے۔

جبکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسے زبید اور مجاہد کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اور فضیل بن عیاض نے فطر، حماد، مجاہد اور عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۴۲۲۴-ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزۃ و ابواحمد محمد بن احمد جرجانی، محمد بن سری بن سعید، جعفر بن محمد بن جعفر مدائنی، انکے والد محمد بن جعفر مدائنی، ھارون اعور، ابان بن تغلب، حکم اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا، اور آپ مقام ابراہیم کے پاس سے گزرے تو حضرت عمرؓ نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! مقام ابراہیم یہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، انہوں نے پھر ارشاد فرمایا، کیا آپ اسے نماز کی جگہ نہیں بنائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے ''واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی'' (البقرۃ:۱۲۵) نازل فرمائی۔

یہ حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابرؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اس کو روایت کرنے میں محمد بن جعفر مدائنی متفرد ہیں۔ اس حدیث کی سند میں تین تابعین کا واسطہ ہے کیونکہ ابان ابن تغلب کی ملاقات انس بن مالکؓ سے، حکم کی ملاقات کئی صحابہ کرامؓ سے اور مجاہد کی ملاقات کئی اکابر صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔

۴۲۲۵-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، ابواسحٰق بن حمزہ، ابراہیم بن موسیٰ حرزی، عبدالرحیم بن یحیٰی، عبدالرحمٰن بن مغراء، جابر بن یحیٰی، لیث، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

تمہاری موت اس حالت میں ہرگز نہیں ہونی چاہیے کہ تم کسی کے مقروض ہو، کیونکہ آخرت میں تو نیکیاں اور گناہ ہی ہوں گے، اور وہاں دراھم اور دینار نہیں ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کریں گے''[3]

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۱۶۳، ۱۹۳. والسنن الکبری للبیھقی ۷/۲۷. ومجمع الزوائد ۸/۱۵۰. وفتح الباری ۱۰/۴۲۳. والدر المنثور ۲/۲۶. وأمالی الشجری ۲/۱۳۰. وشرح السنة ۱۳/۳۰. وتفسیر ابن کثیر ۷/۱۰۳.

[2] صحیح البخاری ۸/۷. وسنن أبی داؤد ۱۶۹۷. وسنن الترمذی ۱۹۰۸. ومسند الامام أحمد ۱/۱۶۳. والسنن الکبری للبیھقی ۷/۲۷. والترغیب والترھیب ۳/۳۴۰. وفتح الباری ۱۰/۴۲۳. وأمالی الشجری ۲/۲۲۶، ۱۳۰. وتاریخ أصبھان للمصنف ۱/۲۷۳.....

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۰۸. ومجمع الزوائد ۲/۲۱۷. وکنز العمال ۱۵۴۹۲.

یہ حدیث مقبری کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے۔ اور انہوں نے اسے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے۔ اور ابن عمرؓ کی حدیث سے زیادہ مشہور ہے، اور اس حدیث کولیث سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے، ان میں فضیل بن عیاض، موسیٰ بن امین حضرت جابرؓ والی حدیث میں ہیں، اور یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں عبدالرحمن بن مغراء متفرد ہیں، اور ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں عطاء نافع، یحییٰ بن راشد بھی ہیں، اور عطاء کی حدیث کو ان سے ابن جریج نے روایت کیا ہے اور نافع کی حدیث کو ان سے مطر وراق نے روایت کیا ہے، اور یحییٰ بن راشد کی حدیث کو ان سے عمارۃ بن غزیہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۶- ابوبکر خلاد، محمد بن غالب بن حرب، بکار بن محمد، عبدالوھاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔[۱]

احنف بن قیس عن ابی بکرۃؓ کے طریق سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ مجاہد عن ابن عمرؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اور مؤلف نے اسے بکار بن محمد عن عبدالوھاب بن مجاہد عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۷- ابوجعفر بن محمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمرو بزار، محمد بن ابی مسور، عبدالوھاب بن عبدالحمید، عبدالوھاب بن مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اسطرح باہر تشریف لائے گویا کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پکڑی ہوئی ہو اور آپ نے اپنی ہتھیلی بند کی ہوئی تھی، یہاں تک کہ آپ صحابہ کرامؓ تک پہنچے اور اپنے داہنے ہاتھ کو کھولا، اور ارشاد فرمایا! "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے اس میں اھل جنت کے نام انکے والدین کے نام اور انکے قبیلوں کے نام درج ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگا دی گئی ہے، چنانچہ نہ تو ان میں کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور ارشاد فرمایا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" یہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ایک کتاب ہے، اس میں اھل جہنم کے نام، انکے آباؤ اجداد کے نام اور انکے قبیلوں کے نام ہیں، اور انکے آخر میں مہر لگا دی گئی ہے، چنانچہ ان میں نہ تو کچھ زیادتی ہوگی اور نہ کمی"

یہ حدیث بھی عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے طریق سے مشہور ہے۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے غریب ہے، اور اسے حماد بن زید نے ابن مجاہد عن ابیہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۸- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی خیثمۃ، مجاہد بن موسیٰ، یونس بن محمد، حماد بن زید، ابن مجاہد اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لائے، اور پھر انہوں نے سابقہ حدیث کے مثل حدیث روایت کی۔

حماد کی یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف ابوخیثمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۹- حج بیت اللہ کرنے والوں میں باعتبار اجر افضل شخص...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، داؤد بن المحبر، عباد

۱ء صحیح البخاری ۱/۱۵، ۹/۵. صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۵، ۱۱۵. وفتح الباری ۱/۸۵.

بن کثیر، عبدالوھاب بن مجاہد اور انکے والد مجاہد بن جبر رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا، بیت اللہ کا حج کرنے والوں میں سے کونسا شخص اجر کے اعتبار سے افضل اور اعظم ہے انہوں نے جواب دیا، جو شخص اپنے حج میں تین خوبیوں، سچی نیت، وافر عقل اور حلال خروج کو جمع کرے، پھر مجاہد رحمہ اللہ نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہی تو انہوں نے ارشاد فرمایا ابن عمرؓ نے سچ کہا ہے

یہ سن کر مجاہد رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جب آدمی کی نیت بھی درست ہے اور اس کا نفقہ بھی حلال ہے تو عقل کی کمی سے کیا نقصان ہوگا؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا، اے ابو الحجاج آپ نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے حضرت محمد ﷺ سے کیا تھا اور آپ نے میرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ اپنے رب کی اطاعت اچھی عقل سے زیادہ کسی چیز سے نہیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے روزے، اسکی نماز، اسکے حج وعمرے اور کسی بھی قسم کی نیکی کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے ہیں جب تک کہ وہ عقل کو استعمال نہ کرے۔ اور اگر کوئی جاہل آدمی اہل علم سے عبادت میں بڑھ جاتے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد برپا کرے گا ۔[۱]

مجاہد کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مولف نے اس حدیث کو صرف عباد عن عبدالوھاب کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۳۰- علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر بن معافی، انکے والد معافی، حسن عمارۃ، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی، تو اللہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلائے ۔[۲]

یہ حدیث حکم عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے اور مصنف نے اسے عبدالکبیر عن ابیہ کے طریق سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۳۱- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن عبدالملک، علی بن جمیل، جریر، لیث اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جسکے ہر ہر پتے پر لکھا ہوا ہے ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذو النورین ۔[۳]

لیث کی احادیث میں سے یہ حدیث بھی غریب ہے اور جریر سے اس حدیث کی روایت میں علی بن جمیل رقی متفرد ہیں۔

۴۲۳۲- محمد بن مظفر الحافظ، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن حمید الرازی، جریر، ابوداؤد الطیالسی، شعبۃ، منصور، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے:

رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کوئی چیز تحفے کے طور پر دینا چاہتے تو آپ اسے زمزم کا پانی پلاتے''[۴]

منصور، مجاہد اور شعبہ کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف باغندی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۱۔ المطالب العالیۃ ۲۷۲۹. وتنزیہ الشریعۃ ۱/ ۲۱۷. وکشف الخفا ۲/ ۴۷۹.

۲۔ کشف الخفا ۲/ ۲۲۹. وکنز العمال ۶۲۱۰.

۳۔ مجمع الزوائد ۹/ ۵۸. والبدایۃ والنہایۃ ۷/ ۲۰۶، ۲۰۷.

۴۔ الدر المنثور ۳/ ۲۲۳. وکنز العمال ۱۸۴۵۳.

۴۲۳۳-محمد بن مظفر، احمد بن عمیر، علی بن معبد بن نوح، صالح بن بنان، شعبۃ، حکم، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے:

آدمی دنیا کی ضروریات میں سے کسی ضرورت کو حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی ضروریات میں سے فلاں ضرورت کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا، اگر میں اس کے لئے اس ضرورت کے پورا ہونے کا دروازہ کھول دوں، تو میں اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا، لیکن میں اس نعمت کو بندے سے دور کر دیتا ہوں اور میرا بندہ غصے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کس نے مجھے دھوکہ دیا؟ کس نے میرے خلاف کوشش کی؟ حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اور حق تعالیٰ اس بندے پر نازل فرماتے ہیں۔[1]

یہ حدیث شعبۃ اور حکم عن مجاہد رحمہ اللہ کی سند سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے علی بن معبد عن صالح کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۳۴-ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، عثمان بن عبداللہ بن عمرو اموی، یحییٰ بن ایوب الثقۃ، ہشام بن حسان، لیث بن ابو سلیم، اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

قیامت کسی بھی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو لا الہ الا اللہ کہتا ہوگا‘‘۔[2]

یہ حدیث حضرت انسؓ کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے جبکہ مجاہد عن ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور ابن عمروؓ کے طریق سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں مجاہد رحمہ اللہ سے غریب ہے اور یحییٰ بن ایوب تینوں حضرات سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۳۵-احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن زیاد، سعید بن سلیم، یمان بن مغیرہ، عبدالکریم مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اسکو آگ پر حرام کر دیں گے‘‘۔[3]

مجاہد کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکو روایت کرنے میں یمان عبدالکریم سے متفرد ہیں۔

۴۲۳۶-ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابونعیم، سلیمان بن احمد، مقداد بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن مغیرہ، یونس ابن ابو اسحٰق، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

’’اللہ تعالیٰ اہل عرفات پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، میرے بندوں کو دیکھو، وہ میرے پاس پراگندہ بال اور غبار آلود حالت میں ہر دور دراز گھاٹی سے آئے ہیں میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انکی مغفرت فرما دی‘‘۔[4]

یہ حدیث سعید بن مسیب عن عائشہؓ کے طریق سے صحیح ہے جبکہ مجاہد رحمہ اللہ عن ابی ہریرہؓ کے طریق سے غریب ہے اور مصنف کا بیان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرنے والوں میں یونس ابن ابو اسحٰق کے علاوہ کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں۔

۱۔ تخریج الاحیاء ۲۶۳/۴۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۷۔ ومسند الامام احمد ۱۲۲/۳۔ والمستدرک ۴۹۵/۱، وفتح الباری ۱۹/۱۳۔

۳۔ سنن النسائی ۲۶۵/۳۔ ومسند الامام احمد ۳۲۶/۶۔

۴۔ المستدرک ۴۶۵/۱۔ وصحیح ابن حبان ۱۰۰۷۔ ومسند الامام احمد ۲۲۴/۲، ۲۲۴۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۱۱/۱۹، ۳۴۱۔ وصحیح ابن خزیمۃ ۲۸۳۹۔ والترغیب والترہیب ۱۸۸/۲، ۲۰۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۳۶۲/۴۔

۴۲۲۷-ابوبکر الطلحی، حسین بن جعفر قتات، جندل بن والق، عبید اللہ بن عمرو الرقی، لیث اور مجاہد رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے حضرت ابوہریرہؓ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ'' لاالـٰـہ الااللہ '' کہہ دیں اور جب وہ یہ کہہ دیں گے تو انکے خون اور انکے اموال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے، مگر کسی اسلامی حق کی وجہ سے (انکی حفاظت اٹھادی جائے) اور انکا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا جائے گا''[1]

یہ حدیث صحیح ہے اور غریب بھی ہے بعض طرق کے اعتبار سے اور مجاہد کی حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے غریب ہے اور اسے صرف لیث بن سلیم نے ہی روایت کیا ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۲۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن ابی سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، زبید، مجاہد اور عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

''حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ اسے عنقریب وارث قرار دیدیں گے۔[2]

اسی حدیث کی سند میں مجاہد کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ زبید سے روایت کرنے میں فریابی متفرد نہیں جبکہ داؤد بن سابور اور بشیر بن سلمان کے طریق کے متابع موجود ہیں۔

۴۲۲۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، داؤد بن سابور، بشیر بن سلمان، مجاہد اور عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جبرئیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وراث بنادیں گے''[3]

۴۲۳۰-محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن محمد الصائغ، محمد، ابونعیم، یونس ابن ابی اسحٰق، مجاہد اور حضرت ابوہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور آپ مجھے مسلسل پڑوسی کے حقوق کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث بھی قرار دیں گے''۔

اس حدیث کو سفیان ثوری کے شاگردوں نے زبید عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا اور انہوں نے فریابی کی مخالفت کی۔ چنانچہ انہوں نے عن عبداللہ بن عمروؓ کے بجائے عن عائشہؓ روایت کیا۔

۴۲۳۱-محمد بن جعفر، جعفر الصائغ، قبیصۃ بن عقبہ، حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحیٰی بن سعید قطان، سفیان، زبید، مجاہد اور حضرت عائشہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جبرئیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکید کے ساتھ نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ وہ عنقریب اسے وارث قرار دیں گے''

اس حدیث کو محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۳۲-فاروق خطابی، احمد بن عمر قطوانی، محمد بن عمر، محمد بن احمد مودب، عبدالوھاب بن غیاث، ربیع بن بدر، ہارون بن رئاث اسیدی،

[1] صحیح البخاری ۱/۱۳، ۹/۱۳۸، وصحیح مسلم کتاب الایمان ۳۴، ۳۶. وفتح الباری ۱/۴۹۷، ۸/۲۰۱.

[2] ۲۰۳/... ۲۷۵. ۲۷۷. ۲۷۹. ۱۳/۳۳۹.

[3] صحیح البخاری ۸/۱۲. وصحیح مسلم کتاب البر والصلة باب ۴۲. وفتح الباری ۱۰/۴۴۱.

مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکے گی لیکن اس کی خوشبو کو احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان، اور شراب نوشی کا عادی نہیں محسوس کر سکے گا''۔[1]

یہ حدیث ہارون عن مجاہد کے طریق سے غریب ہے جبکہ موسیٰ جہنی نے اس حدیث کو منصور عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۴۲۴۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق الثقفی، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم، یعلی بن عبید، موسیٰ جہنی، منصور اور مجاہد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد گرامی ہے۔

''چار آدمی ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اپنے والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی، احسان جتلانے والا، ولد الزنا''۔[2]

اس حدیث کی سند میں مجاہد سے روایت کرنے والے کے بارے میں اختلاف ہے اور اس بارے میں دس قول ہیں چنانچہ محمد بن فضیل نے اسے حسن بن عمرو فقیمی عن مجاہد کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مختصراً نقل کیا ہے۔

۴۲۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بزار مدائنی، عبداللہ بن عمر بن ابان، محمد بن فضیل، حسن بن عمرو، مجاہد اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو مروان بن معاویہ فزاری نے حسن عن مجاہد کے طریق سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۴۲۴۵- ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد، مروان بن معاویہ اور حسن بن عمرو فقیمی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے:

میں مدینہ میں علی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعید بن ابی ذئاب کے پاس ٹھہرا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد گرامی سنایا:

ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مجاہد سے اس حدیث کو حفص بن غیاث اور عبدالواحد وغیرہ نے نقل کیا ہے جبکہ فضیل بن عمرو فقیمی نے مجاہد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور انہوں نے اس روایت میں اپنے بھائی حسن بن عمرو کی مخالفت کی ہے چنانچہ انہوں نے مجاہد عن ابن عمر عن ابی ہریرۃؓ کے طریق سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۴۲۴۶- سہل بن عبداللہ بن حفص وراق تستری، زکریا بن یحییٰ بن درست، عبداللہ بن حنیف، یوسف بن اسباط، ابو اسرائیل ملائی، فضیل بن عمرو مجاہد، ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

ولد الزنا اور نہ اس کی اولاد اور نہ اس کی اولاد کی اولاد جنت میں داخل ہوگی''

---

[1] المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۴۵. وکنز العمال ۴۳۹۰۳. ومسند الامام أحمد ۲/۲۰۳، ۶/۱، ۴۴۱. ومجمع الزوائد ۶/۲۵۷.

[2] مسند الامام أحمد ۲/۲۰۳، ۶/۱، ۴۴۱. والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۸. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۲۹. وتاریخ بغداد ۱۲/۲۳۹. والاحادیث الصحیحة ۶۷۳. ومجمع الزوائد ۶/۲۵۷، ۷/۲۰۲. والدر المنثور ۲/۲۲۳، ۴/۱۶۷. والسنة لابن أبي عاصم ۱/۱۴۱. وتاریخ أصبهان ۲/۷۲. وکشف الخفا ۲/۵۲۹.

یوسف بن اسباط کی اسحٰق بن منصور نے اس حدیث کی روایت میں متابعت کی ہے۔

۴۲۴۷-ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، سعید بن بحر قراطیسی، اسحٰق بن منصور، ابو اسرائیل اور فضیل کے اسنادی حوالے سے مجاہد کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میں ابن عمر کے ہاں مہمان ہوا، اس دوران وہ ایک مرتبہ رات کے وقت میرے پاس آئے اور کہا، مجھ سے حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول نقل کیا ہے: ''ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو احمد بن یونس نے ابو اسرائیل سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسحٰق اور یوسف کی مخالفت کی ہے۔

۴۲۴۸-عبداللہ بن یحیٰی طلحی، حسین بن جعفر قتات، احمد بن یونس، ابو اسرائیل، فضیل بن عمرو، ابو الحجاج مجاہد اور مولیٰ ابی قتادہ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے: ''والدین کا نافرمان، ولد الزنا اور شراب نوشی کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوں گے''

اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ابو اسرائیل سے نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا، عن منصور عن مجاہد مثلہ۔

۴۲۴۹-احمد بن محمد بن حسین صائغ، محمد بن اسحٰق السراج، سلیمان بن عبد الجبار، عبداللہ بن موسیٰ، ابو اسرائیل، منصور، مجاہد، ابو قتادہ کے مولیٰ اور ابو قتادہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے گزشتہ حدیث کے مثل ارشاد فرمایا اور انہوں نے گزشتہ حدیث کی طرح مدمن خمر کی زیادتی بھی نقل کی۔

اور مجاہد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حضرت ابو سعید خدریؓ سے بھی نقل کیا ہے۔

۴۲۵۰-محمد بن جعفر بن صائغ، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد جعفی، محمد بن احمد بن علی، احمد بن اسحٰق وراق، اسحٰق بن عمر سلیط، عبدالعزیز بن مسلم، ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، یزید بن ابو زیاد، مجاہد اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''احسان جتلانے، والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''

یہ لفظ اسحٰق عن جریر کے طریق کا ہے اور اسے شعبہ نے یزید سے روایت کیا ہے۔

۴۲۵۱-محمد بن احمد بن علی، احمد بن اسحٰق وزان، عبدالوھاب بن ضحاک، بقیۃ، شعبۃ، یزید بن ابی زیاد، مجاہد اور حضرت ابو سعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

شراب کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہونگے''

اس حدیث کو موسیٰ بن اعین اور عبدالرحیم بن سلیمان نے دوسرے راویوں کے ہمراہ یزید عن مجاہد وسالم بن ابی الجعد عن ابی سعید خدریؓ عن النبی ﷺ کے طریق سے نقل کیا ہے اور عبدالکریم جزری نے مجاہد عن عبداللہ بن عمرو کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۲-**والدین کا نافرمان، شراب کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہ ہوں گے**...... ابو بکر احمد بن محمد بن مہران حاجب بن ابی بکر، سعید بن حفص بخاری، مؤمل، سفیان، عبدالکریم جزری، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کا عادی اور ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''

اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالولید نے ثوری عن مجاہد بن عبدالکریم کے اسنادی حوالے سے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً نقل کیا ہے اور اس میں یہ زیادتی بھی کی ہے اور نہ ہی ایسا دیہاتی شخص جو ہجرت کے بعد مرتد ہو جائے اور نہ ہی ایسا شخص جو اپنی

محرمات کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہو۔

اس حدیث کو اسرائیل نے عبدالکریم عن مجاہد کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حصین اور یزید بن ابی زیاد نے عبدالکریم کے واسطے کے بغیر مجاہد عن عبداللہ بن عمرؓ کے طریق سے موقوفاً نقل کیا ہے اور خصیف جزری نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن انہوں نے عبدالکریم کی مخالفت کی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی جگہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۴۲۵۳-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن حبان رقی، زہیر بن عباد، عتاب بن بشیر، خصیف، مجاہد اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شراب نوشی کا عادی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کو مسکین بن دینار نے مجاہد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے مخالفت کی اور ابو یزید حرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۴-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، بعید بن اسحٰق عطار، مسکین بن دینار، مجاہد اور ابو یزید حرمی کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''

اس حدیث کی روایت میں عبید بن اسحٰق عطار متفرد ہیں اور اسے عبیداللہ بن موسیٰ قطان اور ر[illegible] بن جارود نے بھی نقل کیا ہے۔

۴۲۵۵-احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، عثمان بن ہیثم، عبدالوھاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد بن جبر کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اپنے مردوں کو ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کیا کرو''[1]

مجاہد عن جابر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عثمان عن ابیہ عن عبدالوہاب عن مجاہد کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۲۵۶-محمد بن حسن یقطینی، یحییٰ بن محمد ابوالصغیر، عیسیٰ بن عبداللہ عسقلانی، داؤد بن جراح، عبدالوہاب بن مجاہد، انکے والد مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

دنیا ساری کی ساری برتنے کی چیز ہے'' اور بہترین برتنے کی چیز نیک عورت ہے''[2]

مجاہد عن جابرؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۱. وسنن ابن ماجة ۱۴۴۶. والسنن الکبری للبیهقي ۳/۳۸۳. وسنن النسائي ۴/۵ وصحیح ابن حبان ۷۱۹. والمعجم الکبیر للطبراني ۱۰/۲۳۳. والصغیر ۲/۱۲۵. ومجمع الزوائد ۲/۳۲۳.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب ۱۷ ومشکاة المصابیح ۳۰۸۳. وشرح السنة ۹/۱۱. وتلخیص الحبیر ۳/۱۱۶ والترغیب والترهیب ۳/۱۱۶. والدرر المنتثرة ۸۴. واتحاف السادة المتقین ۹/۸۷.

(۲۴۴) عطاء بن ابی رباح[1]

ان عظیم لوگوں میں سے حرم اور وادی بطحاء کے فقیہ اپنی پیشانی کو بچھانے والے انتہائی متواضع ابو محمد عطاء بن ابی رباح بھی ہیں۔

۴۲۵۷-ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ، انکے والد امام احمد بن حنبل ،محمد بن احمد بن حسین ،محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ،علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن جریج کا بیان ہے عطاء بن ابی رباح کا بستر ۲۰ سال تک مسجد رہی۔

۴۲۵۸-محمد بن احمد بن حسن ،محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ،علی بن مدینی ،یحییٰ بن سعید اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ضعیف اور معمر ہو جانے کے بعد جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے ،تو سورۃ بقرۃ کی دو سو آیتیں پڑھتے اور وہ کھڑے رہتے اور ذرہ برابر بھی حرکت نہ کرتے۔

۴۲۵۹-ابو حامد بن جبلۃ ،محمد بن اسحٰق ،احمد بن منصور ،عبدالوہاب بن ہمام عبدالرزاق کے بھائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ابن عیینہ نے ابن جریج سے کہا میں نے آپ کی طرح نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا ،انہوں نے کہا اگر آپ عطاء کو دیکھ لیتے تو یہ نہ کہتے۔

۴۲۶۰-ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحٰق ،عبداللہ بن سعد ،جویریہ کے بھتیجے ،مہدی بن میمون اور معاذ بن سعد اعور کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

وہ عطاء بن ابی رباح کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ،کہ انہوں نے کوئی بات شروع کی ،اور آپ کی گفتگو کے دوران ہی ایک آدمی نے بات کرنی شروع کر دی ،تو آپ کو غصہ آ گیا ،اور آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کیسے اخلاق ہیں؟ یہ کیسی طبیعت ہے؟ میں اگر کسی شخص سے ایسی ایسی بات سنوں جس کے بارے مجھے علم ہو تو بھی میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

۴۲۶۱-ابو حامد بن جبلہ ،محمد بن اسحٰق ،ھناد ،قتیبہ ،سفیان ،عمرو بن سعید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مکہ مکرمہ تشریف لائے ،تو لوگوں نے ان سے مختلف سوالات کئے ،آپ نے ان سوالات کا جواب دینے کے بعد ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے لئے سوال جمع کر کے رکھتے ہو حالانکہ عطاء بن رباح تمھارے پاس موجود ہیں۔

۴۲۶۲-محمد بن احمد بن حسن ،محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ ،انکے والد ،محمد بن فضیل اور اسلم منقری کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

وہ ابو جعفر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے عطاء گزرے ،تو ابو جعفر نے ارشاد فرمایا: زمین پر مناسک حج کے بارے میں عطاء سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔

مؤلف کا قول ہے کہ میں نے سلیمان بن احمد کو احمد بن محمد الشافعی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا: مکہ میں مسجد حرام میں فتویٰ دینے کا حلقہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا تھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بعد یہ حلقہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا تھا۔

۴۲۶۳-محمد بن احمد بن حسن ،محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ،انکے والد فضل بن دکین اور سفیان کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ سلمہ بن کہیل کا بیان ہے:

میں نے سوائے تین شخصوں ،عطاء طاؤس اور مجاہد کے علاوہ اپنے علم کے ذریعے اللہ کی رضا کو طلب کرنے والا کوئی نہیں

۱-طبقات ابن سعد ۳۸۶/۲، ۴۶۷/۵، والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۹۹۹، والجرح ۶/ت ۱۸۳۹، والجمع ۳۸۵/۱، وسیر النبلاء ۷۸/۵، والمیزان ۳/ت ۵۶۴۰، وتاریخ الاسلام ۲۷۸/۴، وتهذیب التهذیب ۱۹۹/۷، وتهذیب الکمال ۳۹۳۳، (۶۹/۲۰).

دیکھا۔

۴۲۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ایوب بن سوید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ اوزاعی کا بیان ہے:

عطاء کا انتقال اس حال میں ہوا کہ وہ زمین پر رہنے والوں میں سے اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ راضی تھے اور امام اوزاعی رحمہ اللہ سات یا آٹھ حدیثیں مسنداً روایت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل اور ابن نمیر کے حوالے سے عمر بن ذر کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

میں نے عطاء بن ابی رباح جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں قمیض پہنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے انہیں کبھی ایسا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا جس کی قیمت پانچ درھم کے مساوی ہو۔

۴۲۶۶- احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حارث اور محمد بن ولید زحاف کے اسنادی حوالے سے ابن جریج کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

میں نے عطاء بن ابی رباح کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، اس دوران آپ نے اپنی سواری کو لیکر جانے والوں سے کہا، رک جاؤ اور مجھ سے پانچ باتیں سن کر انہیں اچھی طرح یاد کرلو، تقدیر کی اچھائی اور برائی، اسکی حلاوت اور کڑواہٹ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بندے کو اس میں نہ تو کوئی تفویض حاصل ہے اور نہ ہی اسکا کوئی ارادہ اس میں کارفرما ہے اور ہمارے اھل قبلہ مؤمن ہیں اور انکی جان اور ان کا مال حرام ہے مگر کسی شرعی حق کے باعث اس کی حرمت اٹھالیجاتی ہے۔ اور باغی گروہ سے قتال ہاتھوں اور جوتوں سے ہوگا نہ کہ اسلحہ اور ہتھیاروں سے، اور میں فرقہ خارجیہ سے تعلق رکھنے والوں کی گمراہی پر گواہی دیتا ہوں۔

۴۲۶۷- **عطاء بن ابی رباح کی تفسیری روایات**...... عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سعید بن یحیٰی، زافر بن سلیمان عبدالعزیز بن خالد ترمذی اور طلحہ کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ" (النور:۳۷) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو جن کا اس آیت میں ذکر ہے خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ان حقوق جو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کئے ہیں کو انکے اوقات مقررہ میں ادا کرنے سے نہیں روکتی ہے۔

۴۲۶۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰی مروزی، ابو بلال اشعری، قیس اور عبدالملک بن جریج کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے:

یعلی بن امیہ کو آنحضرت ﷺ کی صحبت حاصل تھی اور وہ اگر مسجد میں ایک گھڑی بھی بیٹھتے تو اس دوران اعتکاف کی نیت کیا کرتے تھے۔

۴۲۶۹- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، ابن ابی شعیب، مسکین بن بکیر اور اوزاعی کے سلسلۂ سند سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے باری تعالیٰ کے فرمان پاک:

"ولا تاخذکم بھما رأفۃ فی دین اللہ" (النور:۲) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا" اس آیت کا مصداق حد شرعی قائم کرنے کا موقع ہے"

۴۲۷۰- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس اور امام اوزاعی کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ عطاء کا بیان ہے

رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ آٹا گوندتی تھیں اور قریب ہوتا تھا کہ آپ کا چھوٹا سا پیالہ ایک بڑے تسلے سے بڑھ جائے۔

۴۲۷۱- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید اور انکے والد ولید کے سلسلہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں یمامہ میں مقیم تھا اور اس زمانے میں وہاں پر ایک گورنر تھا، جو رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی کے بارے میں لوگوں سے امتحان لیا کرتا تھا کہ وہ صحابی (معاذ اللہ) منافق ہیں مؤمن نہیں اور وہ لوگوں سے طلاق، غلاموں کو آزاد کرنے اور بیت اللہ کا پیدل حج کرنے کی قسمیں لیتا تھا کہ وہ ان صحابی کو منافق ہی کہیں گے، مؤمن نہیں کہیں گے، اگر مؤمن کہا تو ان پر قسمیں لازم ہو جائیں گے۔

امام اوزاعی کا بیان ہے کہ میں اس پریشانی سے نکلا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی اور ان سے اس معاملے کے بارے میں پوچھا: میری بات سن کر انہوں نے جواب دیا، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں اور اگر کوئی اپنی جان بچانے کے لئے ایسا کرلے تو اس پر یہ قسم لازم نہیں ہوگی، کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

"الاان تتقوامنهم تقاة" (آل عمران: ۲۸)

۴۲۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ اور اسماعیل بن امیہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ طویل طویل خاموشی اختیار کیا کرتے تھے اور جب وہ بات کرتے تو ہم میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا کہ وہ اس کی تائید کر رہے ہیں۔

۴۲۷۳- عبداللہ بن محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن حفص بن عمر مقرئی، ابوعبدالملک الفارسی اور ابو ہزان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا بیان ہے:

جو شخص کسی ذکر کی مجلس میں بیٹھے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی دس باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی اور اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں نکلے اور وہاں کسی خیر کی مجلس میں شرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی سات سو باطل مجلسوں کا کفارہ بنائیں گے جن میں اس آدمی نے شرکت کی ہوگی، ابو ہزان کا بیان ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا مجلس ذکر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ حلال حرام کی مجلس اور یہ کہ آپ کس طرح نماز پڑھیں؟ کس طرح روزہ رکھیں؟ کیسے نکاح کریں؟ کیسے طلاق دیں اور کیسے خرید وفروخت کریں؟

۴۲۷۴- احمد بن اسحٰق اور عبداللہ بن محمد، حسن بن ہارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان اور ابوبکر ہذلی کے اسنادی حوالے سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جب بھی کوئی بندہ تین مرتبہ یارب یارب کہتا ہے تو باری تعالیٰ اسکی طرف دیکھتے ہیں، ابوبکر ہذلی کا بیان ہے کہ میں نے عطاء کے اس قول کا تذکرہ حسن بصری رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے جواب دیا، کیا آپ نے قرآن کریم میں باری تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا؟

"ربنا اننا سمعنا منادیاینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیئاتنا و توفنا مع الابرار ربنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزنا یوم القیامة انک لاتخلف المیعاد فاستجاب لهم ربهم" (آل عمران: ۱۹۳-۱۹۵)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکاروالے کی پکار سن لی جو ایمان کے لئے یعنی اپنے رب پر ایمان لانے کے لئے پکار رہا تھا تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرمادیجئے اور ہمارے گناہوں کو مٹادیجئے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں موت دیجئے، اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ نعمتیں دیجئے جن کا وعدہ آپ نے اپنے رسولوں سے کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کیجئے گا، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے ہیں انکے رب نے انکی دعا قبول کی۔

۴۲۷۵- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، ابراہیم بن جنید، مسلم بن ابراہیم، حسن بن ابوجعفر، ابن جریج کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

عبادت گزار کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے:

۴۲۷۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی، ضمرہ اور عمر بن ورد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عطاء نے ان سے فرمایا:

اگر تم یوم عرفہ کی شام کو لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر تنہا رہ سکتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔

۴۲۷۷- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، سلیمان بن توبہ، ہارون بن معروف، ضمرہ اور ابواسماعیل کوفی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

انہوں نے عطاء سے ایک مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا اس پر ابواسماعیل نے پوچھا یہ جواب کس سے منقول ہے؟ تو عطاء نے ارشاد فرمایا: "ہمارے نزدیک جس چیز پر امت کا اجماع ہو وہ اسناد سے زیادہ قوی ہے"

۴۲۷۸- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحٰق، یحیٰی بن ابی طالب، عمرو بن عبدالغفار اور معقل بن عبیداللہ جزری کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے کہا، ہمارے یہاں کچھ لوگ ہیں، جن کا خیال ہے کہ ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی ہے، اس پر عطاء نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی،

والذین اھتدو ازادھم ھُدًی وآتاھُمْ تقواھُمْ" (محمد.۱۷)

اور ارشاد فرمایا، ہدایت جسکی زیادتی کا باری تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ ایمان نہیں تو اور کیا ہے؟

معقل کا بیان ہے کہ میں نے پھر ان سے کہا، وہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ کے دین میں سے نہیں سمجھتے ہیں، اس پر عطاء رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "

"ومـا امـرو االالیـعبدو االلہ مخلصین لہ الدین حنفاءَ ویقیمو االصلاۃَ ویؤتو الزکوٰۃَ وذالکَ دینُ القیمۃ" (البینۃ:۵)

ترجمہ: حالانکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا عبادت کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے یکسو ہو کر، اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا تھا اور یہی ان صحیفوں کا دین ہے۔

۴۲۷۹- ابوبکر الطلحی، عثمان بن عبداللہ الطلحی، سعید بن سلام بصری اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انکی ملاقات مکہ مکرمہ میں عطاء بن ابی رباح سے ہوئی، تو انہوں نے عطاء سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، اس دوران عطاء نے آپ سے دریافت کیا، آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ آپ نے جواب دیا کوفہ سے، یہ سن کر عطاء نے کہا آپ کا تعلق اس بستی سے ہے جس بستی والوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے، پھر آپ نے امام ابوحنیفہ رحمہ

اللہ سے دریافت فرمایا، آپ کا تعلق کس گروہ سے ہے؟ آپ نے جواب دیا، میرا تعلق اس گروہ سے ہے جو نہ تو سلف کو برا بھلا کہتا ہے، اور تقدیر پر ایمان رکھتا ہے اور نہ ہی محض گناہ کے سبب کسی کو کافر کہتا ہے یہ سن کر عطاء نے ان سے فرمایا، آپ نے حق کو پہچان لیا ہے لہٰذا اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

۴۲۸۰- مؤلف حلیہ علامہ ابونعیم رحمہ اللہ اپنے والد، احمد بن محمد بن حسن اور احمد بن بدیل کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ابوعبید رحمہ اللہ کا بیان ہے:

ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا، کیا میں تم سے ایک ایسی بات نہ بیان کروں؟ شاید کہ وہ آپ لوگوں کو نفع دے، کیونکہ اس بات نے مجھے بہت نفع دیا ہے۔ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا تھا، اے میرے بھتیجے! تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ فضول باتوں کو ناپسند کیا کرتے تھے، اور وہ لوگ فضول باتوں کی جگہ قرآن کریم کی تلاوت یا اچھے کاموں کا حکم یا بری باتوں سے باز رہنے کی تاکید یا اپنے گزراوقات کے لئے ایسی بات کرنا کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے ہم سے خطاب کر کے ارشاد فرمایا، کیا آپ لوگ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک؟ "ان علیکم لحافظین . کراما کاتبین (الانفطار، ۱۰، ۱۱)

ترجمہ: بے شک تم پر دونگران یعنی کراماً کاتبین ہیں۔

اور " عن الیمین وعن الشمال قعید مایلفظ من قولٍ الا لدیہ رقیبٌ عتیدٌ (ق ۱۷۔ ۱۸)

ترجمہ: دائیں اور بائیں جانب ایک بیٹھا ہوا ہے جو بات بھی کی جائی گی وہ ایک ترش رونگران کے سامنے ہوتی ہے۔

کا انکار کرتے ہیں؟ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کسی کو اس بات سے شرم نہیں آئے گی کہ اگر اس کے سامنے ایک صحائف اعمال کو پھیلایا جائے جنہیں اس نے اپنے ایام زندگی میں بھرا ہے اور ان میں زیادہ تر باتیں ایسی ہوں کہ جن کا تعلق نہ تو اس کے کسی دنیوی فائدے سے ہو اور نہ کسی دینی فائدے سے۔

۴۲۸۱- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ

جب رات کے وقت بہت سے گدھے مل کر آوازیں نکالنا شروع کر دیں تو اس وقت تسمیہ اور تعوذ پڑھنی چاہیے۔

۴۲۸۲- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور یحییٰ بن ربیعہ صنعانی کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

"وکان فی المدینۃ تسعۃُ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون "(النمل ۴۸)

میں فساد کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کو دراھم قرض دیا کرتے تھے تاکہ وہ لوگ برے کاموں میں انہیں خرچ کر سکیں

۴۲۸۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن علی جارود، محمد بن عصام بن یزید، انکے والد، سفیان بن سعید اور عبداللہ بن ولید رصافی کے اسنادی حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

جس آدمی کے پاس قلم ہو اگر وہ اس قلم سے لکھے گا تو اسکے اھل وعیال فراخی کی زندگی گزاریں گے اور اگر وہ لکھنا ترک کرے گا تو اسکے اھل وعیال تنگدستی میں مبتلا ہو جائیں گے، پھر انہوں نے پوچھا، سردار کون ہے؟ رصافی نے جواب دیا، خالد قسری، اس پر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا:

"رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ" (القصص ۱۷)

ترجمہ اے میرے رب آپ نے مجھ پر جو انعام فرمایا ہے بس اب میں مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

۴۲۸۴- مؤلف حلیہ اپنے والد، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ بن ایوب، ولید بن مسلم اور عبداللہ بن حسان کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ:

عطاء سے کسی نے پوچھا، بندوں کو جو کچھ عطاء کیا گیا ہے ان میں سے سب سے افضل چیز کونسی ہے آپ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی سمجھ اور یہی دین کی معرفت ہے۔

عطاء بن ابی رباح کی مسانید...... ابو محمد عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرامؓ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو ہریرہؓ ابو سعید خدریؓ اور زید بن خالد جہنیؓ کے نام قابل ذکر ہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں کئی تابعین مثلاً عمرو بن دینار، امام زہری، ابو الزبیر، مالک بن دینار، یحییٰ بن ابی کثیر، جابر جعفی، ایوب سختیانی، اسماعیل السری، حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور بے شمار بڑے بڑے علماء اور ائمہ شامل ہیں۔

۴۲۸۵- ابو احمد محمد بن احمد، حبیب بن حسن، فاروق خطابی، محمد بن احمد بن حسن، ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ، ابو عاصم، ابن جریج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

"اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ یقیناً تیسری بھی طلب کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے"۔[1]

ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد، ابو خلیفہ، ابو الولید الطیالسی، محمد بن کثیر، شعبہ، ایوب، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ اور آپ کے ساتھ حضرت بلالؓ بھی عید کے دن باہر تشریف لے گئے، آپ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیا اور پھر آپ عورتوں والے حصے میں تشریف لائے اور انہیں وعظ کیا اور صدقے کی نصیحت کی (آپ کی نصیحت سننے کے بعد) عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں (کپڑے میں ڈالنے لگیں. اور جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ آپ کے کپڑے کے ایک کونے میں (بندھے) ہوئے تھے۔

(یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے ایوب سے حماد بن زید، ابن عیینہ، ابن علیہ اور بہت سے لوگوں نے روایت کیا ہے اور عبدالملک بن ابی سلیمان، ابن جریج اور حجاج بن ارطاۃ نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت جابرؓ کی حدیث بھی صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۷- محمد بن احمد بن علی و محمد بن حسن بن کوثر، احمد بن علی خزاز، فیض بن موسیٰ، سفیان بن موسیٰ حرمی، حبیب معلم، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

"رسول اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز کو مؤخر کیا اور آپ نماز ادا کرنے سے رکے رہے، یہاں تک لوگ سو گئے، پھر

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۱۵۔ وصحیح البخاری ۸/۱۱۵۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ ۳۹۔ وفتح الباری ۱۱/۲۳۵۔ وسنن ابن ماجۃ ۴۲۳۵۔ ومسند الإمام أحمد ۳/۷۶. ۱۹۲. ۲۳۸. ۵/۱۳۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۸۰. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۴۴. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۵۸، والدر المنثور ۲/۳۷۸. وتخریج الاحیاء ۴/۵۰۶.

بیدار ہوئے، پھر سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمرؓ اٹھے اور پکارے، یا رسول اللہ! نماز، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے میری امت پہ مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دیتا''۔[1]

یہ حدیث عمرو بن دینار، ابن جریج اور عطاء کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے جبکہ حبیب عن عطاء کے طریق سے غریب ہے اور ابراہیم صائغ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۲۸۸- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، سفیان، عمرو، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

''جب کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ لے یا کسی سے چٹوا لے''۔[2]

یہ حدیث سفیان عن عمرو کے طریق سے صحیح اور متفق علیہ ہے۔

۴۲۸۹) محمد بن احمد بن حسن، عباس بن احمد بن حسن وشاء، احمد بن عمرو کیعی، قبیصہ، سفیان، ابن جریج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا۔

''کس قاری کی قرأت سب سے اچھی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا ''جب وہ پڑھے تو آپکو ایسا لگے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے''

یہ حدیث ثوری کی احادیث میں سے غریب ہے اور اس کی سند میں احمد بن عمر قبیصۃ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۹۰- احمد بن محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابو النضر، عبداللہ بن مومل بن وہب اللہ مخزومی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''جب رسول اکرم ﷺ حدیبیہ میں اترے تو آپ کے پاس سہیل بن عمرو آیا تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا'' یہ سہیل بن عمرو آپ لوگوں کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے آپ لوگوں کے لئے معاملہ آسان کر دیا ہے''۔[3]

عطاء بن رباح کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں منصور، عبداللہ بن مؤمل سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۴۲۹۱- محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، محمد بن کثیر مصیصی، اوزاعی، عطاء بن ابی رباح اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زخم لگ گیا، تو لوگوں نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور اسی غسل کے نتیجے میں ان کا انتقال ہو گیا تو اس بات کی آنحضرت ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہلاک کرے، عاجز آدمی کی شفا تو صرف سوال ہے''۔[4]

---

[1] فتح الباری ۴۸/۲ .... [2] صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ ۱۲۹. ۱۳۰. وصحیح البخاری ۱۰۶/۷ ....

[3] المستدرک ۶۱۱/۳. ۶۱۲. طبقات ابن سعد ۴۰/۱/۱. ۲۳/۷. ومجمع الزوائد ۱۰۷/۳. ۴۰۴/۹. ۲۴۲/۱۰. والسنۃ لابن ابی عاصم ۶۱۷/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱۸۲/۴. ومسند الشہاب ۶۹۶۷ .... [4] سنن أبی داؤد ۳۳۷. وسنن ابن ماجۃ ۵۷۲. ومسند الامام احمد ۳۳۰/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۴/۱۱. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۰۱/۱. والتاریخ الکبیر ۲۸۸/۸.

یہ حدیث غریب ہے اور یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سوا کسی سے بھی محفوظ نہیں اور آپ سے روایت کرنے والوں میں سے بھی صرف عطاء سے محفوظ ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ولید بن مسلم اور بہت سے علماء ہیں جنہوں نے اسے امام اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ عریش مصری، وھب بن رزق ابوہبیرہ، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے اگر اسے کہا جائے کہ وہ ساتوں زمینوں اور آسمانوں کو ایک لقمے میں نگل لے تو وہ ہڑپ کر جائے گا، اسکی تسبیح ''سبحانک حیث کنت'' ہے، تو پاک ہے جہاں کہیں ہو۔[۱]

اوزاعی عن عطاء کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف بشر بن بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۲۹۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، قاسم بن زکریا بن دینار، مصعب بن مقدام مسعر، حبیب بن ابی ثابت، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''رسول اکرم ﷺ نے اس وقت تلبیہ کہنا شروع کیا، جب آپ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے تھے''

مسعر کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں مصعب متفرد ہیں۔

۴۲۹۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن محمد فراء، حارث بن مسلم مقری، بحر السقا، حجاج بن فرافصہ، اعمش، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر میں نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے ایک ایک مرتبہ کر کے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی، تو میں اسے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا:

'''قیامت کے دن تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہونگے، نہ تو انہیں غم ڈرائے گا اور نہ ہی وہ لوگ پریشان ہوں گے جب اور لوگ پریشان ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی، پھر اس نے لوگوں کی امامت کی اور اس کا مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی طلب کے سوا کچھ نہیں تھا، دوسرا شخص وہ ہے جو ہر دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو نماز کے لئے بلائے، اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کو طلب کرلے، تیسرا وہ غلام آدمی ہے کہ جسے دنیاوی غلامی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نہیں روکتی ہے۔[۲]

امام اعمش کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں حارث بن مسلم رازی متفرد ہیں۔

۴۲۹۵- قاضی ابواحمد محمد بن احمد املاء، علی بن محمد بن عبدالوہاب بن جبلہ، ابوبلال اشعری، یحییٰ بن مہلب ابوکدینہ، لیث، ابن ابی سلیم اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد گرامی ہے، لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جس میں کوئی آدمی بھی اپنے درھم اور اپنے دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ مستحق نہیں ہوگا اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ:

''جب لوگ درھم اور دینار کے معاملے میں بخل کرنا شروع کردیں اور بیع کرتے لگیں اور گائے کی دموں کے پیچھے چلنے لگیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کو ترک کردیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت نازل فرمادیں گے اور یہ ذلت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آئیں۔[۳]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۹۵. ومجمع الزوائد ۱/۸۰. وتفسیر ابن کثیر ۵/۱۱۳. ۸/۲۳۳.

۲۔ سنن الترمذی ۲۵۶۲. ومسند الامام أحمد ۲/۲۶. واتحاف السادۃ المتقین ۳/۵. والدر المنثور ۴/۳۴. والترغیب والترھیب ۱/۱۷۹. ۳/۲۶. ۷۶. ۳/۷۶. ۷۷. ۳/۹۵. ۱۹۵. وانظر ایضاً صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱۹۸۶.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۸. ونصیب ۴/۱۷. وتلخیص الحبیر ۳/۱۹. والدر المنثور ۱/۲۰۹. وکنز العمال ۱۰۵۰۴. ۱۰۷۵۱.

عطاء عن ابن عمرؓ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اوراس حدیث کو عطاء سے اعمش نے بھی روایت کیا ہے جبکہ فضالہ بن حصین نے اس حدیث کو ایوب سختیانی عن نافع عن ابن عمرؓ کی سند سے نقل کیا ہے۔

٤٢٣- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عمار موصلی، عفیف بن سالم، ایوب بن عتبہ اور عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے، ایک مرتبہ حبشہ سے ایک آدمی رسول اکرم ﷺ سے سوال کرنے آیا '

'آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سوال کرو اور پوچھو' اس شخص نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ لوگوں کو ہم پر شکل وصورت رنگت اور نبوة کے اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے اگر میں آپ کی طرح ایمان لاؤں اور آپ جیسے اعمال کروں تو آپکا کیا خیال ہے کہ میں جنت میں آپکے ساتھ رہوں گا؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے، بے شک سیاہ آدمی کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دیگی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے "لاالہ الااللہ" کہا اسکے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک عہد ہے اور جس شخص کے "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گے۔ یہ سن کر صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اسکے بعد ہم کیسے ہلاک ہونگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک ایک آدمی قیامت کے دن اتنا عمل لیکر آئے گا اگر اسے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ اسے نہیں اٹھا سکے گا اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کو پیش کیا جائے اور وہ اس کے تمام اعمال کو ختم ہی کرنے والی ہوگی مگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کے اعمال کو بڑھادیں گے اور یہ آیت نازل ہوئی، [1]

ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا، سے لیکر "رایت نعیما و ملکا کبیرا" (الانسان : ٢٠)

یہ سن کر اس حبشی نے کہا اور میری آنکھیں بھی وہ کچھ دیکھ رہی ہیں جو کچھ آپ کی آنکھیں جنت میں دیکھ رہی ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، اور آپ رو دیئے، یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا، میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھوں سے گڑھے میں اس کو لٹا رہے ہیں۔

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی روایت میں عفیف متفرد ہیں، اور انکے علاوہ ایوب بن عتبہ یمامی سے اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

عفیف اہل موصل کے عابدوں اور زاہدوں میں سے تھے اور سفیان ثوری ان کا نام یاقوتہ بیان کیا کرتے تھے۔

٤٢٤- ابوبکر بن احمد بن یعقوب بن مہرجان، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، ایوب بن نھیک، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

"جب بھی کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ سے اپنی موت سے ایک مہینہ قبل توبہ کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو ضرور قبول کریں گے اور اس سے قریب مدت میں بھی اور موت سے ایک دن اور ایک گھڑی قبل بھی، حالانکہ اللہ تعالیٰ اسکی توبہ اور اخلاص کو جانتے ہیں، پھر بھی قبول ہی فرماتے ہیں"[2]

یہ حدیث عطاء کی احادیث میں سے غریب ہے اور اسکی روایت میں ایوب بن نھیک متفرد ہیں۔

٤٢٥- محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، خالد بن یزید بن ابی مالک، انکے والد یزید بن ابو مالک اور

[1] المعجم الكبير للطبراني ١٢ /٤٣٧، ومجمع الزوائد ١٠ /٤٢٠، والترغيب والترهيب ٢ /٤٢١. وتفسير ابن كثير ٨ /٣١١، واللآلي المصنوعة ١ /٤٣٢. والمجروحين ١ /١٧٠.

[2] تفسير ابن كثير ٢ /٢٠٦. وكنز العمال ١٠٢٦٧.

عطاء کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد ہے۔

رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا'' جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں بارش سے محروم کردیتے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا، اگر چوپائے نہ ہوں، تو بارش نہ ہو[1]

عطاء عن ابن عمر کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف سلیمان عن خالد عن ابیہ کی سند سے ہی نقل کیا ہے۔

۴۲۹۹- محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن الطباع، محمد بن کثیر، اوزاعی، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے:

جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اسکا کوئی روزہ نہیں''[2]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور اسے حجاج بن ارطاۃ وغیرہ نے بھی عطاء سے روایت کیا ہے۔

۴۳۰۰- محمد بن احمد غطریفی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راہویہ، ابو معاویہ حجاج، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، اے عبداللہ بن عمرو کیا آپ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو جاگ کر قیام کرتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کی آنکھیں دھنس جائیں گی اور آپ کا نفس بیمار پڑ جائے گا بے شک آپکی آنکھ کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے، آپکے گھر والوں کا بھی آپ پر حق ہے لہذا رات کو عبادت بھی کیجئے اور سویئے بھی روزہ بھی رکھئے اور روزہ افطار بھی کیجئے ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھئے، یہ عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے''

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'' جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو، اسکا کوئی روزہ نہیں اور اگر تم روزے رکھنا ہی چاہتے ہو تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے، اور جب دشمن سے انکی ملاقات ہو جاتی تو بھاگتے نہیں تھے''[3]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور آپ کے کئی شاگردوں نے آپ سے یہ حدیث روایت کی ہے، اور حجاج کی حدیث جو عطاء سے ہے ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور ابو معاویۃ اسکی روایت میں متفرد ہیں۔

۴۳۰۱- محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحٰق بن راھویۃ، عبداللہ بن عصمۃ خثعمی، حمزہ بن ابی حمزۃ، عطاء اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

'' جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اس کا شوہر اسکے ساتھ دخول کرے، اسے مہر ملے گا، اس کے رحم کو حلال کرنے کی وجہ سے اور اگر اس نے دخول نہیں کیا تو اس کے درمیان جدائی کروادی جائے گی اور سلطان اس آدمی کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں ہے[4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۴۴۲، وکنز العمال ۱۵۸۰۶۔

۲۔ ۳۔ صحیح البخاری ۳/ ۵۲، ۵۳، وصحیح مسلم ۸۱۵، وفتح الباری ۴/ ۲۲۱، ۲۲۲۔

۴۔ مسند الامام احمد ۶/ ۶۶، ۱۶۶، وسنن الدامی ۲/ ۱۳۷، ومسند الحمیدی ۲۲۸، وسنن سعید بن منصور ۵۲۸، ۵۲۹، وفتح الباری ۹/ ۱۹۱۔

اسحٰق کا بیان ہے کہ حمزہ نے عطاء اور مکحول کا زمانہ پایا ہے۔

یہ حدیث عطاء عن عبداللہ کے طریق سے غریب ہے اور انہوں نے لفظ تفریق کو متفرد اً روایت کیا ہے اور عروہ عن عائشہؓ سے بھی نکاح کے بطلان کے سلسلے میں ایسی روایت نقل کی گئی ہے اور انہوں نے لفظ تفریق روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۰۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عمر بن حوشب، عمرو بن دینار، عطاء، عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

''جو عورت مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جو مرد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ بھی ہم میں سے نہیں''۔[1]

عبداللہ بن عمروؓ عن عطاء کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۳-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صائغ، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مومل، ابن جریج، اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

انہوں نے رسول اکرمؐ سے دریافت فرمایا کیا میں علم کو مقید کروں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں، پھر انہوں نے دریافت کیا علم کو کیسے مقید رکھا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''کتابت سے''۔[2]

یہ حدیث ابن جریج عن عطاء کے حوالے سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عبداللہ بن مؤمل کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۴-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ربیع بن صبیح اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

اس دوران جبکہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے ارشاد فرمایا، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اسکے علاوہ دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے''۔[3]

اس روایت کو حماد بن زید نے حبیب معلم عن عطاء کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۴۳۰۵-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعاصم اور ابونعیم، طلحہ بن عمرو، عطا اور حضرت ابوہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

''کبھی کبھار'' (دوسروں کی) زیارت کیا کرو، اس سے محبت بڑھے گی''۔[4]

۴۳۰۶-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، معلی بن اسد، عبدالواحد بن زیاد، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، عطا اور حضرت ابوہریرہؓ کے

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/ ۲۰۰. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۰۳. والترغيب والترهيب ۳/ ۱۰۴ وكنز العمال ۴۱۲۳۷.

[2] مجمع الزوائد ۱/ ۱۵۲. والعلل المتناهية ۱/ ۷۸.

[3] مسند الامام أحمد ۲/ ۲۹. ۱۰۲، ۲۵۱، ۳۸۶،۳۸۶، ۴۶۸، ۴۷۳، ۳/ ۳۴۳،۳۹۷، ۴/ ۵، ۸۰، ۶/ ۳۳۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/ ۲۴۶. والمستدرك ۴/ ۵۰۹. والمعجم الكبير للطبراني ۲/ ۱۳۷، ۱۳۸. ومجمع الزوائد ۴/ ۲، ۸، ۴۰/ ۵، ۶/ ۸، ۷. واتحاف السادة المتقين ۴/ ۴۱۵. والترغيب والترهيب ۲/ ۲۱۳. ۲۱۴، ۲۱۷.

[4] المستدرك ۳/ ۳۴۷. ۴/ ۳۳. والمعجم الكبير للطبراني ۴/ ۲۶. ومجمع الزوائد ۸/ ۷۵. والترغيب والترهيب ۳/ ۳۶۶. ومسند الشهاب ۶۲۹. ۶۳۰. ۶۳۱. ۶۳۴. وفتح الباري ۱۰/ ۴۹۸. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۱۶۲. ۱۶۳. والمعجم الصغير للطبراني ۱/ ۱۰۷. والمطالب العالية ۲۵۹۶. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/ ۱۲۵، ۱۸۵. ۲۱۷. وكشف الخفا ۱/ ۵۲۸. والفوائد المجموعة ۲۶۰ والدر المنتثرة ۹۱.

اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے:

''سحری کیا کرو، کیونکہ سحری میں برکت ہے''۔[1]

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا قول ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے سوا کوئی اور راوی مجھے معلوم نہیں ہے۔

۴۳۰۷- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، موسیٰ بن اسماعیل، شبیب بن عجلان، عبدالعزیز ابو مقاتل، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: ''جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مؤمن نہیں رہتا اور جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا ہے اور جب بھی کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو شراب پیتے وقت وہ مؤمن نہیں ہوتا ہے، ایمان تو شلوار کی طرح ہے اور جب آدمی سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ اتر جاتا ہے جیسا کہ شلوار اتار دی جاتی ہے، اور جب آدمی توبہ کرتا ہے تو ایمان واپس آ جاتا ہے جیسا کہ آدمی شلوار کو پہن لیتا ہے۔[2]

عطاء عن ابی ہریرہؓ کے حوالے سے یہ غریب ہے اور اس زیادتی کو صرف قتادہ اور عبدالعزیز نے نقل کیا ہے۔

۴۳۰۸- محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی، آدم بن ابی ایاس، عقبہ الاصم، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں کا ایک تہائی تمہارے اعمال میں زیادتی کے لئے عطا کیا ہے۔[3]

یہ حدیث عطاء کی سند سے غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ عقبہ کے علاوہ عطاء سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

۴۳۰۹- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، عیسیٰ بن ہلال، محمد بن حمیر، جعفر بن برقان، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

''رسول اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید بھی تھے اور وہ دو رکعتیں نماز پڑھ کر حبوۃ بنا کر بیٹھ گئے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز طویل فرما دی، اور جب آپ نے نماز مکمل کی تو حضرت اسامہ بن زید سے فرمایا، اے اسامہ آپ نے نماز مختصر کر دی جبکہ حبوہ لمبا کر دیا اور اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب میرے بعد ایسے لوگوں میں رہیں گے جو نماز کو مختصر کریں گے اور حبوہ طویل طویل کر دیں گے اور قسم قسم کے کھانے کھائیں گے، انکی ہنسی قہقہہ ہوگی، جبکہ مؤمنین کی ہنسی مسکراہٹ ہے، اور یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی''۔

عطاء اور جعفر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن حمید کے علاوہ کسی راوی نے اس حدیث کو موصولاً ذکر نہیں کیا ہے۔

۴۳۱۰- محمد بن عمر بن سالم، احمد بن سندی، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، ایوب بن حسان، وضین بن عطاء اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت ابو سعید خدریؓ کو ایک ولیمے میں بلایا گیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، جب انہوں نے رنگارنگی دیکھی تو ارشاد فرمایا کیا

۱۔ صحیح البخاری ۳/۳۸، ۷۸، وصحیح مسلم کتاب الصیام ۴۵. وفتح الباری ۴/۱۳۹.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۷۸. ۷/۱۳۶. ۸/۱۹۵. ۱۹۷. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۴. وفتح الباری ۵/۱۱۹. ۱۲/۸۱. ۱۱۴.

۳۔ شرح معانی الآثار ۴/۳۸۰.

آپ لوگوں کو علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کو کھانا تناول فرمایا کرتے تھے تو شام کو فاقہ کرتے تھے اور جب شام کو تناول فرمایا کرتے تھے تو صبح کو فاقہ کیا کرتے تھے۔[1]

یہ حدیث عطا کی سند سے غریب ہے اور مؤلف کا قول ہے کہ وضین بن عطاء کے علاوہ کسی راوی کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اس حدیث کو عطاء سے روایت کیا ہو۔

۴۳۱۱-علی بن احمد بن علی المصیصی، ابوبکر بن ایوب بن سلیمان عطار، علی بن زیاد، متوفی، عبدالعزیز بن رجاء اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، جس شخص میں یہ تینوں حصے ہوں گے وہ عاقل ہے اور جس میں یہ نہیں ہوں گے اسکے پاس کچھ عقل نہیں اور وہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح معرفت، اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے لئے اچھی طرح صبر کرنا ہے۔[2]

یہ حدیث بھی عطاء کی روایت سے غریب ہے اور ابن جریج کے علاوہ اس کا کوئی راوی مؤلف کے علم میں نہیں ہیں۔

۴۳۱۲-محمد بن احمد بن علی بن مخلد، ابراہیم بن ہیثم بلدی، ابوالیمان، عفیر بن معدان، عطاء بن ابی رباح اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"کوئی شخص بھی اپنی داڑھی کو لمبائی سے نہ کاٹے، بلکہ کنپٹیوں سے بالوں کو لے لے"[3]

یہ حدیث بھی عطاء کی سند سے غریب ہے اور عطاء سے صرف عفیر بن معدان نے اسے روایت کیا ہے۔

۴۳۱۳-حضور کی نماز عید کی کیفیت...... ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، عبدالملک بن ابوسلیمان اور حضرت عطاء بن ابی رباح کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے

آپ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوئے اور آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی، بغیر اذان اور قامت کے، پھر آپ حضرت بلالؓ کا سہارا لیکر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور دوران خطبہ اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور پھر حضرت بلالؓ کے سہارے ہی چلے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ ونصیحت فرمائی، اور ارشاد فرمایا:

(کثرت سے) صدقہ کیا کرو، کیونکہ تم میں سے زیادہ تر عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی"

یہ سن کر ایک پچکے ہوئے گالوں والی نچلے درجے کی عورت اٹھ کر کھڑی ہوئی اور کہنے لگی، یارسول اللہ یہ کیوں ہوگا؟

آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ بہت زیادہ گلے شکوے کرتی ہو اور اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو" اسکے بعد وہ عورتیں اپنے ہار اور اپنی انگوٹھیاں صدقہ کرنے لگیں اور آگے بڑھ بڑھ کر حضرت بلالؓ کو دینے لگیں کہ وہ انہیں صدقہ کریں۔[4]

[1] اتحاف السادة المتقين ۷/۴۰۹، ۸/۳۸۴. والاحاديث الضعيفة ۲۵۰. وكنز العمال ۱۸۱۷۷.

[2] اتحاف السادة المتقين ۱/۴۷۳. والدر المنثور ۱/۱۵۹. والموضوعات لابن الجوزى ۱/۱۷۲. واللآلى المصنوعة ۱/۶۶.

[3] تاريخ بغداد ۵/۱۸۷. والكامل لابن عدى ۵/۲۰۱۸. واللالى المصنوعة ۲/۱۴۴. والموضوعات لابن الجوزى ۳/۵۲. وتنزيه الشريعة ۲/۲۷۴. والفوائد المجموعة ۱۹۸. وتذكرة الموضوعات ۱۶۰.

[4] صحيح البخارى ۲/۲۷. ۱۴۹. ۶/۱۸۸. وصحيح مسلم، كتاب العيدين ۱/۹. وفتح البارى ۲/۵۴۲. ۱۱، ۲۸۰.

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو عبدالملک اور عطاء دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے اور یزید بن ہارون سے اس حدیث کو کئی ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے، جن میں امام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوخیثمہ اور ابن نمیر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

۴۳۱۴-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابن نوح، عطاء اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

''جس شخص نے یہ سبزی کھائی وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے، کیونکہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔[۱]

عطاء کی احادیث میں سے یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ابن جریج کی ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے روح بن عبادہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۱۵-محمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدیمی، سلیمان بن احمد، جبلہ بن سلیمان، ابن جریج، عطاء جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے اسنادی سلسلے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی کو امان دی اور پھر دھوکہ کر کے اسے قتل کر دیا اس کے لئے جہنم واجب ہو جائیگی اگر چہ وہ مقتول شخص کافر ہی کیوں نہ ہو''۔[۲]

عطاء جابرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور ابن جریج کے علاوہ اسکا کوئی راوی معلوم نہیں، جبکہ عمرو بن حمق عن النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث مشہور ہے۔

۴۳۱۶-محمد بن احمد بن علی بن سہل، قاسم بن احمد خطابی، ہوذہ بن خلیفہ، ابن جریج، عطاء اور حضرت ابوالدرداءؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے آگے چل رہے تھے کہ رسول اکرم ﷺ نے انہیں دیکھ لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا،

کیا آپ ابوبکر سے آگے آگے چل رہے ہیں؟ حالانکہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے زیادہ افضل آدمی پر سورج طلوع نہیں ہوا۔[۳]

عطاء عن ابی الدرداء کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں ابن جریج متفرد ہیں، جبکہ ابن جریج سے بہت سے لوگوں نے اسے روایت کیا ہے جن میں بقیہ بن ولید وغیرہ بہت سے لوگ شامل ہیں۔

۴۳۱۷-محمد بن جعفر بن ہیثم، حامد بن سہل ثغری، ہوذۃ بن خلیفہ، عمرو بن قیس، عطا اور زید جہنیؓ کے سلسلۂ سند سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ:

جس شخص نے کسی مجاہد کے جہاد میں جانے کا انتظام کیا، یا اسکے پیچھے اسکے گھر والوں کی خیریت میں لگا رہا اسے بھی اس شخص

۱ـ صحیح مسلم کتاب المساجد ۶۹، ۷۴. ومسند الامام أحمد ۲۵۲/۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸/۲. ۱۰۶/۳. وصحیح ابن حبان ۳۱۹.

۲ـ سنن ابن ماجة ۲۶۸۸. ومسند الامام أحمد ۲۲۳/۵. ۲۲۴. ۴۳۶. ودلائل النبوة ۴۸۳/۶. ومجمع الزوائد ۲۸۵/۶. ومشکاة المصابیح ۳۹۷۹. والاحادیث الصحیحة ۴۴۱. وکنز العمال ۱۰۹۴۰. ۱۰۹۴۲. ۱۰۹۴۳.

۳ـ کنز العمال ۳۲۲۶۲. ۳۲۶۲۱.

کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا اور جس شخص نے کسی حاجی کے حج میں جانے کا انتظام کیا یا اس کے پیچھے اسکے گھر والوں کی خیریت میں لگا رہا، اسے بھی اس حاجی کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا، اور اس حاجی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس شخص نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا اسے بھی اس روزے دار کے ثواب کے مثل ثواب ملے گا"۔[۱]

عطاء عن زید کے حوالے سے یہ حدیث مشہور ہے اور اس حدیث کی اس سے زیادہ عالی سند ہوذہ بن خلیفہ عن عمرو بن قیس ہے، اور عمرو بن قیس ابن قیس مکی کے بھائی ہیں۔

۴۳۱۸- محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، ابونعیم، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد اور عطاء کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

کچھ عورتیں جن کا تعلق حمص سے تھا حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائیں، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا بلاشبہ ہم ایسا کرتی ہیں یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا، بے شک میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ "جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ میں اپنے کپڑے اتارتی ہے، تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو پردہ ہے وہ ختم ہو جاتا ہے"۔[۲]

عطا کی احادیث میں سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف کا بیان ہے کہ یزید بن ابی زیاد کے علاوہ عطا سے روایت کرنے والے کسی راوی کے بارے میں انہیں علم نہیں۔

(۲۴۵) عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ[۳]

اور ان عظیم الشان ہستیوں میں سے قرآن کریم کی آیت محکمہ کی تفسیر کرنے والے، مبہم روایات کو روشن کرنے والے ابو عبداللہ مولیٰ ابن عباس عکرمہ بھی ہیں، آپ شہروں میں گھومنے والے اور اپنے علم کو بندوں کے لئے خوب خرچ کرنے والے تھے۔

۴۳۱۹- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، ابن ابی شیبہ، سعید بن عمرو حماد بن زید اور زبیر بن حارث کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ میرے پاؤں میں بیڑی ڈال کر رکھا کرتے تھے اور مجھے قرآن کریم اور سنتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

۴۳۲۰- محمد بن عثمان، مؤلف کے والد، یحییٰ بن ضریس اور ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے:

میرے پاس پانچ ایسی شخصیتیں جمع ہوئیں ان جیسی میرے پاس کبھی نہیں جمع ہوئی تھیں اور وہ شخصیتیں عطاء، طاؤس، مجاہد سعید بن جبیر اور عکرمہ ہیں، چنانچہ مجاہد اور سعید بن جبیر عکرمہ کے سامنے تفسیر کے سوالات پیش کرنے لگے اور انہوں نے جس آیت کے بارے میں بھی دریافت کیا،

عکرمہ نے ان کے سامنے اس کی تفسیر کی جب ان دونوں کے سوالات ختم ہو گئے تو کہنے لگے، فلاں آیت فلاں مسئلے کے متعلق

۱۔ صحیح البکاری ۴/۳۲. وصحیح مسلم ۴/۳۲. وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۳۵، ۱۳۶. والمستدرک ۲/۸۲.

۲۔ مسند الامام أحمد ۶/۴۱. والمستدرک ۴/۲۸۹، والعلل المتناھیۃ ۱/۳۴۳.

۳۔ طبقات ابن سعد ۲/۳۸۵. ۵/۲۸۷، والتاریخ الکبیر ۷/رت ۲۱۸. والجرح ۷/رت ۳۲. والجمع ۱/۳۹۴. والکاشف ۲/۳۹۲۱. والمیزان ۳/رت ۵۷۱۶، وتاریخ الاسلام ۴/۱۵۶، وسیر النبلاء ۵/۱۲. وتھذیب التھذیب ۷/۲۶۳. والتقریب ۲/۳۰. والخلاصۃ ۲/رت ۴۹۲۸. وتھذیب الکمال ۴۰۰۹. (۲۰/۲۶۴)

نازل ہوئی ہے اور فلاں آیت فلاں واقعے کے متعلق نازل ہوئی ہے، حبیب بن ابی ثابت کا بیان ہے کہ پھر وہ رات کے وقت حمام میں داخل ہوئے۔

۴۳۲۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، عبدالجبار بن علاء، سفیان اور عمرو کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے جابر بن زید کو فرماتے ہوئے سنا:

یہ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

۴۳۲۲-ابوعلی الصواف، محمد بن عثمان عبسی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر اور اسماعیل بن ابی خالد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ شعبی کا بیان ہے:

دنیا میں کتاب اللہ کے بارے میں عکرمہ سے بڑھ کر علم رکھنے والا کوئی باقی نہیں بچا۔

۴۳۲۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالصمد اور سلام بن مسکین کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ قتادہ کا بیان ہے:

ان میں سے تفسیر کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے عکرمہ ہیں۔

۴۳۲۴-محمد بن احمد بن حسن، ابوجعفر بن ابی شیبہ، انکے والد اور جریر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ مغیرہ کا بیان ہے:

سعید بن جبیر سے کہا گیا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ جاننے والا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں وہ شخص عکرمہ ہے جب سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو شہید کردیا گیا، تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اپنے بعد عکرمہ جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔

۴۳۲۵-محمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد، سوید بن طلحہ بن ابی سماک بن حرب، اور سماک بن حرب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

دو تختیوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے، میں نے اس کی تفسیر کردی۔

۴۳۲۶-محمد، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، ابن علیہ اور ایوب کے سلسلۂ سند سے نقل کیا ہے کہ

ایک آدمی نے عکرمہ سے قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ آیت اس پہاڑ کے دامن میں نازل ہوئی ہے، یہ کہہ کر آپ نے ایک دراڑ کی جانب اشارہ کیا۔

۴۳۲۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد، ابراہیم بن خالد، امیہ بن شبلؒ معمر اور ایوب کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے تو لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ کچھ لوگ محض آپکی زیارت کے لئے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔

۴۳۲۸-ابوبکر، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل، اور عبدالرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انکے والد کا بیان ہے:

جب عکرمہ رحمہ اللہ حیرہ تشریف لائے، تو طاؤس نے انہیں ساٹھ ۶۰ دینار کا ایک عمدہ نسل کا گھوڑا بطور ہدیہ کے دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا، میں نے اس شخص کا علم خرید لیا ہے۔

۴۳۲۹-ابوبکر، عبداللہ، انکے والد امام احمد رحمہ اللہ ابراہیم مؤذن صنعانی، امیہ بن شبل اور عمرو بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ طاؤس کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو ایک عمدہ نسل کا گھوڑا عطا کیا، جس کی قیمت ساٹھ دینار تھی اور پھر ارشاد فرمایا، کیا ہم اس شخص کے علم کو ساٹھ دینار کے بدلے میں خرید نہ لیں۔

۴۳۳۰-ابو بکر، عبداللہ بن احمد، امام احمد رحمہ اللہ، ابراہیم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ اور کثیر عزہ کا ایک دن انتقال ہوا اور جب ان دونوں کے جنازے قبرستان لائے گئے تو لوگ عکرمہ کے بارے میں کہنے لگے یہ کتنے عظیم فقیہ تھے اور کثیر عزۃ کے بارے میں کہنے لگے یہ کیا ہی زبردست شاعر تھے۔

۴۳۳۱-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن ابی الحارث، یعقوب الدورقی علی بن حسن بن شقیق، ابو حمزہ، یزید نحوی اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا، جاؤ اور لوگوں کو فتویٰ دو لیکن جو شخص تم سے کوئی کام کا سوال کرے اسکے سوال کا جواب دینا، اور شخص ویسے ہی فضول بات پوچھنے بیٹھ جائے اسے جواب نہیں دینا اور آپ مجھ سے لوگوں کی دو تہائی مشقت کو دور کر دیتے ہیں۔

۴۳۳۲-ابو حامد، محمد بن اسحٰق، عبدالجبار بن علاء اور ابو سفیان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ، عمرو کا بیان ہے:

جب میں عکرمہ کو آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی جنگوں کے واقعات کا بیان کرتے ہوئے سنا تو انکے کمال حفظ کا مظاہرہ دیکھ کر حیران ہو جاتا اور یہ خیال کرنے لگتا کہ آپ اس وقت صحابہ کرام کو دیکھ رہے تھے، کہ وہ کس طرح جنگی تدبیریں کر رہے ہیں اور کس طرح جہاد کر رہے ہیں۔

۴۳۳۳-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایوب کا بیان ہے۔

میں عکرمہ کو دیکھنے کے لئے کسی جانب سفر کرنا چاہتا تھا، اسی سلسلے میں میں نے بصرہ کا سفر کیا، اور بصرہ کے بازار میں ایک آدمی کو گدھے پر سوار دیکھا اور مجھ سے کہا گیا یہ عکرمہ ہیں اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع تھے، میں بھی آپ کے پاس گیا، لیکن میں آپ سے کوئی سوال نہیں کر سکا، اور میرے تمام سوالات ختم ہو گئے، چنانچہ میں آپکے گدھے کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے جبکہ میں انہیں یاد کر رہا تھا۔

۴۳۳۴-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج اور شعبہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ خالد حذاء کا بیان ہے:

عکرمہ نے اپنے سوال کرنے والے ایک شخص سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں شعبہ کا بیان ہے پھر ایوب نے مجھ سے بیان کیا، خالد حذاء عکرمہ سے سوال کر رہے تھے اور سوال کرتے کرتے وہ خاموش ہو گئے، تو عکرمہ نے کہا، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ بخل کا مظاہرہ کر رہے ہیں، یہ سن کر خالد حذاء نے کہا میں تھک گیا ہوں۔

۴۳۳۵-ابو حامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، زیاد بن ایوب، ابو نمیلہ، ضحاک بن عامر بن عوف اور فرزدق بن جواس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمہ رحمہ اللہ انکے پاس تشریف لائے اور یہ لوگ شہر بن حوشب کے پاس جرجان میں تھے، ہم نے شہر بن حوشب سے کہا، کیا ہم انکے (عکرمہ) کے پاس نہ چلیں؟ یہ سن کر شہر نے جواب ضرور چلو، کیونکہ جو بھی امت اس سے قبل گزر چکی ہے اس کا ایک (بڑا عالم) ہوتا تھا اور اس امت کے حبر یہ غلام (آزاد کردہ) ہیں۔

۴۳۳۶-ابوحامد، محمد، زیاد بن ایوب اور ابن نمیلہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد کا بیان ہے کہ:

انہوں نے عکرمہ سے پوچھا: آدمی بیت الخلاء میں داخل ہو اور اس کی ہتھیلی میں انگوٹھی ہو جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو تو وہ کیا کرے، آپ نے فرمایا، انگوٹھی کے نگینے کو اندرونی جانب کر کے مٹھی بند کر دے۔

۴۳۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل اور امیہ بن خالد، شعبہ، خالد الحذاء، محمد بن سیرین، عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے آپ کے شاگرد عکرمہ کی ملاقات مختار کے زمانے میں کوفہ میں ہوئی۔

۴۳۳۸-ابوحامد بن جبلۃ، محمد بن اسحٰق، محمد بن اسماعیل بن سمرۃ اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ سفیان ثوری کا ارشاد ہے: تفسیر چار آدمیوں سے سیکھو، سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمۃ اور عطاء بن ابی رباح۔

۴۳۳۹-ابوحامد، محمد بن رافع اور زید بن حباب کے اسنادی حوالے سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

تفسیر چار آدمیوں سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ اور ضحاک سے حاصل کرو۔

۴۳۴۰-محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، انکے والد عثمان بن ابی شیبہ، علی بن حسن بن شقیق، ضمرہ، مطرف اور خالد سختیانی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے کئی سو کو اس مسجد میں دیکھا۔

۴۳۴۱-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اسرائیل اور سعید بن مسروق کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

وہ گھوڑے جن میں مشغول ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز رہ گئی تھی، انکی تعداد بیس ہزار تھی اور آپ نے انہیں ذبح کر دیا تھا۔

۴۳۴۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، زکریا، سعید بن ابی عروبۃ اور ابو یزید مدنی کے اسنادی حوالے سے عکرمۃ کا بیان نقل کیا ہے کہ:

جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہؓ کا نکاح کروایا۔ آپ نے انہیں جو جہیز دیا تھا وہ ایک چارپائی، اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں پتے بھرے ہوئے تھے اور پنیر کے ٹکڑے تھے عکرمۃ کا بیان ہے کہ وہ لوگ بطحاء تشریف لائے اور اس سامان کو گھر میں رکھ دیا۔

۴۳۴۳-عکرمۃ کی تفسیری روایات...... (عبداللہ بن محمد، محمد بن شیراز، ابوبکر بن ابی شیبۃ، معتمر بن سلیمان اور حکم بن ابان کے اسناد حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "الذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب" (النساء۔ ۱۷)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "دنیا کی ساری زندگی ہی قریب کے مفہوم میں داخل ہے اور ہر گناہ جو آدمی سے سرزد ہوتا ہے جہالت کے باعث ہی ہوتا ہے"۔

۴۳۴۴-محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعۃ، محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا اور محمد بن عون خراسانی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: "تلک الدار الاٰخرۃ نجعلھا للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا" (القصص: ۸۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتوں والی زندگی ان لوگوں کے لئے بنائی ہے جو زمین میں بادشاہوں اور سلطانوں کے سامنے کوئی بلند مرتبہ نہیں چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کے کام نہیں کرتے ہیں اور اچھا انجام جنت میں متقیوں کا ہے۔

۴۳۴۵- احمد بن سندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحٰق بن بشر اور ابن جریج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپکے سامنے قرآن کریم کھلا ہوا ہے، اور اس میں کچھ غور فرما رہے ہیں، اور ساتھ ساتھ روبھی رہے ہیں، میں نے عرض کیا، اے ابوالعباس! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا قرآن کریم کی ایک آیت کی وجہ سے، میں نے کہا وہ آیت کونسی ہے؟ اس پر انہوں نے جواب دیا، کچھ لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تو وہ نجات پا گئے اور کچھ لوگوں نے نہ تو امر بالمعروف کیا اور نہ ہی نہی عن المنکر کیا تو وہ گناہ گار لوگوں کے ساتھ ہلاک ہوگئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''واسالھم عن القریۃ التی کانت حاضرۃ البحر'' (الاعراف:۱۶۳)

ترجمہ: اور آپ ان لوگوں سے اس بستی کے بارے میں پوچھئے جو سمندر کے کنارے تھی اور اس آیت کا مصداق یہ ہے کہ ایلہ جو کہ ساحل سمندر کے کنارے واقع ہے وہاں کے باشندے جن کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ جمعے کے دن کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کریں اور اس دن کوئی اور کام بالکل نہ کریں۔

لیکن انھوں نے کہا کہ ہم ہفتے کے دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی پیدائش سے ہفتے کے دن فارغ ہوئے تھے، اور تمام کی تمام اشیاء بالکل سیدھی کھڑی ہوگئی تھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہفتے کے دن عبادت کرنے کی اجازت دیدی، لیکن ان پر ہفتے کے دن کے معاملے میں سختی کی اور انہیں اس دن شکار کرنے سے بھی منع کردیا، چنانچہ جب ہفتے کا دن ہوتا تو انکی نہروں میں موٹی موٹی مچھلیاں پانی کو چیرتی ہوئی آتیں اور ان میں بلاخوف وخطر الٹی سیدھی پڑی رہتی اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''اذتاتیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا'' (الاعراف:۱۶۳)

ترجمہ: جب ہفتے کے دن انکے پاس مچھلیاں ظاہر ہوکر آتیں تھیں''

لیکن جب ہفتے کی شام ہوتی یعنی اتوار کی رات تو وہ مچھلیاں ان نہروں سے اگلے ہفتے تک کے لئے غائب ہوجاتیں، یہ صورتحال دیکھ کر قوم سخت پریشان ہوئی کیونکہ وہ عام طور مچھلیوں ہی کی تجارت اور کاروبار کرتے تھے، ایک مرتبہ قوم کی ایک باندی ہفتے کی دن نہر گئی اور اس نے ایک مچھلی پکڑی اور اسے لاکر اپنے مٹکے میں ڈال دیا، اور ہفتے کا دن گزرنے کے بعد اتوار کو اس نے اس مچھلی کو کھایا اور اسے کچھ نقصان نہیں ہوا، اور اس نے ہفتے کے دن وہ مچھلی اس لئے نہیں کھائی کیونکہ داؤد علیہ السلام انکے پاس ہفتے کے دن تشریف لایا کرتے تھے اور آپ نے ہی ہفتے کے دن کے بارے حد سے تجاوز کرنے والوں پر لعنت کی تھی، یہ کام کرنے کے بعد اس باندی نے اپنے آقا سے کہا میں نے ہفتے کے دن مچھلی پکڑی اور اتوار کو کھائی تو مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا، چنانچہ اسکے آقا اور اس کے گھر والوں نے بھی ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑیں، اور اتوار کو ان سے نفع اٹھایا اور انہیں فروخت کیا، اور یہ لوگ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ انکے ہاں مال و دولت کی کثرت ہوگئی اور ان کی مالداری کا چرچا ہوگیا۔ اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرتے ہیں، چنانچہ سب لوگوں نے ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار کا فیصلہ کرلیا، لیکن کچھ لوگوں نے کہا ہم تمھیں ہفتے کے دن شکار کرنے نہیں دیں گے جبکہ کچھ لوگوں نے مداہنت اور چشم پوشی سے کام لیا اور کہا: لم تعظون قوما اللہ مھلکیم اومعذبھم عذابا شدیدا۔ (الاعراف:۱۶۴)

ترجمہ: آپ کیوں ان لوگوں کو نصیحت کررہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کریں گے یا سخت عذاب دیں گے۔

جن لوگوں نے نیک کام کا حکم دیا تھا اور برائی سے روکا تھا انہوں نے کہا،
''معذرۃ الی ربکم ولعلھم یتقون'' الاعراف:۱۶۴)
(ترجمہ) تمہارے رب سے معافی چاہتے ہوئے اور شاید کہ یہ لوگ باز آجائیں اور جب ان لوگوں نے شکار کرنے والوں کو روکا تو انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن ان کے کھانے سے منع کیا تھا، ان کے شکار سے منع نہیں کیا تھا چنانچہ وہ لوگ ہفتے کے دن شکار کرنے کی لت میں پڑ گئے اور جن لوگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا تھا۔ وہ انکے شہر سے نکل گئے اور جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری اور یہ سب کے سب ذلیل بندر بن گئے۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ جب انہیں منع کرنے والے لوگوں نے صبح کی تو شہر میں سے کوئی بھی انکے پاس نہیں آیا تو انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا کہ ان لوگوں کو دیکھ کر آئے مگر اس نے شہر میں کسی کو بھی نہیں دیکھا، پھر وہ گھروں میں داخل ہوا تو وہاں بھی اسے کوئی نظر نہیں آیا لیکن جب وہ کمروں کے اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ کمروں کے کونوں میں بندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس نے باہر نکل کہ زور سے آواز لگائی ہائے تعجب! یہاں تو دموں والے بندر ہیں جو آوازیں نکال رہے ہیں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ پھر وہ لوگ انکے پاس آئے اور بندر انسانوں میں سے اپنے اہل نسب کو جانتے تھے لیکن انسان انہیں نہیں جانتے تھے اور باری تعالیٰ کے ارشاد مبارک
''فلمانسوا ماذکروابہ'' (۱۶۵)
ترجمہ: جب انہوں نے بھلا دیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔
کا یہی مطلب ہے کہ جب انہیں جو نصیحت کی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا انہوں نے اسے بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت برے عذاب میں پکڑ لیا اور باری تعالیٰ کے قول ''فلما عتوا عما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین'' (الاعراف:۱۶۶)
کا معنی عکرمہ نے یہ بیان کیا ہے کہ جب انہوں نے ہٹ دھرمی کی اور جس کام سے انہیں روکا گیا تھا اس پر جرأت دکھائی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔
اور باری تعالیٰ کے ارشاد پاک ''فجعلناھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین'' (البقرہ۔۶۶)
میں وما خلفھا کا مصداق امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام اور ان لوگوں کے بعد آنے والے لوگ ہیں اور متقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں یعنی امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام۔
عکرمہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان بندروں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو انسانوں کی صورت میں زندہ کریں گے اور جن لوگوں نے ہفتے کے دن کے احکام کے بارے میں حدود سے تجاوز کیا تھا انہیں جہنم میں داخل کریں گے اور جن لوگوں نے نیک کام کا حکم نہیں کیا تھا اور برائی سے نہیں روکا تھا ان کا محاسبہ کریں گے اور انہیں دنیا میں مسخ کا عذاب ایک دنیاوی سزا کے طور پر دیا گیا تھا اس لئے کہ انہوں نے ایک حکم یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا تھا۔
اسحٰق نے عثمان بن اسود کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا، ہائے افسوس، مداہنوں کے ساتھ کیا ہوا؟ تو میں نے جواب میں یہ آیت پڑھی:
''فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون'' (الاعراف:۱۶۵)

ترجمہ: اور جب انہوں نے بھلادیں وہ باتیں جنکی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو گناہ سے باز رہتے تھے اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انہیں ہم نے انکے گناھوں کی وجہ سے برے عذاب میں پکڑ لیا۔

یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم یہ لوگ ہلاک ہو گئے تھے، عکرمۃ کا بیان ہے کہ یہ جواب سن کر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھے دو جوڑے کپڑے عنایت فرمائے۔

۴۳۴۶- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ، انکے والد عثمان بن ابی شیبۃ جریر اور مغیرہ کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے۔

بنی اسرائیل میں تین قاضی تھے، جب ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا تو اس کی جگہ دوسرے کو مقرر کر دیا گیا پھر انہوں نے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا فیصلے کیے پھر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو ایک گھوڑے پر بھیجا۔ اس فرشتے کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنی گائے کو پانی پلا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک بچھڑا بھی تھا۔ اس فرشتے نے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر اس بچھڑے کا مالک بھی اس کے پیچھے گیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے! میرا بچھڑا، یہ سن کر فرشتے نے کہا وہ تو میرے گھوڑے کا بچہ ہے اور اس نے بچھڑے کے مالک کے ساتھ اس قدر جھگڑا کیا کہ اسے عاجز کر دیا چنانچہ اس نے کہا قاضی ہی میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اس فرشتے نے بھی اس پر رضامندی ظاہر کر دی۔ پھر وہ دونوں ایک قاضی کے پاس اپنا مقدمہ لیکر گئے اور بچھڑے کے مالک نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ آدمی میرے پاس سے گذرا اور اس نے میرے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے لگ گیا اور اس شخص نے بچھڑے کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اس فرشتے کے پاس تین موتی تھے اور وہ اتنے خوبصورت اور نادر تھے لوگوں نے ان جیسے موتی اس سے قبل نہیں دیکھے۔ چنانچہ اس نے ایک موتی قاضی کو دیا اور کہا میرے حق میں فیصلہ کر دیجئے۔ یہ دیکھ کر قاضی نے کہا میرے لئے اس طرح فیصلہ کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ پھر اس نے کہا گھوڑا اور گائے باہر چھوڑ دیے جائیں اگر بچھڑا گھوڑے کے پیچھے لگ جائے تو میں فیصلہ کرنے سے معذور ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے قاضی کے پاس گئے اس کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہوا۔ پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے اور ان دونوں آدمیوں نے اپنا اپنا موقف اس کے سامنے بیان کیا اور فرشتے نے اسکے سامنے موتی بھی پیش کیا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں آج تم دونوں کے درمیان فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ مجھے حیض آ رہا ہے۔ یہ سنکر فرشتے نے کہا۔ سبحان اللہ کیا مردوں کو حیض آ سکتا ہے؟ یہ سن کر قاضی نے کہا، سبحان اللہ! کیا گھوڑا کسی بچھڑے کو جن سکتا ہے؟ اور اس نے بچھڑے والے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

۴۳۴۷- سلیمان بن احمد، روح بن حاتم بغدادی، محمد بن زنبور، ابو بکر بن عیاش اور ابو حمزۃ الشمالی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:

ایک بادشاہ نے اپنی رعایا سے کہا، اگر میں نے کسی کو صدقہ کرتے ہوئے پایا تو میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دوں گا، اس اعلان کے بعد ایک فقیر ایک عورت کے پاس آیا اور اس سے کچھ مانگا، تو عورت نے کہا میں کیسے تم پر صدقہ کروں؟ جبکہ بادشاہ صدقہ کرنے والے کے دونوں ہاتھوں کو کاٹنے کا اعلان کر چکا ہے۔ اسکے بعد اس نے پھر عورت سے اصرار کرتے ہوئے کہا، اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے کچھ دیدو۔ اس کا اصرار دیکھ کر عورت کا دل پسیج گیا اور اس نے فقیر کو دو چپاتیاں دیدیں اور کچھ عرصے کے بعد اس کی خبر بادشاہ تک پہنچ گئی۔ اور اس نے اس کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا مجھے کوئی ایسی خوبصورت عورت بتلایئے جس سے میں شادی کروں اسکی والدہ نے کہا میں نے ایک عورت دیکھی ہے اور اس جیسی حسن میں کوئی عورت نہیں دیکھی، مگر اس میں ایک عیب ہے بادشاہ نے کہا کیا عیب ہے تو اس نے بتایا اس کے دونوں ہاتھ کاٹے ہوئے ہیں بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا

اسے میرے پاس بھیجو جب بادشاہ نے اس عورت کو دیکھا تو اسے اس عورت کا حسن بہت پسند آیا اور اس عورت کی والدہ نے اس سے کہا بادشاہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے یہ سن کر اس عورت نے کہا میں بھی اس سے انشاء اللہ شادی کروں گی، چنانچہ بادشاہ نے اس سے شادی کر لی اور اس کا بڑا اعزاز و اکرام کیا۔ کچھ عرصے کے بعد دشمن نے اس ملک پر حملہ کر دیا تو بادشاہ دشمن کے مقابلے کے لئے چلا گیا اور اس نے وہاں سے اپنی والدہ کو خط لکھا اس کی فلاں بیوی کا خیال رکھنا اور اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا اور اس کے بارے میں خوب نصیحتیں کیں جب وہ پیغام رساں بادشاہ کے گھر پہنچا تو اتفاق سے وہ کچھ دیر کے لئے اس عورت کی سوکنوں کے پاس ٹھہر گیا۔ انہوں نے جب خط دیکھا تو وہ اس بیوی سے حسد کرنے لگیں اور انہوں نے اس پیغام رساں سے خط لیکر اس میں تبدیلی کر دی اور انہوں نے لکھا، میری فلاں بیوی کا خیال رکھنا کیونکہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کچھ مرد اس کے پاس آتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو اسے گھر سے نکال دینا اور اس کے ساتھ انتہائی برا سلوک کرنا۔ ماں نے جب پڑھا تو اس نے اپنے بیٹے کو جواب لکھا۔ تجھ سے کسی نے جھوٹ بولا ہے اور تمہاری یہ بیوی تو ایک نیک اور پارسا عورت ہے اور ماں نے بادشاہ کے پاس ایک آدمی کو خط دیکر بھیج دیا۔ وہ آدمی جب خط لیکر جانے لگا تو اس نے بھی کچھ دیر کے لئے اس کی دوسری بیویوں کے پاس قیام کیا۔ تو انہوں نے اس سے خط لے لیا اور انہوں نے اسکی والدہ کے مضمون کو تبدیل کر کے اس میں لکھا۔ ہاں واقعی تمہاری یہ بیوی ایک فاجر عورت ہے اور اس نے تمہارے جانے کے بعد ایک ناجائز بچے کو بھی جنم دیا ہے۔ جب یہ خط بادشاہ کو پہنچا تو اس نے لکھا اسکے بچے کو اس کی گردن پر باندھ کر اسکو مار مار کر گھر سے نکال دو جب بادشاہ کا یہ خط اس کی والدہ کے پاس پہنچا تو اس نے اس کے سامنے پڑھا اور اسے کہا، گھر سے نکل جاؤ اور اس کا بچہ جو در حقیقت بادشاہ کا بچہ تھا اسکے کندھے پر باندھ دیا اور وہ عورت گھر سے چلی گئی، راستے میں اس کا گزر ایک نہر پر سے ہوا۔ اور اس عورت کو پیاس لگی ہوئی تھی چنانچہ وہ پانی پینے کے ارادے سے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہی تھی کہ بچہ گر کر پانی میں ڈوب گیا اور وہ عورت رونے لگی، اسی اثناء میں وہاں سے دو آدمیوں کا گزر ہوا تو انہوں نے اس سے رونے کی وجہ دریافت کی، تو اس عورت نے کہا میرا بیٹا جو میری گردن پر تھا اور میرے ہاتھ بھی نہیں ہیں پانی میں گر کر ڈوب گیا ہے یہ سن کر انہوں نے کہا، کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں کو ویسا ہی بنا دے جیسے وہ تھے۔ اس نے کہا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کے ہاتھ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئے، پھر انہوں نے اس سے کہا تم جانتی ہو ہم کون ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس پر انہوں نے کہا ہم وہی دو چپاتیاں ہیں جو تو نے صدقہ کی تھیں۔

۴۳۶۸-محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابو کدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

'''طیراً ابابیل'' (الفیل ۔۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ ایسے پرندے تھے جو سمندر سے نکلے اور انکے سانپوں جیسے سر تھے اور وہ اس وقت تک ابرھہ اور اس کے لشکر کو پتھر مارتے رہے یہاں تک کہ انکی کھالیں چیچک زدہ آدمی کی کھالوں کی طرح ہو گئیں۔ اس دن سے قبل کوئی چیچک زدہ آدمی لوگوں نے نہیں دیکھا تھا اور وہ پرندے نہ اس دن سے پہلے دیکھے گئے تھے اور نہ اس دن کے بعد، ان پرندوں کے حملوں کی تاب نہ لا کر ابرھہ کے لشکر کے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ ایک وادی میں پہنچ گئے۔

حصین کا بیان ہے کہ عمرو بن میمون نے ارشاد فرمایا، وہ وادی اس سے قبل پانچسو سال تک نہیں بہی تھی لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس وادی میں پانی جاری کر دیا اور ان ہاتھیوں کو غرق کر دیا۔

۴۳۶۹-محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن حسن حربی، محمد بن صلت، ابو کدینہ اور حصین کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''وقدر فیھا اقواتھا فی اربعۃ ایام'' (فصلت:۱۰)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر زمین میں ایسی غذا رکھی ہے جو اس کے رہنے والوں کے لئے مفید ہے۔کیا آپ نے نہیں دیکھا سابری کھجور سابرہ کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے؟اور یمانی یمن کے رہنے والوں کے لئے ہی مفید ہے۔
۴۳۵۰-سلیمان بن احمد،احمد بن زید حریش،اسحٰق بن صیف،ابراہیم بن حسن بن ابان۔اور انکے والد حسن بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:''وویل للمشرکین الذین لایؤتون الزکاۃ (فصلت:۶-۷)
کے بارے میں ارشاد فرمایا،وہ مشرکین لوگ کلمۂ توحید یعنی''لاالٰہ الااللہ'' نہیں کہتے ہیں اور''قد افلح من تزکی''(الاعلیٰ:۱۴)
کے بارے میں ارشاد فرمایا اس کا مصداق وہ شخص ہے جس نے''لاالٰہ الااللہ'' کہا۔
اور''ھل لک الی ان تزکی'' (النازعات:۱۸)
کے بارے میں ارشاد فرمایا،تزکیہ اور پاکیزگی اس وقت حاصل ہوگی،جب''لاالٰہ الااللہ'' کہہ دے۔
اور''ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا'' (فصلت:۳۰)
کا مصداق آپ نے''لاالٰہ الااللہ'' کی شہادت کو قرار دیا ہے۔
اور''الیس منکم رجل رشید'' (ھود:۷۸)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا،کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو''لاالٰہ الااللہ'' کہے۔
اور'' الامن اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا'' (النبأ:۳۸)
میں سے صواب کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا صواباً سے مراد''لاالٰہ الااللہ'' ہے
اور''انک لاتخلف المیعاد'' (آل عمران:۱۹۴)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔یہ وعدہ اس شخص کے لئے ہوگا جس نے''لاالٰہ الااللہ'' کہا ہوگا۔
۴۳۵۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر،احمد بن محمد بن شریح،محمد بن عیسیٰ اور روح بن عثمان بن غیاث کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔''فلاعدوان الا علی الظالمین'' (البقرۃ:۱۹۳)
میں ظالمین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے''لاالٰہ الااللہ'' نہیں کہا ہوگا۔
۴۳۵۲-احمد بن بندار،احمد بن علی بن جارود،محمد بن اسحٰق،حکام رازی،ابوسنان اور ثابت کے اسنادی حوالے سے عکرمہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:''واذکر ربک اذا نسیت'' (الکھف:۲۴)
میں''نسیت'' کی تفسیر غصے سے کی ہے۔
۴۳۵۳-عبداللہ بن محمد بن ابی سہل،ابوبکر بن ابی شیبہ،معتمر بن سلیمان اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
'' سیماھم فی وجوھھم'' (الفتح:۲۹)
میں سیما کی تفسیر جاگنے سے کی ہے۔
۴۳۵۴-ابومحمد بن حیان،ولید بن ابان،عبداللہ بن محمد بن زکریا،سلمۃ بن شبیب بلخی،ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے اسنادی سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے
اس دوران جبکہ ایک آدمی جنت میں لیٹا ہوا ہوگا۔اور وہ اپنے ہونٹوں کو ہلائے بغیر دل ہی دل میں کہے گا۔کاش کہ اللہ تعالیٰ

مجھے اجازت دیدیں اور میں جنت میں کھیتی باڑی کروں، ابھی اس کے دل میں یہ خیال ہی آئے گا کہ فرشتے اسکی جنت کے دروازے پر ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے اور اسے سلام کریں گے انہیں دیکھ کر یہ شخص بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے گا، تو وہ فرشتے اسے کہیں گے، آپکے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے آپ نے دل میں ایک تمنا کی اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیج دیکر بھیجا ہے۔ اور آپکے پروردگار نے آپکو اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ آپ یہ بیج بودیں چنانچہ وہ ان بیجوں کو زمین کھودے بغیر ہی ادھر ادھر پھینک دے گا، تو اس کی آرزو اور ارادے کے مطابق پہاڑوں جتنی اونچی اونچی فصل اگ جائے گی، اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش پر سے خطاب کر کے ارشاد فرمائیں گے۔ اے ابن آدم، اب اسے کھاؤ، اور آدم کا بیٹا کبھی سیر نہیں ہوگا۔

۴۳۵۵- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمۃ بن شبیب، ابراہیم بن حسن اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

شیطان آدمی کے لئے گناہ کو مزین کرتا ہے اور جب آدمی گناہ کر بیٹھتا ہے تو وہ اس سے بری ہو جاتا ہے اور بندہ اس گناہ کی وجہ سے ہمیشہ روتا رہتا ہے اور اپنے رب کے حضور عاجزی اور مسکنت کا اظہار کرتا ہے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ تو شیطان اپنی اس حرکت پر نادم ہوتا ہے کہ اس نے کیوں اس آدمی کو گناہ پر ابھارا اور اس کے نتیجے میں اسکے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

۴۳۵۶- ابو محمد بن حیان، ولید بن ابان، ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن حکم اور انکے والد حکم کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب بھی میرے پروردگار مجھے کسی کام کے کرنے کے لئے بھیجتے ہیں اور میں وہاں پہنچتا ہوں تو باری تعالیٰ کا حکم "کون" مجھ سے پہلے ہی وہاں پہنچ جاتا ہے۔

۴۳۵۷- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار اور بسام بن عبداللہ مولی بنی اسد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: انہوں نے عکرمۃ سے الماعون کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا تو عکرمۃ نے جواب دیا، اس کے معنیٰ ادھار کوئی چیز دینے کے ہیں بسام بن عبداللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے پھر سوال کیا۔ اگر کوئی شخص آٹا چھاننے کی چھلنی، ہنڈیا، پیالہ یا گھر کے استعمال کا کوئی اور سامان مانگنے کے باوجود نہ دے۔ تو کیا وہ شخص ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا، جو قرآن کریم میں باری تعالیٰ نے سورۃ ماعون میں عاریۃ معمولی سی چیز نہ دینے والے کے لئے بیان کی ہے اس پر عکرمۃ نے جواب دیا اس صورت میں تو وہ ہلاکت کی وعید میں داخل نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ نماز سے غفلت بھی کرے اور یہ معمولی اشیاء عاریۃً دینے سے گریز بھی کرے تب وہ اس ہلاکت کی وعید میں داخل ہوگا۔

۴۳۵۸- محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، اسرائیل اور ابو حصین کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے قول "وجئنا ببضاعة مزجاة" (یوسف: ۸۸) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، حضرت یوسف علیہ السلام کی شریعت میں کھوٹے سکے دینا بھی جائز تھے۔

۴۳۵۹- ابو احمد بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، عبداللہ بن عمر جعفی، ولید بن بکیر، عمر بن نافع کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ نے: باری تعالیٰ کے ارشاد پاک (السائحون) (التوبۃ: ۱۱۲)

کا مصداق طالبعلموں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۶۰- عبداللہ بن عمر، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبۃ، یحیٰی بن بکیر، شعبۃ، اور سماک کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک "کما یئس الکفار من اصحاب القبور" (الممتحنۃ: ۱۳)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، کافر لوگ جب قبر میں داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے وہاں جو ذلت اور عذاب تیار کر کے رکھا ہے اسکا مشاہدہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔

۴۳۶۱-سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، قبیصۃ، سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "ابوالضیفان" (مہمان نوازوں کے والد) کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۴۳۶۲-حسن بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابوسعید اشج، ابواسامۃ، سفیان ثوری اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالضیفان کے لقب سے پکارے جاتے تھے اور آپکے محل کے چار دروازے تھے تا کہ آپ کسی آدمی کی ضیافت سے محروم نہ ہوں۔ چنانچہ محل کے ہر طرف سے گزرنے والے شخص کی ضیافت کا اعزاز آپ حاصل کرتے تھے۔

۴۳۶۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، ابوبکر بن ابی شیبۃ، ابومعاویۃ اور ابوعمرو بیاع ملائی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمۃ نے باری تعالیٰ کے ارشاد"

"ان لدینا انکالاً و جحیما" (المزمل:۱۲)

میں انکالاً کی تفسیر بیڑیوں سے کی ہے۔

۴۳۶۴-عبداللہ بن عمر بن جعفر، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم الدورقی، ابراہیم بن حبیب الشہید اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے۔

اہل سبا کو اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں عطا فرمائی تھیں، جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تذکرۃ کیا ہے اور ان میں سے کچھ لوگ کہانت کا کام بھی کرتے تھے چنانچہ شیاطین چھپ چھپ کر آسمان سے باتیں سنتے اور ان کاہنوں کو بتلایا کرتے تھے، ان کاہنوں میں ایک ایسا کاہن بھی تھا جو اپنی قوم کا سردار اور ایک شریف آدمی تھا اس کے ساتھ ساتھ اسے اللہ تعالیٰ نے اولاد اور مال و دولت بھی کثرت سے عطا کیا تھا، اور وہ کاہن اپنی قوم کو بتلایا کرتا تھا کہ انکی بربادی اور انکی حکومت کے زوال کا وقت قریب آ گیا ہے اور عذاب انہیں گھیرنے ہی والا ہے۔ لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ اس عذاب سے بچنے کے لئے کیا تدبیر کرے۔

ایک دن اس نے اسے اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے جس کا ننھیال بہت عزت و شرافت والا تھا سے کہا، کل جب سب لوگ جمع ہو جائیں تو میں تمہیں ایک کام کا حکم دوں گا، لیکن تم اس پر عمل نہیں کرنا، اور جب میں تمہیں ڈانٹوں تو تم بھی جواباً مجھے ڈانٹنا، اور جب تمہیں مارنے کے لئے آگے بڑھوں تو تم مجھے ایک تھپڑ لگا دینا۔ یہ سنکر اس بیٹے نے کہا، اے ابا جان! یہ معاملہ بڑا خطرناک ہے، اور آپ مجھے اس کا حکم نہ دیں لیکن وہ کاہن نہیں مانا، اور اس نے کہا، اے میرے بیٹے! دراصل ایک عظیم واقعہ رونما ہونے والا ہے اس لئے ہمارے لئے ایسا کرنا ضروری ہے چنانچہ اگلی صبح جب سب لوگ جمع ہوئے تو اس کاہن نے اپنے بیٹے کو کسی کام کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں مانا، اس پر بیٹے نے اسے ڈانٹا تو جواباً بیٹے نے بھی اسے ڈانٹا، اسکے بعد جب وہ بیٹے کو مارنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ بیٹے نے ہدایت کے مطابق اسے ایک تھپڑ لگا دیا۔ اس واقعے کے بعد والد نے کہا، اب تو مجھے ضرور چھری لینی پڑے گی، یہ سن کر لوگوں نے کہا، چھری سے کیا کرو گے، اس پر اس نے کہا میں اس بیٹے کو ذبح کرنا چاہتا ہوں، اس پر لوگوں نے اسے کہا اسے ذبح مت کرو البتہ تادیب کے لئے اس کی کچھ پٹائی کر لو، لیکن وہ اسے ذبح کرنے پر ہی اصرار کرتا رہا، ابھی یہ بحث و تکرار ہو ہی رہی تھی کہ اس لڑکے کے ماموں آ گئے اور انہوں نے کہا ہم تمہیں بیٹے کو ذبح کرنے نہیں دیں گے کیونکہ اگر تم اسے ذبح کر و گئے تو یہ عمر بھر کے لئے شرمندگی اور عار کا باعث بن جائے گا، اس کے بعد اس نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا میرا اس شہر میں زندگی گزارنے کا کیا فائدہ جس میں لوگ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو جائیں۔ اور مجھے آزادی کے ساتھ زندگی نہ گزارنے دیں، میں یہ شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں لہٰذا مجھ سے میری تمام جائیداد

اور مکان وغیرہ خرید لو اور یہ کہہ کر اس نے اپنی ساری جائیداد اور سامان لوگوں کو بیچ دیا۔

پھر اس نے ساری قوم سے مخاطب ہو کر کہا، اے میری قوم تمہارے زوال کا معاملہ قریب آ گیا ہے اور ایک عذاب تمہیں گھیرنے ہی والا ہے۔

لہٰذا تم میں سے جو شخص دور دراز کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ عمان کو لازم پکڑے۔ اور جو شخص شراب اور خچر چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ بصریٰ کو لازم پکڑے، اور جو شخص کیچڑ میں ثابت قدم رہنے والی سواریوں اور محلوں میں قیام کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کھجوروں والی زمین یثرب کو لازم پکڑے۔ چنانچہ وہ اور کچھ لوگ عمان کی طرف گئے، اور کچھ لوگ بصریٰ گئے اور یہ قوم غسان تھے اور اوس وخزرج بن کعب بن عمرو اور خزاعہ یثرب جانے کے لئے نکلے جب یہ بطن مر کے مقام پر پہنچے تو خزاعہ نے کہا یہ رہنے کے لئے ایک عمدہ جگہ ہے اور اس کا کوئی بدلہ نہیں، ہم تو یہاں ہی قیام کریں گے لہٰذا وہ الگ ہو گئے اور اسی بناء پر انہیں خزاعہ کہا گیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے تھے اور اوس اور خزرج آگے چلے گئے یہاں تک کہ وہ یثرب میں مقیم ہوئے۔

۴۳۶۵- حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد، یوسف بن موسیٰ، جریر اور حصین بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی، تو جب وہ آپ کے سر میں گزرنے لگی، آپ کو چھینک آئی جس پر آپ نے الحمدللہ کہا اور فرشتوں نے یرحمک اللہ کہا اور آپ روح کے پاؤں تک پہنچنے سے پہلے ہی اٹھ کر کھڑے ہونے لگے، اس پر کہا گیا۔

''خلق الانسان من عجل'' (ترجمہ:) انسان کو جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔

۴۳۶۶- حسین بن محمد، یزید بن اسماعیل بن خلال، عباس بن عبداللہ الثقفی، حفص بن عمر قرنی اور حکم بن ابان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا اے یوسف میں نے تمہارے اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کی وجہ سے ذکر کرنے والوں کے درمیان تمہارا ذکر بلند کیا۔

۴۳۶۷- حسن، عبدالرحمٰن بن سعید بن ہارون، مسلم بن جنادۃ، وکیع بن جراح سفیان اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: میں نے کڑواہٹ کو چکھا ہے لیکن میں نے فقر و فاقے سے زیادہ کڑوی چیز نہیں پائی اور میں نے بھاری بوجھ اٹھایا لیکن برے پڑوسی سے زیادہ بھاری بوجھ میں نے نہیں پایا اور اگر بات چیت چاندی کی ہوتی تو خاموشی یقیناً سونا ہوتی۔

۴۳۶۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایوب نے عکرمہ سے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''وما رمیت اذ رمیت'' (الانفال:۱۷)

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ کے ہاتھ سے جو چیز بھی گری تو وہ کسی نہ کسی کی آنکھ میں جا کر پڑی''

۴۳۶۹- ابومحمد بن حیان، ابوالعباس برائی، خلف بن ہشام، ابوالاحوص اور خصیف کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک: ''زنیم'' (القلم:۱۳) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اس سے مراد ایسا کمینہ آدمی ہے جو اپنے کمینہ پن کی وجہ سے مشہور ہو اور اسی کی وجہ سے وہ جانا جاتا ہو، جیسا کہ بکری اپنے کمینے پن کی وجہ سے مشہور ہے۔

۴۳۷۰-ابومحمد بن حیان، علی بن سعید عسکری، عمرو بن علی، یحیٰ بن سعید اور سلمہ بن حجاج ابو بشر کے سلسلے سے نقل کیا گیا ہے کہ:
عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
''الذین یؤذون اللہ ورسولہ'' (الاحزاب:۵۷)
کا مصداق تصاویر بنانے والے لوگوں کو قرار دیا ہے۔

۴۳۷۱-عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد اور حماد بن زید کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ:
عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک۔
''وبلغت القلوب الحناجر'' (الاحزاب:۱۰)
کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا، اگر دل حرکت کرتے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تو آدمی کی جان ہی چلی جائے اور اس آیت کا معنی خوف کی وجہ سے انسان کے دل کا دھڑکنا ہے۔

۴۳۷۲-ابومحمد بن حیان، ابو یحیٰ الرازی، سہل بن عثمان، یحیٰ بن یمان اور ایک شیخ کے اسنادی سلسلے سے منقول ہے کہ عکرمہ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:
''ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وغرتکم الامانی'' حتی جاءَ امر اللہ وغرکم باللہ الغرور'' (الحدید:۱۴)
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے خواہشات نفسانی کے ذریعے اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالا۔ اور توبہ کا انتظار کرتے رہے، اور آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا اور شیطان نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکے میں ڈالے رکھا۔

۴۳۷۳-ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن ابراہیم، فہر بن عبداللہ ابو شامہ، یزید بن حبان، ہارون نحوی اور سعید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ: عکرمہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورہ یسین کی تلاوت کرے گا وہ اس دن شام ہونے تک خوش وخرم رہے گا۔

۴۳۷۴-مؤلف حلیہ اپنے والد، محمد بن احمد بن یزید زہری، سہل بن عبداللہ، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان اپنے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آسمان میری بات غور سے سن اور اے زمین میری بات پر کان لگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کے احوال بیان کرنا چاہتے ہیں میں نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کے بارے میں ارادہ کیا اور میں نے انہیں اپنی نعمت میں پالا اور انہیں اپنے لئے خاص کیا لیکن انہوں نے میری عزت کو لوٹا دیا اور میرے غیر کی اطاعت کی اور میری وعدہ خلافی کی، حالانکہ گائے اپنے وطن کو اور گدھا اپنے مالکوں کو پہچانتا ہے اور ان کے لئے خوف زدہ ہوتا ہے، لہذا ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لئے جنکے گناہ بڑھ گئے ہیں اور انکے دل سخت ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کو ترک کر دیا ہے جس پر وہ تھے، انہوں نے میری وجہ سے عزت حاصل کی اور میری وجہ سے وہ بلند ہوئے لیکن انہوں نے میری بات کو چھوڑ دیا اور اس کام کو چھوڑ دیا جسے وہ کیا کرتے تھے: اور میری نافرمانی کا کام کیا، حالانکہ وہ میری کتاب پڑھتے ہیں لیکن میری مرضی کے خلاف میرے دین کو سمجھتے ہیں اور میرے غیر کی قربانی کے قریب ہوتے ہیں اور میں نے انہیں اپنے آپ سے دور کر دیا ہے اور وہ ایسے جانور ذبح کرتے ہیں جو انہوں نے میری مخلوق سے غصب کئے ہیں، وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں لیکن انکی نماز اوپر نہیں جاتی ہے اور وہ مجھے پکارتے ہیں لیکن انکی دعا میری طرف نہیں چڑھتی ہے مسجدوں کو جاتے ہیں تو ان کے کپڑے مال غنیمت میں سے خیانت کردہ ہوتے ہیں مجھ سے میری رحمت کا سوال کرتے ہیں جبکہ ان لوگوں سے قتال کرتے ہیں جو مجھ سے مانگتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اگر مظلوم سے انصاف کرتے اور یتیم سے عدل کرتے اور انکے حق میں

فیصلے کرتے، گناہوں سے پاک صاف ہوتے اور میری نافرمانی کو بالکل چھوڑ دیتے پھر مجھ سے اگر یہ لوگ مانگتے تو جو کچھ مجھ سے مانگتے میں انہیں ضرور دیتا اور اپنی جنت کو ان کے لئے بطور مہمانی کے تیار کرنا اور وہاں پر میرے اور انکے درمیان کوئی پیغام رساں نہیں ہوتا لیکن انہوں نے میرے معاملے میں جرأت کا مظاہرہ کیا اور میرے بندوں پر ظلم کیا، چنانچہ یتیم کے ولی نے اس کا مال ہضم کرلیا اور جس کے پاس امانت رکھی گئی تھی وہ اس امانت کو ہضم کرگیا۔

اور انہوں نے حق کا انکار کیا اور سردار اور اس کے ماتحت اس انکار حق میں برابر کے شریک ہیں اور یہ پیغام رساں نے رشوت دی اور جس نے اسے بھیجا تھا وہ بھی اس کام میں شریک ہے، سردار اور قوم کا مقتدا رشوت دیتا ہے اور اس کے ماتحت لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہوتے ہیں، ان لوگوں کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے، اگر میرا وعدہ آگیا تو یہ پتھر میں بھی ہوئے تو وہ پتھر میرے ایک حکم سے پھٹ جائے گا اور اگر یہ لوگ مٹی میں دفن ہو جائیں تو وہ میری اطاعت میں آکر ان سے اڑ جائے گی، شہروں اور ان کو آباد کرنے والوں کے لئے تباہی اور بربادی ہے، میں ان پر درندوں کو مسلط کروں گا، میں ان شہروں میں شادی بیاہ کی مبارکبادوں کے بعد الوکی آوازوں اور گھوڑوں کے ہنہنانے کے بعد بھیڑیوں کی چیخ و پکار، محلات کے بلند ہونے کے بعد جنگلی جانوروں کے غولوں اور چراغ کی روشنیوں کے بعد غبار کو لوٹاؤں گا اور میں انکے تلاوت قرآن کے حلقوں کو خرگوشوں کو دوڑانے، مسجدوں کی تعمیر کو جانور باندھنے کی جگہ کی صفائی ستھرائی، بادشاہ کے تاج کو پرندوں کی پھڑ پھڑاہٹ، عزت کو ذلت، نعمت کو بھوک، بادشاہت کو غلامی، میں تبدیل کردوں گا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے کسی نے سوال کیا، اے میرے پروردگار میں آپکی رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپکے سامنے بات کرتا ہوں اور کیا یہ بات کرنا مجھے کچھ نفع دے گا؟ حالانکہ میں مٹی سے زیادہ حقیر ہوں، [illegible] آپ ان دلوں کو ڈرانے والے، اس قوم کو ہلاک کرنے والے ہیں حالانکہ یہ آپکے خلیل ابراہیم کی اولاد ہیں اور آپ کے منتخب کردہ موسیٰ کی امت ہیں اور آپ کے نبی داؤد کی قوم ہیں تو کون سی امت اس امت کے بعد نافرمانی کرے گی اور کون سی بستی اس بستی کے بعد آپ کی نافرمانی کرے گی، یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، مجھے ان کی کثرت پر کوئی فخر نہیں اور نہ ہی مجھے ان کو ہلاک کردینے کے بعد کوئی تنگی محسوس ہوگی اور میں نے ابراہیم، موسیٰ اور داؤد کی عزت تو اپنی اطاعت کی بناء پر کی اور اگر یہ لوگ بھی میری نافرمانی کرتے تو میں انہیں گناہ گاروں کے مرتبے سے بھی نیچے پہنچا دیتا۔

۴۲۷۵-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شبیب اور ابراہیم بن حکم بن ابان کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے انکے والد کا بیان ہے:

وہ ایک مرتبہ ابن داؤد کے گھر میں عکرمہ کے پاس تشریف فرما تھے اور عکرمہ ابن داؤد کے ہاں ساحل کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں ان لوگوں کا تذکرہ ہونے لگا جو سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں، اس پر عکرمہ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو لوگ سمندر میں ڈوبتے ہیں انکے گوشت کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں اور ان میں سے سوائے چمکتی ہوئی ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں بچتا ہے۔ پھر انہیں سمندر کی موجیں ادھر ادھر الٹ پلٹ کرتے کرتے ساحل پر لے آتی ہیں، کچھ عرصے تک یہ خشکی میں پڑی رہتی ہیں یہاں تک کہ بوسیدہ ہو جاتی ہیں اور ان پر اونٹوں کا گزر ہوتا ہے تو وہ انہیں کھا جاتے ہیں پھر یہ ان کا گوبر بن کر نکلتی ہیں اسی اثناء میں کچھ لوگوں کا گزر وہاں سے ہوتا ہے تو وہ وہاں پر قیام کرتے ہیں اور اونٹوں کی ان مینگنیوں کو لیکر جلاتے ہیں پھر وہ آگ بجھ جاتی ہے اور ہوا آکر اس راکھ کو زمین پر ڈال دیتی ہے، پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

"فاذاھم قیام ینظرون" (الزمر: ۶۸)

ترجمہ: یکایک وہ لوگ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

اور یہ غرق ہونے والے لوگ اور قبروں میں مدفون لوگ بالکل ایک ہی طرح کھڑے ہو جائیں گے۔

۴۳۷۶-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان اوران کے والد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو جنت سے اور ایک آدمی کو جہنم سے نکالیں گے اور انہیں اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر جنتی سے پوچھیں گے، اے میرے بندے تو نے جنت میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بہترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کرتے تھے پھر اپنی بیویوں اور جنت کی دوسری نعمتوں کا تذکرہ کرے گا، اسکے بعد اللہ جہنمی آدمی سے پوچھیں گے، تو نے جہنم میں اپنے آرام کی جگہ کو کیسا پایا ہے؟ اس پر وہ کہے گا، بدترین جگہ جس کا لوگ تذکرہ کیا کرتے تھے۔
پھر وہ جہنم کے سانپوں، بچھوؤں، بھڑوں اور اس کے مختلف اقسام کے عذاب کا تذکرہ کرے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے، اے میرے بندے اگر میں تمہیں آگ سے نکال دوں تو تم مجھے کیا دو گے؟ اس پر وہ کہے گا، اے میرے پروردگار میرے پاس کیا ہے جو میں تمہیں دے سکوں تب اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، اگر تمہارے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا تو کیا تم اسے مجھے دیتے کہ میں اسکے بدلے میں تمہیں جہنم سے نجات دے دوں؟

وہ آدمی کہے گا جی ہاں، اس پر باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا ہے میں دنیا میں تم سے سونے کے پہاڑ سے آسان چیز تم سے مانگی تھی لیکن تو نے وہ نہیں دی۔ میں نے تم سے کہا تھا مجھے پکارو تاکہ میں تمہاری دعا کو قبول کروں، مجھ سے مغفرت طلب کرو تاکہ میں تمہیں معاف کر دوں اور مجھ سے سوال کرو تاکہ میں تمہیں عطا کروں، لیکن تم تو پیٹھ پھیر پھیر کے بھاگتے رہے۔
۴۳۷۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمۃ بن شبیب، ابراہیم بن حکم، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:
جس آدمی کو بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حساب کے لئے اپنے قریب کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے اس حال میں لوٹے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا ہوگا۔
۴۳۷۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمۃ بن شبیب، ابراہیم بن حکم بن ابان، اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمۃ کا بیان ہے:
ہر چیز کے لئے ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد اچھے اخلاق ہیں''
۴۳۷۹-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ، ابراہیم بن حکم بن ابان اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:
اللہ تعالیٰ کے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بھوکے اور ننگے ہونے کی شکایت کی اس پر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری طرف سے شرک کے دروازے کو مکمل طور پر بند کر دیا۔
۴۳۸۰-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، سلمہ، ابراہیم بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے۔
آسمانوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام ہے اسماعیل، اگر اسے اجازت دیدی جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے اور آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیا جائے تو زمین میں جتنے بھی لوگ ہیں سب کے سب مر جائیں گے۔
۴۳۸۱-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن حکم اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عکرمہ کا بیان ہے:
سورج کی وسعت زمین کی وسعت سے تین گنا زیادہ ہے اور چاند کی وسعت زمین کی وسعت کے برابر ہے اور عکرمہ نے

مزید بیان فرمایا، جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو عرش کے نیچے ایک سمندر میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے اور جب صبح کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے دوبارہ نکلنے پر معافی طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرماتے ہیں کس لئے یہ معافی طلب کر رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم ہے، اس پر وہ کہتا ہے جب میں نکلتا ہوں تو کچھ لوگ آپ کو چھوڑ کر میری عبادت کرتے ہیں یہ سن کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے چلے جاؤ اور تم پر اس عبادت کرنے کا کوئی گناہ نہیں، ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور میں انکی طرف دس ہزار فرشتے بھیجوں گا جو انہیں جہنم کی طرف ہنکا کر لیجائیں گے یہاں تک کہ انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے۔

عکرمہ کی مسندات..... عکرمہ نے کئی صحابہ سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں جن میں حبر الامہ اور جن کے مولیٰ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، ابوسعید خدریؓ، ابو ہریرۃؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ کے نام مشہور ہیں۔

اور آپ سے بڑے بڑے تابعین اور بھلائی کے سرداروں نے احادیث روایت کی ہیں جن میں طاؤس، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، ابوالشعثاء، الشعبی ابواسحق، محمد بن سیرین، سعید بن جبیر، عمرو بن دینار، ابراہیم نخعی، ابوجعفر محمد بن علی بن حسین، زہری، ابوالزبیر، یحییٰ بن سعید انصاری، قتادہ، ثابت، ھلال بن خباب، سماک بن حرب، سلمہ بن کہیل، سعید بن مسروق، منصور بن معتمر، اعمش، ابوسعید بقال، ایوب سختیانی محمد بن کثیر، خالد حذاء، عطاء خراسانی، عبدالکریم جزری، خصیف بن عبدالرحمٰن وغیرہ قابل ذکر ہیں، انکے علاوہ بھی بے شمار تابعین اور ائمہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۳۸۲- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحق، ابوسہل معاذ بن شعبہ، عباد بن ... ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

''نبی اکرم ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا آپ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ محمد کی اولاد کے پاس اس پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور جس وقت اس دنیا سے رخصت ہو تو اس کے پاس اس میں سے ایک درھم یا ایک دینار بھی نہ ہو''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مزید ارشاد فرمایا، آپکی وہ زرہ جسے آپ پہن کر قتال کیا کرتے تھے آپکی وفات کے وقت تیس صاع جو کے عوض رہن رکھوائی ہوئی تھی اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ نہ تو آپکے پاس کچھ دینار تھے اور نہ کچھ درھم بلکہ بعض اوقات آپ ﷺ اور آپکی اولاد کئی کئی راتیں اس طرح گزارتے تھے کہ آپ کو رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا اور آپ بھوکے سوتے تھے۔

یہ حدیث اس طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی ثابت ہے اور صحیح ہے۔

اور عکرمہ سے روایت کرنے والے صرف ھلال بن خباب ہی ہیں۔

۴۳۸۳- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون حمال، عبداللہ بن معاویہ جمحی، ثابت بن زید ابوزید، ھلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے گھر والے پے در پے کئی کئی راتیں اسی طرح گزارتے تھے کہ آپ کی روٹی اکثر و بیشتر جو کی ہوتی تھی

یہ حدیث عروہ بن زبیرؓ وغیرہ سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور سند سے یہ حدیث ثابت ہے، جبکہ عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور عکرمہ سے اس حدیث کو صرف ھلال نے ہی روایت کیا ہے۔

۴۳۸۴- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عبداللہ بن معاویہ جمحی، ثابت بن زید ابوزید، ہلال بن خباب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے

نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے:

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تشریف لائے اور آپ ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے جس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر پڑ گئے تھے، یہ صورتحال دیکھ کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر آپ اس سے اچھا بستر بنا لیتے تو؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نہیں مجھے دنیا سے کیا واسطہ، مجھے دنیا سے کیا واسطہ؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میری اور دنیا کی مثال تو اس مسافر کی سی ہے جو ایک گرم دن میں سفر کرتا ہے پھر دن کا کچھ حصہ کسی درخت کے نیچے سائے میں آرام کرتا ہے پھر اس درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔[1]

یہ حدیث کئی طرق سے ثابت ہے۔ اور اسے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور کئی دوسرے صحابہ نے بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے لیکن عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے روایت کرنے میں ہلال بن خباب متفرد ہیں۔

۴۳۸۵- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، وہیب، ایوب، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا"[2]

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے امام بخاری نے اپنی جامع میں مسلم عن عکرمہ کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۳۸۶- علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد، مصیصی، داؤد بن منصور، جریر بن حازم، یعلی بن حکم اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرم ﷺ اپنے مرض وفات میں اپنا سر ایک کپڑے سے باندھے ہوئے تشریف لائے پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اپنی عادت مبارکہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا:

ابوبکر بن ابی قحافہ سے زیادہ کسی کا مجھ پر جانی مالی احسان نہیں ہے اور اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے (مسجد نبوی میں کھلنے والی) ہر کھڑکی بند کرو، سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے"[3]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری اور مسلم دونوں نے اس حدیث کو عبید بن جبیر اور بشر بن سعید، عن ابی سعید خدریؓ کے طریق سے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے تنہا اسے عکرمہ کے طریق سے بھی نقل کیا ہے اور اسے عبداللہ بن محمد جعفی نے وھب عن جریر بن حازم عن ابیہ عن یعلی کے طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۴۳۸۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کے بارے میں جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے حکم دیا کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔[4]

---

[1] صحیح البخاری ۲۱۳/۳، ومسند الامام أحمد ۳۰۱/۱/۱. والمستدرک ۳۱۰/۴. وطبقات ابن سعد ۱۵۹/۲/۱. والترغيب والترهيب ۱۹۹/۴. وفتح الباری ۲۲۸/۵. وکشف الخفا ۲۱۸/۲.

[2]، [3] صحیح البخاری ۴/۵.وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب. فتح الباری ۱۷/۷. ۸، ۱۴۲.

[4] مسند الامام أحمد ۳۰۰/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲۳۲/۸. والمستدرک ۳۵۵/۴. والترغيب والترهيب ۲۸۸/۳. ونصب الراية ۳۳۹/۳. ۳۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲/۱۱.وکشف الخفا ۱۸۰/۱.

عکرمہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے عباد بن منصور کے حوالے سے سب سے عالی سند کے ساتھ یہی طریق نقل کیا ہے۔

۴۳۸۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد الطیالسی، عباد بن منصور، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اثمد'' کو لازم پکڑو، کیونکہ یہ بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے''[۱]

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس طریق کے علاوہ کسی دوسرے طریق سے عباد کے حوالے سے اسے عالی سند کے ساتھ نقل نہیں کیا ہے۔

۴۳۸۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامۃ، عبدالعزیز بن ابان، مسعر، سماک، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ کی قسم میں قریش سے جہاد کروں گا اور آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد آپ نے ان شاء اللہ کہا''[۲]

مسعر عن ہشام کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اس حدیث کو صرف عبدالعزیز بن ابان کے حوالے سے عالی سند سے نقل کیا ہے۔

۴۳۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد ہے میں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سورج گرہن کی نماز پڑھی مگر میں نے آپ سے ایک حرف بھی نہیں سنا یعنی آپ نے سراً تلاوت فرمائی، جہراً تلاوت نہیں فرمائی۔

۴۳۹۱- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، محمد بن یونس کدیمی، سعید بن سفیان جحدری، سعید بن عبداللہ، جبیر بن حیہ اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا، جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور کچھ یہودی لوگ بھی آپ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم، ہماری عورتیں خوبصورت چہروں والی ہیں اور ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ انکے چہروں پر کوئلہ ملا جائے، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے منہ کالا کرنے کا حکم نہیں دیا اور انکے حسن کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ چنانچہ آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔

۴۳۹۲- ابواسحٰق بن ابراہیم بن محمد، محمد بن احمد مؤمل، زیاد بن ایوب، محاربی، لیث، عبدالملک عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑا کرو اور نہ ہی اس سے مزاح کرو اور نہ ہی اس سے وعدہ کر کے اسکی خلاف ورزی کرو''[۳]

۱۔ المستدرک ۴/۲۰۷. وسنن ابن ماجة ۳۴۹۵، ۳۴۹۶. وسنن الترمذی ۱۷۵۷. والسنن الکبری للبیهقی ۴/۲۶۱. ۹/۳۴۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۷. وفتح الباری ۱۰/۱۵۷. والترغیب والترهیب ۳/۱۲۳.

۲۔ سنن أبی داؤد ۳۲۸۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۴۷، ۴۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۱۳۰۶، ۱۶۱۲۳.
والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۸۲. ومجمع الزوائد ۴/۱۸۲.

۳۔ ومشکاة المصابیح ۴۸۹۲. وکشف الخفا ۲/۲۰۱. واتحاف السادة المتقین ۷/۴۶۹. وتخریج الاحیاء ۲/۱۷۸.

عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے والے صرف عبدالملک ہی ہیں جبکہ عبدالملک سے روایت کرنے میں بھی لیث متفرد ہیں

۴۳۹۳- قاضی محمد بن احمد، سالم بن عاصم، قاضی ابواسحٰق بن حمزہ، محمد بن احمد بن یزید زہری، عبداللہ بن محمد بن یزید، محمد بن بکر برسانی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عمرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

نبی اکرم ﷺ نے ایام التشریق میں ایک منادی بھیجا، تاکہ وہ یہ اعلان کرے، یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور منادی کرنے والے حضرت بلالؓ تھے۔

یہ حدیث قتادہ اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے صرف محمد بن بکر نے سعید سے نقل کیا ہے۔

۴۳۹۴- وفد عبدالقیس کی آمد...... احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابان، قتادہ، سعید اور عکرمہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم آپکے پاس صرف اشہر حرم میں ہی آسکتے ہیں لہذا ہمیں ایسے کام کا حکم دیجئے کہ ہم اس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہوں اور ہمارے پیچھے جو لوگ ہیں انہیں بھی ہم اسکی طرف بلائیں، چنانچہ آپ نے انہیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے بیت اللہ کا حج کرنے اور مال غنیمت میں سے خمس دینے کا حکم دیا، اور انہیں چار چیزوں سبز رنگ کیے ہوئے گھڑے، کدو کے تونبے، کھجور کے کھوکھلے تنے اور روغن زفت (تارکول) لگائے ہوئے مٹکوں میں نبیذ سے بنانے منع کیا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے ابوحمزہ عن ابن عباسؓ کے طریق سے، جبکہ قتادہ عن سعید اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے۔

۴۳۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، اسماعیل بن عمرو، مندل، اسد بن عطاء، عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی پر ظلم ہو رہا ہو۔ کیونکہ جو شخص ظالم کے پاس کھڑا ہو اور اسے ظلم سے نہ روکے اس پر بھی آسمان سے لعنت نازل ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص بھی وہاں کھڑا نہ ہو جہاں کسی کو ناجائز قتل کیا جا رہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اس شخص پر بھی نازل ہوتی ہے جو قتل کے وقت موجود ہو اور اسے روکنے کی کوشش نہ کرے۔ ۱

یہ حدیث اسد اور عکرمہ کے طریق سے غریب ہے اور اسے مندل بن علی عنبری کے سوا کسی نے بھی روایت نہیں کیا ہے۔

۴۳۹۶- سلیمان بن احمد، جبیر بن عیسیٰ مقری مصری، یحییٰ بن سلیمان قرشی، فضیل بن عیاض، منصور عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک شخص پر ہوا جو بے چین تھا، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اسے معاف فرمادیں (اور اس اضطرب کی کیفیت کو اس سے دور فرمادیں) تو آپ سے کہا گیا اس کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ ابلیس کا اس پر غلبہ نہیں بلکہ اس نے اپنے آپ کو میرے لئے بھوکا رکھا ہے۔ اس وجہ سے اسے یہ تکلیف ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں، اور میں ہر روز اسے کئی مرتبہ

۱- البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۹/۲۴۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۶۰ ومجمع الزوائد ۲/۲۸۴. والترغیب والترھیب ۳/۳۰۴. وکنز العمال ۱۳۴۱۱.

شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسے کہیے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کیونکہ ہر دن میرے یہاں اس کی دعا قبول کیجاتی ہے۔اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دنیا میں سیر ہونے والے کل بھوکے ہوں گے"۔[1]

فضیل، منصور، اور عکرمہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرنے والے صرف یحیٰ بن سلیمان ہیں جنکے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔

۴۳۹۷-احمد بن یعقوب، ابوشعیب حرانی، یحیٰ بن عبداللہ نابلی، ایوب بن نھیک اور عکرمۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

"قد جعل ربک تحتک سریا" (مریم:۲۴)

میں سریا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ایک نہر تھی جسے اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا، تاکہ حضرت مریم علیہا السلام اس سے پانی پیئیں۔[2]

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف ایوب بن نہیک نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ایوب بن نہیک سے صرف یحیٰ بن عبداللہ نے روایت کیا ہے۔

۴۳۹۸-ابواسحٰق بن حمزۃ، مخلد بن جعفر، ابراہیم بن شریک، شہاب بن عباد، سعید بن حسن، عبداللہ بن حسن، عکرمۃ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"آدمی کا اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانا شہادت ہے"۔[3]

عبداللہ بن حسن عن عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے سعید بن حسین کے علاوہ اس حدیث کو کسی نے روایت نہیں کیا ہے، اور سعید بن حسین کوفی ہیں۔

۴۳۹۹-محمد بن احمد بن علی، محمد بن یونس کدیمی حمید بن زیاد، شعبۃ، عمارۃ بن ابی حفصۃ اور عکرمۃ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت ابوہریرۃؓ کا ارشاد ہے:

نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنی پلکوں پر رکھ دیتے تھے"

عمارۃ اور عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور شعبۃ کے طریق سے یہ اس کی سب سے عالی سند ہے۔

۴۴۰۰-محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامۃ، یزید بن ہارون، بقیۃ، اسحٰق بن مالک حضرمی، عکرمۃ اور حضرت ابوہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جس شخص نے کسی کو قسم دلائی اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ اس قسم کو پوری کروادے گا مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو اس کا گناہ اسی شخص پر ہوگا جس نے باوجود قدرت کے قسم پوری نہیں کروائی"۔[4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۶۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۵۰. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۳۹۱. والاحادیث الضعیفۃ ۳۱۶. والترغیب والترھیب ۳/۱۳۷. وکنز العمال ۶۱۵۶.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۴۶. ومجمع الزوائد ۷/۵۵. وتفسیر ابن کثیر ۵/۲۱۸، ۲۱۹. والدر المنثور ۴/۲۶۸. والاحادیث الصحیحۃ ۳/۱۸۹.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۱۷۹. وصحیح مسلم کتاب الایمان ۲۴۶. وفتح الباری ۵/۱۲۳، ۹/۶۶۱.

۴۔ سنن الدارقطنی ۴/۱۴۲. والسنن الکبری للبیھقی ۱۰/۴۱. وکنز العمال ۴۶۳۶۱.

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اوران سے روایت کرنے میں اسحٰق، جبکہ اسحٰق سے روایت کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۴۴۰۱-احمد بن جعفر بن معبد، عبید بن حسن بن سلیمان بن حرب، حوشب بن عقیل، مہدی عنبری، عکرمۃ اور حضرت ابو ہریرۃؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

''رسول اکرم ﷺ نے عرفۃ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمادیا ہے[۱]۔

عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے، اوراسکی روایت میں مہدی اور حوشب متفرد ہیں۔

۴۴۰۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، یزید بن ابی حکیم اور عکرمۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عائشہؓ کا ارشاد ہے ہم نے کھجور اور پانی بھی کبھی سیر ہوکر نہیں تناول فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کو جلاوطن کیا اور بنوقریظہ کو ہلاک کیا''

۴۴۰۳-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، عمارۃ بن ابی حفصہ، عکرمۃ اور حضرت عائشہؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

''رسول اکرم ﷺ پر دو اونی موٹی موٹی اور کھردری قسم کی چادریں ہوتی تھیں تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپکے یہ دونوں کپڑے موٹے موٹے اور کھردرے ہیں اور آپ کو ان میں پسینہ آتا ہے تو یہ بھاری ہوجاتے ہیں، اور فلاں آدمی کے پاس شام سے کپڑے آئے ہیں آپ ان کے پاس کسی کو بھیجئے کہ وہ آپکو دو کپڑے بیچ دے خوشحالی تک ادھار کرتے ہوئے، چنانچہ آپ نے انکے پاس ایک آدمی بھیجا، جب اس کپڑے والے کے پاس وہ آدمی پہنچا تو اس نے کہا، اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارادہ میرے کپڑوں کو لے لینا اور اسکی قیمت میں ٹال مٹول کرنا ہے، چنانچہ وہ آدمی واپس آپ ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو اس بات کی خبر دی، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص نے جھوٹ بولا ہے، اللہ کی قسم سب لوگوں کو معلوم ہے کہ میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ امانت کی ادائیگی کرنے والا ہوں''[۲]

عمار اور عکرمۃ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زریع کے علاوہ اسے کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

مؤلف کا قول ہے کہ اسی دن رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا،

تم میں سے کسی کا کئی پیوند لگے ہوئے کپڑے پہننا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے شخص سے ایسی چیز قرض لے جو اس کے پاس نہ ہو''[۳]

---

[۱] المستدرک ۱/ ۴۳۴. ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۰۴. والسنن الکبری للبیهقی ۴/ ۲۸۴. ۵/ ۱۱۷.

[۲] سنن النسائی ۷/ ۲۹۴. وسنن الترمذی ۱۲۱۳. ومشکاۃ المصابیح ۴۳۶۱. والبدایة والنهایة ۹/ ۲۵۰.

[۳] مسند الامام أحمد ۳/ ۲۴۴. والبدایة والنهایة ۹/ ۲۵۰.

(۲۴۶) عمرو بن دینار[1]

اوران حضرات میں سے جنہوں نے عبادت اور فقہ دونوں کی مشغولیت میں اپنی زندگی گزاری، عمرو بن دینار بھی ہیں، آپ ایک احتیاط پسند فقیہ اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے بزرگ تھے۔

۴۴۰۴- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحٰق ثقفی، عبدالجبار بن علاء اور سفیان بن عیینۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

جب عطاء کا انتقال ہوگیا تو ہشام نے عمرو بن دینار سے کہا، آپ لوگوں کو فتویٰ دینے کی مشغولیت اختیار کیجئے اور آپکی معاشی کفالت میرے ذمے ہے، یہ سن کر عمرو بن دینار نے جواب دیا، میں نہ تو لوگوں کو فتویٰ دینا چاہتا ہوں اور نہ ہی آپکی معاشی معاونت کو قبول کرتا ہوں۔

سفیان کا بیان ہے، جب عطاء کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے آپ سے کہا آپ اپنے بعد ہمیں کس کا دامن پکڑنے کی وصیت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا عمرو بن دینار۔

۴۴۰۵- ابو حامد بن جبلۃ، ابوالعباس سراج، محمد بن سلام، ابراہیم بن بشار اور ابن عیینۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایاس بن معاویۃ سے کسی نے پوچھا، آپ کے خیال میں اہل مکۃ میں سے فقہ میں سب سے زیادہ مہارت کسے حاصل ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اہل مکۃ میں سے سب سے زیادہ برے اخلاق والا شخص عمرو بن دینار ہے، کہ جب ان سے آپ کی حدیث کے بارے میں پوچھیں تو ایسا لگتا ہے کہ ان کی آنکھیں نکل گئی ہیں۔ سفیان نے مزید ارشاد فرمایا، عمرو بن دینار جب خود سے حدیث بیان کرتے تو بالکل ٹھیک ہوتے اور جب ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا جاتا تو وہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ جاتے۔

۴۴۰۶- ابو حامد بن جبلۃ، ابوالعباس سراج، محمد بن عبدالملک، سلیمان بن حرب اور حماد بن زید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

عمرو بن دینار سے ایک شخص نے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا، میں نے اس مسئلے کو ایک ایسے شخص کے لئے چھوڑ دیا ہے جس کا جواب دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۴۴۰۷- احمد بن محمد بن عبدالوہاب، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن صباح، سفیان زمعۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ طاؤس کا بیان ہے: میرے والد نے مجھ سے کہا، آپ مکۃ جائیں تو عمرو بن دینار کی مجلس میں ضرور شرکت کرنا کیونکہ وہ علماء کے سامنے ہمیشہ خاموش رہے اور انکی باتیں سنتے رہے۔

۴۴۰۸- ابو حامد بن جبلۃ، ابوالعباس ثقفی اور علی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن مہدی کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ شعبۃ کا بیان ہے۔

میں نے عمرو بن دینار سے زیادہ حدیث کے معاملے میں کسی کو محتاط نہیں پایا، نہ ہی حکم کو اور نہ ہی قتادہ کو۔

۴۴۰۹- احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن ابان، سفیان اور صدقۃ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک حصہ آپ سوتے، ایک حصہ عبادت کرتے اور ایک حصے

---

[1] طبقات ابن سعد ۴۷۹/۵. والتاریخ الکبیر ۲/رت ۲۵۴۴. والجرح ۶/رت ۱۲۸۰. واللمع ۳۱۴/۱. وسیر النبلاء ۳۰۰/۵. والکاشف ۲/رت ۴۲۱۵. والمیزان ۳/رت ۶۳۶۷. وتهذیب التهذیب ۲۸/۸. وتهذیب الکمال ۴۳۶۰. (۵/۲۲) والتقریب ۶۹/۲. والخلاصة ۲/رت ۵۴۸۸.

میں لوگوں کو حدیث پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

۴۴۱۰- عبداللہ بن محمد اور عبید اللہ بن اسحق، اسحق بن ابراہیم اور محمد بن عمرو بن عباس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا بیان ہے: میں مسلسل کئی سالوں تک عمرو بن دینار کی مجلس میں شرکت کرتا رہا لیکن اس عرصے میں انہوں نے مجھ سے کبھی ایک مرتبہ بھی ایسی بات نہیں کی جس سے میری دل شکنی ہوئی ہو۔

۴۴۱۱- حسن بن محمد، احمد مادرانی، عباس بن محمد، عثمان بن عبدالوہاب، انکے والد اور محمد بن مسلم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے۔ کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس دن روزے رکھے جب ان کو الواح ملیں تو وہ ٹوٹ گئیں جس پر انہوں نے اتنے ہی دن مزید روزے رکھے تو وہ صحیح سالم حالت میں آپ کو ملیں۔

۴۴۱۲- عبداللہ بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید اور داؤد بن عبدالرحمٰن عطار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا بیان ہے:

جب بھی کسی آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور وہ اپنے جسم کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے کہ کیسے اسے غسل دیا جا رہا ہے اور کیسے کفن دیا جا رہا ہے اور کس طرح لوگ اسے لیکر قبر کی طرف جا رہے ہیں اور پھر اسے قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور داؤد بن عبدالرحمٰن نے اس حدیث میں اس بات کی زیادتی کی ہے کہ جب میت چارپائی پر ہوتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے سن لوگ تیرے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔

۴۴۱۳- عبداللہ بن محمد، اسحق بن ابراہیم، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث اور ابن عیینہ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

اواب اور حفیظ کا مصداق وہ شخص جو مجلس سے استغفار کے بغیر نہ اٹھے اور کہے اے اللہ اس مجلس میں ہم سے جو گناہ ہوا اسے معاف فرما دیجئے اور تسبیح و تحمید بھی کرے۔

عمرو بن دینار کی مسانید:...... عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۱۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن الشیخ، محمد بن احمد بن العوان، روح بن عبادہ، زکریا بن اسحاق اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے۔

''رسول اکرم ﷺ مشرکین مکہ کے ساتھ خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے اور آپ نے ایک چادر کی لنگی باندھی ہوئی تھی، آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے ارشاد فرمایا، اے بھتیجے! اگر آپ اپنی چادر کو کھول کو پتھر کے نیچے اپنے کندھے پر رکھ دیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ آرام دہ ہوگا، یہ سن کر آپ نے لنگی کھول کر چادر اپنے کندھے پر پتھر کے نیچے رکھ دی، تو آپ بے ہوش ہو کر گر گئے اور اسکے بعد آپ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

یہ حدیث عمرو بن دینار عن جابرؓ کی سند سے صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطر عن روح بن خدیج کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۵- محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے:

غزوۂ احد میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کے راستے میں مارا گیا تو میں کہاں جاؤں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جنت میں حضرت جابرؓ کا بیان ہے اس شخص کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں، جو اس نے پھینک دیں، اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری نے اسے سفیان عن عمرو بن دینار کی سند سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۶- محمد بن احمد بن مخلد، محمد بن یونس الکدیمی، ابو عامر مقبری، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سالم بن ابراہیم، قرۃ بن خالد اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کا ارشاد ہے:

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مقام جعرانۃ میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا ہے اور آپ سے کہنے لگا عدل کرو، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں عدل نہ کروں تو میں یقیناً بدبخت ہو جاؤں گا"[1]

قرۃ بن عمرو کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مسلم عن قرۃ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن معاویۃ جمحی، ابوالربیع سمان عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"میں دیکھ رہا ہوں کہ عام لوگ تو زیادہ ہو رہے ہیں جب کہ میرے صحابہ کم ہو رہے ہیں، انہیں برا بھلا مت کہو، جو شخص میرے صحابہ کو برا بھلا کہے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی"

اس حدیث کو ہشام نے عمار، بقیہ، محمد بن فضل، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۱۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، بقیۃ، محمد بن فضل ازدی، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

کچھ لوگوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"قریب ہے کہ عام لوگ زیادہ ہو جائیں اور میرے صحابہ کم ہو جائیں، میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، جس شخص نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے"

۴۴۱۹- ابواسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حمزۃ، محمد بن حماد بن فضالۃ، محمد بن معمر، ابوزمعۃ، عمرو بن دینار اور حضرت جابرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

مؤمن کے لئے بہترین سحری کھجور ہے"[2]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں زمعۃ متفرد ہیں۔

۴۴۲۰- ابراہیم بن محمد بن حمزۃ، ابراہیم بن علی عمری، معلیٰ بن مہدی، جعفر بن سلیمان ضبعی ابو عامر خراز اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۳۳۲. والبداية والنهاية ۴/۳۶۳.

۲۔ المعجم الكبير للطبراني ۷/۱۸۹. ومجمع الزوائد ۳/۱۵۱. وتاريخ بغداد ۲/۲۸۶، ۱۲/۴۳۸. والكامل لابن عدی ۱۰۸۴. والترغيب والترهيب ۲/۱۳۹.

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، میں اپنے یتیم کو کس چیز سے ماروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس چیز سے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو اس سے یتیم کو بھی مارو، اور اپنے مال کو اس کے مال سے پورا نہ کرو، اور نہ ہی اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بڑھاؤ۔[1]

عمرو بن دینار عن جابرؓ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں خراز متفرد ہیں، اور ان کا نام صالح بن رستم ہے اور آپ بصرہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۲۱-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، محمد بن مسلم اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے:

لوگوں نے ایک قبرستان میں کچھ آگ دیکھی، جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو بھی وہاں موجود پایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے ساتھی کو مجھے دیدو، پھر اچانک لوگوں نے دیکھا کہ یہ وہ شخص ہے جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔''[2]

یہ حدیث محمد بن مسلم کے تفردات میں سے ہے۔

۴۴۲۲-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامۃ، روح بن عبادۃ، زکریا بن اسحٰق، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اکرم ﷺ نے مکۃ مکرمۃ میں تیرہ سال تک قیام فرمایا۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مطر عن روح کی سند سے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے عن اسحٰق بن راھویہ عن روح کے حوالے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے روح ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۴۴۲۳-محمد بن احمد بن علی بن محمد، محمد بن یونس کدیمی، روح بن عبادۃ، زمعۃ بن صالح اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا ارشاد گرامی ہے: ''رسول اکرم ﷺ نے ایک چٹائی پر نماز ادا فرمائی''

عمرو کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں زمعۃ متفرد ہیں۔

۴۴۲۴-فاروقی خطابی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، مالک بن زیاد، ہذیل بن علی، ابن جریج، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے کہ: جس شخص کو کوئی ہدیۃ دیا گیا، اور اس کے پاس کچھ لوگ بھی موجود ہوں تو وہ اس ہدیے میں شریک ہوں گے''[3]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں ہذیل متفرد ہیں۔

۴۴۲۵-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ النجار الرقی، فیاض بن محمد رقی، مروان غفاری، ابن جریج، اور عمرو بن دینار کے

---

[1] السنن الکبری للبیھقی ۶/۴. والمعجم الصغیر للطبرانی ۸۹/۱. ومجمع الزوائد ۱۶۳/۸. والدر المنثور ۲۲۲/۲. وکنز العمال ۴۴۰۲، ۴۰۴۹۸.

[2] سنن أبی داؤد ۳۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۲۴۸/۱. والسنن الکبری للبیھقی ۳۱/۴، ۵۳، والمستدرک ۳۶۸/۱. ۳۴۵/۲. ومجمع الزوائد ۳۶۹/۹. وشرح السنۃ ۳۶۳/۵.

[3] السنن الکبری للبیھقی ۱۸۳/۶. ومجمع الزوائد ۱۴۸/۴. والفوائد المجموعۃ ۸۴. واللآلی المصنوعۃ ۱۶۰/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۴/۱۱.

اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا:

رسول اکرم ﷺ کا گزر جب معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے ہوا تو آپ نے انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

عمرو کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں مروان غفاری متفرد ہیں،

۴۴۲۶-ابوعمرو، حسن بن سفیان، سعد بن یزید فراء، محمد مسلم، اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا، اے اللہ میری اور فلاں آدمی کی مغفرت فرما دیجئے، آپ نے اس سے پوچھا یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے کہا میرا ایک پڑوسی ہے جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر حضرت عباس ؓ نے ارشاد فرمایا، تمہاری اور اس کی مغفرت فرما دی گئی، رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا، تو آپ نے اس سے پوچھا، یہ فلاں شخص کون ہے؟ اس نے جواب دیا میرا پڑوسی ہے جس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔

عمرو کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن مسلم طائفی اسکی روایت میں متفرد ہیں۔

اور ایک روایت میں اس بات کی زیادتی بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو ملتزم کے پاس کھڑا ہوا یہ دعا کر رہا تھا، اللھم اغفرلی ...... اور اس طرح حدیث ذکر کی۔

۴۴۲۷-ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عباس طیالسی، عبداللہ بن معاویہ جمحی، حماد بن سلمۃ، عمرو بن دینار، اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند کو دیکھ کر افطار کرو، اگر چاند بادلوں کی وجہ سے پوشیدہ ہو جائے تو تیس دن شمار کرو''

اس پر رسول اکرم ﷺ سے لوگوں نے استفسار کیا، اگر ہم ایک یا دو دن پہلے ہی روزے رکھنا شروع کر دیں تو! یہ سن کر رسول اللہ کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا ''نہیں''[1]

اس حدیث کو حماد بن سلمۃ کے علاوہ کسی راوی نے عمرو بن دینار سے روایت نہیں کیا۔

۴۴۲۸-سلیمان بن احمد، حسن بن غلیب، سلیمان بن بشیر کوفی، جامع بن عمر بن عمر، محمد بن مسلم طائفی عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے اسنادی حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے۔

''جب بھی کسی شخص کو کسی جگہ کا والی بنا دیا گیا تو اس کے لئے عافیت کو وسیع کر دیا گیا، اگر اس نے اس عافیت کو قبول کیا تو اس کے لئے یہ وسیع ہو جاتی ہے، اور اگر اس نے اسے کوئی بیوفائی کی، تو اس کے لئے ان مصائب کا دروازہ کھل جاتا ہے، جنکو برداشت کرنے کی اسکے اندر سکت نہیں''[2]

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے پوچھا، بیوفائی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا اس سے مراد لوگوں کے عیوب اور لغزشوں کی ٹوہ میں لگ جانا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۳/۳۵. وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۲/، وسنن الترمذی ۶۸۴. ۶۸۸. وسنن النسائی ۴/۱۳۳. ۱۳۵. ۱۳۶. ۱۵۴. وفتح الباری ۱۰/۳۶۹.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۱۵. ومجمع الزوائد ۵/۲۱۵. وأمالی الشجری ۲/۲۲۸. وکنز العمال ۱۴۷۳۴.

عمرو کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں محمد بن مسلم متفرد ہیں،

۴۴۲۹-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، اگر کوئی شخص عمرہ کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان وقوف نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر سکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا۔

''رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا، سات چکر اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی'' پھر انہوں نے مزید ارشاد فرمایا، بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے''

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اور عمرو سے روایت کرنے والوں میں شعبۃ، ثوری، حماد بن سلمۃ، حماد بن زید، ابن جریج، حجاج بن ارطاۃ، وغیرہ شامل ہیں۔

۴۴۳۰-محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن ایوب، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ

''رسول اکرم ﷺ نے شراب پینے والے اور پلانے والے پر لعنت فرمائی ہے''

عمرو بن دینار کی یہ حدیث بھی غریب ہے اور اسکی روایت میں ابوبکر بن عیاش متفرد ہیں، اور عبدالعزیز جو اہل مکۃ کے تابعین میں سے ہیں حدیث کی روایت کے معاملے میں زیادہ محتاط نہیں۔

۴۴۳۱-سلیمان بن احمد، عمرو بن ابوالطاہر، یحیٰ بن ایوب علاف، سعید بن ابی مریم، نافع بن عمر جمحی اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے:

''رسول اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے مغمس تک جایا کرتے تھے، جو مکۃ سے دو میل کے فاصلے پر ہے''

عمرو کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں نافع متفرد ہیں اور آپ اہل مکہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

۴۴۳۲-محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، ورقاء عمرو بن دینار اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

''جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا تو وہ شہید ہے''

اسی طرح مؤلف کی کتاب میں ہے، لیکن درست سند عبدالعزیز بن عمرو کی ہے اور ابن جریج، حمادان اور حاتم بن ابی صغیرۃ اس حدیث کو عمرو عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

۴۴۳۳-حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمرو الضبی، محمد بن مسلم عمرو بن دینار، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''کھیتی میں، انگوروں میں اور کھجوروں میں اس وقت تک عشر واجب نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کی مقدار تک نہ پہنچ جائیں، اور پانچ وسق کی مقدار پانچ فرق ہے''[۱]

عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف محمد بن مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۳۴-محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ حضرمی، جعفر بن محمد بزوری، یحیٰ بن موسیٰ الطائفی، محمد بن رزیق مخزومی اور عمرو بن دینار کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کا بیان ہے۔

۱۔ السنن الكبرى للبيهقي ۱۲۸/۴، وسنن الدارقطني ۹۴/۲، وكنز العمال ۱۵۸۷۵.

''رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس ؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو قضب بونے کا حکم دیں، کیونکہ یہ فقر کو دور کرتی ہے اور قضب رطبہ یعنی تر کھجور کو کہا جاتا ہے''

(۲۴۷) عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ [۱]

اور ان عظیم ہستیوں میں سے ایک عبداللہ بن عبید بن عمیر بھی ہیں۔

۴۴۳۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، عبداللہ بن ادریس اور ہارون بن ابوابراہیم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کا بیان ہے:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے کاموں میں سے اپنے لئے تھوڑے پر قناعت نہ کرو، جیسا کہ ذلیل اور حقیر کاموں کو بقدر ضرورت ہی اختیار کیا جاتا ہے، بلکہ کوشش کرو، حریص اور واقف آدمی کی سی کوشش کرو، اور کسی کمزوری اور لاچاری کے بغیر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی تواضع اختیار کرو، جیسا کہ کوئی اجنبی قیدی اپنے قید کروانے والے کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے۔

۴۴۳۶- عبداللہ، احمد، ابوسعید، ابوادریس اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے:

خواہشات نفس آدمی کو کھینچنے والی جبکہ اسکے، مطابق عمل آدمی کو ہنکانے والا اور آدمی کا نفس آڑ جانے والا ہے، چنانچہ اگر اس کو آگے سے کھینچنے والا قریب آتا ہے تو وہ اپنے ہنکانے والے کے لئے درست نہیں ہوتا ہے اور آدمی کا نفس اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا ہے جب تک کہ خواہش نفس اور عمل کو ایک ساتھ ہی لوٹایا نہ جائے۔

۴۴۳۷- محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ اور عبدالعزیز بن ابورواد کے حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ کا قول ہے:

علم مؤمن کی گم شدہ متاع ہے، وہ اس کی طلب میں صبح سویرے گھر سے نکلتا ہے اور جب بھی اسے کچھ علم حاصل ہوتا ہے تو وہ اسے اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہے اور مزید کی طلب شروع کر دیتا ہے۔

۴۴۳۸- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ہارون بن ابی ابراہیم کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عبید کا بیان ہے

جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا جسکے زخم سے آپ جانبر نہ ہوسکے اور آپ انتقال کر گئے، اس وقت آپ سے کسی نے کہا، اے امیر المؤمنین! اگر آپ کچھ دودھ پی لیتے تو آپ کے لئے مفید ہوتا، جب آپ نے دودھ پیا تو وہ آپ کے زخم سے نکل گیا اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ یہ وہی دودھ ہے جو ابھی آپ نے پیا تھا، پھر آپ روئے اور آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگ بھی روئے، اور آپ نے ارشاد فرمایا، دنیا میں جو کچھ بھی ہے اگر وہ میری ملکیت ہوتا تو میں اسے بطور فدیے کے دیکر قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتا، لوگوں نے کہا کیا آپکو اسی چیز نے رلایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے اسکے علاوہ کسی چیز نے نہیں رلایا۔

۴۴۳۹- محمد بن احمد، بشر، خلاد اور ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید کا بیان ہے:

ایک مرتبہ لوگ حضرت عمرؓ کے سامنے اپنے اپنے عطیات وصول کر رہے تھے تو اچانک آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپکی نگاہ ایسے آدمی پر پڑی جسکے چہرے پر تلوار کے زخم کا ایک نشان تھا، آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا، اسے یہ زخم فلاں غزوے میں لگا ہے جس میں وہ شریک تھا، یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا، اسے ایک ہزار درہم اور دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم اور دیئے گئے پھر

۱۔ طبقات ابن سعد ۵/۴۷۳. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۴۳۰. والجمع ۱/۲۷۶. وسیر النبلاء ۴/۱۵۷. وتاریخ الاسلام ۴/۲۶۸. وتهذیب التهذیب ۵/۳۰۸. والتقریب ۱/۴۳۱. وتهذیب الکمال ۳۴۰۲. (۱۵/۲۵۹) والخلاصة ۲/۳۶۴۰.

آپ نے مال کو کچھ دیر تک الٹ پلٹ کیا اور فرمایا، اسے ایک ہزار درہم مزید دو، چنانچہ اسے ایک ہزار درہم مزید دیئے گئے اور آپ نے چار مرتبہ اس طرح حکم دیا اور ہر مرتبہ اسے ایک ہزار درھم دیئے گئے، اور وہ آدمی اتنا زیادہ مال اسے دیئے جانے کی وجہ سے کچھ شرمانے لگا اور وہاں سے چل دیا اس کے جانے کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں پوچھا، تو آپ سے کہا گیا، آپ نے اسے اتنا زیادہ دیا جس کی وجہ سے وہ کچھ شرمانے لگا تھا اور چلا گیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا، اللہ کی قسم اگر وہ یہاں ٹھہرا رہتا تو جب تک وہ یہاں رہتا میں اسے باقی مال میں سے اسی طرح دیتا رہتا، کیونکہ وہ ایک عظیم انسان ہے کہ اللہ کی راہ میں جسکے چہرے پر تلوار لگی اور اس میں گڑھا پڑ گیا۔

۴۴۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد یزید بن ہارون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جریر بن حازم کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عبید کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

حضرت ایوب علیہ السلام کے دو بھائی تھے، ایک مرتبہ آپکی بیماری کے زمانے میں وہ آپکے ہاں تشریف لائے اور انہوں آپ سے کچھ بو محسوس کی، اس پر وہ کہنے لگے، اگر اللہ تعالیٰ کو (حضرت) ایوب علیہ السلام کے بارے میں ذرا بھی بھلائی کا علم ہوتا تو اسے یہ تکلیف نہ پہنچتی، حضرت ایوب علیہ السلام نے اس سے زیادہ سخت بات نہیں سنی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔

''اے اللہ اگر آپ کو یہ معلوم ہے کہ میں نے کبھی بھی شکم سیر ہو کر رات نہیں گزاری جبکہ مجھے کسی بھوکے آدمی کی جگہ کے بارے میں علم ہو اور میں نے اسے کھانا کھلایا ہو تو میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق کی اور آپ کے بھائی بھی سن رہے تھے

پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں نے کبھی بھی کسی ننگے آدمی کا علم ہونے کی حالت میں قمیض نہیں پہنی تو آپ میری تصدیق کر دیجئے، چنانچہ آپکی تصدیق کر دی گئی اور آپکے بھائی بھی یہ سن کر رہے تھے، پھر آپ سجدے میں گر گئے اور فرمایا، اے اللہ میں اس وقت تک سجدے سے اپنا سر اٹھاؤں گا جب تک کہ آ میری اس تکلیف کو دور نہیں فرمائیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپکی تکلیف دور فرمادی۔

۴۴۴۱- حسن بن محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن ادریس: احمد بن سنان، وہب بن جریر اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عمیر کا بیان ہے:

حضرت سلیمان نے سرکش جنات میں سے ایک جن کے پاس پیغام بھیجا اور اسے آپکے پاس لایا گیا، جب وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دروازے پر پہنچا تو اس نے ایک لکڑی لی اور اسے اپنے ہاتھ سے ناپا، اور پھر اسے دیوار کے پیچھے پھینک دیا اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جا کر گری، یہ دیکھ کر آپ نے پوچھا یہ کیا ہے، اس پر آپ کو اس سرکش جن کے عمل کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا، جو کچھ کرتے ہو کرو، کیونکہ تمھیں دنیا میں اس جیسے کاموں سے سابقہ پڑے گا''

۴۴۴۲- عبداللہ بن محمد، حسن بن محمد، محمد بن عبدالعزیز، علی بن حسن بن شقیق اور حسین بن واقد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک:

''ولم یصرّوا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون (ال عمران-۱۳۵)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، وہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ انکی توبہ کو قبول فرمائیں گے''

۴۴۴۳- سلیمان بن احمد، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، ابوبکر حنفی اور طلحہ بن عمرو کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے باری تعالیٰ کے ارشاد پاک

''والبحر المسجور'' (الطور:٦)

میں المسجور کی تفسیر بھڑ کتے ہوئے سے کی۔

۴۴۴۴- احمد بن جعفر النسائی، محمد بن جریر، محمد بن عمیر، زافر بن سلیمان اور رصافی کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کا بیان ہے:

جو شخص تقویٰ کو اپنا شعار بنالے اور پرہیز گاری کو اپنا شیوہ بنالے تو اس کے لئے کسی دنیا دار آدمی کے سامنے ذلیل ہونا مناسب نہیں۔

عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر کی مسانید...... عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے مسنداً احادیث روایت کی ہیں، اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابوالدرداءؓ اور حذیفہؓ وغیرہ سے مرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔

۴۴۴۵- حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مناظرہ...... محمد بن احمد عمیر اور انکے والد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے

''حضرت آدم (علیہ السلام) اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان مناظرہ ہوا، تو آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپکو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپ کے ہم کلام بھی ہوئے، پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کیا اور آپکے ہم کلام بھی ہوئے پھر انہوں نے اس بات کا بھی تذکرہ کیا کہ آپ نے ایک آدمی کو قتل کیا، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، اے آدم آپ لوگوں کے والد ہیں، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں کو آپکے سامنے سجدہ کروایا اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا، پھر آپ نے اس کی نافرمانی کی، اگر آپ یہ نہ کرتے تو آپ اور آپکی اولاد جنت میں داخل ہوتی، یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس کا ہونا میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا، پھر رسول اکرم ﷺ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا، پھر آدم (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) پر حجت میں غالب آگئے۔[1]

حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے، جبکہ عبداللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف عکرمہ عن عبداللہ عن عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۴۴۴۶- ابوبکر بن خلاد، ابوبکر الطلحی، موسیٰ بن ہارون، محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، حوثرہ بن اشرس، سوید ابوحاتم، عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر، انکے والد، اور انکے دادا کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ

ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ نے دریافت کیا، یارسول اللہ کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، لمبے قیام والی۔ پھر اس شخص نے دریافت کیا، کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تنگدست کا کوشش کر کے دیا ہوا صدقہ پھر اس نے دریافت کیا، کون سے مؤمن کا ایمان سب سے زیادہ کامل ہے؟ آپ نے جواب دیا جسکے اخلاق سب سے بہترین ہوں۔[2]

۱- صحیح مسلم کتاب القدر ۱۴...... ۲- سنن ابی داؤد ۴۶۸۲۔ ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۵۰، ۴۷۲، ۵۲۷، والمستدرک ۱/ ۳۔ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۱۸۔ وفتح الباری ۱۰/ ۴۵۸۔

یہ حدیث غریب ہے اور اس کو موصولاً روایت کرنے میں سوید متفرد ہیں اور صالح بن کیسان نے اسے زہری عن عبداللہ عن ابیہ کی سند سے جد کے واسطے کے بغیر نقل کیا ہے۔

۴۴۴۷-ایمان اور افضل جہاد کے متعلق حضور ﷺ سے سوال...... سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، عمرو بن خالد حرانی، بکر بن خنیس، عبداللہ بن ابی بدر، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد عبید کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ انکے دادا عمیر کا بیان ہے:

میرے دل میں ایک سوال تھا جس نے مجھے غمگین کیا ہوا تھا اور اسکے متعلق میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں پوچھا تھا اور نہ ہی میں نے کسی اور کو آپ سے پوچھتے ہوئے سنا تھا، چنانچہ اس سوال کے لئے موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ ایک مرتبہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو وضو کرتے ہوئے پایا اور میں نے آپکو ان دو حالتوں میں سے ایک حالت میں پایا جن حالتوں میں آپ سے ملاقات کی میری چاہت ہوئی تھی، میں نے اس وقت آپکو فارغ اور خوش پایا تو عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے کچھ سوال کرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا۔

''جی ہاں جو تمہارا دل چاہے پوچھو؟

تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، سماحت اور صبر پھر میں نے پوچھا کون سا مؤمن افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ''جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں''

اسکے بعد میں نے پوچھا، کون سا جہاد افضل ہے؟ یہ سن کر آپ نے دیر تک سر جھکایا اور خاموش رہے اور میں ڈرنے لگا کہ کہیں آپ مجھ پر غصہ تو نہیں ہو گئے اور میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آپ سے یہ سوال نہ کرتا، کیونکہ میں نے ایک روز قبل ہی آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

مسلمانوں میں سے سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے، جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اسکے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

چنانچہ میں نے کہا، میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اسکے بعد آپ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور مجھ سے ارشاد فرمایا، آپ نے کیا سوال کیا تھا؟ میں نے کہا، کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے جواب دیا،

ظالم بادشاہ کے سامنے عدل و انصاف کی بات کرنا''

یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے غریب ہے اور مؤلف نے اسے صرف اسی سند سے مکمل طور پر نقل کیا ہے اور سلیمان کا قول ہے ابوبدر ثابت بنانی کے شاگرد بشار بن حکم مصری کی کنیت ہے۔

۴۴۴۸-احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، ہشام بن عمارہ، رفدہ بن قضاعہ غسانی، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور انکے والد کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ ان کے دادا عمیر کا بیان ہے:

''رسول اکرم ﷺ فرض نمازوں میں ہر تکبیر کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے''

یہ حدیث عبداللہ اور اوزاعی کے طریق سے غریب ہے اور رفدہ بن قضاعہ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔

۴۴۴۹-قرب قیامت کی نشانیاں...... ابو اسحٰق بن حمزۃ، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، سوید بن سعید، فرج بن فضالہ، عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی، اور حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''بہتر چیزیں قیامت کے قرب کی نشانیاں ہیں، جب آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ نمازوں کو قضاء کریں، امانت کو ضائع کریں، سود کھائیں، جھوٹ کو حلال سمجھیں، انسانوں کے خون کو ہلکا سمجھیں، عمارتوں کو خوب بلند کریں،
دین کو دنیا کے عوض فروخت کریں، قطع رحمی کریں، حاکم ضعیف ہو جائے، جھوٹ، سچ ہو جائے، ریشم مردوں کا لباس بن جائے، ظلم علی الاعلان ہو، طلاقوں کی کثرت ہو، موتیں اچانک ہونے لگیں، خیانت دار شخص کو امانت سپرد کی جائے اور امانت دار شخص خائن بتلایا جائے جھوٹے کی تصدیق کیجائے، سچے کو جھٹلایا جائے، تہمتوں کی کثرت ہونے لگے، بارش رک جائے، اولاد غصے کا باعث بنے، کمینے لوگوں کی کثرت ہو، شرفاء کی قلت ہو، فاسق فاجر سردار بن جائیں، جھوٹے وزیر بن جائیں، قبیلے کے سردار ظالم ہوں۔ قاری فاسق ہوں اور جب بھیڑ کی کھال پہننے لگیں، انکے دل مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں، صبر کے بغیر چارہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے فتنے میں مبتلا کریں گے جس میں وہ یہودیوں کے تاریکی میں ٹامک ٹول مارنے کی طرح ٹامک ٹولیاں ماریں گے، دینار ظاہر ہو جائیں اور دراھم طلب کیے جائیں۔

گناہوں کی کثرت ہو، امراء خیانت کرنے لگیں، قرآن کریم کو مزین کیا جائے، مسجدوں میں تصویریں بنائی جائیں، مینارے طویل ہو جائیں، دل برباد اور ویران ہو جائیں، شراب نوشی کی کثرت ہونے لگے، حدود کا نظام معطل ہو جائے، باندی اپنے آقا کو جنم دے، اور آپ ننگے پاؤں اور ننگے بدن لوگوں کو دیکھیں کہ وہ بادشاہ بن جائیں، بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں شرکت کرنے لگے، مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرنے لگیں، قسم طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے، آدمی گواہی طلب کے بغیر ہی اللہ کے نام کی قسم کھائی جانے لگے۔ آدمی گواہی طلب کیے بغیر ہی گواہی دینے لگے، اور جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے، دنیا کے لئے دین کا علم سیکھا جانے لگے اور دنیا آخرت کے کاموں سے طلب کی جانے لگے، مال غنیمت کو ذاتی مال سمجھا جانے لگے، امانت کو مال غنیمت سمجھا جانے لگے، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے، قوم کا سرداران میں سب سے زیادہ کمینہ شخص ہو، آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے والدہ پر ظلم کرے، دوست کے ساتھ نیکی کرے، بیوی کی اطاعت کرے، فاسق لوگوں کی آوازیں مسجد میں بلند ہوں، گانے والیوں اور گانے کے آلات کا رواج ہو، راستے میں شراب نوشی کی جانے لگے، ظلم کو فخر سمجھا جانے لگے، زبردستی کی خرید و فروخت ہو، شرائط کی کثرت ہو، قرآن کریم کو بانسری بنا دیا جائے، درندوں کی کھال استعمال کی جانے لگے، مساجد کو راستہ بنا دیا جائے، اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں، جب یہ تمام نشانیاں پائی جانے لگیں تو اس وقت ایک سرخ آندھی، زمین میں دھنسنے، چہروں کے مسخ کیے جانے اور عذاب کی نشانیوں سے ڈرو،

عبداللہ بن عبید بن عمیر کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اسے صرف فرج بن فضالہ نے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، ابو معاویہ، عبید اللہ بن عمر بن ولید رصافی، عبداللہ بن عبید بن عمیر اور حضرت ابو الدرداءؓ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''جس شخص نے کسی سے ایسی بات سنی جسے وہ بیان کرنا نہیں چاہتا ہے تو وہ اس کے پاس امانت ہوگی اگر چہ وہ اسے اس بات کو چھپانے کا حکم نہ دے''۔

عبداللہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف عبید اللہ بن عمر بن ولید نے ہی اسے روایت کیا ہے:

۴۴۵۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان، عبید اللہ اور عبداللہ بن عبید بن عمیر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ا۔ مسند الامام أحمد ٦/٤٤٥. ومجمع الزوائد ١٠/٩٧. وكنز العمال ٢٥٤٣٠.

ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا: یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ مجھے موت ناپسند ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو، یہ سن کر اس نے کہا میں اسے صدقہ نہیں کر سکتا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کا دل اس کے مال کے ساتھ اٹکا ہوا ہوتا ہے، جب وہ اسے آگے بھیج دیتا ہے، تو اسکے ساتھ ملنا پسند کرتا ہے اور جب وہ اسے پیچھے ہی رکھتا ہے تو خود بھی پیچھے رہنا پسند کرتا ہے''[1]

اس حدیث کو عبدۃ نے بھی ثوری سے اسی طرح مرسلا روایت کیا ہے، جبکہ یحیٰ بن یمان نے بھی اسی طرح رصافی سے روایت کیا ہے اور طلحہ بن عمرو نے اسے مسنداً اور متصلاً روایت کیا ہے۔

۴۴۵۲- قاضی ابو احمد محمد بن احمد مضرس، احمد بن یزید، سالم بن سالم، طلحہ بن عمرو اور عطاء کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے:

''''ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ کیا بات ہے مجھے موت ناپسند ہے؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے صدقہ کرو، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے سابقہ حدیث جیسی روایت کی۔

(۲۴۸) الزہری[2]

ان عظیم لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے آپ کو علم اور دین کی خدمت کے لئے وقف کیا ایک ہستی ابو بکر محمد بن مسلم بن شہاب الزہری بھی ہیں ایک ماہر علم اور کثیر الحدیث راوی ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب جاہ وعزت اور ذی سخاوت انسان تھے۔

۴۴۵۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحٰق، ابو معمر اور سفیان بن عیینہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ عمرو بن دینار کا قول ہے:

میں نے ابن شہاب سے زیادہ علم حدیث میں بصیرۃ رکھنے والا شخص نہیں دیکھا۔

۴۴۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد امام احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی اور وہیب کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ایوب کا قول ہے:

میں نے زہری رحمہ اللہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۴۴۵۵- ابو حامد بن جبلہ، ابو العباس سراج، محمد بن مسعود طرسوی، محمد بن عبدالملک عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ہم نشینوں سے ارشاد فرمایا، کیا تم ابن شہاب کی مجلس میں حاضر ہوتے ہو، انہوں نے کہا جی ہاں، ہم انکی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں، یہ سنکر آپ نے ارشاد فرمایا انکے پاس جایا کرو، کیونکہ گزری ہوئی سنتوں کے بارے میں ان سے

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۱۴۶/۸، ۲۳۰/۱۰۔

[2] طبقات ابن سعد ۱۶۵/۹۔ والتاریخ الکبیر ۱۹۳/۱۔ والجرح ۳۱۸/۸۔ والجمع ۴۴۹/۲۔ وسیر النبلاء ۳۲۶/۵۔ والکاشف ۵۲۴۴۳۔ وتاریخ الاسلام ۳۲۶/۵۔ والکاشف ۵۲۴۴/۳۔ وتاریخ الاسلام ۱۳۶/۵۔ ومیزان الاعتدال ۱۸۷۱/۴۔ وتہذیب التہذیب ۴۴۵/۹۔ والتقریب ۲۰۷/۲۔ وتہذیب الکمال ۵۶۰۶۔ (۴۱۹/۲۶)

بڑا کوئی عالم باقی نہیں رہا۔

محمد بن عبدالملک نے ایک دوسرے طریق میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ یہ بات جب حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہی تو اس وقت حسن بصری رحمہ اللہ اوزا انکے ساتھی علماء زندہ تھے۔

۴۴۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید ابن برد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ مکحول نے ارشاد فرمایا:

گزری ہوئی سنتوں کے بارے میں زہری سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔

۴۴۵۷-احمد بن محمد بن عبداللہ صائغ، محمد بن اسحٰق بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ اور محمد بن معروف کے حوالے سے منقول ہے کہ سفیان کا بیان ہے:

جس دن زہری کا انتقال ہوا، اس دن زمین پر حدیث کے بارے میں ان سے زیادہ جاننے والا کوئی شخص نہیں تھا۔

۴۴۵۸-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرزاق، سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ صالح بن کیسان کا بیان ہے۔

میں اور زہری جمع ہو کر علم میں مشغول ہو گئے، پھر ہم نے احادیث کو لکھنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ ہم نے آپ ﷺ سے مروی تمام احادیث لکھیں پھر زہری نے کہا، صحابۂ کرام سے منقول ارشادات کو بھی لکھیں، کیونکہ وہ بھی سنت ہیں، لیکن میں نے کہا وہ سنت نہیں چنانچہ میں نے وہ نہیں لکھے جبکہ زہری نے وہ بھی لکھے اور وہ کامیاب رہا، جبکہ میں نے اپنا علم رایہ ضائع کر دیا۔

۴۴۵۹-احمد بن جعفر، عبدالرحمٰن، عبداللہ بن احمد، انکے والد امام احمد بن حنبل اور عبدالرزاق نے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا قول ہے:

میں نے زہری جیسا شخص حدیث میں اور حماد بن سلمہ جیسا شخص قیاس کے معاملے میں کبھی نہیں دیکھا۔

۴۴۶۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد عبدالرزاق کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ معمر کا بیان ہے:

ولید کے قتل تک ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے زہری سے بہت زیادہ احادیث روایت کی ہیں، لیکن ایک مرتبہ انکے رجسٹر جانوروں پر لاد کر لائے گئے اور کہا گیا کہ یہ زہری کا علم ہے، جو ولید کی الماری میں تھا۔

۴۴۶۱-احمد بن محمد بن عبدالوہاب، ابوالعباس سراج، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ اور ابو صالح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ لیث کا قول ہے:

میں نے زہری سے زیادہ جامع اور زیادہ علم رکھنے والا کوئی عالم نہیں دیکھا، اگر آپ ابن شہاب کو ترغیب کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو آپ یہ سمجھتے کہ یہ اس میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر انہیں انبیاء اور اہل کتاب کے بارے میں احادیث بیان کرتے ہوئے سنتے، تو آپ یہ خیال کرتے کہ اس فن میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر آپ انہیں عرب اور انساب کے بارے میں بات کرتے دیکھتے تو یقیناً یہ خیال کرتے کہ یہ اسی فن کے امام ہوں گے اور جب وہ قرآن کریم اور حدیث کے بارے میں بات کرتے تو ان کی بات ایک جامع فکر ہوتی۔

۴۴۶۲-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، نوح بن زید اور ابراہیم بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ابن شہاب کو بیان کرتے ہوئے سنا:

ہشام کے کاتب سالم کی مجھ سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے مجھ سے کہا، امیر المؤمنین نے آپ کے بارے میں یہ حکم دیا ہے

کہ آپ ان کے بیٹے کے لئے اپنی احادیث لکھوائیں، یہ سنکر آپ نے اسے کہا اگر آپ مجھ سے دو حدیثوں کے بارے میں پے در پے استفسار کریں گے تو آپ نہیں لکھ سکیں گے، لہذا آپ میرے پاس ایک یا دو کاتب بھیجیں، کیونکہ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے اس چیز کے بارے میں نہ پوچھا جسکے بارے میں گزشتہ دن مجھ سے پوچھا گیا تھا۔

چنانچہ اس نے دو کاتب بھیجے جو میرے پاس ایک سال تک آتے جاتے رہے۔

پھر ہشام کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے کہا، اے ابوبکر میرا خیال ہے کہ ہم نے آپکا علم کم کر دیا ہے میں نے کہا ہرگز نہیں، کیونکہ آپ لوگ تو بلند زمین پر تھے اور اب وادی کی گہرائی میں اترے ہو۔

۴۴۶۳- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق سراج، ابن عسکر اور ابن ابی مریم کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ لیث بن سعد کا بیان ہے۔

ابن شہاب کے سامنے طشتری رکھی گئی اور اپنا ہاتھ اس میں رکھ کر ایک حدیث کو یاد کرنے لگے، تو اسی حالت میں صبح ہوگئی اور ان کا ہاتھ اس طشت میں ہی تھا اور صبح کے وقت انہیں وہ حدیث یاد آئی تو انہوں نے اس کی تصحیح کی۔

۴۴۶۴- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن سہل، اصبغ بن الفرج، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

علم ایک وادی کے مانند ہے لہذا جب آپ وادی میں اتریں تو اس سے نکلنے تک آپ اطمینان اور وقار کو لازم پکڑیں اور جب تک آپ کے ذریعے کاٹا نہیں جائے اس وقت تک آپ کاٹ نہیں سکتے ہیں۔

۴۴۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں عروہ بن زبیر کے دروازے پر آتا اور وہاں بیٹھتا، پھر واپس چلا جاتا اور اندر داخل نہ ہوتا اور اگر میں اندر داخل ہونا چاہتا تو داخل ہو جاتا اور یہ کام میں انکی عظمت کی وجہ سے کرتا۔

۴۴۶۶- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، انکے والد عبدالرزاق اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے

میرے گھٹنے آٹھ سال تک سعید بن مسیب کے گھٹنوں کو چھوتے رہے۔

۴۴۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ، زبیر بن بکار، محمد بن حسن بن زبالہ اور مالک بن انس کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کی خدمت کی، یہاں تک کہ اگر میں دروازے پر جاتا اور آپکی باندی دروازہ کھولتی اور آپ اس سے پوچھتے دروازے پر کون ہے تو وہ کہتی آپکا غلام اور وہ مجھے انکا غلام سمجھتی اور میں انکی خدمت میں لگا رہتا تھا یہاں تک کہ ان کے لئے وضو کا پانی بھی بھر کر لاتا تھا۔

۴۴۶۸- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن ابار، موسیٰ بن سہل، محمد بن حسن یقطینی، محمد بن محمد بن سلیمان، عبدالوہاب بن ضحاک، حیوہ اور شعیب بن ابی حمزہ کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری رحمہ اللہ کا بیان ہے۔

میں پینتالیس سال تک شام اور حجاز آتا جاتا رہا اور میں نے جب بھی کوئی حدیث سنی اسے نیا سمجھا اور عبدالوہاب نے اپنی روایت میں پچیس سال کہا ہے، پینتالیس کے بجائے۔

۴۴۶۹- احمد بن جعفر بن سلم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا

بیان ہے۔

میں علم کی طلب میں تین دن تک سعید بن مسیب کے پیچھے پیچھے لگا رہا۔

۴۴۷۰- محمد بن علی، احمد بن محمد بن حسن ضراب، علی بن محمد حلوانی، احمد بن بشر بن بکر، انکے والد اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری رحمۃ اللہ کا قول ہے:

ہم جب کسی عالم کے پاس جاتے تو اس سے جو ادب سیکھتے وہ ہمیں اس سے سیکھے جانے والے علم سے زیادہ محبوب ہوتا۔

۴۴۷۱- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے حوالے سے منقول ہے کہ زہری کہا کرتے تھے۔

مجھے فلاں شخص نے حدیث بیان کی جو علم کا ایک برتن ہے اور وہ عالم نہیں کہا کرتے تھے بلکہ عالم کو علم کا برتن کہا کرتے تھے۔

۴۴۷۲- سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰی ثعلب، زبیر بن بکار، محمد بن حسن زبالہ اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

علم کی سب سے پہلے تدوین کرنے والا شخص زہری ہیں۔

۴۴۷۳- ابوحامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، داؤد بن رشید اور ابوالملیح کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

ہمیں اس بات کی امید نہیں تھی کی ہم بھی امام زہری کے پاس احادیث لکھا کریں گے، یہاں تک کہ ہشام نے انہیں مجبور کیا اور انہوں نے انکے بیٹوں کے لئے احادیث لکھیں اور لوگوں نے بھی احادیث لکھیں۔

۴۴۷۴- ابوحامد بن جبلۃ، ابوالعباس، ابراہیم بن سعید اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

ہم لکھنے کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ بادشاہ نے ہمیں اس پر مجبور کیا تو ہم نے ناپسند کیا لوگوں کو اس سے منع کر دیں۔

۴۴۷۵- ابوحامد، ابوالعباس، ابوھمام، ابن وہب اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے:

علم خزانہ ہے اور سوالات اسے کھولتے ہیں۔

۴۴۷۶- ابراہیم احمد المقری، عمرو بن احمد بن سنان منبجی، احمد بن یحیٰی، ابوعطاء مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن احمد بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

علم کو سوال کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے جیسا کہ وحشی جانوروں کو شکار کیا جاتا ہے۔

۴۴۷۷- احمد بن محمد بن حسین، ابوالعباس سراج، ابوھمام، ابن وہب، ضمام، اسماعیل اور عقیل کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ابن شہاب دیہاتی لوگوں کو تعلیم کی غرض سے انکے پاس ٹھہرا کرتے تھے۔

۴۴۷۸- سند گزشتہ سے ہی معمر کا قول ہے میں مقام رصافہ میں زہری کے پاس آیا، تو ان سے جب بھی کوئی کسی حدیث کے بارے میں سوال کرتا تو اسے میرے حوالے کر دیتے۔

۴۴۷۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انکے والد، عفان، بشر بن مفضل اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے۔

میں نے سوائے ایک حدیث کے نہ کسی حدیث کو دہروایا اور نہ ہی مجھے کسی حدیث میں شک ہوا اور جب میں نے اپنے ساتھی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ ویسی ہی تھی جیسی میں نے یاد کی ہوئی تھی۔

۴۴۸۰- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، ابن عسکر، عبداللہ بن صالح اور لیث بن سعد کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

میں نے کبھی کوئی چیز یاد کرنے کے بعد نہیں بھلائی۔

۴۴۸۱-احمد بن محمد بن عبدالوہاب ابوالعباس سراج، محمد بن صباح، ولید بن مسلم اور اوزاعی کے اسنادی حوالے سے زہری کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ:

علم نسیان اور مذاکرہ علم کو چھوڑ دینے سے ختم ہو جاتا ہے:

۴۴۸۲-ابواحمد محمد بن احمد عطریفی، عمرو بن ایوب، ابوسعید اشج، یونس بن بکیر اور محمد بن اسحٰق کے سلسلۂ سند سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

علم کو بھٹکانے والی کئی چیزیں ہیں، عالم کا اپنے علم کو چھوڑ دینا یہاں تک کہ وہ رخصت ہو جائے نسیان اور جھوٹ علم کے غوائل اور اسکو بھٹکانے والی چیزیں ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ سخت جھوٹ ہے۔

۴۴۸۳-ابراہیم بن محمد مقری، عمرو بن سنان، احمد بن عطاء، مغیرہ بن سقلاب اور محمد بن اسحٰق کے حوالے سے زہری نے گزشتہ قول جیسا قول نقل کیا گیا ہے۔

۴۴۸۵-حبیب بن حسن، علی بن حسن قافلائی، سلیمان بن ایوب صیرفی اور یونس بن یزید کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

اگر آپ اس علم کو ایک ساتھ بہت زیادہ لینے کی کوشش کریں گے، تو یہ تم پر غالب آجائے گا اور تم کچھ بھی لینے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے، اس علم کو آہستہ آہستہ دن رات ایک کر کے حاصل کرو گے تو اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

۴۴۸۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، علی بن مدنی یوسف بن ماجشون کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ھمارے لڑکپن کے زمانے میں ابن شہاب نے مجھ سے اور میرے بھائی اور چچازاد بھائی سے کہا کہ ہم ان سے حدیث کے متعلق سوال کریں، پھر انہوں نے ارشاد فرمایا، اپنے لڑکپن کی بناء پر اپنے آپ کو حقیر مت جانو، کیونکہ حضرت عمرؓ جب بھی کوئی مشکل مسئلہ درپیش آتا تو نوجوانوں کو بلا کر ان سے اسکے متعلق مشورہ کرتے تھے اور آپ اس سے ان کی عقلوں کی تیزی کو جانچا کرتے تھے۔

۴۴۸۶-حسن بن علا، ھیثم بن خلف، ابراہیم بن سعد، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے۔

لوگوں کی ایجاد کردہ مروت میں سے فصاحت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۴۴۸۷-احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابار، محمد بن یزید آدمی، معن اور زہری کے بھتیجے کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ:

ایک مرتبہ زہری ایک ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جو غلطیاں کر رہا تھا، تو انہوں نے ارشاد فرمایا، اگر جماعت کی نماز کو تنہا نماز پر فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔

۴۴۸۸-احمد بن اسحٰق، ابوالطیب احمد بن روح، سری بن عاصم اور سفیان کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے۔

علم مذکر ہے اور اسے مردوں میں سے مذکر ہی پسند کرتے ہیں۔

۴۴۸۹-محمد بن حمید، عبداللہ بن ابی داؤد، سلیمان بن معبد، سعید بن عامر اور ابوبکر ھذلی، کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ:

زہری نے مجھ سے کہا، اے ہذلی کیا تمھیں حدیث پسند ہے، انہوں نے جی ہاں، اس پر زہری نے کہا، حدیث کو مذکر مرد ہی پسند کرتے ہیں اور مؤنث مرد اسے ناپسند کرتے ہیں۔

۴۴۹۰-ابوبکر بن محمد بن احمد بن عبدالوہاب، حسن بن ہارون، داؤد بن رشید، بقیہ اور عتبہ بن ابی حکیم کے اسنادی حوالے سے نقل

کیا گیا ہے کہ:

اسحٰق بن عبداللہ نے مدینہ منورۃ میں امام زہری کی مجلس میں شرکت کی اور وہاں وہ کہنے لگے، قال رسول اللہ ﷺ، اس پر زہری نے کہا، تم کو کیا ہو گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہارا ناس کرے، اے ابو فروۃ تمھیں ایسا کہنے کی جرأت کیسے ہو گئی، اپنی حدیث کو فوراً مسنداً بیان کیجئے کیا آپ ہم سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں کہ جن کی نہ نکیل ہے اور نہ مہار

۴۴۹۱-احمد بن محمد بن حسین، محمد بن اسحٰق الثقفی، عباس بن محمد، سلیمان بن داؤد ہاشمی اور ولید بن محمد کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ

جب زہری رحمہ اللہ کا گزر ابو حازم پر سے ہوا اور وہ کہہ رہے تھے، قال رسول اللہ ﷺ تو زہری نے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں ایسی احادیث سنتا ہوں جنکی نہ نکیل ہے اور نہ مہار۔

۴۴۹۲-ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعید، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ اور ابو رزین کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

رسول اکرم ﷺ کی احادیث میں سے ناسخ منسوخ کی پہچان نے فقہاء کو تھکا کر رکھ دیا ہے اور انہیں عاجز اور درماندہ کر دیا ہے۔

۴۴۹۳-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، علی بن یحیٰی، ہشام بن یوسف، اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سے علم سے افضل کوئی چیز نہیں

۴۴۹۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلیمان شاذ کونی، ابن یمان اور محمد بن عجلان کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری نے ارشاد فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد کی ایک سو درجہ ہے اور ہر درجے کے درمیان چھریرے بدن والے تیز رفتار گھوڑے کے پانچسو قدموں کے بقدر فاصلہ ہے۔

۴۴۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر بن ابی عاصم، رحیم، ولید بن مسلم اور قاسم بن ہزان کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

لوگ اس عالم کی بات پر بھروسہ نہیں کرتے جو عمل نہیں کرتا اور اس عالم کی بات پر راضی نہیں ہوتے ہیں جو خود راضی نہیں ہوتا ہے۔

۴۴۹۶-حبیب، ابو شبیب حرانی، ابو زید، ہارون بن معروف ضمرہ اور یونس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے کہ: کتابوں کی خیانت سے بچو، جب ان سے پوچھا گیا کتابوں کی خیانت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، انہیں علم سے روک کر رکھنا۔

۴۴۹۷-احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر خلال، ربیع بن سلیمان، شافعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ زہری کا قول ہے:

مجلس میں بغیر نسخے کے حاضر ہو جانا ذلت ہے۔

۴۴۹۸-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب، ابو معمر، عبداللہ بن معاذ اور معمر کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ زہری کا بیان ہے:

جب مجلس طویل ہو جاتی ہے تو اس میں شیطان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

۴۴۹۹-ابو بکر بن یونس بن حسن، محمد بن یونس کدیمی، عبدالملک بن قریب اصمعی اور مالک بن انس کے اسنادی حوالے سے منقول ہے کہ ابن شہاب کا قول ہے:

میں ثعلبہ بن ابی صغیر کے پاس بیٹھا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، میں دیکھتا ہوں کہ تم علم حاصل کرنے کا شغف رکھتے ہو، میں

نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے کہا اس شیخ یعنی سعید بن مسیب کو لازم پکڑو، اسکے بعد میں نے سعید بن مسیب کو لازم پکڑا اور سات سال تک میں ان کے ساتھ رہا، پھر میں عروہ بن زبیر کے پاس منتقل ہوا اور میں نے سمندر کے ایک بڑے حصے کو چیر ڈالا۔

۴۵۰۰-عبدالرحمٰن بن احمد بن جعفر، مکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ، یحییٰ ابن بکیر، لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا:

علم کے لئے جتنا صبر میں نے کیا اتنا کسی نے نہیں کیا اور میری طرح کسی نے علم کو نہ پھیلایا ہوگا عروۃ بن زبیر ایک کنواں ہیں جن کو ڈول گدلا نہیں کر پاتے اور ابن مسیب لوگوں کے لئے جب بیٹھے تو انکا نام چار دانگ عالم میں پھیلا۔

۴۵۰۱-محمد بن احمد بن حسن، ابو اسماعیل ترمذی، عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی، مالک بن انس سے منقول ہے کہ:

ابن شہاب سے بنو امیہ میں سے کسی نے پوچھا ابن مسیب کے بارے میں تو انہوں نے بتلا دیا اور ان کے حال کے بارے میں خبر دی، یہ بات سعید ابن المسیب کو معلوم ہوئی پھر اس کے بعد ابن شہاب سعید بن مسیب کے پاس تشریف لائے اور ان کو سلام کیا تو انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب سعید بن مسیب جانے لگے تو ابن شہاب ان کے ساتھ ہو لیئے اور پوچھا کیا بات ہے میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا؟ میری طرف سے کوئی بری بات تو پیش نہیں آئی؟ حضرت نے فرمایا آپ نے میرا ذکر بنو مروان کے سامنے کیوں کیا۔

۴۵۰۲-عبدالرحمٰن بن احمد، مکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ، نعیم بن حماد، سفیان، زہری سے منقول ہے کہ

ابن مسیب سے صرف غصہ کے وقت حدیث بیان کروائی جا سکتی تھی میرے ان کی خدمت میں چھ سال اسطرح گزرے کہ میرے زانوں ان کے زانوؤں سے ملے ہوتے تھے، جب مجھے حدیث نکلوانی ہوتی تو میں کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے اور فلاں نے اس طرح۔

۴۵۰۳-**عبدالملک کے زمانہ میں مدینہ میں قحط**..... عبدالرحمٰن بن احمد، ابو حاتم مکی بن عبدان، محمد بن یحییٰ عطاف بن خالد مخزومی عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن ابی فروہ اور ابن شہاب سے منقول ہے کہ:

اہل مدینہ کو عبدالملک کے زمانے میں ایک قحط کا سامنا کرنا پڑا اور تمام لوگ اس کی زد میں آ گئے تھے، مجھے خیال ہوا کہ قحط نے ہمیں جتنا پریشان کیا ہے اتنا پورے شہر میں کسی کو نہ کیا ہوگا اسلئے کہ مجھے اپنے اہل کا حال خوب معلوم تھا تو میں نے غور کیا کہ کون ہو سکتا ہے جو رشتہ داری یا محبت کی وجہ سے اس سے امید لگاؤں کہ وہ کچھ مجھے دے دے گا تو مجھے ایسا کوئی نظر نہ آیا تو میں نے جی میں کہا کہ رزق تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لہذا میں نکل پڑا یہاں تک کہ دمشق آ پہنچا تو میں نے اپنا سامان سفر کھولا اور مسجد چلا گیا وہاں سب سے بڑی مجلس میں بیٹھ گیا یہاں سب سے زیادہ لوگ جمع تھے اس دوران ایک شخص عبدالملک کی طرف سے آیا خوب موٹا تازہ اور گوری چٹی چمڑی والا تو وہ اس مجلس کی طرف آیا جس میں میں بھی موجود تھا تو لوگوں نے اسے راستہ دیا وہ جا کر منبر پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین کے پاس آج ایک ایسا خط آیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا لوگوں نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا عامل مدینہ ابن اسماعیل نے لکھا ہے کہ ابن زبیر کی ام ولد کا لڑکا انتقال کر گیا تو اس کی ماں نے اس کی میراث لینی چاہی تو عروہ بن زبیر نے اسے منع کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ اسے میراث نہیں ملتی ہے۔ اب امیر المؤمنین کو وہم سا ہو رہا ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے حدیث سنی ہے جو وہ عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں لیکن امیر المؤمنین کو یہ حدیث یاد نہیں آ رہی ہے تو ابن شہاب کہتے ہیں میں نے کہا: میں وہ حدیث تم کو بتلاتا ہوں تو قبیصہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے چلا یہاں تک کہ ہم امیر المؤمنین کے گھر پہنچے پھر ہم اس کمرے میں گئے جہاں عبدالملک بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا، السلام علیکم عبدالملک نے کہا: آ جائیں تو قبیصہ اندر گئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس نے کہا، امیر المؤمنین! یہ وہ حدیث بیان

کرتا ہے جو آپ نے سعید بن مسیب سے سنی تھی امہات اولاد کے سلسلے میں تو عبدالملک نے کہا: کیا ہے وہ حدیث؟ تو میں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب کو سنا کہ عمر بن خطابؓ نے امہات اولاد کے بارے میں حکم فرمایا کہ ان کی اولاد (بیٹوں) کے مال میں سے انکی قیمت لگائی جائیگی ایک عادل شخص سے پھر اتنے مال میں سے ان کو آزاد کر دیا جائیگا اور یہی حکم رہا ان کی خلافت کے شروع میں پھر قریش میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا اس کا ایک بیٹا تھا اسکی ام ولد سے حضرت عمر اس لڑکے کو پسند فرماتے تھے ایک دفعہ یہ لڑکا اپنی والدہ کی وفات کے بعد حضرت عمر کے سامنے سے گزرا مسجد میں تو حضرت عمر نے پوچھا اے بھتیجے! تمہاری ماں کے سلسلے میں کیا برتاؤ برتا گیا اس نے کہا اچھا برتاؤ کیا گیا ان لوگوں نے مجھے اختیار دیا اس کا کہ یا تو میری ماں غلام رہے ان کی یا پھر وہ مجھے اپنی والدہ کی میراث نہ دیں تو دوسری صورت مجھے زیادہ آسان لگی اس سے کہ میری ماں انکی غلام رہے تو حضرت عمر نے فرمایا: کیا میں نے اس میں ایک عادل شخص کی قیمت کا اعتبار نہیں کیا تھا؟ میں جو بھی رائے دوں یا امر کروں تم لوگ اس میں کیڑے نکالتے ہو پھر آپ منبر کو گئے اور تشریف فرمائی جب ایک معتد بہ حصہ لوگوں کا حاضر ہو گیا تو فرمایا: لوگو! میں نے امہات اولاد کیلئے جو حکم دیا تھا اس کو تم خوب جانتے ہو اس کے باوجود لوگ اسکے خلاف کر رہے ہیں پس جس شخص کے پاس ام ولد ہو تو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت ہے جب وہ مر جائے تو ام ولد آزاد ہے اسکا کوئی مالک نہیں'

عبدالملک نے پوچھا، کون ہو تم؟ انہوں نے کہا: میں محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب ہوں تو عبدالملک نے کہا: تم وہی جسکے باپ کا نام فتنوں میں بہت رہا اس نے ہمیں اس زمانے میں بہت تکلیف دی فرماتے ہیں میں نے کہا: امیر المؤمنین: آپ اسی طرح کہہ دیجئے جس طرح ایک نیک بندے نے کہا تھا'' اجل لاتثریب علیکم الیوم''فرماتے ہیں پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین! میرے لئے کچھ مقرر کر دیجئے اس لئے کہ مجھے دیوان سے کچھ نہیں ملا اس نے کہا: آپ کے شہر میں جب سے یہ قحط ہوا ہے سب نے کسی کے لئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا ہے پھر انہوں نے دیکھا قبیصہ کو میں اور قبیصہ ان کے سامنے کھڑے ہوئے تھے پھر اشارہ کر دیا کہ میرے لئے کچھ مقرر کر دیا جائے تو قبیصہ نے مجھ سے کہا کہ امیر المؤمنین نے تمہارے لئے مقرر کر دیا ہے میں نے کہا۔

امیر المؤمنین! کچھ صلہ بھی عنایت فرمائیں اس لئے کہ میں جب گھر سے نکلا تو وہ بہت زیادہ حاجت مند تھے جسکو سوائے اللہ کے کوئی اور نہیں جانتا اور قحط نے پورے شہر کو لپیٹ میں لیا ہے تو اس نے کہا: امیر المؤمنین نے تم کو صلہ بھی عنایت کیا پھر میں نے کہا: امیر المؤمنین ایک خادم بھی عنایت کر دیں اس لئے کہ میرے گھر والوں کا کوئی خادم نہیں ہے صرف ایک بہن ہے جو ان کے لئے روٹیاں پکاتی ہے آٹا گوندتی ہے۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! نے تم کو خادم بھی دیا بس۔

ابن شہاب فرماتے ہیں پھر ہشام بن اسماعیل کو خط میں لکھ دیا کہ سعید بن مسیب کو میرے پاس بھیجدے کہ ان سے وہ حدیث پوچھے جو وہ عمر بن خطاب سے نقل کرتے ہیں امہات اولاد کے بارے میں ہشام بن اسماعیل نے ان کو وہ حدیث لکھ بھیجی جو میں نے انکو بتائی تھی اس میں ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں تھی۔

۴۵۰۴- احمد بن محمد بن حسن، محمد بن اسحٰق ثقفی، اسماعیل بن موسیٰ سعدی، ابن عیینہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

میں عبدالملک کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے یہ آیت تلاوت کی'' والذی تولی کبرہ منھم لہ عذاب عظیم '' اس نے کہا کہ یہ حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے زہری کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کریں یہ بات نہیں مجھے عروہ نے حضرت عائشہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں نازل ہوئی۔

۴۵۰۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحٰق فزاری، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ:

گزرے وقتوں کے علماء کہا کرتے تھے سنت کو لازم پکڑ لینا ہی نجات ہے علم تو جلدی اٹھالیا جائے گا سو علم کے پھیلنے میں دنیا کا

وجود ہے علم کے جانے کی صورت میں کارخانہ عالم لپیٹ دیا جائے گا۔

۴۵۰۶-ابواحمد محمد بن احمد، محمود بن محمد واسطی، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی، زہری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن جب زنا کررہا ہوتا ہے وہ مؤمن نہیں رہتا" تو میں نے زہری سے پوچھا: یہ کیسی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی طرف سے علم ہے رسول پر پہنچا تھا اور ہم کو لازم ہے کہ اسکو تسلیم کریں رسول اللہ ﷺ کی احادیث جس طرح اسی طرح انہوں نے ذکر کردی ہیں۔

۴۵۰۷-سلیمان بن احمد، مسعدہ بن سعد عطار، ابراہیم بن منذر، عبداللہ بن محمد بن قنفذ، ابن اخی ہشام اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر لبید بن ربیعہ کے اس قصیدہ کو پڑھنے کا حکم کرتے جس میں اس نے کہا تھا اپنے پروردگار سے تقویٰ اختیار کرنا ہی بہترین عبادت ہے اللہ کے ارادے سے میری تاخیر اور میرا جلدی کرنا ہے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے جو چاہے کرلیتا ہے جس کو وہ خیر کے راستے کی ھدایت کرے وہ ہدایت پالیتا ہے خوش عیش ہوکر اور جسکو چاہے وہ گمراہ کردے۔

۴۵۰۸-سلیمان بن احمد، سعدہ بن سعد، ابراہیم بن منذر، ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری: ابن شہاب سے منقول ہے کہ:

میں عبیداللہ بن عتبہ کے ہاں گیا وہ غصے میں لال پیلے ہورہے تھے میں نے پوچھا کیوں غصے میں ہیں کہنے لگے: میں تمہارے امیر عمر بن عبدالعزیز کے پاس ابھی گیا تھا ان کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عثمان بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کہا:

"تم دونوں اس پر گھمنڈ نہ کرو کہ تم کو دیا گیا تو تم آپس میں لگے ہوتے ہو۔ کچھ لوگ نہیں ڈرتے تکبر کے شر سے بھی اور تم کو تو زمین کی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اس میں دوبارہ لوٹ جانا ہے اور اسی سے محشر کو جاؤ گے۔

زہری کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آپ جیسے فقیہہ، افضل اور اس عمر میں شعر کہتے ہیں؟ فرمانے لگے: غصہ والا شخص جب پھر اس نکال لیتا ہے تو مطمئن ہو بیٹھا ہے۔

۴۵۰۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد اموی، عیسیٰ بن عبداللہ تمیمی کہتے ہیں کہ مجھے اہل علم میں سے ایک شیخ نے بتلایا کہ ایک شخص زہری کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی حدیث بیان کرو انہوں نے فرمایا: تم لغت نہیں جانتے اس نے کہا ہوسکتا ہے کہ میں جانتا ہوں انہوں نے پھر ایک سوال کیا پوچھا کہ شاعر کے اس قول کے بارے میں تم کیا کہتے ہو۔

"صریع ندامی یرفع الشراب راسہ" وقد مات منہ کل عضو مفصل"

کہ اس میں مفصل سے کیا مراد ہے اس نے کہا "زبان" انہوں نے فرمایا کل آجاؤ! میں تمہیں حدیث بیان کردوں گا۔

۴۵۱۰-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد اموی، ابراہیم بن منذر حزامی ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز زہری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

زہری اس شعر سے تمثیل لیا کرتے۔

"ذهب الشباب فمايعوجمانا وكان ماقدكان لم يک كانا
وطويت كفاياحمان على الغضا وكفى جمان بطيهاحدثانا

۴۵۱۱-احمد بن جعفر بن سلام احمد بن علی، ابوغسان محمد بن عمرو، جریر ابومہدی سے منقول ہے کہ زہری کے پیچھے ایک مہینے تک نماز پڑھی فجر کی نماز میں وہ پڑھا کرتے تھے "سورة تبارک الذی بیده الملک" اور "قل هو الله احد"

۴۵۱۲- ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، مفضل بن فضالہ، عقیل بن خالد سے منقول ہے کہ

میں نے ابن شہاب کی انگوٹھی دیکھی جس پر نقش تھا''محمد یسأل الله العافیة'' (محمد اللہ سے عافیت مانگتا ہے)

۴۵۱۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن بن عبدالجبار، محمد بن قدامہ سے منقول ہے کہ ہمارے ساتھ قزاز تھے انہوں نے زہری کے بھتیجے سے پوچھا کیا زہری خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے کہا میں مشک کی بو سونگھتا تھا ان کے کوڑے سے جس سے جانور ہانکتے تھے۔

۴۵۱۴- مخلد بن جعفر، ابراہیم بن ہاشم، محمد بن عباد، ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، ابو معمر عبدالجبار، سفیان، عمرو بن دینار کے طریق سے منقول ہے کہ:

میں نے ابن شہاب سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جس پر درہم و دنانیر بے وقعت ہوں خود ان کے پاس نہیں تھی کوئی چیز سوائے ان چند کے جو مینگنیوں کے مثل تھیں۔

۴۵۱۵- حسن بن علان، ہیثم بن حلف، ابراہیم بن سعید جوہری، اسحٰق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس اور زہری سے منقول ہے کہ:

ہم نے دیکھا کہ سخی کو تجارت زیادہ نفع نہیں دیتی''

۴۵۱۶- احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ، سہل بن یحییٰ، عبداللہ بن رشید، ابو عبیدہ، ابو یحییٰ، زہری سے نقل کرتے ہیں:

اس چیز کو زیادہ انجام دو جسے آگ نہیں چھوئے گی پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: نیک کام۔

۴۵۱۷- ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن زکریا، محمد بن عبدالرحمٰن تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے زہری کی تعریف کی انہوں نے اپنی قمیص اسے دے دی ان سے کہا گیا آپ نے شیطان کی بات پر عنایت کردی؟ انہوں نے فرمایا: جو خیر چاہتا ہے وہ شر سے بچنا چاہتا ہے۔

۴۵۱۸- ابراہیم بن عبداللہ! محمد بن اسحٰق، قتیبہ، سفیان سے منقول ہے کہ:

زہری سے زھد کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: زھد یہ ہے کہ آدمی کو اس کی حلال کمائی شکر سے نہ روکے اور حرام اسکے صبر پر غالب نہ آوے۔

۴۵۱۹- ابو حامد بن جبلہ، ابوالعباس سراج، محمد: بن صباح، سفیان نے منقول ہے کہ حضرت زہری سے کچھ لوگوں نے کہا: آپ اگر اپنی اس آخری عمر میں مدینہ میں قیام کریں اور مسجد رسول اللہ ﷺ آئیں جائیں اور اس کے ستونوں کے پاس بیٹھیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور انکو علم سکھلائیں انہوں نے فرمایا: اگر میں یہ کرنے لگوں تو میری آخرت تو تباہ ہوگئی اور یہ اس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک دنیا سے بے رغبتی پیدا نہ ہو جائے اور آخرت کی رغبت پیدا نہ ہو جائے۔

۴۴۲۰- محمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی بن جعفر بن ابار، ابو ایوب وزان، عبید بن جناد سے منقول ہے کہ میں نے دونوں عمرو یعنی عبداللہ، عبداللہ سے سنا کہ:

ابن شہاب بتایا کرتے تھے کہ بیت المقدس کے پہاڑوں میں بیس سے زائد انبیاء بھوک اور چیچڑوں کی وجہ سے وفات پا گئے جو سامنے آتا کھا لیتے جو سامنے آتا پی لیتے۔

زہری کی مسندات...... ابوبکر محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا اور ان سے احادیث بیان کیں جن سے انہوں نے روایت بیان کی ہے اور انکی زیارت کی، عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، سہل بن سعد، سائب بن یزید، عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر، ابو امامہ بن سہل بن حنیف، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عبدالرحمٰن از ہر، محمود بن ربیع محمود بن ولید، مسعود بن حکم کثیر بن عباس، سفیان ابو جمیلہ ابو موہبہ، ابوالفضل، ابن ابی سندر، ربیعہ بن عباد الدولی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر، حسن، حسین کی بھی زیارت

بھی اور ان سے احادیث سنیں۔

اور زہری سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے اہل حرمین اور اہل حجاز، عمرو بن دینار، یحییٰ بن سعید انصاری، سعد، عراک بن مالک، ہشام بن عروہ، موسیٰ بن عقبہ صالح بن کیسان، ابوجعفر محمد بن علی بن حسین، ابوسہل نافع بن مالک، عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عقیل، صفوان بن سلیم، زید بن اسلم، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم، سعید بن ابراہیم، ابوزبیر، عبداللہ بن مسلم عمارہ بن غزیہ، عمر بن عبدالعزیز، محمد بن منذر، ابوالزناد، عبداللہ بن ذکوان، زید بن رومان، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ بن ابی خالد، اور دوسرے اہل حرمین ہیں۔

عراقیوں میں سے ان سے روایت کرنے والے حضرات یہ ہیں: عبداللہ بن عمر، اسماعیل بن ابی خالد، حکم بن عیینہ، منصور بن معتمر، عطاء بن سائب، عمرو بن مرہ، ابوبکر بن حفص، قتادہ، یونس بن عبید داؤد بن ابی ہند ایوب سختیانی، سلیمان تیمی، یحییٰ بن ابی کثیر۔

اور واسط، جزیرہ، شام، اور مصر والوں میں سے منصور بن زاذان، عبدالکریم جزری، مکحول شامی، ابراہیم بن ابی عیلۃ عطاء خراسانی، ثور بن یزید، صفوان بن عمرو، یزید بن ابی حبیب مصری۔

۴۵۲۱- محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک بن انس، احمد بن جعفر بن حمدان بن معبد، احمد بن مہدی ابوالیمان، شعیب بن ابی حمزہ، ابن شہاب زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

آپ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوگیا آپ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر پڑھیں ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ پھرے تو فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کیجائے پس جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو وہ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "اللھم ربنالک الحمد" اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔[1]

یہ مالک کے الفاظ ہیں اور حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے زہری سے ایوب سختیانی، ابراہیم بن ابی علیہ، یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن عمر، ابن جریج، لیث بن سعد، اوزاعی، معمر، ابن عیینہ، عقیل، یونس، وقرہ، یزید بن ہاد، زبیری، نعمان بن راشد، اسحٰق بن راشد ابن ابی ذئب، عبیداللہ بن ابی زیاد، ابن اخی الزہری، ابواویس، زمعہ بن صالح یحییٰ بن ابی انیسہ، ابوالغطر یف سفیان بن حسین۔

۴۵۲۲- ابوبکر بن خلاد، عمر بن غالب قعنبی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ یزید بن ہارون، اشعث بن سوار، زہری اور انس بن مالک سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کی دائیں جانب ایک بدو اور آپکی بائیں جانب حضرت ابوبکر تھے تو آپ ﷺ نے پیا پھر بدو کو دیا اور فرمایا: دایاں پھر دایاں"[2]

الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زہری سے صالح بن کیسان عبیداللہ بن عمر، ابن جریج معمر، اوزاعی، یزید بن ابی حبیب، زبیری، شعیب، عقیل، یونس، وقرۃ اسحٰق بن راشد، نعمان بن راشد، ابواویس، یوسف بن ماجشون، عبیداللہ بن ابی زیاد، سفیان بن حسین، زکریا بن اسحٰق، صالح بن ابی اخضر، زمعۃ بن صالح، بحر السقا، عبدالرحمٰن بن اسحٰق۔

۴۵۲۳- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی، مالک، ابوبحر محمد بن حسین، علی بن فضل، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، ابن شہاب، انس.

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۰۶، ۱۸۷، ۲۰۳، ۲/۵۹، صحیح مسلم کتاب الصلاۃ ۷۷، ۷۹، ۸۰، ۸۸. وفتح الباری ۲/۲۰۹.

[2] صحیح البخاری ۳/۱۴۴، ۷/۱۵۲. وصحیح مسلم کتاب الاشربۃ ۱۲۴، ۱۲۵، وفتح الباری ۵/۳۰.

بن مالک کے سلسلۂ سند سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو، اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن چھوڑے رکھے"۔[1]

الفاظ مالک کے ہیں حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے اسے روایت کیا ہے، معمر، عقیل، یونس، زہری ابن عیینہ، ابن ابی ذئب ابن مسافر، ابن جریج ابراہیم بن سعد، عبدالرحمٰن بن اسحٰق زکریا بن اسحٰق، ابن اخی الزہری، عمر بن قیس بحر السقاء، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن یحیٰ، عبیداللہ بن ابی زیاد۔

۴۵۲۴- حضرت ایوب علیہ السلام کی مصیبت کی مدت...... عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، یحیٰ بن ایوب علاف سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، عقیل، ابن شہاب، انس بن مالک سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام پر اٹھارہ سال مصیبت رہی ان کو دور قریب کے لوگوں نے چھوڑ دیا تھا سوائے دو آدمیوں کے یعنی انکے بھائی وہ آپ کے پاس صبح بھی آتے اور شام کو بھی تو ایک دن ایک نے دوسرے سے کہا: بخدا تم بتلاؤ کہ ایوب نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو کائنات میں کسی نے نہ کیا ہو تو اس کے ساتھی نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اٹھارہ سال ہو گئے؟ اللہ نے رحم نہیں فرمایا کہ ان کی تکلیف کو دور فرمادے جب شام کو ایوب علیہ السلام کے پاس آئے تو اس شخص سے رہا نہ گیا یہاں تک اسکا تذکرہ ان کے سامنے کیا تو حضرت ایوب نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہہ رہے ہو اتنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ اکثر جب میں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھتا اور یہ کہ وہ اللہ کا بھی تذکرہ کررہے ہیں تو گھر جاتا اور ان کی طرف سے کفارہ ادا کرتا تھا کہ اللہ کا تذکرہ حق کے ساتھ کریں" آپ نے فرمایا:

"وہ (حضرت ایوب) (قضاء) حاجت کے لئے نکلتے جب قضاء حاجت کر لیتے تو ان کی بیوی انکا ہاتھ پکڑ لیتی یہاں تک کہ وہ پہنچ جاتے۔

ایک دن اس نے آنے میں تاخیر کی، ایوب علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی "ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد وشراب" (ص ۴۲) جب وہ تاخیر سے پہنچیں تو وہ اس طرح سامنے آئیں کہ وہ دیکھ رہی تھیں وہ ان کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے وہ مصیبت ان سے ختم کردی تھی وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت تھے جب اس نے ان کو دیکھا تو کہنے لگیں: اے اللہ تجھے بابرکت بنائیں کیا تم نے مبتلیٰ اللہ کے نبی کو دیکھا ہے اور بخدا جب وہ صحیح تھے تو تم ان کے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہی ہوں۔

ان کے دو کھلیان تھے ایک گیہوں کا کھلیان تھا اور ایک جو کا کھلیان تھا تو اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ان سب سے ایک گیہوں کے کھلیان پر آیا تو اس نے سونا برسا دیا یہاں تک کہ اسکو بھر دیا اور دوسرے نے جو کے کھلیان چاندی برسائی اور یہاں تک کہ وہ بھر گیا"۔[2]

زہری کے طریق سے غریب ہے صرف عقیل نے روایت کیا ہے اسکے رواۃ کی عدالت پر اتفاق ہے اس میں نافع متفرد ہیں۔

۴۵۲۵- احمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن عاصم، ایوب جبابری، سعید بن موسیٰ رباح بن زید، معمر، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة باب ۹ وسنن الترمذی ۱۹۳۵. ومسند الامام أحمد ۵/۱ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۰۱. والترغیب والترھیب ۳/۴۵۴. وأمالی الشجری ۲/۱۴۴.

۲۔ مجمع الزوائد ۸/۲۰۸. وتفسیر ابن کثیر ۷/۶۵. وکنز العمال ۳۲۳۲۰.

آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن موسیٰ بن عمران علیہ السلام راستے میں جارہے تھے تو جبار جل جلالہ نے پکارا یا موسیٰ، وہ دائیں بائیں متوجہ ہوئے کسی کو نہ پایا پھر دوبارہ پکارا یا موسیٰ بن عمران پھر دائیں بائیں متوجہ پھر کسی کو نہ پایا پھران کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر تیسری بار پکارا گیا یا موسیٰ بن عمران میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا: لبیک لبیک'' پھر سجدہ کے لئے گر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بن عمران اپنا سر اٹھایئے انہوں نے اپنا سر اٹھایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میرے عرش کے سایہ کے نیچے رہو جس دن کہ کوئی سایہ نہ ہوگا میرے سائے کے سوا اے موسیٰ یتیم کے لئے رحیم باپ بن جایئے اور بیوہ کے لئے شوہر کی طرح بن جایئے اے موسیٰ بن عمران رحم کریں آپ پر رحم کیا جائے گا اے موسیٰ! جیسا برتاؤ کرو گے ویسا بدلہ مل جائے گا اے موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کو خبر دیدیں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ محمد کا انکار کرتا ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کردوں گا چاہے وہ ابراہیم خلیل ہو یا موسیٰ کلیم ہوا نہوں نے پوچھا: محمد کون ہے؟ فرمایا: اے موسیٰ میری عزت وجلال کی قسم میں نے ان سے زیادہ مکرم ہستی پیدا نہیں کی میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھدیا تھا آسمانوں، زمین، سورج، چاند کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے اور میری عزت وجلال کی قسم بلاشبہ جنت حرام ہوگی میری تمام مخلوق پر جب تک کہ محمد اور اس کی امت اس میں داخل نہ ہوجائے حضرت موسیٰ نے عرض کیا، محمد کی امت کون ہے؟ فرمایا ان کی امت حمد کرنے والی ہے وہ اللہ کی حمد کریں گے چڑھتے وقت بھی اترتے وقت بھی اور ہر حال میں وہ اپنی کمروں کو باندھتے ہوں گے اور اپنے اطراف کو پاک رکھتے ہوں گے دن کو روزہ رکھتے ہوں گے اور رات کے راہب ہوں گے میں ان سے تھوڑا سا بھی قبول کرلوں گا اور ان کو'' لا الـه الا اللہ'' کی شہادت دینے پر جنت میں داخل کروں گا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا مجھے اس امت کا نبی بنادیجئے فرمایا انکا نبی انہیں میں سے ہوگا پھر عرض کیا تو مجھے اس نبی کا امتی بنادیجئے فرمایا تم مقدم ہوئے اور پیچھے آئیں گے اے موسیٰ! لیکن میں عنقریب تم کو اور اس کو دارِ جلال میں جمع کروں گا۔[1]

یہ حدیث غریب ہے زہری کے طریق سے ہم نے اسے رباح بن معمر اور رباح سے اوپر کے لوگ عدول ہیں اور جبابری کی حدیث میں لین ونکارت ہے۔

۴۵۲۶-محمد بن علی بن مخلد محمد یونس شامی، ابو عامر عقدہ، زمعہ بن صالح، زہری اور انس بن مالک کے طریق سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے''[2]

زہری کے طریق سے غریب ہے زمعہ اس میں متفرد ہیں۔

۴۵۲۷-محمد بن حسن، احمد بن جعفر بن مالک، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حماد بن خالد خواط، مالک بن انس، زیاد بن سعد، زہری، انسؓ سے منقول ہے کہ

حضور ﷺ نے اپنی پیشانی مبارک کے بالوں کو چھوڑے رکھا پھر آپ نے مانگ نکال لی''

یہ حدیث غریب ہے اور متصل ہے مالک اور زیاد کے طریق سے حماد سے احمد متفرد ہیں، روح بن عبادہ نے حضرت انس سے اور ان سے زیاد نے نقل کی اور یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے زہری کے طریق سے عبید اللہ بن عبداللہ اور حضرت ابن عباس کے واسطے سے۔

۴۵۲۸-احمد بن اسحٰق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبدالعظیم بن ابراہیم سالمی، عبدالملک بن یحییٰ، سفیان بن عیینہ، زیاد بن سعد، زہری، انس

---

[1] السنة لابن أبي عاصم ۱/۳۰۵. وتنزيه الشريعة ۱/۲۴۳.

[2] سنن ابن ماجة ۲۰۸۵.

بن مالک حضورﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے نطفوں کو درست جگہ رکھو اور مشتبہ جگہ سے بچو۔ اوکما قال علیہ السلام۔[1]

زیاد اور زہری سے مروی یہ روایت ضعیف ہے۔

۴۵۲۹- سلیمان بن احمد، یحییٰ عبدالباقی، ربیع بن محمد ازرقی، محمد بن سکونی حمصی، عنبسہ بن سلیم قرشیؒ اوزاعی، زہری، انسؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتلاتا ہوں اللہ کی طرف جانے والے محبوب ترین قدموں کو۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ آپ نے فرمایا

''اللہ کی طرف جانے والے سب سے محبوب قدم وہ ہیں جن سے بندہ صلہ رحمی کے لیے جاتا ہے یا وہ بندے کے قدم جن سے جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے اور دو قطروں میں محبوب ترین قطرہ اللہ عزوجل کے ہاں وہ ہے جو اللہ کے راستے میں بہا ہو یا وہ قطرہ جو آنکھ سے ٹپکا ہو اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور دو محبوب ترین گھونٹوں میں سے ایک غصہ کا گھونٹ ہے اور دوسرا وہ جو مصیبت کے وقت صبر کرے۔

زہری اور اوزاعی کے طریق سے حدیث غریب ہے۔

۴۵۳۰- محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن بشار، سری بن عاصم، احرم بن حوشب، محمد بن عبیداللہ بن مسلم، زہری، انس بن مالک سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ فرمار ہے تھے میں نے اپنے رب کی موافقت کی تین چیزوں میں، میں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کی جگہ) بنالیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى'' (البقرة: ۱۲۵) اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس نیک و بدسب آتے ہیں تو اگر آپ اپنی بیویوں کو حجاب کا فرمادیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتاری اور میں نے کہا ان کی ازواج سے، تم رک جاؤ!! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ تم سے اچھی بیویاں ان کو عطا فرمادیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ''عسىٰ ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن''

زہری کے طریق سے حدیث غریب ہے۔ حدیث انس ابن عمر اور حضرت عمر کے طریق سے ثابت ہے۔

۴۵۳۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن احمد، ابوبکر بن سہل، شعیب یحییٰ، لیث بن سعد، زہری، اعرج، انس بن مالک اور حضور ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اس کی دیوار پر رکھے''

شعیب لیث سے حضرت انس سے نقل کرنے میں متفرد ہیں مالک اور دوسرے لوگوں نے زہری اعرج اور ابو ہریرہ سے یہ حدیث غریب نقل کی ہے۔

۴۵۳۲- احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ہشام، معمر، زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ اور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اس سے منع نہ کرے وہ لکڑی اس کی دیوار پر رکھے''[2]

---

[1] کنز العمال ۴۴۵۵۷. وللآلي المصنوعة ۲۳۱/۱.

[2] مسند الامام احمد ۲۷۴/۲، ۴۴۷. والسنن الكبرى ۶۸/۶، ۶۹. وسنن الدار قطنى ۲۸۸/۴. واتحاف السادة المتقين ۳۱۰/۶.

ابوحفصہ نے بھی زہری سے اسکو روایت کیا حمید بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ سے بھی اس کو روایت کیا۔

۴۵۳۳-محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، محمد بن منہال، ابواسحٰق بن حمزہ، احمد بن عبدالرحمٰن بن حبیب، عمرو بن علی، یزید بن زریع، محمد بن ابی حفصہ، زہری کا حمید بن عبدالرحمٰن ابو ہریرۃ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو نہ روکے کہ وہ اپنی لکڑی اپنی دیوار پر رکھے[1]

۴۵۳۴-حبیب وفاروق، ابومسلم کشی، ابوعاصم، مالک، زہری، عطاء بن یزید، ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی پکار یا مؤذن کو سنے تو وہی کہے جو وہ کہہ رہا ہے''[2]

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے مالک، علی، زہری، عطاء اس میں مختلف ہیں اور عمرو بن مرزوق سے روایت ہے کہ مالک نے اس حدیث کو زہری، انس سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جب تم نداء سنو تو وہی کہو جو وہ کہہ رہا ہے۔

اور زہری، سعید بن میتب اور ابو ہریرۃؓ سے اسکو روایت کیا گیا ہے۔

۴۵۳۵-عبدالملک بن حسن معدل، احمد، احمد بن یحیٰی حلوانی، محمد بن عبداللہ ازدی، بشر بن مفضل، محمد بن اسحٰق، زہری، سعید بن میتب، ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۳۶-محمد بن عمر بن سلام، محمد بن عبداللہ بن ابی ایوب، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن ہارون زبیری، مسلم بن خالد، عبدالرحیم بن اسحاق، زہری، سعید، ابی سلمہ، ابو ہریرہ کی سند سے نبی کریم ﷺ سے اس طرح منقول ہے۔

اس کو انصاری نے روایت کیا ہے۔

۴۵۳۷-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی سے منقول ہے کہ حضرت مالک بن انس سے پوچھا گیا اس جامد گھی کے بارے میں جس میں چوہا گر جائے تو حضرت مالک نے زہری، عبید بن عبداللہ بن عتاب اور حضرت ابن عباس سے یہ حدیث نقل کی کہ آپ ﷺ سے یہ بات پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اسے اور اس کے اردگرد کو لے لو اور اسے باہر پھینک دو۔[3]

یہ حدیث متفق علیہ ہے مالک اور زہری اس میں مختلف ہیں۔

۴۵۳۸-ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ابن شہاب عبیداللہ بن عبداللہ، ابن عباس اور حضرت میمونہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کا پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے اور مر جائے آپ نے فرمایا:

اسے اور اس کے اردگرد کو لے لو اور اسے باہر پھینکدو''[4]

ابراہیم بن طہمان نے متابعت کی عبیداللہ بن عبداللہ بن وہب اور ابن ابی اویس سے۔

۴۵۳۹-مالک، ابن شہاب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس، ابن ماجشون، مالک، زہری، عبیداللہ، عبداللہ بن مسعود حضرت نبی کریم ﷺ سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۴۵۴۰-محمد بن علی بن حبیش، ابن حسان ابن اسحٰق بلخی، محمد بن عبدالرحمٰن ترمذی، عبدالملک بن ماجشون مالک بن انس سے یہ حدیث حدثنا کے ساتھ منقول ہے۔ یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید اور ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۷۴، ۲۴۷، ۴۴۷. والسنن الکبری ۶/۶۸. ۶۹. وسنن الدار قطنی ۴/۲۸۸. واتحاف السادة المتقین ۲/۳۱۰.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۵۹. وصحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۰/۱۱. وفتح الباری ۲/۹۰.

۳، ۴۔ صحیح البخاری ۱/۶۸. وفتح الباری ۱/۳۴۳.

۴۵۴۱-فاروق، ابو مسلم کشی، ابوعمرو الضریر، یزید بن زریع، معمر، زہری، سعید بن مسیب ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو مرجائے جامد گھی میں اس کو اور اس کے نیچے والے گھی کو لے لیا جائے گا اور اسے پھینک دیا جائے اور بقیہ کھالیا جائے۔[۱]

ابن جریج نے زہری سے اس کو نقل کیا۔

۴۵۴۲-ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، بکیر بن سہل، شعیب بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، ابن جریج زہری، سالم، ابن عمر سے منقول ہے کہ آپ ﷺ سے چوہے کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اس کو اور اس کے اردگرد کو پھینک دو اگر جامد ہو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر مائع ہو تو؟ فرمایا: اس سے نفع تو حاصل کرو کھاؤ نہیں۔

زہری کے طریق سے غریب ہے جریج سے صرف یحییٰ بن ایوب نے روایت کیا۔

۴۵۴۳-محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحاق، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ، ابن عباسؓ، صعب بن جثامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی حمی سوائے اللہ اور اس کے رسول کے۔ (بغیر استحقاق کے کوئی جگہ اپنے لئے مختص کر لینا۔ اصغر)!

حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے زہری سے صفوان بن سلیم، عمرو بن دینار، محمد بن عمرو، وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۴۵۴۴-محمد بن عمر بن سلم، خالد بن غسان بن مالک، مسلم بن ابراہیم، صالح بن ابی اخضر، زہری، ابو سلمہ، سعید بن مسیب، ابی ہریرہؓ سے منقول ہے کہ

آپ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کہ ایام منیٰ میں آواز لگائیں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں

زہری سے حدیث غریب ہے، ابو سلمہ اور سعید سے منقول ہے۔

۴۵۴۵-محمد بن احمد بن حسن، فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، ابراہیم بن حمید، صالح بن ابی اخضر، زہری، عروہ عائشہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو نیک کام کی قسم کھائے تو وہ اس کام کو پورا کردے اور اگر اس کو پورا نہ کر سکے تو اس کا تذکرہ کرے، جس شخص نے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص بتکلف اپنی سیری ظاہری کرے تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔[۲]

زہری کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی روایت میں صالح متفرد ہیں اور ابن مبارک نے بھی صالح سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ختم شد حصہ سوم حلیۃ الاولیاء

☆☆☆☆

۱۔ صحیح البخاری ۳/۱۴۸، ۴/۷۲، ۷۴. وفتح الباری ۵/۴۴.

۲۔ قضاء الحوائج لابن أبي الدنیا ۷۸. والدر المنثور ۶/۳۶۲. وتاریخ بغداد ۱۴/۳۰۵، وتاریخ دمشق ۶/۲۶۶.